طبع اول

آصف اللغات

۱/۳۵

جامع الفاظ مفردہ و مرکبہ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک شاہد بجا دادہ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد ہفتم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی محمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب حسن خدمت
سرکار آصفیہ

سنہ ۱۳۳۱ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۲ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون۔ اور یھہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے **آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی** کے مبارک تخلص کو اپنے سر پہ لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہِ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) ۲۴ - جون ۱۹۰۹ع مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اون کو ایسی عالمانہ تالیف مین اون کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا

امانت | (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پُر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریہ عام | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی خرچ بقدر الف سکہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہونچے مین جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے

اور مؤلف کی ضیعفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھہ سال بھر مین ایک جلد شائع ہوتی ہے اور بظاہر مجھہ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون ۔ وہو علیٰ کلّ شیٍٔ قدیر ۔

پبلک کا فدائی
احمد عبد العزیز ۔ نائطی
(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

تقریظ۔ ریختہ کلک بلاغت رقم جناب میرزا مہدیخان کوکب تخلص۔ اے۔ آر۔ یس۔ یم یم۔ آر۔ اے یس۔ ئی۔ پنشنر ناظم مردم شماری سرکار عالی

جلد ہفتم آصف اللغات کہ الآن زیر مطالعہ است بوجوہ عدیدہ مؤلف را مستوجب مبارکبادمی سازد۔ اول ازاین جہتہ کہ مایوسئ کہ ازعلالت شدیدۂ ایشان عائد شدہ بود مبدل بامیدواری گردید واین جلد اولین است کہ پس از صحت یابی ایشان شائع شدہ ثانیاً اینکہ باب الف درہمین جلد باختتام رسیدہ آغاز بباب ب می شود ازانگارہ کہ بدست آمدہ است گویا بدین جلد ہفتم ربع ثانی این لغت مبسوط آغاز می شود وچنین گمان می کنیم کہ پس ازاختتام حروف ب وپ نصف کتاب بانجام خواہد رسید وحروف باقیہ درمجلدات نصف آخر بیان خواہد شد۔

(۲) اززبان پارسی سبب زیاد بودن الفاظیکہ باآ وباشروع میشوند اینست کہ اکثر لغات کہ بحروف مختلفہ دارند بسبب الف وصل تحت الف می آیند واین کار مؤلف قابل تحسین است کہ بیان کامل آنہارا درین مقام جاے دادہ است پس درآیندہ ہرگاہ بیان الفاظ ولغات بدون الف وصل تحت الواب متعلقہ خود بیاید بیانشان

بالفاظ مختصر کرده خاطر خوانندگان را راجع بردیف الف نمودن کافی خواهد بود ۔
همچنین است حالت اکثر لغات ردیف الف و با که بسبب بودن صلهٔ از و صلهٔ ب تعدادشان نسبت به ردیفهای دیگر خیلی بیشتر است ۔

ق ملخص کلام اینکه چیزیکه مایهٔ پسندیدگی ما شده است بیان ماخذها و اشتقاقات الفاظ است که مؤلف جهد بلیغ در آن بکار برده است و حتی الوسع والطاقة درین کار از میل خاطر که باین طرف دارد سعی زیاد نموده است اگرچه تحقیقاتش بیشتر مبنی بر قیاس شخصی می باشد ولی مجبور باین بوده است زیرا که از کتب لغت موجوده کمکی و مددی که تمنی آن بود بایشان نرسیده ۔ سبب اصلی آن اینست که مؤلفین کتب موجودهٔ لغت بسیار کم باینطرف باین طرف رفته اند و بطور ندرت و شذوذ گاهی توجه بماخذ بعض لغات کرده اند که اوسطش از صدی دو نیز کمتر است بخلاف این مؤلف ممدوح کمتر لفظی را عاری از بیان اشتقاقش گذاشته است و حقیقت واقع اینست که درین امر قیاس را مدخلت کلی است خصوصاً در وقتیکه موادی بدست نباشد که بنای تحقیق اشتقاقات را به او مبنی توان نمود ۔

متعلق این امر ما را موقع اعتراضی حاصل است و آن اینست که مؤلف نسبت باکثر الفاظ می نگارد که فارسیان فلان لفظ را از زبان سنسکرت یا عربی یا ترکی یا از زبان دیگر گرفته اند ما میگوئیم که چون زبان پارسی با سنسکرت هم عصر بود بلکه پارسی باستانی و سنسکرت دو خواهر بوده اند که از یک مادر متولد شده اند

و نسبت بعربی و ترکی نیز قدیمہ است پس چرا دیگران الفاظ پارسی را بزبان خود
در نیاوردہ باشند و درین شکی نیست کہ بجہتہ تصفیۂ این امر رجوع بتاریخ
السنہ باید کرد و کار مشکل تر این است کہ متعلق ہر لفظی باید تحقیق نمود کہ در چہ سنہ
و سالی استعمال کردہ شدہ ولے قطع نظر ازین زحمت شدید نمودہ اگر نظر بر قدامت
زبان کنیم بطور سرسری این کار را انجام توان داد۔

ف این کتاب مبسوط دارائے محسنات بسیار است کہ اگر بخواہیم آن را
بتفصیل برنگاریم تقریظ ما بطول خواہد کشید و چون ہر کس این را مطالعہ کند
خود از آن واقف خواہد شد لہذا این بیان را بدین جملۂ مختصر ختم می کنیم و از
خدا خواستگاریم کہ عمر و صحت شمس العلماء خان بہادر نواب عزیز جنگ را
برقرار دارد تا تالیف این کتاب را بنوعیکہ آغاز کردہ اند باختتام رسانند
چون مؤلف ممدوح این ذخیرۂ بے بہا را وقف کتابخانہا ے عمومی فرمودہ است
از ین رو در خور تحسین و آفرین است و این فی الحقیقت تشکر بزرگیست در جلدوے
امدادی کہ از دولت بہیۂ انگلیس و دولت ابد آیت آصفجاہی براے اشاعت
ہر جلدی براے ایشان مقرر شدہ است۔ عموم مردم را باید کہ شکرگذار این
ہر دو دولت باشند کہ نصب العین شان ترویج علوم و تعلیم عموم است۔

میرزا مہدی خان
۲۹ ذیحجہ سنہ ۱۳۳۲ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ ہفتمین جلد این کتاب رسید و قطرۂ اشک شادی از دیدۂ ما چکید۔ پس ازانکہ از اشاعت ششمی جلد فارغ شدیم مبتلاے مرض اختلاج گردیدیم کہ ہر دو پاے ما بے کار و ہمچون مفلوجے معذور از رفتار شد۔ سالے صاحب فراش بودیم بحالتے کہ دماغ ما خیلے چاق و از براے این کار سراپا مشتاق بود۔ می خواستیم کہ سلسلۂ تالیف را جاری داریم ولیکن اتفاق اطباے فرنگ بترک شغل مجبور و قوت دل و دماغ را تا آئین حفظ ما تقدم معذور داشت۔ عارضۂ ما کہ (بزبان لاطینی لوکوموتوا تاکسیا نام داشت) بقول شان ناقابل علاج بود و ادویۂ مجوزۂ شان مضعف دل و دماغ۔ ناچار رفتیم بمدراس تا از اطباے آنجا استمداد کردیم و تشخیص شان را خلاف اطباے مقامی نیافتیم رجوع کردیم بہ اطباے امریکائی و خیال شان ہم بہ لاعلاجی مرض مستحکم بود

پس بکمال یاس و حرمان مراجعت کردیم بحیدرآباد۔ در نقل و حرکت سفر رنجہا بردا شتیم تا مساعدت بخت۔ مارا بہ (حکیم نابینا) رساند و معالجۂ مرض خود را بدست حکمتش برگماشتیم تا خوف لاعلاجیش باقی نماند۔ نام نامیش مولوی۔ حافظ۔ حکیم عبدالوہاب صاحب انصاری است و بکنایۂ لطیف لقب گرامیش مظہر قدرت باری۔ بسیاری از بے بصران روزگار کہ از مراتب فضیلتش بے خبر بودند سدّ راہِ ما شدند و بمحبت و خلوصی کہ باما داشتند خواستند کہ از معالجہ اش باز دارند۔ منت مرحبی را کہ از حقائق احوال آن مسیحاے زمان و از بیخردی آن بے تحقیقان آگاہ فرمود۔ آنکہ در بخصوص خضر طریقت ما شد۔ سید علی بہادر نام دارد و خدایش بکام دارد کہ بوسیلۂ اطمینانِ بیانش بخدمت مسیحاے زمان رسیدیم و در ہشتمی ماہ از آغاز معالجہ۔ آثارِ صحت خود دیدیم۔ اکنون پاے ما بدستگیریش قوتِ رفتار دارد و دست باپا مردیش یارا سے این کار۔

نظم

شنیدم آنچہ ز اوصافِ بوعلی سینا
بنانِ او زنگاہِ کسے بود دہ چند

چہ این بروبیت فارو رہ می کند نارسے
گذشت اگرہمہ مکتوبِ حکمتش زنظر

بچشم اہلِ نظر لاعلاجیم جادا شت

بدید چشم من آن در حکیم نابینا
بصیرتش ز بصارت ہزار گونہ بلند

کہ آن بہ نبض شناسی نماید اعجازے
مطالب ہمہ این را بسینہ مستحضر

زہے علاج کہ شافی بدستِ اعمیٰ اوداشت

خطا بچشم طبیبی که برنگارد چشم	شفا بدست حکیمی که او ندارد چشم
عطاے شافیِ مطلق بدستِ او جا کرد	خفاے دیدۂ ظاہر درِ دلش وا کرد
بہ نعمتے که خدایش به دل عطا کرد است	نشانۂ نظرِ عالمی خطا کرد است
عدیلِ او نبود در زمانه نباضی	مثیلِ او نبود بهرِ خلق فیاضی
ز فیض عام علاجش کسے خبردارد	که تیرہ پردۂ غفلت ز چشم بردارد
نگاہِ غیر بصیرت بچشم کورتر است	بصیرِ کور بچشمِ زمانه دیده ور است

نظر کشاے ارسطو حکیم نابیناست
طبیب ما مطب آموزِ بوعلی سیناست

طبعزاد عزیز جنگ ولا مؤلف کتاب

یکم بہمن ماہ الٰہی ۱۳۲۴ فصلی

انگشت برک اصطلاح - بقول برہان برک بضم بای ابجد و فتح راے قرشت و سکون کاف جانوریست کہ او را موش کور می گویند و ہمیشہ در زیر زمین باشد و بیخ درخت و نباتات را می خورد و گویند بیازو گندنا بسیار دوست دارد چون بر در سوراخ او نہند - بیرون آید و او را بگیرند و گوشت او زہر قاتل است صاحب بحر و سراج فرماید کہ نام موش کور را و صاحب محیط بر موش کور فرماید کہ اسم فارسی است و بشیرازی انگشت برک و باصفہانی وانزہ سانگ و بعربی فارۃ المسک و بدیلمی کابیش و بہندی چھچھوندر و گویند کہ چشم آن نیست و در زمین نمناک می باشد و ریشہای اشجار را می خورد و در ان حرارت قوی با رطوبت و سمیت قاتلہ و لہذا از داخل غیر مستعمل مولف گوید کہ انگشت برک بمعنی جانوری خورد تر جسم انگشت دارند و یعنی سیاہ جسم ہمچون انگشت کہ بدان جسم آمدہ - فارسیان موش کور را بدین اسم کنایۃً موسوم کردہ اند و ہمین باشد وجہ تسمیۂ این - (اردو) چھچھوندر - بقول آصفیہ (ہندی) اسم مؤنث - موش کور ایک قسم کا چوہا جو رات کو نکلتا ہے اور اسکے جسم سے مشک سی آتی ہوئی بدبو آتی ہے -

انگشت برکسی خائیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار - مانند نوعی از تہدید کہ اکثر بر ضعفا کنند (خاقانی ؎) لعلت اندر سخن شکر خاید پ تو انگشت بر قمر خاید پ مؤلف گوید کہ خائیدن بمعنی چاویدن و بدندان نرم کردن و شگافتن آمدہ کذا فی الموارد - پس معنی لفظی این چاویدن انگشت بدندان برکسی است و کنایہ از عتاب کردن بران و این خلاف عمل است کہ بحالت غصہ انگشت می خایند و معنی از (انگشت بر ماہ خائیدن) کنایہ ور کنایہ یعنی ماہ را دو نیم کردن کہ خوفناک کردن ماہ است و اشارہ لطیف بسوی معجزۂ شق القمر

پیغمبر ما علیه الصلوة والسلام چنانکه از سند بالا ظاهر است
که یا رهم اعجاز شق القمر کنند و مجرد (انگشت خائیدن) بجایش
می آید (اردو) کسی کو انگلی سے ڈرانا۔ جیسا کہ ہندوستان
میں عادت ہے کہ کوئی بزرگ اپنے خورد پر خفا ہوتا ہے
تو انگشت شہادت کو بلند کرکے حرکت دیتا ہے اور کہتا ہے
کہ خبردار تو اگر یہ کام کریگا تو میں تجھکو سزا دونگا۔ دانت
پیسنا۔ بقول آصفیہ نہایت غصے میں ہونا اور بلحاظ
معنی آخر خوفناک کرنا۔ شق القمر کرنا۔

انگشت برکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب
شمس بہ معنی محو کردن۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد
و سند استعمال ہم پیش نشد مؤلف گوید کہ اگر سندی
بدست آید قیاس توان کرد کہ اشارہ کردن بانگشت
باشد و مخاطب را بسوی خود رجوع کردن و مقابل
را محو کردن و این بعید نیست اگر فاعل این محبوب
باشد (اردو) محو کرنا۔

انگشت برلب بردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
ناصری و رشیدی و شمس کنایہ از بحرف آوردن
ساکت را مؤلف گوید کہ حیف است کہ سندی
پیش نشد و بخیال ما (انگشت برلب کسی بردن)
البتہ موافق قیاس است کہ چون کسی سکوت اختیار
کند عادت است کہ مخاطب او بکمال محبت انگشت
خود را برلب ساکت مس کند و گوید کہ خاموش چرا
بودہ باید کہ چیزی بگوئی (اردو) انگلی کسی مخاطب
ساکت کے ہونٹ پر چھو کر بات کرنے کو کہنا۔ خاموش
شخص سے بات کرانا۔

انگشت برلب زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و وارستہ و جامع کسی را بر سر حرف آوردن
و استدعای سخن کردن مؤلف گوید کہ می بایست
کہ (انگشت برلب کسی زدن) قائم کنند و بہار ہم چنین
کردہ است کہ می آید (قدسی سے) نالۂ خشک
زبان را اثری ہست از ان ٭ قدسی انگشت
زند برلب پیمانۂ خویش ٭ صاحب جہانگیری در خاتمۂ
کتاب ذکر این کردہ (ظہوری سے) حق کردہ
بحشمت ہنر محتشمت ٭ رقم زدہ بر چشم حسود از قیمت

در وصف خط اینها که شنیدی ز دوات ؛ گر بر لبش انگشت نمیزد قلمت ؛ (صائب سـ) گر چون کمان خالی نیستند از مغز این سرها ؛ چرا انگشت بر هر لب زنی فریاد می خیزد ؛ (اردو) دیکھو انگشت بلب کندن -

انگشت بر لبش نه و نغمه بشنو | مقوله - بہار ذکر این کرده فرماید که یعنی او را بحرف آور که نغمی را ظاہر کند - دیگر کسی از محققین ذکر این نکرده و بخیال ما این مقوله متعلق است بمصدر مرکب (انگشت بر لب کسی نهادن) که مرادف انگشت بر لب زدن باشد که گذشت و مقوله بالا سند ان استعمال است (اردو) مضاف - کو چھیڑو اور نغمہ سنو - دیکھو انگشت بر لب زدن -

(الف) انگشت بر لب کسی بردن | مصادر
(ب) انگشت بر لب کسی زدن | اصطلاحی
(ج) انگشت بر لب کسی نهادن | تعریفی

این بر (انگشت بر لب بردن و زدن) کرده ایم بہار ذکر (ب) کرده فرماید که (۱) بر سر حرف آوردن (عبد السلام پیامی سـ) به ارصاعقه پنهان بزیر لب دارم ؛ برو برو مزن انگشت بر لبم پنهان (مرزا عرب ناصح سـ) بازم خروش دل بزبان جوش می زند ؛ انگشت ناله بر لب خاموش می زند ؛ مؤلف عرض کند که در معنی اول تخصیص به حرف و سخن نباشد بلکه بخنده آوردن هم (ظهوری سـ) وصل تو گر بر لبش انگشت زد است ؛ کز شوق نیاید دهن خنده بهم ؛ و به شیون و بکا آوردن هم متعلق به معنی اول است (ابوطالب کلیم سـ) عیب ز لعل لبت جام ماتمی دارد ؛ زدم چو بر لبش انگشت گرم شیون شد ؛ حاصل این است که (۱) بمعنی مطلق اشاره بر لب کردن است که از ان مخاطب به سخن در آید یا بخنده یا به ناله و فریاد و (۲) بقول بہار منع کردن از سخن هم (عبد اللطیف خان تنہا سـ) حرفی بگوش واعظ ز خوناب می زنم ؛ انگشت زخم بر لب سیلاب می زنم ؛ یعنی سیلاب را که آواز می کند اشاره خموشی می کنم - حاصل تحقیقات

کہ اگر بحالت خاموشی کسی انگشت بر لبش زنند اشارہ بحرف زدن یا خندیدن یا نالہ و بکا کردن است و اگر بر لب کسی انگشت زنند کہ گرم تقریر است یا خندہ و بکا اشارہ ساکت کردن آن (اردو) (الف۔ب۔ج) خاموش شخص کو بات کرنے یا ہنسنے یا رونے کے لئے چھیڑنا۔ انگلی سے اسکے ہونٹ پر اشارہ کرنا (۲) بات کرتے ہوے یا ہنستے ہوے یا روتے ہوے شخص کے ہونٹ پر انگلی رکھکر روکنا۔

انگشت برلب گرفتن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر (۱) متعجب و متحیر و (۲) متاسف ماندن بہار بر معنی اول قانع (شیخ شیراز ۔) بخندید و انگشت برلب گرفت ٭ کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت ٭ (اردو) (۱) انگشت بدندان ہونا دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔ (۲) متاسف ہونا افسوس کرنا۔

انگشت برلب نہادن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف انگشت برلب گرفتن کہ بقولش متعجب و متحیر شدن است۔ سندی کہ پیش شد بر (ز انگشت بلب نہادن می آید (اردو) دیکھو انگشت برلب گرفتن کے پہلے معنی۔

انگشت بر نمک سودن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب ناصری کنایہ از سوگند خوردن و عہد کردن باشد دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و لیکن صاحب ناصری از اہل زبانست قولش اعتبار را شاید (اردو) قسم کہانا۔ عہد کرنا۔

انگشت بر دیدہ را نمک نمی کنند | مثل بقول

بہار کنایہ از شخص نافرمان و خودرای دیگر کسی از محققین امثال ذکر این نکردہ و سندی ہم پیش نشد مؤلف گوید کہ معنی حقیقی این تقاضای این می کند کہ استعمال این بجائی کنیم چون کسی را مرتکب کاری خلاف عقل بینیم۔ شخص نافرمان را ازین تعلقی نیست و شخص خودرای اگر کار خلاف عقل کند استعمال این بجی عملش میتوان کرد نہ کنایہ

ازذات او۔ اگر استعمال این مثل در اثبات کنند
بجا دارد که برای شخص خود را ی استعمالش کنیم
معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) لیت
مین کہتے ہین "زخمون پر کوئی نمک نہین لگاتا"
یعنی زخم پر نمک لگانا یا چھڑکنا خلاف عقل ہے
جس سے زخم تازہ ہوتا ہے اور مندمل نہین ہوتا
اس اردو کہاوت کا مقصد وہی ہے جو
فارسی مثل کا مطلب ہے۔

انگشت بگوش نہادن | مصدر اصطلاحی
بقول انند و بحر و بہار بند کردن سوراخ
گوش تا شنیده نشود (ابو طالب کلیم ؎)
تیشه با سخت دلی می نهد انگشت بگوش ٭
نتواند که بدرد دل فرهاد رسد ٭ (اردو) کانون
مین انگلیان رکھنا یا دینا۔ بقول آصفیہ
کسی کی آواز نہ سننے کی غرض سے کانون کو
بند کرنا۔

(الف) انگشت بلب | اصطلاح۔ بقول
خان آرزو و مورسراج بہ معنی ندامت و پشیمانی و

(ب) انگشت بلب زدن | بحرف آورد آنت
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد۔ مؤلف
عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی باشد
بمعنی نادم و پشیمان و خاموش۔ و بہ تحقیق ما
بمعنی ندامت و پشیمانی نیست و (ب) ہمان
که ذکرش بر (انگشت برلب کسی زدن) گذشت
(اردو) (الف) نادم پشیمان۔ (ب) دیکھو
انگشت برلب کسی زدن کے پہلے معنی۔

انگشت بلب نہادن | مصدر اصطلاحی
بمعنی اول انگشت برلب گرفتن است بہار
این را بصله بر آورده که گذشت (علی خراسانی
؎) تا فروزان شده در اوج صفا مہر رخت ٭
ماه انگشت بلب می نهد و حیران است ٭ (اردو)
دیکھو انگشت برلب گرفتن کے پہلے معنی۔

انگشت پشیمانی | اصطلاح۔ مرکب اضافی
بہار ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مؤلف گوید

کہ سبابہ باشد کہ بحالت پشیمانی بدندان گیرند (ابوطالب کلیم ۵) در وہن روزۂ حرمان من ؛ نیست جز انگشت پشیمانیم ؛ (اردو) ندامت کی انگلی (مونث) یعنی وہ انگشت شہادت جو بحالت پشیمانی اور ندامت دانتوں مین دابی گئی ہو۔

انگشت پیچ | اصطلاح ۔ بقول صاحب بحر و وارستہ (۱) بمعنی عہد و پیمان و (۲) دستاویز وغیرہ و بقول بہار (۳) بمعنی مدخول و اعتراض کردہ شدہ نیز و بہ تحقیق ما (۴) بہ معنی گرہ ہم (کمال خجند ۵) سررشتۂ قرار شد از دست و پیمان ہم ؛ انگشت پیچ ما سخن زلف دلرباست ؛ (ظہوری در صفت قلم ۵۲) نکتۂ چون موشود انگشت پیچ و قتش ؛ حرف گیر و خردہ دانش گشتہ شاہ نکتہ دان ؛ (ظہوری ۵۳) بجنبش زبان آوران جملہ پیچ ؛ ہمہ حرف ہا کردہ انگشت پیچ ؛ (خسرو ۵۳) چو خواہی کہ کم گردی انگشت پیچ ؛ بانداز دانش گوی و میندیش ہیچ ؛ (نثر از ملا طغرا در تمرۂ ۴) ناف مرکز را چون دایۂ قضا بہ تیغ مشیت برید از نہایت کوچکی جای انگشت پیچ دران ندید ؛ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ (۱) جزین نباشد کہ فارسیان چون با کسی عہد و پیمان کنند سبابۂ خود را با سبابۂ مقابل می پیچند و این علامت عہد و پیمان است و بدین معنی اسم مفعول ترکیبی باشد و نسبت (۲) عرض می شود کہ عادت است کہ دستاویز را بعد ترتیبش بر انگشت می پیچند تا نوردیدہ شود و محفوظ ماند و بدین معنی اسم مفعول ترکیبی است و جا دارد کہ وجہ تسمیہ (۱) مجازاً برای (۲) ہم مستعمل شود کہ دستاویز ہم نتیجۂ عہد و پیمان است (۳) مورد اعتراض را بدین وجہ انگشت پیچ گفتند کہ انگشت اعتراض بر و بلند شدہ است و بدین معنی ہم اسم مفعول ترکیبی باشد یعنی پیچیدہ در انگشت یعنی در حیز انگشت اعتراض آمدہ و کنایۂ اعتراض

گرہ شدہ و (۴) خبری دہد از عمل کہ چون خواہند
رشتہ را گرہ زنند سرش را در انگشت پیچیدہ
می کشند تا گرہ می افتد و این معمول خیاطان است
و جا دارد کہ پیشیان ناف نومولود را ہم بشکل شبیہ
گرہ می دادند ولیکن اطبا و حکمای معاصر بوسیلۂ
رشتۂ ابریشم بر دو گرہ زنند پس بہ معنی چہارم ہم مفعول
ترکیبی باشد (اردو) (۱) عہد و پیمان۔ قول قرار
مذکر۔ (۲) دستاویز۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم
مونث۔ تمسک۔ قبالہ۔ وثیقہ۔ سند۔ نوشتہ۔ اقرار نامہ
(۳) اعتراض کیا ہوا۔ (۴) گرہ۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مونث۔ گانٹھ۔ عقدہ۔

(۱) **انگشت پیچ کردن** (مصدر اصطلاحی) (۱۹۰۵)

(۲) **انگشت پیچ گردیدن** (۱) آوردن (۱۹۰۶)

در معرض اعتراض متعلق بہ معنی سوم انگشت پیچ
کہ گذشت و سند این از کلام ظہوری ہمدر انجا ذکر
و (۲) در معرض اعتراض آمدن متعلق بمعنی سوم
انگشت پیچ و سند این از کلام میر خسرو ہمدر انجا
گذشت (اردو) (۱) قابل اعتراض قرار دینا
معرض اعتراض میں لانا۔ لائق اعتراض ٹھہرانا
(۲) اعتراض کیا جانا۔ معرض اعتراض میں آنا

(۱) **انگشت تحیر بدندان داشتن** (مصدر اصطلاحی)

بہار ذکر این کردہ کہ بہ معنی حیرت ناک بودن است
و عادت است کہ بابت تحیر انگشت خود را بدندان گیرند
بہار سند این از محمد صالح بیگ بن میرزا مومن تبریزی آوردہ
(ع) تقصیر بسی کنہ فراوان دارم ؛ ای منبع جود چشم احسان
دارم ؛ از کردۂ زشت خویش تا روز جزا ؛ انگشت تحیر
بدندان دارم ؛ و از ہمین قبیل است ۔۔۔۔

(۲) **انگشت تحیر بدہن داشتن** (خواجہ آصفی ع)

دارند بدور شکرستان تو خوبان ؛ چون نیشکر انگشت
تحیر بدہن ہا ؛ و ہم برین قیاس است ۔۔۔

(۳) **انگشت تعجب بدندان گرفتن** (شیخ عراقی ع)

(۴) **انگشت تعجب گزیدن** (کلیم ع) گرفت بدندان
انگشت تعجب ؛ چون من بدو انگشت لب یار گزیدم (طالب آملی
ع) گر دیدۂ نرگس مثل نور پذیرد ؛ انگشت

تعجب نگزی اختر بارا ؛ (اردو) (۱ تا ۳) انگشت
بدندان ہونا۔ دیکھو انگشت بدندان گرفتن — حی

(۱۶۰۶) (۱) انگشت حسرت برلب بودن | مضاف اصطلاحی

(۱۶۰۷) (۲) انگشت حسرت در کام شدن | بہار

(۱۶۰۸) (۳) انگشت حسرت گزیدن | انگشت بر را

(۱۶۰۹)

حسرت قانع واز ہنا دپیش کرده اش این ہر سه اصطلاح
بدست آمده مؤلف عرض کند (۱) حسرت زده بودن باشد
(۲) و (۳) کنایه باشد از حسرت و افسوس
کردن که در ہمچو حالت عادت است که سبابه را
بدندان گزند (میرزا معز فطرت سلمہ) دلم را برد
از کف جلوهٔ خورشید سیمائی ؛ که با و نبود انگشت
حسرت برلب باش ؛ (ملا قاسم مشہدی ۱۰۰۰) با
شو و انگشت حسرت سرو در کام چمن پیرا ؛ چو
در گلشن نمائی جلوه گر آن قد رعنا را ؛ (عرفی ۹۹۹)
حرامم باد ذوق عشق اگر تا جان و دل باشد
ملب دندان فشارم می گزم انگشت حسرت را ؛
(اردو) دانت تلے انگلی دبانا۔ بقول آصفیہ
انگشت بدندان گرفتن کا ترجمہ۔ افسوس کرنا
تاسف کرنا۔ حیرت میں ہونا تعجب میں ہونا
دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔

انگشت حلقه | اصطلاح — مرکب اضافی۔
بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ نبصر است و
نبصر انگشتی را نامند که میان وسطی و خنصر باشد۔
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی پیش نشد
بعضی از معاصرین تصدیق این کنند و گویند که
در بعض وظائف نر انگشت یعنی ابہام را با نبصر
جمع کرده حلقه کنند و بہمین سبب فارسیان نبصر را
انگشت حلقه گفته اند (اردو) چھنگلی یا چھنگلیا کے
پاس کی انگلی۔ مؤنث

انگشت حیران | اصطلاح۔ بقول انند و بہار
بمعنی انگشت حیرت است یعنی ہمان سبابه که در
عالم تحیر بدندان گزند (زلالی ۱۰۲۵) دہا نہا دریا
تماشایش چشم قربان ؛ ز با نہا در دہان انگشت حیران
(اردو) انگشت تعجب کہ سکتے ہیں یعنی انگشت شہادت

جو تعجب اور حیرت کے وقت دانت مین پکڑتے ہین

(۱) **انگشت حیرت** | اصطلاح مرکب اضافی
صاحب آصفی ذکر این کردہ۔ ہمان انگشت
حیران کہ گذشت ذیل ہمین است۔۔۔

(۲) **انگشت حیرت در دہان گرفتن** | کنایہ
از حیران و متعجب شدن بہار ذکر این کردہ (شیخ
؎) عروس باقلی اینک سر انگشتان سیہ کردہ
کہ از نظارگی کانگشت حیرت در دہان گیرد ۞
(اردو) (۱) دیکھو انگشت حیران۔ (۲) دیکھو
انگشت تعجب بدندان گرفتن۔

انگشت حیف | اصطلاح۔ بہار ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ مرادف
انگشت حسرت باشد یعنی ہمان ستابہ کہ بحالت
افسوس و حسرت بدندان گیرند (نور الدین
ظہوری ؎) بر مرگ رشک غیرتیان را
صلا مزن ۞ انگشت حیف ورنہ دندان ندیدہ ۞
(اردو) انگشت حسرت کہ سکتے ہین یعنی وہ
انگشت شہادت جو افسوس اور حسرت کے
مقام مین دانتون مین دبائی جاتی ہے۔

انگشت خائیدن | (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار انگشت خوردن در ندامت باشد
صاحب برہان گوید کہ کنایہ از حسرت و افسوس
و ندامت و پشیمانی باشد۔ خان آرزو در سراج
متفق با برہان مؤلف گوید کہ عادت است
کہ شخص پشیمان انگشت خود می خاید پس انگشت
خائیدن بمعنی نادم و پشیمان شدن باشد۔
(میرزا صائب ؎) از گداز شمع روشن شد
کہ در بزم وجود ۞ روزی روشن دلان انگشت
خود خائیدن است ۞ (اردو) دیکھو انگشت
حسرت گزیدن۔

انگشت خروس | اصطلاح۔ بقول صاحب
شمس لغت فارسی است نام طعامی۔ دیگر کسی
از محققین فرس ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم
ساکت و سند استعمال ہم پیش نشد۔ بخیال ما مرکب

اضافی است وکنایه باشد که فارسیان قدیم طعامی
می ساخته باشند که با انگشت خروس مشابهت
داشته باشد دیگر هیچ (اردو) انگشت خروس
فارسی میں ایک خاص قسم کی غذا کا نام ہے۔

انگشت خم به پیشانی زدن | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب تحقیق عرق از پیشانی با انگشت
دور کردن چه دران وقت انگشت را خم می زنند
(شاعری در صفت اسپ گوید ۵) زنعل توسنش
گز فتح دم زد؛ به پیشانی هلال انگشت خم زد؛
مؤلف گوید که صراحت نکرد که این شعر مال کدام
است باقی حال مضمونی لطیف دارد۔ دیگر کسی
از محققین فرس ذکر این نکرد و معاصرین عجم حالا بر زبان
ندارند (اردو) پیشانی کا پسینہ انگلی سے صاف کرنا۔

(۱) **انگشت خواره** | اصطلاح و مصدر

(۲) **انگشت خوردن** | اصطلاحی (۱) بقول
بهار که بذیل (۲) آورده به معنی انگشت گزنده صاحب
آصفی ذکر (۲) کرده و بهار این را مرادف انگشت
خاییدن گفته (حکیم زلالی ۵) بشوید روانه چون
از نظاره؛ مشو مانند شمع انگشت خواره (وله
۵) سازم شده از تو پردهٔ سوزه؛ انگشت
خورم چو شمع تا روزه؛ مؤلف عرض کند که خوار
مزید علیه خور باشد بزیادت الف و خواره مزید علیه
خوار بزیادت های هوز در آخر و (۱) اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) (۱) نادم پشیمان دانت
تلے انگلی دبایا ہوا (۲) دیکھو انگشت حسرت
گزیدن۔

انگشت داشتن بر سخن | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی بذیل انگشت داشتن سند این
آورده و بخیال ما این همانست که برذ انگشت
اعتراض نهادن بر حرف و گفتار) گذشت۔
(فائق ۵) سیاه روشود آنکس که عیب بین
گردد؛ چو خامه بر سخن هیچکس مدار انگشت؛
مخفی مباد که صاحب آصفی (انگشت داشتن
بر چیزی) را به معنی اعتراض کردن و عیب گرفتن

مصدری قرار داده و بخیال ما این تعمیم درست نباشد زیرا که اگر استعمال (انگشت برلب داشتن) کنیم داخل همین تعمیم می شود و معنی این خاموش بودن باشد فتامل (اردو) دیکھو انگشت اعتراض داشتن بر حرف و گفتار ـ

انگشت دراز اصطلاح ـ بقول صاحب انند بحوالۂ بہار بہ دال ابجد ای مہملہ بالف کشیده و زای معجمہ در آخر یعنی انگشت میانہ باشد کہ بعربی وسطی خوانند و ہمین را انگشت مہین ہم گویند مؤلف گوید کہ دیگری از محققین فرس ذکر این اصطلاح نکرد و بہار ہم ساکت و سند ہم پیش نشد و لیکن موافق قیاس است ـ و معاصرین عجم تصدیق کنند (اردو) بیچ کی انگلی مؤنث ـ

انگشت در چشم کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و وارستہ مزاحمت و تعرض کردن (نصیر ہمدانی ؎) ہرگز نگہی نکرد تو بر چشم ؏ جز گریہ نکرد کار دیگر چشمم ؏ شد کیسہ تہی دیده ام از اشک در طعن ؏ ہر دم مژه انگشت کند در چشمم ؏ مؤلف گوید کہ انگشت در چشم کردن حائل شدن بست در نظر و معنی مزاحمت و تعرض کنایہ باشد (اردو) تعرض کرنا ـ روکنا ـ دکن مین کہتے ہین آنکھ پر ہاتھ رکھنا یعنی مشاہدے مین مزاحم ہونا ـ

انگشت در چشم کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر مرادف انگشت در چشم کردن کہ گذشت ـ دیگری از محققین فرس ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد و لیکن موافق قیاس است (اردو) دیکھو انگشت در چشم کردن ـ

(۱۹۱۰) **انگشت در دندان** (مصدر اصطلاحی) کنایہ باشد از نادم و پشیمان ـ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) آشنا را سر بزانو آشنا ست ؏ چاره گر انگشت در دندان چرا است ؏ (اردو) نادم ـ پشیمان ـ دانت تلے انگلی دبا یا ہوا ـ

(الف) **انگشت در دہان داشتن** (مصادر

(ب) انگشت در دهان گرفتن | اصطلاحی
(ج) انگشت در دهان ماندن | صاحب
(د) انگشت در دهن گرفتن | بحر عجم
(ہ) انگشت در دهن ماندن | ذکر
(الف و ب و ج) کرده که به معنی (۱) تحیر و تعجب
و (۲) متاسف ماندن است۔ بهار ذکر (د
و ہ) کرده به معنی اول قانع (صائب)
مصوریکه شبیه ترا کند تصویر ۵ ز خامه اش سر انگشت
در دهان مانده ۵ (امیر خسرو) در تماشای
آن زبر تا زیره ماند انگشت در دهان تا دیر
(اردو) دانت تلے انگلی دابنا۔ انگشت
بدندان ہونا۔

(۱) انگشت در سوراخ کژدم کردن | مصدر
(۲) انگشت در سوراخ مار کردن | اصطلاحی
بقول بهار کنایه از دیده و دانسته خویشتن را در
معرض هلاک افگندن (شیخ شیراز) وگر
ره گر نداری طاقت نیش ۵ مکن انگشت
در سوراخ کژدم ۵ (میرزا طاهر وحید)
زان جهان را شده خواستگار ۵ کرده انگشت
بسوراخ مار ۵ (اردو) جان بوجهکر ہلاکت میں
پڑنا۔ اپنے ہاتھوں مصیبت اور ہلاکت میں پڑنا
دکن میں کہتے ہیں یہ سانپ کے بل میں انگلی کرنا

انگشت در کون کردن | مصدر اصطلاحی
بهار و آنند ذکر این کرده بر معروف قانع۔ مؤلف
گوید که کنایه باشد از تحریک کردن و بر سر شورش
آوردن حیف است که سندی پیش نشد ولیکن
در روزمره سوقیان عجم مستعمل (اردو) گانڈ میں
انگلی کرنا۔ بقول آصفیہ چھیڑخانی کرنا چھیڑنا
دق کرنا۔ ستانا۔

انگشت در نیل کشیدن | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب بحر (۱) رسوائی و (۲) نشان فقر
و (۳) ترک دادن کاری۔ دیگر کسی از محققین
ذکر این نکرده و سند استعمال هم پیش نشد و انگشت
نیل کشیدن بهمین معنی می آید و ما همه را انجا تعریف

کامل این کنیم (اردو) دیکھو انگشت نیل کشیدن۔

انگشت دریغ اصطلاح۔ مرکّب اضافی بقول بہار معروف و سندی پیش نشد مؤلّف عرض کند که مرادف انگشت حیف باشد که گذشت و موافق قیاس است (اردو) دیکھو انگشت حیف۔

انگشت دشنام اصطلاح۔ بقول بہار مرادف انگشت رد (که می آید) و فرماید که این مجاز است چراکه عوض آن دشنام خواہد شنید۔ صاحب بحر فرماید که (۱) کنایه از انگشت نہادن باشد و (۲) بمعنی انگشت شہادت۔ خان آرزو نسبت معنی اول فرماید که انگشت اعتراض را گویند که نتیجهٔ اعتراض دشنام باشد صاحب جامع که از اہل زبانست نسبت معنی اوّل فرماید که کنایه از انگشت یکون کردن که بترکی سالٔو گویند چه در عوض آن دشنام است مؤلّف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد و معاصرین عجم با صاحب جامع اتفاق دارند یعنی (۱) انگشتی را گویند که در مقعد دیگری کرده شود که مفعولش معاً دشنام می دہد بر خلاف آن اگر انگشت اعتراض بلند کنند۔ عوض آن دشنام نیست و نسبت معنی دوم اگر سند استعمالش بدست آید توانیم قیاس کرد که انگشتی که دشنام می آرد ہمان انگشت شہادت است بنا علیه آنرا بمجاز انگشت دشنام گفته باشند ولیکن این معنی قابل نظر است و معاصرین عجم تسلیم نمی کنند۔ (اردو) (۱) فارسیون نے اس انگلی کو جو کسی کی مقعد میں کی جائے انگشت دشنام کہا ہے اس لیے کہ اس فعل کے عوض مخاطب سے دشنام کا معاوضہ ملتا ہے (۲) دیکھو انگشت شہادت۔

انگشتر بقول بہار ترجمهٔ خاتم و مرادف مہر و مرکب است از انگشت و یکی از کلمات نسبت و فرماید که بالفظ (در انگشت کردن) مستعمل۔ مؤلّف عرض کند که شک نیست که رای مہمله برای نسبت آید ہمچون لہ و کہر و جا دارد که این

مخفف انگشتری گیرنم کہ می آید- اندرین صورت
رای مہملہ زائد باشد ہمچون شتا و شتار (طالب
آملی ؎) بی داغ چو نام دل کنم ثبت ۔ انگشتر
بی نگین نویسم ۔ (ابو طالب کلیم ؎) سید ملک
سلیمان از کف شہوت پرست ۔ طفل را در دست
حلوا بہتر از انگشتر است (صائب ؎) مرکز
از دائرہ انگشتر فرمان دارد ۔ مور در خانۂ خود
حکم سلیمان دارد ۔ (اردو) انگشتر - بقول امیر
(بذیل انگشتری) اسم مونث انگوٹھی (بحر ؎)
خوبرو طرفہ نگینے ہین کہ ارباب نظر ۔ مثل انگشتر
اُنھین آنکھوں مین گھر دیتے ہین ۔ (ناسخ ؎)
جو دہن ہے نقش ہے اسمین تمہارا نام پاک ۔
کوئی انگشتر جہان مین بے نگین ملتی نہین ۔

انگشتر افشاندن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی ریختن و ظاہر کردن
است (طالب آملی ؎) عشق چون مہر تبسم
زندم بر لب زخم ۔ غمزہ انگشتر الماس نگین افشاندم
(اردو) انگوٹھی ظاہر کرنا -

انگشتر پا | اصطلاح - مرکب اضافی - بقول بحر
و بہار و وارستہ (۱) انگشتری کہ زنان در انگشت
پا کنند و (۲) چیزی بی اعتبار - خان آرزو در چراغ
بر معنی دوم قانع مؤلف گوید کہ معنی دوم بر سبیل
مجاز است کہ انگشتر پا بہ نسبت انگشتر دست بسیار
کم بہا می سازند و نگینہ ہای کم بہا برو می نشانند
از ینکہ در رفتار اکثر ضائع می شود و اکثر انگشتر
پا مرصع نمی باشد بلکہ سادہ کار از محض نقرہ یا طلا
(صائب ؎) شدی ہر حلقۂ انگشتر پای نگارینش
نمی زد بر کمر آن شوخ گر زلف بلندش را ۔ (اسمعیل
ایما ؎) قد چو خم می شود انگشتر پا می گردد ۔ قدر
و قیمت بجا نیست کہن سالان را ۔ (مخلص
کاشی ؎) خط چو از طرف بناگوش تو پیدا شود ۔
حلقۂ زلف بتان انگشتر پا می شود ۔ بہار گوید کہ
(۳) از اسناد ذیل بہ معنی مانع و حجاب مستفاد می شود
(میرزا صائب ؎) حجاب آسمان کی مانع ما

بیتوا ند شد ؛ فلک ما را کجا انگشتہ پا می تواند شد
مؤلف گوید کہ از فلک دور فلک مراد است
(ولہ ؎) حسن زندانی بود در حلقۂ فرمان عشق
طوق قمری سرو را انگشتر پا می شود ؛ بخیال ما
ازین ہر دو شعر انگشتر اصلا بمعنی حجاب و مانع
نیست اگرچہ انگشتر دست و پا حاجب یک حصّہ
انگشت دست و انگشت پا ست بلکہ درین شعر
آخر الذکر معنی حقیقی است کہ بر (۱) گذشت و بہ
تامّل توان دریافت کہ معنی ہر دو شعر خیلی نازک
است فتامّل (اردو) (۱) پاؤں کا چھلا - مذکر
یعنی وہ چھلا جو پاؤں کی انگلی مین پہنتے ہین (۲)
بحقیقت چیز - مونث (۳) مانع - حاجب چھپانیوالا

انگشت رد | اصطلاح - وارستہ فرماید کہ
مرادف دست رد و آن معروف است -
(قدسی ؎) بود حسن آزاد زانگشت رد ؛ مگر
دست در دامن عشق زدہ ؛ صاحبان بحر و بہار
ہمزبانش (ملا قاسم مشہدی ؎) بی غرض
یا بی چو حرف انگشت رد بروی منہ ؛ حاجت
مسواک کی باشد دہان پاک را ؛ مؤلف
گوید کہ دست رد بمعنی دست اعتراض است
پس انگشت رد بمعنی انگشت اعتراض باشد کہ عیب گیری
بر خلاف کسی بر دارند (اردو) دیکھو انگشت
اعتراض -

انگشت رد نہادن | استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کردہ کہ بمعنی اعتراض کردن
است - سند این بر انگشت رد گذشت
(اردو) انگلی رکھنا - بقول امیر نکتہ چینی
کرنا - عیب نکالنا - انگشت رکھنا بھی مستعمل
ہے (تسلیم ؎) دست جانان مین سوا
حسن کے کچھہ عیب نہین ؛ ہاتھ ہون قطع جو
انپر کوئی انگلی رکھے ؛

انگشتر زنہار | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول بہار و بحر عبارت از انست کہ بادشاہان
جبار چون خواہند کہ کسی را امان بخشند و مردم

مزاحم احوال او نگردند برای تصدیق روی انگشتر یا تیری بوی مید ہند میرزا صائب ؎ زان دہن انگشتر زنہاری باید گرفت؛ نقد این مہر از لب اظہاری باید گرفت؛ (ظہوری ؎) باد را و روستیاری پنجہ باریزد بہم؛ حلقہ ہای طرہ گر انگشتر زنہار نیست؛ (غنیمت ؎) تا نریزد خون او در لعل آن شیرین دہن؛ داد اندر لب عقیق انگشتر زنہار ہا؛ (شفیع اثر ؎) ہر کہ لب بست از سخن با وکسی را کار نیست؛ مہر خاموشی کم از انگشتر زنہار نیست؛ (اردو) وہ انگوٹھی جو بادشاہان بطور علامت پناہ دہی عطا کرتے ہیں۔ مؤنث۔

انگشتری بقول بہار مرادف انگشتر کہ گذشت مؤلف گوید کہ درینجا تحتانی آخر را زائد گیریم یا رای ہملہ را ہمچون تشنا و تشنار بصورت آخر تحتانی آخر برای نسبت با شد (شیخ شیراز ؎) کہ بودش نگینی در انگشتری فرو ماندہ در قیمتش جوہری؛ (اردو) انگشتری بقول امیر۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ انگوٹھی۔ (گلزار نسیم ؎) انگشتری اپنی اس سے بدلی؛ مہر خط عاشقی سندلی؛

(۱) **انگشتری باختن** مصدر اصطلاحی بہار از معنی این ساکت مؤلف گوید کہ از بند پیش کردہ اش-----------

(۲) **انگشتری باختن سپہر** پیداست کہ از دست دادن آفتاب مراد باشد۔---

(۳) **انگشتری سپہر** کنایہ ایست از آفتاب جہانتاب (نظامی در شیرین خسرو ؎) بدست آن بتان مجلس افروز؛ سپہر انگشتری می باخت تا روز؛ ببرد انگشتری چون صبح برخاست؛ کہ بر بانگ خروس انگشتری خواست؛ (اردو) (۱) انگوٹھی ہار دینا۔ (۲) آفتاب کھو دینا۔ ہار دینا (۳) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنی۔

(۱) **انگشتری کردن** | مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده و از سند پیش کرده استعمال ----------

(۲) **انگشتری کردن بانگشت** | بدیهیست که به معنی حقیقی است و کنایه از صاحب نگین کردن (معزی نیشاپوری ــه) المنة لله که انگشتری ملک ؛ کردند دگرباره بانگشت سلیمان ؛ (اردو) انگوٹھی پہنانا ـ حکومت اور بادشاہی عطا کرنا

انگشتری گردیدن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده که به معنی انگشتری شدن و قرار یافتن است (اشرف مازندرانی ــه) نقره چون انگشتری گردید می پیچد به لعل ؛ می شود در وقت پیری حرص دنیا بیشتر ؛ (اردو) انگوٹھی ہونا قرار پانا ـ

انگشترین | بقول بهار (۱) مرادف مهر و انگشتر و ترجمه خاتم و مرکب از انگشت و یکی از کلمات نسبت (میرخسرو ــه) گرچه سلیمان شود انگشترین ؛ خنصر او را نرسد در نگین ؛ و فرماید که چنانچه اطلاق انگشتری بر مجموع اشیای سه گانه که نگین و خانه نگین و حلقه باشد می آید ـ گاهی بر خانه نگین مع حلقه اش نیز آید و همین مراد است در بیت میرخسرو و مؤلف عرض کند که اگرچه انگشترین موافق قیاس ـ مرادف انگشتر نیست ولیکن در کلام میرخسرو (۲) بمعنی صاحب انگشتر مستعمل شده که کنایه باشد از صاحب ملک و دولت ـ قاتل (اردو) (۱) انگوٹھی چھوا انگشتری (۲) صاحب ملک و دولت ـ صاحب مهر ـ

انگشت زائد | اصطلاح ـ بقول بهار و انند مرادف (انگشت زیاد) که می آید و مراد از انگشت ششم و آنرا از عیوب شمرده اند ـ صاحب بحر هم ذکر این کرده (اردو) چھٹی انگلی موئث انگشت زائد کہ سکتے ہیں ـ

انگشت زدن | مصدر اصطلاحی ـ بقول برهان و جامع و بحر آنست که از خوشحالی انگشتها را

برہم زنند۔ صاحب ناصری وبہار گوید کہ مرادف
انگشتک زدن ودر اصطلاح آنرا گویند کہ از
خوشحالی انگشت را بر انگشت دیگر چنان بزنند
کہ صدائی ازان ظاہر گردد (حکیم انوری ؎)
یاران ہمہ انگشت زنان گرد زنان ٭ من در غم
تو بماندہ انگشت گزان ٭ (نظامی ؎) سیب
وار ودہم مشت زدہ ٭ فندق از خرمی انگشت
زدہ ٭ (خاقانی ؎) من پیش مقربان درگاہ
انگشت زنان کہ اللہ اللہ ٭ مؤلف گوید کہ
عادت است کہ در عالم سرور انگشت را با
وسطی وصل کردہ آوازی پیدا کنند وہمین است
انگشت زدن (اردو) چٹکی بجانا۔ بقول آصفیہ
انگوٹھی کو بیچ کی انگلی سے ملاکر آواز نکالنا۔ انگشتک
زدن کا ترجمہ۔

انگشت زدن بر چیزی | مصدر اصطلاحی

بقول بہار انگشت آلودن بآن چیز چون نمک
ومی۔ مؤلف گوید مقصودش جز این نباشد کہ
تر کردن انگشت است در مائعات یا آلودہ
کردن انگشت در غیر آن ولیکن ما این تعمیم را
نمی پسندیم کہ (انگشت زدن بر در) و (انگشت
بر لب زدن) وغیر ذلک بمعنی خاص گذشت و
می آید وسند ہم متقاضی اینست کہ این را در
(انگشت زدن بمی) جا دہیم وصلہ بر تعمیم درین
سند مستعمل نیست (علی خراسانی ؎) تا فزود
زلف سینہ ما ہمچو چراغ ٭ بمی کہنہ سودائیوا انگشت
زدیم ٭ (اردو) انگلی ڈبونا۔ انگلی ترکرنا۔ انگلی لگانا

انگشت زدن بر در | مصدر اصطلاحی بقول

صاحب آصفی رخصت باز کردن خواستن از دو
دیکھو انگشت بر در زدن۔

انگشت زدن بر نمک | استعمال۔ گرفتن

نمک بانگشت باشد۔ بہار سند این بذیل (انگشت
زدن بر چیزی) نوشتہ (صائب ؎) نکردہ
است کسی جمع شور وشیرین را ٭ چو تمم کہ بر نمک
انگشت نیشکر زدہ ایم ٭ (اردو) انگلی نمک میں ڈالنا

انگلی سے نمک اٹھانا ۔

انگشت زدن بمی | استعمال ۔ بمعنی ترک کردن انگشت در شراب باشد ۔ سند این برد انگشت زدن بچیزی) گذشت (اردو) انگلی شراب میں ڈبونا ۔ ترک کرنا ۔

(۱) **انگشت زنهار** | اصطلاح ۔ بقول بهار معروف مؤلف عرض کند که همان انگشت امان است که گذشت ۔ صاحب بحر هم ذکر این کرده (صائب ۵) آب می گردد دل سنگین خصم از عجز من ؛ می تراود آتش از انگشت زنهارم چو شمع ؛ و ازهمین قبیل است ---

(۲) **انگشت زنهاری** | به زیادت یای نسبت در آخر (صائب ۵) بسکه می سوزد دلش از بیقراری های من ؛ شمع بالین می شود انگشت زنهاری مرا ؛ (اردو) دیکھو انگشت امان

انگشت زیاد | اصطلاح ۔ بقول بحر و بهار مرادف انگشت زاید که گذشت (میرزا رضی دانش ۵) گره نتواند از کارم کشودن قلم در دستم انگشت زیاد است ؛ (محسن تاثیر ۵) می شود افزون طلب بی دخل در کار جهان ؛ در شمار دست کوتاه هست انگشت زیاد ؛ (اردو) دیکھو انگشت زاید ۔

(۱) **انگشت زنهار** | اصطلاح ۔ مرکب اضافی ۔ همان انگشت امان باشد که گذشت (امیر صیدی طهرانی ۵) انگشت زنهار برآورد نیشکر ؛ تا تیغ کاظمیم به نی بوریا رسید ؛ (طالب آملی ۵) بعجز دل مرو از ره که مرد این میدان ؛ غذای تیغ بانگشت زنهار کند ؛ مخفی مباد که استعمال ---------

(۲) **انگشت زنهار برآوردن** | بمعنی امان خواستن و بلند کردن انگشت امان از کلام صیدی طهرانی پیداست که بالا گذشت (اردو) (۱) دیکھو انگشت امان (۲) امان چاہنا

انگشت سترگ | اصطلاح ۔ مرکب توصیفی

بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی انگشت نر کہ آنرا بعربی ابہام گویند- دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ سترگ بہ معنی بزرگ وکلان آمدہ نہ بمعنی سطبر- پس نر انگشت را انگشت سترگ گفتن محل نظر است طالب سند استعمال باشیم- معاصرین عجم بر زبان ندارند- (اردو) انگوٹھا- مذکر-

انگشت سمین | اصطلاح- بقول صاحب بحر ابہام را گویند کہ انگشت نر باشد- صاحبان ہفت واتند ہم ذکر این کردہ اند مخفی مبادکہ سمین بفتح اول وکسر میم بہ معنی فربہ باشد واین مرکب توصیفی است بمعنی انگشت فربہ وکنایہ از نر انگشت (اردو) انگوٹھا- مذکر-

(۱) **انگشت شک** | اصطلاح- مرکب اضافی بقول بحر وبہار وجامع وبرہان بفتح شین معجمہ انگشت شہادت را گویند ومرادف امینست

(۲) **انگشت شکر** | بضم شین معجمہ- صاحبان بحر وجہانگیری ورشیدی ذکر این کردہ اند مؤلف گوید کہ انگشتی کہ بحالت شک بر حرفی نہند سبابہ است وہمچنین بشکر نعمت انگشتی کہ بر دارند ہمان سبابہ باشد ازینجاست کہ فارسیان سبابہ را بدین دو نام موسوم کردہ اند (اردو) دیکھو انگشت شہادت-

انگشت شکم | اصطلاح- مرکب اضافی بقول بحر وبہار وضمیمۂ برہان باصطلاح لوطیان آلۂ تناسل را گویند مؤلف گوید کہ این کنایہ باشد ہمچون دیدۂ پشت کہ مقعد را گفتہ اند (ملا فوقی یزدی ع) در دیدۂ پشتیت کنم انگشت شکم را :: (اردو) آلۂ تناسل- دیکھو ابوالحیۃ

(۱) **انگشت شہادت** | اصطلاح- مرکب اضافی بقول صاحب بحر خان آرزو در چراغ انگشت دوم از طرف انگشت نر کہ بعربی سبابہ گویند فرماید کہ بہ معنی اقرار وقبول مستعمل می شود زیرا کہ در تشہد آنرا بر دارند- بہار گوید کہ این کنایہ باشد

(سید حسین خالص ؎) شب کہ در بزم سخن از رخ خوب تو گذشت ؛ شمع پیش از ہمہ انگشت شہادت برداشت ؛ (محمد قلی سلیم ؎) ہوای کشتہ گردیدن بہ تیغ آفتاب خود ؛ سراپا می مرا چون شمع انگشت شہادت کرد ؛ مخفی مباد کہ از بہر سند بالا استعمال (۲) **انگشت شہادت برداشتن** | بمعنی قبول کردن و ---------- (۳) **انگشت شہادت کردن** | بہ معنی انگشت شہادت قرار دادن ظاہر است (اردو) (۱) انگشت شہادت۔ مؤنث۔ بقول امیر۔ سبابہ کلمے کی انگلی جو ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس ہوتی ہے (بحر ؎) کوئی بسمل کوئی بیجان گیا محفل سے ؛ تیری انگشت شہادت کے اشارے دیکھے ؛ (۲) انگشت شہادت اٹھانا۔ بلند کرنا۔ (۳) انگشت شہادت قرار دینا۔

انگشت شہد | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) انگشت بشہد آلودہ و بقول بحر انگشتی کہ بدان شہد لیسند و ہم برین قیاس است انگشت نمک کہ بدان نمک چشند مؤلف گوید کہ مرکب اضافی است و (۲) کنایہ باشد از مقدار قلیل شہد کہ انگشت بدان آلودہ شود (ظہوری ؎) راو ما انگشت شہدی کی دہد ؛ تلخکام شکرستانیم ما ؛ (مفید بلخی ؎) تا بکامی می کشد انگشت شہدی روزگار ؛ می نہد چون نی بہر بند از دو جانب خنجرش ؛ (اردو) (۱) شہد کی انگلی۔ یعنی شہد بھری ہوئی انگلی۔ مؤنث (۲) شہد کا بوٹ دکن مین کہتے ہین "ایک بوٹ شہد چٹا دو" یعنی شہد مین انگلی ڈالکر جسقدر اسپر آئے چٹا دو انگلی بھر شہد۔ کہ سکتے ہین۔ مذکر۔

انگشت شہین | اصطلاح۔ بقول بحر انگشت ابہام راگویند۔ صاحب ضمیمۂ برہان صراحت کند کہ معنی لفظی این انگشت نر بہ باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است۔ یعنی منسوب بہ شاہ و شاہ انگشت کنایہ از نر انگشت و ابہام

که در هر پنج انگشتان بمنزلهٔ شاه است باعتبار قوی وحکمرانی بر همه انگشتان که با هر یک انگشت کار گیرد (اردو) انگوٹھا۔ مذکر۔

(الف) انگشت عروس | اصطلاح

(ب) انگشت عروسان | (الف)

بقول بحر و بهار و برهان و سراج (۱) قسمی از حلوا که آنرا انگشت عروسان و انگشتک عروس هم گویند و (۲) نوعی از انگور هم۔ صاحب ناصری بر معنی اول قانع و صراحت کند که بقدر انمله و آگین از مغز پستهٔ کوفته باشد و ترکی کلین تریاغی و عربی اصابع الحور نامند و صاحب سروری و رشیدی و جهانگیری هم ذکر مجرد معنی اول الف کرده و صاحب جامع بر (ب) هر دو معنی نوشته مؤلف عرض کند که ثابت معنی اول از معاصرین عجم دریافت کرده ایم که قلمهای این حلوا دراز و نازک باشد و بعض آنرا بشهد پر کنند و بعض در آن پستهٔ کوفته داخل کنند نظر بر شباهت انگشت عروس و عروسان گفته اند که رنگ این حلوا هم سرخ باشد همچون انگشتان حنا زدهٔ عروس و نسبت معنی دوم عرض میشود که قسمی است از انگور سرخ که دانه‌هایش دراز و نازک باشد (اردو) (الف و ب) (۱) فارسیون نے ایک خاص قسم کے حلوے کا نام جو انگلی سے مشابہ بنایا جاتا ہے اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے انگشت عروس اور انگشت عروسان رکھا ہے (۲) سرخ انگور کی ایک خاص قسم کا یہی نام ہے جس کے دانے نازک اور دراز ہوتے ہیں۔

انگشت عسل | اصطلاح۔ بقول بهار و بحر و خان آرزو و در چراغ (۱) بمعنی انگشت شهد مؤلف گوید که مرادف معنی اولش و (۲) بمعنی ذوق بخش و مرغوب باشد و این کنایه ایست (ظهوری ۵) مشو زان خانهٔ زنبور حسرت تمنّا را جز انگشت عسل نیست ٭ میرزا طاهر وحید

ت ۵) شمع رہ چشم مگس شیرین نمی بیند ولی ؛ بست انگشت عسل دو دیدۂ پروانہا ؛ (اردو) (۱) شہد میں ڈوبی ہوئی انگلی ۔ مونث ۔ (۲) مرغوب

(الف) انگشت عسل بدیوار کشیدن (الف

(ب) انگشت عسل بدیوار می کشد مصدر اصطلاحی) بقول بحر ہنگامہ برپا کردن یعنی جنبانیدن مگس ہا بر عسل فراہم آیند و ران معرکہ مردم گرد آیند وارستہ گوید کہ این کنایہ باشد (باقر کاشی ت ۵) فتنہ سازند بشیرین سخنی وچہ عجب ؛ گر بدیوار کشد شیطان انگشت عسل ؛ (ب) مثلی است کہ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند فارسیان برای کسی این رانند کہ فتنہ و فساد برپا می کند (اردو) (الف) دکن میں کہتے ہیں بوٹ لگاکر تماشا دیکھنا ۔ بوٹ کے معنی محاورۂ دکن میں انگلی ۔ پس اس مصدر میں بوٹ لگانے سے انگلی بھر شہد دیوار پر لگانا مقصود ہے اس کا استعمال ایسے موقع پر کرتے ہیں جب کہ کوئی شخص خاموشی اور لینت کے ساتھ فساد برپا کردے ۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے شہد لگا کے الگ ہوجانا ۔ فساد کی بنیاد ڈالکے علیحدہ ہوجانا (ب) شہد لگاکر علیحدہ ہوتا ہے

انگشت فروش | استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ بر معروف قانع ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از انگشت فروختن یعنی کسی کہ تجارت انگشت کند و انگشت را می فروشد (سیفی ۵) من سوختۂ دلبرا انگشت فروشم ؛ و این آتش نہان دگر از خلق چہ پوشم ؛ (اردو) کوئلے بیچنے والا ۔

انگشت فشردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر آگاہ کردن مؤلف گوید کہ مخفف ہمان انگشت افشردن است کہ گذشت (اردو) دیکھو انگشت افشردن ۔

انگشتک | بقول برہان بکسر ثالث و فتح

فوقانی وسکون کاف صمغ درخت انگدان را
آرند که بعربی حلتیت خوانند و وجه تسمیهٔ این جز
نا شد که کاف نسبت یا تشبیه بر انگشت زیاد
کرده اند همچون سنگک و تیرک یعنی صمغی که بر تنهٔ
درخت انگدان پیدا شود سیاه همچون سوختهٔ باشد
منسوب و مثل انگشت دیگر هیچ - صاحب محیط
بر حلتیت گوید که صمغ المحروث است و بیونانی
سلیقون و بسریانی حلتیتا و بفارسی عامه انگوزه
و نعوزه و به صفهانی انگشت گنده و بانگریزی
ولاطینی اسافیٹڈا و بہندی ہینگ و باسنا
و آن صمغ انجدان است گرم در اول چهارم
و خشک در آخر دوم با قوت تریاقیه و سمیه
و محلل قوی - قاتل جنین - مدر بول و حیض و
جاذب خون و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)
ہینگ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مؤنث
ایک درخت کا گوند جسے اکثر ارد کی دال میں
خوشبو کے واسطے ڈالتے ہیں حلتیت - انگوزہ

انگشت کاسب کلید روزیست
و دست ناہنر کفچۂ گدائی مثل

صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از
استعمال ساکت - مؤلف گوید که فارسیان در
اظہار کسب و بی ہنری این مثل را زنند مقصود
آنست که کسی که کسب کند انگشت او کلید روزی
است که روزی را کشاید و وسعت دهد و بدست
آرد و بی ہنری بر عکس آن که به گدائی رساند
(اردو) دکن میں کہتے ہیں "رزق کی کنجی ہاتھ ہے"
یعنی ہاتھ ہی سے رزق حاصل ہوتا ہے یعنی انسان
ہاتھوں ہی سے کسب و ہنر میں مشغول ہوتا ہے
اور روٹی پیدا کرتا ہے - نیز کہتے ہیں "ہاتھ
نہیں تو بہات نہیں" صاحب امثال ہندی
نے لکھا ہے "ہاتھ نہ مٹھی بلبلاتی اٹھی" "ہاتھ
نہ ہلے اور پیٹ چلے یہ محال ہے" "ہاتھ ہلاؤ تو
پیٹ بھر کھاؤ" "دن بھر انگلی نہ ہلائی رات میں
مٹی کھائی" یہ کہاوتیں دکن میں مستعمل ہیں ان سب کا

مقصد قریب قریب ایک ہے ۔

(۱) **انگشت کردن ‹چیزی›** استعمال صاحب آصفی ذکر انگشت کردن کرده ۔ و بہار ہم مؤلف عرض کند کہ انگشت در چشم کردن و انگشت در سوراخ کژدم و مار کردن و انگشت در کون کردن کہ بمعانی خاص گذشت متعلق باشد از ہمین مصدر عام ۔ ہم او بدیل این گوید کہ ----------

(۲) **انگشت کردن در کار** بمعنی دخل و تصرف و اعتراض کردن از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ مؤلف گوید کہ سوقیان و لشکریان عجم استعمال این کرده باشند کہ در روز مرّه مہذبان عجم نشنیدیم (اردو) (۱) انگلی کرنا ۔ (۲) کسی کام مین دخل دینا ۔ اعتراض کرنا ۔

انگشتک زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول برہان و بحر و (خان آرزو در سراج) و جامع و جہانگیری و مانند مرادف انگشت زدن کہ گذشت (مولوی معنوی ـــه) شیر گیری خوش شد انگشتک بزد؛ سوی میسره رفت تا تیزک کند؛ (اردو) دیکھو انگشت زدن ۔

انگشت کش اصطلاح ۔ بقول بحر بضم کاف و وم (۱) بمعنی کشته شدهٔ انگشت چنانکہ پامال بمعنی مالیده پاست مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی باشد از مصدر کشتن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (۲) بقول بہار بمعنی انگشت نماست بخیال ما مقصودش بفتح کاف عربی باشد ۔ اسم مفعول ترکیبی از مصدر (کشیدن) و او سندی کہ پیش کرده از ان مصدر اصطلاحی (انگشت کش شدن) بمعنی رسوا شدن پیدا است (حکیم نزاری ـــه) میروم بی خود و با خود زحیا می گویم؛ تا کہ از دست دل انگشت کش عام شدم؛ و انگشت کش بودن ہم بہمین معنی آمده (نظامی ـــه) لیلی کہ بخوبی

آیتی بود؛ انگشت کش ولایتی بود؛ و (۳) معنی
انگشت کشیده شده وکنایه از دو نیم ومحو کرده
شده وانیهم اسم مفعول ترکیبی است (نظامی
۵) ستون شد خردمند از پشت او؛ وانگشت مه
کش شد ز انگشت او؛ وجا دارد که من وجه
این را متعلق به معنی دوم هم کنیم (اردو) (۱)
انگلی سے مارا ہوا- مقتول (۲) انگشت نما- بقول
امیر مطعون رسوا- (۳) دو نیم کیا ہوا- محو کیا ہوا
مٹایا ہوا-

انگشت کش بودن | مصدر اصطلاحی-
ذکر این به معنی دوم انگشت کش گذشت (اردو)
انگشت نما ہونا-

انگشت کش خوبان جهان | اصطلاح- بقول
اسند بحوالۂ مظهر العجائب از اسمای معشوق است
مؤلف عرض کند که متعلق است از انگشت کش
که گذشت ومضاف بسوی خوبان جهان واسم
مفعول ترکیبی کنایه باشد از عاشق نه که معشوق
قاتل- حیف است که سند استعمال پیش نکرد
(اردو) عاشق-

انگشت کش عام شدن | مصدر اصطلاحی آ
بمعنی رسوا بودن است وبحث این باشد
استعمال بمعنی دوم انگشت کش گذشت
(اردو) انگشت نما ہونا-

(الف) انگشت کشیدن | مصادر
(ب) انگشت کشیدن بر چیزی ودر چیزی | اصطلاحی
(الف) بقول برهان وبحر وجامع وجهانگیری (۱)
کنایه از نابود وانگاشتن ومحو کردن و (۲) بقول
ناصری وسروری از دور بانگشت نمودن ونشان
دادن (مولانا شرف الدین علی ۵) گر بزعکس
رخ چون مهر تو جوید نشان؛ عقل در حال
کشد بر مه تابان انگشت؛ صاحب ناصری
این را متعلق به معنی اول کرده وصاحب سروری
متعلق به معنی دوم ومؤلف را با سروری
اتفاق است- بهار بذکر (ب) فرماید که به معنی

انگشت نما صاحب است و سندش هم از همان شعر مولانا شرف که بالا گذشت - بخیال ما غور نکرده و سند دیگرش البته موافق ادعای اوست (مجد همگر ــــه) ترسم چو از محاق تو ماه نو برون شوم * در من کشند مردو زن انگشت چون هلال * (اردو) (الف) (۱) نابود کرنا - محو کرنا - مٹانا (۲) انگلی سے اشارے سے بتانا (ب) انگشت نما کرنا - بقول امیر رسوا کرنا - جھنڈے پر چڑھانا - (امیر ــــه) ماه نو ابرو پر خم کے چڑھا منھ تو چڑھا * نه کرداب اسے انگشت نما جانے دو *

(۱) انگشت کشیده داشتن از چیزی | مصدر اصطلاحی - بقول بهار کنایه از اعتراض نکردن و عیب نگرفتن (میرزا صائب ــــه) ز حرف مردم عالم کشیده دار انگشت * که زود عمر تو کوتاه چون قلم نشود * بخیال ما ازین سند مصدر ...

(۲) انگشت کشیده داشتن از حرف کسی | پیدا می شود فتأمل (اردو) اعتراض نه کرنا - عیب نه پکڑنا - عیب جوئی سے محفوظ رہنا -

(الف) انگشتک عروس | اصطلاح - بقول برهان و جهانگیری و رشیدی مرادف معنی اول انگشت عروس که گذشت - صاحب جامع بر

(ب) انگشتک عروسان | ذکر هر دو معنی کرده که بر انگشت عروس گذشت مؤلف گوید که در (الف) استعمال واحد است و در (ب) استعمال جمع آن - هر دو بالمعنی یکیست کنایه از (۱) حلوا و (۲) انگور و صراحت کافی بر انگشت عروس و عروسان کرده ایم - کاف تصغیر درین زائد است و بس و عجب آنست که محققین اول الذکر این را مخصوص کرده اند به معنی اول یعنی حلوا - معلوم میشود که اجزای آن حلوا در رو سازی گویا از انگور در راز باشد و این خیال نازکی است و بلحاظ تعریف صاحب جامع که از اهل زبان بهست باید که (الف) هم بر هر دو معنی شامل باشد (اردو) دیکھو انگشت عروس -

انگشت کنیزکان | اصطلاح - مرکب اضافی
بقول ضمیمهٔ برهان و بحر نوعی از انگور کوهی مؤلف
گوید که این مرادف انگشتان کنیزکان است
که گذشت و ما تعریف کامل این همه را انجا کرده ایم
(اردو) دیکهو انگشتان کنیزکان -

انگشت کوچک | اصطلاح - مرکب توصیفی
بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ خنصر
را گویند مؤلف گوید که موافق قیاس است
(اردو) چهنگلیا - مؤنث -

(۱) انگشت کهن | اصطلاح - مرکب
(۲) انگشت کهین | توصیفی - (۱) بقول
صاحب شمس بمعنی انگشت خورد و (۲) بقول
بحر و ضمیمهٔ برهان و هفت و انند بمعنی انگشت
کوچک که خنصر باشد مؤلف گوید که صاحب
شمس یا کاتبش در (۱) تسامح کرده که کهین
را کهن نوشته دیگر هیچ محققین دیگر ذکر (۱)
نکرده اند و معنی حقیقی این هم متقاضی نیست
که برای خنصر گفته شود و (۲) کنایه باشد که خنصر
و جمیع انگشتان خردتر است (اردو) چهنگلیا مؤنث

(الف) انگشت گذاشتن بر چیزی | مصادر
(ب) انگشت گذاشتن به دهان | اصطلاحی
(ج) انگشت گذاشتن بر دیده | بهار ذکر
(الف) کرده و صاحب آصفی ذکر (ب و ج)
این همانست که بر انگشت بر چیزی گذاشتن
و انگشت بر دهان و دیده گذاشتن مذکور شد
و اعتراض ما بر (الف) هم همه را انجا مذکور (اردو)
دیکهو انگشت بر چیزی و بر دهان و بر دیده گذاشتن

انگشت گر | اصطلاح - بقول بهار معروف
مؤلف گوید که بکسر کاف فارسی اوّل کسی
که زغال را درست کند از قبیل درودگر و کوزه گر
(فردوسی سه) اگر تو شوی نزد انگشت گر
از و جز سیاهی نیابی دگر (اردو) کوئلی بنانیوالا

(الف) انگشت گرفتن | مصادر
(ب) انگشت گرفتن اندر دهن | اصطلاحی

(ج) انگشت گرفتن برلب (الف) بقول
(د) انگشت گرفتن در دہن بہار و بحر و
وابستہ (د) بہ معنی آگاہانیدن (سنجر و معراج گو
سـ) چو بیہوا آشنا شد بازبینش ٭ گرفت انگشت
یا۔ وح الامینش ٭ صاحب ناصری فرماید کہ (ج)
کنایہ از شمردن وحساب کردن (کمال اسمعیل سـ)
چون گل تازہ خطاہاش بانگشت مگیر ٭ مجمر آسا اش
فروگستر دامان برسر ٭ مؤلف عرض کند کہ (الف)
بہ معنی اول مرادف انگشت افشردنست کہ
گذشت و (ب) مرادف (د) (میرخسرو سـ) خامہ
اندر دہن انگشت نگیرو زدہانت ٭ از دہانش ار انگشت
انگشت دہان باز بماند ٭ و (ج و د) بر انگشت
برلب و دردہن گرفتن گذشت (اردو) (الف) (۱)
دیکھو انگشت افشردن۔ (۲) گننا۔ حساب کرنا
(ب) و (ج) و (د) دیکھو انگشت برلب و
دہن گرفتن۔

انگشت گزیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
برہان بفتح کاف فارسی کنایہ از (۱) تاسف (۲)
(۳) پشیمانی و (۳) حیرت باشد وبقول بحر تاسف
و پشیمانی خوردن و ندامت وحیرت بردن
بہار۔ گوید کہ در ندامت باشد و شیخ العارفین
در حالت خجالت بستہ و این محل تامل مؤلف
عرض کند کہ ما معاصرین عجم را دیدہ ایم کہ بحالت
خجالت ہم انگشت بدہان می باشند۔ پس محل
تامل نیست و در ندامت و خجالت و پشیمانی باعتبار
نتیجہ فرقی نباشد (سنجر کاشی سـ) تشنہ چشمان
ہمہ از لعل تو سیراب شدند ٭ من ہمان میگزم
انگشت کہ قسمت این است ٭ (خان آرزو
سـ) بزیر تیغ تو از شرم ناشکیبائی ٭ چو شمع
میگزم انگشت زینہار خجل ٭ (عرفی سـ) آید
انگشت گزان روز جزا در محشر ٭ آنکہ امروز بجہان
آید و عاقل برود ٭ (میرخسرو سـ) ناخن ہمین
زخم کہ زیادت کنند جنگ ٭ انگشت اگرچہ
می گزیدیم ازان عجاب ٭ (اردو) (۱) تاسف

کرنا۔ (۲) پشیمان ہونا۔ نادم ہونا۔ خجل ہونا۔ (۳) حیرت زدہ ہونا۔ انگشت بدندان ہونا دیکھو انگشت بدندان گرفتن۔

انگشت گندہ | اصطلاح۔ مرکب توصیفی بقول برہان و بحر بفتح کاف فارسی و سکون نون و فتح دال ابجد صمغ درخت انگدان است کہ بعربی حلتیت و صمغ المحروث خوانند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم ہر دو کاف فارسی است۔ صاحب محیط ہم ذکر این کردہ و با صراحت کامل این بر انگشتک کردہ ایم و تحقیق ما این است کہ کاف فارسی اول مکسور باشد و دوم مفتوح کہ فارسیان حلتیت را باز غال بدبو کنایہ کردہ اند (اردو) دیکھو انگشتک۔

انگشت لیسیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ کہ بہ معنی حقیقی است۔ یعنی چیزی کہ بر انگشت گرفتہ باشند آنرا لیسیدن (غزالی مشہدی ے) غزالی شہد نظم گر خورد عقل ✽ نماید تا ابد انگشت لیسی ✽ مخفی مباد کہ ازین شعر ظاہر میشود

انگشت لیسی نمودن | مصدر (اردو) انگلی چاٹنا۔ چوسنا۔

انگشت ماندن در دہان | مصدر اصطلاحی این ہمان است کہ بر انگشت در دہن ماندن گذشت (اردو) دیکھو انگشت در دہن ماندن

انگشت مکیدن | استعمال۔ بہ معنی حقیقی است از قبیل انگشت لیسیدن کہ گذشت (صائب ے) روزی طمع ز کلک تہی مغز داشتن ✽ انگشت خود بوقت ضرورت مکیدن است ✽ (اردو) انگلی چوسنا۔

انگشت مہین | اصطلاح۔ مرکب توصیفی بقول بحر و ضمیمہ برہان و ہفت انگشت میانہ کہ بعربی وسطی گویند مؤلف گوید کہ موافق قیاس است و این کنایہ باشد (اردو) بیچکی انگلی موث

انگشت ندامت | اصطلاح۔ بقول بہار معروف۔ صاحب آنند این را مرادف انگشت

پشیمانی گوید که گذشت مؤلف گوید که مرکب صاف
و موافق قیاس است و بزبان معاصرین عجم
مستعمل (اردو) دیکھو انگشت پشیمانی ۔

انگشت نر | اصطلاح ۔ بقول اننہ بحوالۂ
فرہنگ فرنگ مرادف انگشتہ کہ می آید یعنی ابہام
مؤلف عرض کند کہ بزبان اردو ہم استعمال یابد
انگشتان از سبابہ تا خنصر مونث است و ابہام
را مذکر استعمال کنند و ازینکہ بہ نسبت دیگر انگشتان
ابہام کلفت است و حکومت می کند بر سر چہار
انگشتان و واصل شود با آنہا ۔ فارسیان این را
انگشت نر و نر انگشت نام نہادہ اند و نر بمعنی
درشت ہم آمدہ است و آلت رجولیت را
نیز نر گفتہ اند و این کنایہ باشد (اردو) انگوٹھا مذکر

انگشت نما | اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع
کنایہ از شہرت کردن و نمودن چیزی را بانگشت
و فرماید کہ استعمال این در بدنامی بیشتر است
بہار گوید کہ آنچہ بانگشت بنمایند و این ترجمہ بشار الیہ
بالبنان است و ازینجا معنی متعارف و مشہور
استعمال یافتہ و فرماید کہ بمعنی رسوا نیز مستعمل
پس اطلاق این بہ نیکنامی و بدنامی کہ عبارت
از رسوائی است ہر دو صحیح باشد مثل شہرت
بہ ہر دو معنی ۔ صاحب سروری فرماید کہ کنایہ
از چیزی مشہور کہ بیکدیگر نمایند و گوید کہ اشارہ
کردن بانگشت را نیز گویند ۔ صاحب بحر فرماید
کہ کامل الشہرت و رسوا و استعمال این بہ بدنامی
بیشتر ۔ و خان آرزو در سراج گوید کہ کنایہ
از مشہور و از استعمال مطلق معنی بدنامی حاصل
می شود و اگر گویند کہ فلان در خوش خرامی انگشت
نماست معنی نیکنامی دارد مؤلف عرض کند
کہ ہر دو محققین ہند نژاد کہ ذکر قول شان در
آخر ہمہ کردہ ایم درست گویند و طرز بیان
محققین اول الذکر متعلق بہ انگشت نمائی باشد
کہ خامہ فرسائی کردہ اند و حقیقت ہمین قدر ہست
کہ اسم مفعول ترکیبی است یعنی کسی کہ او را بانگشت

نماید مطلقاً یعنی نموده شده به انگشت بمعنی رسوا
یا نیک نام انجه خان آرزو فرقی در استعمال مطلق و مقید
بیان کرده است در ملحقات این باقی نمی ماند
(حافظ شیرازی سه) ای که انگشت نمائی
بکرم در همه شهر ٭ وه که در کار غریبان عجبت
اهمالی است ٭ (اردو) انگشت نما - بقول امیر
وہ شخص جس پر انگلیاں اٹھیں - بدنام رسوا
اور مطعون خلائق مؤلف عرض کرتا ہی کہ بدنامی
اور نیکنامی دونوں کے لئے مشارالیہ مستعمل
ہے یعنی وہ شخص جسکی نسبت اشارہ کیا گیا ہو
اور نیکنام نیکی سے مخصوص جیسا کہ انگشت نما
بدنامی سے مخصوص ہے -

انگشت نما شدن | مصدر اصطلاحی -

بقول جهانگیری کنایه از شهرت مؤلف
عرض کند که مشهور شدن به نیکی یا بدی و معنی
حقیقی این نموده شدن به انگشت که فلان شخص
نیک است یا بد (از ناصری وجهانگیری سه)

آنروز که مه شدی نمیدانستی ٭ انگشت نمای
عالمی خواهی شد (کمال اسمعیل سه) بر عارض
لاله رنگ آن سرو روان ٭ آن نیست نشان
آبله گشته عیان ٭ در شهر بخوبی شده انگشت نما
زان سیب اشاره بر رخش مانده نشان ٭ (صائب
سه) در همه روی زمین می شود انگشت نما ٭
هر که چون مه بتمامی شود از خود شکستان ٭ (اردو)
مشارالیہ ہونا - نیکی یا بدی کے ساتھ اشارہ کیا
جانا - انگشت نما ہونا - بقول امیر رسوا اور مطعون
ہونا (بحر سه) آبرو جاتی اگر بی اثر آنسو بہتی ٭
شکر انگشت نما پنجۂ مژگان نہوا ٭ (وزیر سه
ہاتھ وزیر اسکو لگا یا نہیں ٭ مفت میں
انگشت نما ہو گیا ٭

(۱۶۱۴) **انگشت نما گردیدن** | مصدر اصطلاحی -

مرادف انگشت نما شدن است (صائب
سه) بی ریاضت نتوان شهره آفاق شدن
مه چو لاغر شود انگشت نمای گردد ٭ (اردو)

دیکھو انگشت نما شدن۔

(۱۱۴۴) **انگشت نما گشتن** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف انگشت نما شدن (سالک یزدی سه) نگذرا ز نام که تا گل نکند رسوائی ۞ خاتم انگشت نما گشت که نا م دار د ۞ (اردو) دیکھو انگشت نما شدن۔ و انگشت نما گردیدن۔

(۱۱۴۵) **انگشت نمای** | اصطلاح۔ اگرچه ظاهر است به یاے تحتانی به انگشت نما۔ مرادف آنست ولیکن فارسیان به معنی انگشت نمائی هم استعمال این کرده اند۔ یعنی حاصل بالمصدر نموده شدن با نگشت و انگشت نما شدن و این معنی موافق قیاس نباشد تا آنکه ایرانیان به تخفیف تحتانی دوم مخفف انگشت نمائی تسلیم نکنیم (خلاق المعانی سه) ز انگشت نمای عاشقان در کویت ۞ ترسم که نشان بماند اندر رویت ۞ همین یک شعر است که بعض محققین را بغلط انداخت یعنی آنچه صاحبان برهان و سروری از انگشت نما معنی مصدری پیدا کرده اند بوثیقه همین شعر باشد که از غور کار نگرفته اند (اردو) انگشت نمائی۔ کہہ سکتے ہیں جیسے ”انگشت نمائی میں یہ اون سے کم نہیں ہیں“ یعنی رسوائی میں یہ دکن کا استعمال ہے۔ انگشت نما ہونا بمعنی حاصل بالمصدر یعنی اسکا حاصل بالمصدر یہی مصدر ہی کے وزن پر آیا ہے۔ اور عام معنوں میں اسکا ترجمہ شہرت ہے۔

انگشت نمائی | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) شهرت گردیدن (۲) نمودن چیزی را با نگشت فرماید که استعمال این در بدنامی بیشتر۔ مؤلف عرض کند که معنی دوم را طالب سند استعمال باشیم و نسبت معنی اول عرض کنیم که حاصل بالمصدر نموده شدن با نگشت است بمعنی شهرت و رسوائی هر دو۔ ما اشارهٔ این بر انگشت نمای کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو انگشت نما سے (۲) انگلیوں سے بتانا۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔

انگشت نمک | اصطلاح۔ بقول بهار و آنند به معنی انگشت آلوده به نمک۔ صاحب بحر ذکر این

بذیل انگشت شہد کردہ (ملا نظیری ؎) رہ نداد انف۔ رم بہ سرکوی تو فلک ؛ کز نمک دان تو بزد لب زم انگشت نمک ؛ (میرزا طاہر وحید ؎) گفت عشق از نمک بر من لیبی دشوار می باشد ؛ یک انگشت نمک باشد بچشم بحر پر شوری ؛ مؤلف گوید کہ از ہر دو سند بالا ظاہر است کہ کنایہ باشد از مقدار قلیل نمک کہ از یک انگشت برداشتن تواند۔ از قبیل انگشت شہد کہ ہمین قسم صراحت ہم کردہ ایم (اردو) انگلی بھر نمک۔ یعنی اسقدر نمک جو انگشت شہادت کے ذریعہ اٹھائین ۔ یعنی نمک کی بہت تھوڑی مقدار۔

انگشتنہ | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح تای مثناہ و نون بمعنی انگشتوانہ می آید حیف است کہ سندی پیش نشد و مقصود پیش جز این نباشد کہ این خودی است کہ خیاطان بر سر انگشت می پوشند تا انگشت از پشت سوزن زیان نہ بردارد۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این انگشتانہ بود ہم کہ انگشت وہای لیاقت ہیچو شاہانہ و معنی حقیقی پس الف دوم حذف شدہ انگشتنہ شد (اردو) انگشتانہ۔ بقول امیر (فارسی) مذکر۔ شام سکے کی قسم لوہے یا پیتل کا خول جسے کپڑا سینے کے وقت چھنگلیا کے پاس کی انگلی مین پہن لیتے ہین تاکہ سوئی نہ چبھے۔

انگشت نہادن | مصدر اصطلاحی بقول برہان و جامع (۱) انگشت دشنام است و (۲) کنایہ از اعتراض کردن و عیب گرفتن صاحب بحر براعتراض کردن و عیب گرفتن قانع و صاحب رشیدی بر اعتراض کردن اکتفا کردہ و بقول جہانگیری (۳) نابود انگاشتن ہم۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی سوم کردہ (انوری ؎) زہی تربیت دین نہادہ صد انگشت تا گزید بیضا ست دست موسیٰ را ؛ مؤلف عرض کند کہ این مصدر عام است کہ معانی خاص

آینده به تبدیل صله و مفعول در ملحقات می آید
ولیکن بامعنی اوّل بیان کردہ صاحب برہان
وجامع اصلا اتفاق ندارم حیف است که اثر
سند استعمال پیش نکرد (اردو) (۱) دیکھو انگشت
و شنام . (۲) انگلی رکھنا - دیکھو انگشت . دنہادن
(۳) نابود کرنا -

انگشت نہادن از سر تا پا | استعمال فتحانی (۱۵۱)

کردن ہر حصه جسم را از سر تا پا (ظہوری ص)
از سر تا پای ہر جای نہم انگشت می نالم ز تاب
درد باید پیکر کس ارغنون باشد ٭ (اردو) سر سے
پاؤن تک انگلی سے دابکر دیکھنا یا انگلی رکھنا -
جیسے " سر سے پاؤن تک جہان میں انگلی رکھتا
ہون درد ہوتا ہے "

انگشت نہادن بچشم | مصدر اصطلاحی

مرادف انگشت بر دیدہ نہادن بہر دو معنی (ظہوری
ص) ظہور وعدہ بچشم وفا نہاد انگشت ٭ اگرچه
مہر ادب بر لب تقاضا بود ٭ (اردو) دیکھو انگشت
بر دیدہ نہادن -

انگشت نہادن بدہان | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کردہ که کنایه با شد از
متعجب و متحیر ماندن مؤلف گوید که عادت
است چون سوال یا گفتگوی کسی ناگوار یا خلاف
طبیعت شود مخاطب انگشت خود بر لب نہد مقصود
این باشد که چنین مگو و خاموش باش و مخاطب
انگشت بدندان ہم می شود برای اظہار تعجب
خود که چرا این طور گفتگو و سوال کردی که شایان
ما نبود (حسن ص) بوسه خواستم انگشت نہادی
بدہان ٭ بر من این کار بسی کار چنین تنگ مگیر ٭
(اردو) انگشت بدندان ہونا - (دیکھو انگشت
بدندان گرفتن) دکن میں کہتے ہیں (اپنے منہ پر
انگلی رکھنا) یعنی مخاطب کو خاموش رہنے کا اشارہ
کرنا - یہ اس حالت میں کرتے ہیں جبکہ قائل کا
سوال یا اسکی گفتگو ناگوار خاطر ہو -

انگشت نہادن بر جبین | مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده - به بینید انگشت
بر جبین نهادن که گذشت -

انگشت نهادن بر چشم | مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی ذکر این کرده - به بینید انگشت
بر چشم نهادن که گذشت -

انگشت نهادن بر چیزی | مصدر اصطلاحی
صاحب آنند ذکر این کرده - به بینید انگشت بر
چیزی نهادن که گذشت -

انگشت نهادن بر لب | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده به بینید انگشت
بر لب نهادن که گذشت -

انگشت نهادن بگوش | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده - به بینید انگشت
بگوش نهادن که گذشت -

انگشت نیشکر | اصطلاح - بقول بحر و وارسته
باضافت بیانی نیشکر باشد صائب ؎ گوید
است کسی جمع شور و شیرین را ؛ منم که برنگ
انگشت نیشکر زده ام ؛ (اردو) نیشکر - بقول
آصفیۃ فارسی - اسم مذکر - گنّا پونڈا - اوکھ -

(الف) انگشت نیل | اصطلاح (الف)
(ب) انگشت نیل کشیدن | بقول بحر بمعنی
نشان فقر و صاحب سروری بحواله فرهنگ گوید
که کنایه از ترک دادن و (ب) بقول برهان
و جامع و بحر (۱) کنایه از رسوائی و (۲) نشان
فقر و (۳) ترک دادن کاری - صاحب ناصری
و جهانگیری بمعنی سوم قانع - خان آرزو و سراج
بذکر معنی سوم نسبت معنی دوم فرماید که سند میخواهم
و بقول بهار رسوا گشتن و پریشان شدن از فقر
و فاقه (محتشم کاشی ؎) آب رود نیل را از
دست ناید دفع آن ؛ عشق یوسف بر زلیخا چون
کشد انگشت نیل ؛ و صاحبان بحر و بهار - - -

(ج) انگشت نیل کشیدن بر خانمان | را
ذکر کرده گویند که کنایه باشد از خانمان بر باد دادن
چنانکه شیخ شیراز گفته (؎) یا مرو با یار ازرق

پیرهن ۵ یا بکش برخانمان انگشت نیل ۶ مولف
عرض کند که محققین با نام ونشان غور بحقیقت
نکرده اند و با هم اختلافی در معنی پیدا کرده (الف)
اصل است و (ب) و (ج) هر دو یکی است که
استعمال (الف) با مصدر کشیدن بصلهٔ بر آمده
دیگر هیچ و معنی حقیقی (الف) انگشت آلوده به
نیل است که انگشتان فقرا اکثر به نیل آلوده باشد
زیرا که لباس نیلگون می پوشند که قلت در لباس
دارند و نمی خواهند که نشان چرک زود نمایان
شود و نوبت به شست وشو بیاید که پارچه
به شستن زود کهنه و پاره پاره می شود پس
آنانکه لباس خود را بعوض صاف و پاک کردن
وشستن در خم نیل کنند رنگ نیل بر انگشتان و
ناخنش قائم شود ازینجاست که انگشت نیل
کنایه شد از نشان فقر و انگشت نیل کشیدن بر
چیزی که خانمان هم داخل این تعمیم است
بمعنی نشان فقر قائم کردن بران چیز است
یعنی ترک دادن آنرا و تحمل آن نداشتن بوجه فقر
و ازهمین مصدر عام است (انگشت نیل کشیدن
برخانمان) بمعنی ترک کردن خانمان و خانمان
بر باد دادن و همچنین (انگشت نیل کشیدن بر
زلیخا) بمعنی در فقر و فاقه مبتلا کردنش و مجازاً
رسوا کردنش - پس انچه صاحب سروری بر
(الف) معنی ترک دادن نوشته وانچه صاحبان
برهان وجامع و بحر (ب) را بمعنی رسوائی
ونشان فقر و ترک دادن کاری آورده وانچه
بهار (ب) را بمعنی رسوا گشتن و پریشان شدن
از فقر و فاقه نوشته قابل نظر است (اردو)
(الف) نشان فقر - فقیری کی علامت (ب)
و (ج) کسی چیز کو ترک کرنا - چهوڑ دینا یا کسی کو
فقر اور رسوائی مین مبتلا کرنا -

انگشتو | بقول برهان و جامع وجهانگیری
و رشیدی بضم فوقانی وسکون واو و چنگالی که بیده ام
را گویند وآن نانی باشد گرم که با روغن وشیر

و... هم باشد - صاحب سروری صراحت کرده که
بکاف فارسی است - صاحب ناصری فرماید
که وجه تسمیه این است که نان گرم را با روغن
وشیرینی با انگشت وچنگال بهم مالند وآن در تغار
معروفست. خان آرزو در سراج فرماید که بضم
کاف بمعنی منسوب به انگشت باشد وبکسر کاف
منسوب به زغال که بر زغال پزند (اردو) مالیده
ملیده (فارسی) انگشتو. دیکهو آزده کے دوسرے معنی

انگشتوا | بقول برهان وبحر و سروری وجامع
وجهانگیری بکسر ثالث و... وبالف کشیده نانی باشد
آنرا بر روی آتش زغال وغیره پزند. وخان
آرزو در سراج ونیز صاحب رشیدی گوید که بعضی
گویند که بعد از پختن نشان انگشت بران مانده
باشد وآنرا پنجه کش هم نام است ومرکب است
از انگشت و وا که لغتی است در با و معنی ترکیبی
آن با انگشت - وبذیل انگشتو ذکر این هم بیان
آورده گوید که بمذهب رشیدی الف در آخر
برای تعظیم است یا عوض تنوین تمکن که در عرب
بود وموجب قول سامانی (الخ) مؤلف گوید که
نسبت وآ مقصودش جز این نباشد که مبدل با
باشد که موحده به واو بدل شود همچون آب و
آو. اندرین صورت بضم ثالث بود - صاحب
ناصری بذکر وجه تسمیه بالا فرماید که انگشتو مخفف
این است ونیز گوید که اگر بکسر کاف گیریم نانی
باشد که بر زغال پزند بخیال مؤلف وجه تسمیه
بیان کرده هر پنج محققین اول الذکر که ذکرش محققین
مابعد هم کرده اند غیر موجه زیرا که وا که مبدل با است
برای معیت است ونانی را که بر آتش زغال
پزند (با انگشت) نام نهادن بعید است به خلاف
آن وجه تسمیه ثانی خیلی موجه باشد که نان پزان
بر بعض اقسام نان که دراز وبادامی باشد نشان
پنجه کشند. اندرین صورت معنی معیت درست
می شود واز ینکه همین قسم نان را پنجه کش هم
نامند قیاس تائید وجه تسمیه ثانی کند (اردو)

وہ نان جو بادامی یعنی د . از ہوتی ہے جس پر
نان پزان پانچون انگلیون سے نشان قائم کرتے
ہین (مونث) صاحب آصفیہ نے پنجہ کش پر
اس کا ذکر فرمایا ہے -

انگشتوانہ | بقول بحر بکسر ثالث (۱) زغالدان
و (۲) بضم ثالث افزاریکہ خیاطان در انگشت
کنند و بحوالۂ بہار گوید کہ (۳) مطلق زہگیر - صاحب
سروری بمعنی دوم قانع و از خلاق المعانی
سند استعمال آوردہ (؎) قادہ خود چو انگشتوانۂ
خیاط پر شکستہ تا نک و بروی زنیزہ ماندہ نشان
صاحب رشیدی بذکر معنی دوم فرماید کہ زہگیر
چرمین باشد کہ خیاط در انگشت کند تا از سوزن
انگشت ریش نہ شود - خان آرزو در سراج
فرماید کہ زہگیر خیاطان اعم از ینکہ از آہن بود یا
مس یا چرم فرماید کہ تخصیص رشیدی با چرم
خطاست مؤلف عرض کند کہ آنچہ بہار بہ معنی
زہگیر نوشتہ خطا کردہ کہ زہ گیر بقولش شست
تیر اندازان است کہ زہ کمان بوسیلۂ آن کشند
پس معنی سوم غلط صریح است و سند استعمالش
ہم پیش نشد و مقصودش از زہ گیر خیاطان
باشد کہ بمعنی دوم مذکور شد - صاحبان سراج
و بہار عجم ہر دو ہم از شعر بالا سند گرفتہ اند و آنرا
منسوب بہ کمال اسمعیل کردہ اند واللہ اعلم -
بخیال ما اصل این انگشتبان بود بمعنی محافظ
و نگہبان انگشت کہ بان بحالت ترکیب بمعنی
محافظ می آید - ہمچون نگہبان و گلہ بان
فارسیان بای موحدہ را بواو بدل کردند چنانکہ
آب و آو - و ہای نسائد در آخرش آوردہ انگشتوانہ
کردند و حالا بزبان معاصرین عجم انگشتانہ مستعمل
است کہ اشارہ آن بر انگشتنہ کردہ ایم و ہمین
باشد وجہ تسمیہ معنی اول بکسر کاف عجمی (اردو)
(۱) کوئیلا دان مذکر - دیکھو انگشتوا کے دوسرے
معنی (۲) انگشتانہ - مذکر - دیکھو انگشتنہ -

انگشتہ | ما ذکر این بہ دو معنی بذیل انگشتبہ

کردہ ایم وصراحت ماخذ ہم ہمدرانجا گذشت
وسند این ہم ہمانجا مذکور ۔ صاحبان برہان
وناصری و سروری وجامع ورشیدی وسراج
ذکر این کردہ اند (ا ، د و) (۱) دیکھو انگشتہ
(۲) اُس آلہ کو فارسیون نے انگشتہ کہا ہی

جو پنجہ کی شکل مین بنا یا جاتا ہے اور جس سے
غلۂ تیار شدہ کو بلندی پر سے نیچے گراتے مین
تاکہ ہوا سے اس کا کچرا صاف ہوجائے اور کہین
مین یہ کام صرف سوپ سے لیا جاتا ہی کوئی خاص
آلہ اس کام کے لئے مقرر نہین ہے ۔

انگل | بقول برہان وجامع ورشیدی بفتح ثالث بروزن خنگل (۱) کسی را گویند کہ صحبت او مکروہ طبیعت باشد و (۲) حلقۂ را نیز گویند کہ گوی گریبان را دران اندازند و (۳) بمعنی تکمۂ گریبان ہم آمدہ ۔ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل فرماید کہ کسی کہ صحبت او مکروہ طبیعت باشد واو در اختلاط ومصاحبت ابرام واصرار کند وبمعنی سوم انگولہ وانکولہ وانگیل و انگیلہ نیز آمدہ وذکر معنی دوم وسوم ہم کردہ ۔ صاحب سروری بر معنی اول ودوم قانع (ملا محیی ۵) دل بغم گفتا کہ انگل واشود ؛ غم دلم را وستداری می کند ؛ (خلاق المعانی ۵۲) در انگل ہای زلف شکینت ؛ انگندہ زمانہ گوی دلہا ؛ (کمال اسمعیل ۵۲) ای کرمی کہ کند چرخ زخور رشد وہلال ؛ جامہ قدر ترا ہر سرہ گوی انگل ؛ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی بالا فرماید کہ سند ملا محیی کہ برای معنی اوّل پیش شد حلقہ گوی گریبان را درست می شود ۔ ہر چند آن نیز چنانکہ باید نیست ۔ مؤلف عرض کند کہ انگل بفتح اوّل وسوم لغت ترکی است بمعنی خصم ورقیب ۔ پس عجبی نیست کہ فارسیان این را بمعنی اوّل استعمال کردہ باشند ومعنی دوم وسوم بر سبیل مجاز باشد کہ گوی وتکمہ ہر دو رقیب یکدیگر اند

و انگه که به های نسبت در آخر به همین معنی می آید اصل این و مفرّس باشد و آنگل مخفّف آن و حقیقت مراد فاتش بجایش بیان کنیم (اردو) (۱) وہ شخص جس کی صحبت ناگوار ہو۔ مذکر (۲) کلمہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر لغوی معنی گھنڈی مگر اردو میں حلقہ گریبان وغیرہ کو کہتے ہیں (۳) گھنڈی۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث۔

انگلگون | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث و سکون لام و فتح کاف تازی لغت فارسی است بمعنی اخلاق پسندیده۔ صاحب ضمیمهٔ برهان هم ذکر این بهر دو کاف فارسی کرده صراحت مزید در معنی کند یعنی صفتهای خوب دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نه کرد و سند استعمال هم پیش نشد و موافق قیاس هم نیست و بخیال ما جز این نباشد که فارسیان بر لفظ گلگون که به معنی سرخ رنگ است کلمهٔ آن آورده اشاره کرده باشند بسوی موصوف و عوام این را اسم جامد خیال کردند و غلطی اعراب بیان کردهٔ صاحب انند بنا و تقفیت ماخذ باشد که در حقیقت بضم اوّل و کاف و پنجم باید بود و معنی این آنکس که بصفات حسنه موصوف باشد (اردو) وہ شخص جو صفات حسنہ سے موصوف ہو۔

انگلندو | بقول برهان بفتح اوّل و ثالث و لام و سکون ثانی و نون و دال ابجد مضموم به واو کشیده چوبی باشد مدوّر و مجوّف و دسته دار که سنگ ریزها در جوف آن ریخته باشند و چون بجنبانند صدا کند و طفلان را بدان مشغول سازند۔ خان آرزو در سراج ذکر این فرماید که بدین معنی انگلندو به خا گذشته و قوسی انگلندو به سین گفته۔ پس انگلندو به نون تصحیف است مؤلف عرض کند که انگلندو به هر دو کاف سوم و چهارم و (۲) انگلند و بحذف کاف چهارم بجای خود گذشته است و ما صراحت ماخذ این همه را انجا کرده ایم و (۳) انگلندو به لام سوم و (۴) انگلنده

به های هوز در آخر عوض واو هم به همین معنی گذشت و بر هر یکی خیال خود ظاهر کرده ایم بخیال
ما (۱) اصل است و کَنده و جزو اعظم آن و جائیکه کاف عربی مقدم و لام موخر آمده قلب بعض
است همچون اسطخر و اسطرخ و افراز و افرار و جائیکه کاف عربی را بفارسی بدل کرده اند تبدیل
موافق قیاس است چنانکه کَنده و گَنده و تبدیل خا به نون اوّل خلاف قیاس است یا تصحیف
چنانکه خان آرزو خیال کرده - صاحب هفت این را بکاف نوشته و صاحب برهان بسلسلهٔ
ردیف لغت بعد انگشت آورده که مقصودش باکاف عجمی باشد و صاحب سراج هم که
پابند سلسلهٔ ردیف است ذکر این بعد لفظ انگل کرده و صاحب انند کاف فارسی را بصراحت
نوشته و سلسلهٔ ردیفش هم متقاضی کاف فارسی است و معاصرین عجم که از اهل شیراز اند
این را جنجلک گویند (اردو) جهجها - دیکهو انگلند -

انگله | بقول جهانگیری مرادف انگل به معنی اوّل و دوم که گذشت و ما اشارهٔ این
در بیان ماخذش کرده ایم که همین اصل است و انگل مخفف این (شرف شفروه - از جهانگیری
سله) ای هجر گران انگله وقت سفر تست ۞ وی صبر هزیمت زده وقت ظفر آمد ۞ (سپهری - از جهانگیری
سله) افلاک چیست خاستهٔ گرد سپاه اوست ۞ خورشید گوی انگلهٔ بر کلاه اوست ۞ (اثیر
اومانی سله) وستیکه در شود بگریبان دولتی ۞ کورا هلال زه بود و مهر انگله ۞ (ظهیر فاریابی
از جهانگیری سله) چون قدح گیری در ایوان آسمان خواند ترا ۞ مشتری بربسته زلف و
برگشاده انگله ۞ (مسعود سعد سلمان - از جهانگیری سله) من دریده جیب و اندر گردن
آن سیمتن ۞ دستها افگنده در هم همچو گوی و انگله ۞ صاحب جامع و سروری و سراج به معنی دوم

و سوش آوردہ (اردو) دیکھو انگل ۔

انگلیز | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و ثالث و لام و سکون تحتانی و زای منقوطہ لغت فارسی است کہ (۱) فرنگستان و (۲) فرنگی را نیز گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بمعنی اوّل مبدّل انگلینڈ باشد کہ لغت انگلیسی است بدل ہندی بمعنی انگلستان ۔ نون حذف شد و دال ہندی بدل شد بہ دال مہملہ و پس ازان بدل شد بہ زای ہوز ہمچون مسرخ مرد و سرخ مرز ۔ و بمعنی دوم مبدّل انگریز باشد کہ بہ ہمین معنی گذشت ۔ رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچون چنار و چنال پس بہر دو معنی مفرّس باشد و معاصرین عجم فرنگستان را در روزمرّہ خود انگلستان ہم گویند (اردو) (۱) انگلینڈ ۔ بقول امیر انگریزی انگلستان ۔ مذکر (۲) دیکھو انگریز ۔

انگلینہ | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است نوعی از رستنی ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و صاحب محیط ہم ازین ساکت و سند استعمال ہم پیش نشد و اجمال بیان صاحب انند ظاہر نکرد کہ اسم این در السنۂ غیر چیست و صراحت نکرد کہ چہ قسم رستنی است بالجملہ ترک این بر ہیچ و ابہام بیان تفوق داشت ما از تحقیق مزید قاصریم (اردو) انگلینہ ۔ بقول انند ایک پودے کا نام ہے ۔

انگلیون | بقول برہان و ہفت و مؤید بایای حطی بہ وزن عنبرگون (۱) نام کتاب نصاری است کہ انجیل عیسیٰ باشد و (۲) نام کتاب مانی نقاش و (۳) دیبای نیز بودہ است ہفت رنگ کہ ہر ہفت رنگ دران ظاہر شدہ و گویند این لغت ہر جا کہ با عیسیٰ و صلیب و چلیپا

مذکور می شود مراد از انجیل است و هر جا که با نقش و نگار و گل و لاله گفته شود غرض ازان کتاب مانی
نقاش باشد و (۴) بوقلمون را نیز گفته اند و آن نوعی از چلپاسه است - صاحب ناصری صراحت
کند که این لغت یونانی است و ایشان برای هر چیز بسیار خوب و عجیب استعمال این کنند و از معنی
چهارم ساکت (حکیم سنائی سله) تا دم عیسی چلیپا گر شد اکنون بلبلان ؛ بهر انگلیون سرایند زین
بسریانی شدند (مولوی معنوی سله) او بیان می کرد با ایشان براز ؛ سر انگلیون و زنار و نماز
میر معزی سله) بطغرا برکند صورت بسان نقش چینستان ؛ بدفتر برکشد جدول بسان صحف
انگلیون ؛ (رشید الدین وطواط سله) ز نقشهای بدیع و ز شکلهای عجیب ؛ صحیفهای فلک
شد چو صحف انگلیون ؛ (ذوالفقار شروانی سله) خسروا من که بمدح تو بکار سخنم ؛ ز رشک
رنگ شد و کارگه انگلیون ؛ (شمس فخری سله) کشد بساط چمن از برای مجلس شاه ؛ بهر بهاری
فراش باغ انگلیون ؛ و فرماید که در یونانی زبان انگلیون سازی را نام است و خطا هرا
ارغنون باشد - صاحب سروری گوید که کتاب ترسایان و انجیل عیسی پیغمبر و ذکر معنی دوم
و سوم هم کند و از معنی چهارم سکوت فرماید و صاحب جامع و رشیدی و جهانگیری هم بر سه
معنی اول قانع - خان آرزو در سراج فرماید که این لفظ فارسی نیست و عجب که صاحب
فرهنگان ازین غافل اند و بذکر هر سه معنی اول الذکر فرماید که بمجاز کتب مذهب ترسائی شهرت گرفته
و چون فرنگیان تصاویر مریم و عیسی علیهما السلام و مقتدایان در کتب خویش درج می کردند
و بدائع و صنائع بسیار بکار می بردند بعضی را گمان شد که بمعنی کارنامهٔ مانی است و آن
خطاست مؤلف گوید که متحقق است که لغت یونانی است و اکثر محققین ذکر این کرده اند

چون فارسیان این لغت را بزبان خود گرفتند و استعمال این مجاز بمعانی خاص کردند چہ خطا شد کہ اہل فرہنگہا این را در تالیفات خود جا دادند کہ مفرس است و تصدیق معنی دوم از کلام میرمعزی و رشید الدین وطواط بخوبی می شود پس نمیدانیم کہ خان آرزو چرا ازین معنی انکار می کند و تحقیق محققین را خطا گوید۔ آنچہ بعض محققین انگلیون را ارغنون دانستہ اند تسامح شان است فارسیان استعمال انگلیون بمعنی ساز نکردہ اند و حقیقت ماخذ ارغنون بجایش نوشتہ ایم تا آنکہ اتحاد حلیہ و نغمہ ہای ہردو ثابت نشود نمی توانیم عرض کرد کہ ہردو یکی است و بقاعدۂ تبدیل حروف ہم انگلیون۔ ارغنون نمی شود پس خلاف قیاس رفتن ضرورت ندارد و حقیقت ہمین قدر است کہ یونانیان این را بہ معنی ہر چیز بسیار خوب و عجیب و مجازاً بمعنی کتاب آسمانی استعمال کردند و فارسیان مجاز کردند کہ صحف مانی را ہم تفریباً بدین نام موسوم ساختند و ہم برین قیاس است معنی سوم و چہارم ہم دیگر ہیچ۔

(اردو) (۱) انجیل بقول امیر (مونث) وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسی علیہ السلام پر اتری تھی (۲) مانی نقاش کی کتاب۔ دیکھو ارتنگ کے تیسرے معنی۔ امیر نے بھی ارتنگ کا ذکر فرمایا ہے (۳) دیبا کی ایک خاص قسم جس مین سات رنگ ظاہر ہوتے ہین۔ ایک خاص قسم کا ریشمی کپڑا جو سات رنگ کے تار سے بنا جاتا ہے اور ساتون رنگ اس مین نظر آتے ہین۔ بوقلمون کی ایک قسم (۴) گرگٹ۔ مذکر۔ دیکھو آفتاب پرست۔

(۱) انگندن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ہردو بالفتح بمعنی آگندن یعنی پر کردن است

(۲) انگنیدن | صاحب شمس ہم ذکر (۱) کردہ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک مؤلف عرض کند کہ اگر استعمال

این در زمان پیشین بثبوت رسد توانیم قیاس کرد که این مزید علیه آگندن و آگنیدن باشد که در ممدوده گذشت فارسیان ممدوده را بمقصوره بدل کردند که متعلق بیک لب ولهجهٔ مقامی است و نون زائد بعد الف آوردند چنانکه گذارش و گذارشن و آگندن و آگنیدن که اصل نیست مرکب است از آ و گن که مخفف آگین بمعنی حشو آمده فارسیان علامت مصدر دن بر (۱) و یای زائد معروف هم بر (۲) زیاده کرده مصدری ساختند و بمعنی پر کردن استعمال کردند پس جز این نیست که (۱) و (۲) مزید علیه آگندن و آگنیدن است (اردو) دیکهو آگندن ـ

انگوان بقول برهان و هفت و رشیدی با واو بر وزن و معنی انگدان است که درخت حلتیت باشد. صاحب جامع بذیل انگدان ذکر این کرده خان آرزو در سراج فرماید که صحیح همان انگدان است که بدال باشد و میتواند که انگوان هم صحیح باشد چراکه وان کلمهٔ نسبت است ـ **مؤلف** عرض کند که وان در فارسی مبدل بان و بان بمعنی صاحب و نگاهدارنده که بای موحده به واو بدل شود همچون آب و آو چنانکه کشتی بان و کاروان و فیلبان و فیلوان پس جز این نیست که انگوان مبدل انگبان باشد که گذشت و معنی لفظی این صاحب حلتیت و نگاهدارندهٔ حلتیت و کنایه از درخت حلتیت باشد (اردو) دیکهو انگبان ـ

انگو یا بقول برهان و ناصری بر وزن محمود البغت ژند و پاژند کاسنی را گویند و آن گیاهی است معروف و بعربی هندبا خوانند. صاحب جهانگیری صراحت فرماید که بکاف فارسی است **مؤلف** گوید که اسم جامد فارسی قدیم است و ماتعریف کامل این بر انطونیا کرده ایم (اردو) دیکهو انطونیا ـ

انگوتین | بقول برہان و ناصری و ہفت بکسر فوقانی و سکون تحتانی و نون بلغت ژند و پاژند
گاو کوہی را گویند - صاحب جہانگیری صراحت فرماید که بکاف فارسی است مؤلف عرض
کند که اگرچه این لغت بشکل اسم جامد فارسی قدیم است ولیکن شک نیست که درین کلمه گو را
دخل است که به سنسکرت گاو ماده را گویند و تینا به لغت ژند و پاژند خاک را گویند و جا را
که تین به معنی دشت و بیابان باشد ولیکن فرہنگهای موجوده لفظ تین را نه نوشته اند و کلمه
آن جز این نیست که اسم اشاره آن است که در اکثر الفاظ فارسی ہمچون الف و لام در عربی
می آید پس معنی لفظی آن گاو دشتی است و کنایه از گاو کوہی والله اعلم (اردو) پہاڑی گائی

انگور | بفتح اول و سکون نون و ضم کاف فارسی - لغت فارسی است - بہار گوید که
بتازی عنب گویند - و صاحبی و فخری و حسینی و ملاحی و سرانگشت از انواع اوست - و
بحواله صاحب مرآت جہان نما فرماید که در خبر است که آدم و حوا اول چیزیکه در بہشت
تناول کردند انگور بود لاجرم در عیش و نشاط افتادند و آخر آنچه خوردند گندم است ناچار
در بلای غم و غصه بروی کار خود کشادند از ینجاست که گفته اند که انگور سبب شادی و راحت
است و گندم مایهٔ اندوه و محنت مؤلف عرض کند که بعربی عنب و بترکی اوزم و بهندی
داکهه و بیونانی اثبالس - اقسام این بسیار است و نام ہر یک قسم باعتبار خاص مشہور و بخصار
بہار بعضی اقسامش ہشت نمونه باشد از خرواری - تا در تالیف خود که کاشت انگور نام دارد
پنجاه و ہشت اقسامش را ذکر کرده ایم و ورای آن ہم یافته ایم بالجمله این میوه ایست معروف
و بقول صاحب محیط بری و جبلی و بستانی و ہر یک از ان تابستانی و زمستانی و مستدیر و مستطیل -

و بزرگ و کوچک - سپید و سیاه و سرخ و بتحقیق ما سبز نیز و بقولش بهترین آن تابستانی و مطلق
رسیدهٔ آن گرم و تر در آخر اول و بهترین میوه ها در غذائیت و تولید خون صالح و معتدل
امزجه غلیظه و مصفی خون و دافع مواد سوداوی و احتراقی و منافع بیشمار دارد - اگرچه اهل
تحقیق این را اسم جامد فارسی زبان گفته اند ولیکن به تحقیق ما معلوم می شود که مرکب است از آن
که لغت ژند و پاژند بمعنی ما در گذشت و گور بقول محققین بمعنی شراب و عیش و عشرت - پس فارسیان
بترکیب این هر دو لفظ انگور کنایتهً میوهٔ معروف را نام کردند که فی الحقیقت ما در شراب و عیش
و سرور است که شراب از همین میوه ساخته می شود و عیش و سرور از همین میوه پیدا می شود
(انوری ؎) هر که چون دانهٔ انگور با او شد دو دل ٭ ریخته خونش چو خون خوشهٔ انگور باد ٭
(اردو) انگور - مذکر - دیکھو ازم -

انگور آبی | استعمال - مرکب توصیفی قسمی است
از انگور که ذکرش بر (آبی) گذشت و به تحقیق ما که
در تالیف خود (کاشت انگور) نوشته ایم انگور سفید
است که شیره رقیق و شفاف همچو آب دارد و
پوست او بسیار باریک - هرگاه پوست جدا کنند
مغزش مثل آب می ریزد - حالا این قسم انگور
از نواح کابل می آید و اکثرش دراز باشد -
(اردو) دیکھو آبی کے پانچوین معنی -

(۹۱۶۱) **انگور جبلی** | استعمال - مرکب توصیفی - به معنی
عام ترجمهٔ انگور کوهی که در کوهها خود روست
و به تحقیق ما در تالیف (کاشت انگور) قسم
زمستانی که سرخ رنگ باشد و اضعان این اسم
اهل بغداد اند و در اکثر کوهها یافته می شود و پوست
این کلفت و در شیرینی ترشی دارد - تقویت
معده کند و بهتر این قسم سفید رنگ است که به نسبت
سرخ لطیف می باشد سوا نه این مدور و بیشتر گرد

وشیرۂ این بسیار گرم وقابض وشراب این زود نشہ کند وسرکۂ این بسیار ترش ومضر اعصاب ودماغ (اردو) پہاڑی انگور کی ایک قسم جس کو انگور جبلی کہتے ہیں۔ مذکر۔

انگور حسینی | استعمال۔ مرکب توصیفی۔ بہار ذکر این ذیل لفظ انگور کردہ واز تعریفش ساکت ما در تالیف خود (کاشت انگور) تحقیقش کردہ ایم کہ این قسمی است از اقسام انگور کابل کہ رنگ دانۂ این سبز باشد وبعض محققین ہند نوشتہ اند کہ دانہ این دراز وسپید رنگ ولطیف وشیرین وبعض معاصرین عجم گویند کہ این قسم حالا در اصفہان ہم یافتہ می شود وسپیدیش مائل بہ سبزی بخیال ما عجبی نیست کہ رنگش را در وجہ تسمیۂ این دخلی باشد کہ عجمیان سبز را رنگ سیادت گویند ومقصود ازین سید العنب باشد (محسن تاثیر ب) ہر کس ز حسینی آب خوردہ ٭ از ساغر گل گلاب خوردہ ٭ بہار این شعر را بر حسینی آوردہ گوید کہ مقصود شاعر از چشمہ ایست کہ در حوالی تفت یزد است بخیال ما ذوق شاعری تصفیہ این کند کہ از حسینی مقصود محسن تاثیر چہ باشد (اردو) حسینی ایک قسم کا سبز انگور کی۔ ۱۴۹۱

انگور در خم کردن | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ بمعنی ساکت مؤلف گوید کہ کنایہ از درست کردن وساختن شراب باشد (میرزا بیدل ب) اشک باشد عقدہ ہای خوشۂ دل را گلاب ٭ می بجام تست اگر انگور در خم کردہ ٭ (اردو) شراب بنانا۔

انگور دشتی | اصطلاح۔ مرکب توصیفی۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) دوائی است کہ آنرا سپستان وسگ پستان گویند۔ صاحب مؤید فرماید کہ ساکنان ہند این را لہسوڑہ وپہاڑی بہوار گویند وصاحب برہان ذیل سگ پستان ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ (۲) بمعنی حقیقی قسمی است از انگور کہ مقابل انگور بستانی است وآنرا انگور بری ہم گویند کہ خودرو باشد ذکر این در تالیف خود (کاشت انگور) کردہ ایم وآنچہ محققین فرس ذکر معنی اول کردہ اند کنایہ باشد

چنانکہ سپستان مشابہ انگور دشتی است صاحب محیط بر سپستان فرماید کہ اسم فارسی است و معرب آن سبستان و سپستان مخفف سگ پستان یا سگ پستان بجہت مشابہت بہ پستان سگ و ہموزہ معتدل در گرمی و سردی و تر در اول تسکین حدت صفرا و تشنگی و تحیین و تصفیہ آواز و تلیین حلق و سینہ کند و منافع بسیار دارد (الخ) محققین مفردات طب این را باسم انگور دشتی موسوم نکردہ اند

(اردو) سپستان - بقول آصفیہ (فارسی) اسم مذکر - لسوڑا - لسلسا - ایک دوا کا نام ہے

انگور زانگور ہمی گیرد رنگ | مثل - صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت اند مؤلف گوید کہ این مرادف "آلو چو بآلو نگرد رنگ برآرد" باشد کہ گذشت و ما تعریف این ہمہ را انجا کردہ ایم (انوری) ہ مرا از فسخ ایشان فسخ شد عزم ہ چو انگوری کہ گیرد رنگ از انگور ہ انوری درین شعر ہمین مثل را باختصار آوردہ (اردو) دیکھو مثل مابعد الذکر

انگور ہستانی | استعمال - ذکر این بذیل لفظ انگور گذشت و تحقیق ما درین ہست خود رو کاشت انگور نیست کہ این انگور ہست کہ در موسم سرما پختہ میشود سرخ و سپید با شد و قسم سرخش ہمان انگور حبلی کہ ذکرش گذشت (اردو) انگور کی ایک خاص قسم ہے جس سرخ رنگ کو انگور حبلی کہتے ہیں - مذکر -

انگور زیتونی | استعمال - نیتوں بجز نوعی از انگور سیاہ شبیہ بہ زیتون - صاحب برہان و ہفت فرماید کہ بعربی این را اصابع العذاری گویند و ذکر این در تالیف ما کاست انگور ہم موجود است (اردو) انگور زیتونی - ایک سیاہ انگور کا نام ہے - مذکر -

(۱) **انگور شغال** | اصطلاح - مرکب اضافی

(۲) **انگور شفا** | صاحب محیط ذکر (۲) کردہ بذیلش (۱) را نوشتہ فرماید کہ عنب الثعلب است

وبرعنب الثعلب گوید که اسم عربی است وبیونانی
طرلیبه ون ومسطرخین وبترکی قوتش اوزی و
بسریانی ربرق وربق ود... یا وبلاطینی سلاطم
وبه بربری مرابله وباصفهانی تاج ریزی ...
بفارسی روباه تربک وروباه توربک وانگور
روباه وشکر انگور روباه وسگ انگور وانگور
شغال وانگور شغال وبهندی مکو نامند- بستانی
وصحرائی وکوهی می باشد وهریک ازان زرد وماده
بالجمله بستانی آن سرد وخشک دردوم باحرارت
فاعله- ملطف ومسکن حرارت وتشنگی وباقوت
قابضه ورادعه ومحلل اورام حاره ومنافع بسیار
دارد (انتهی) مؤلف عرض کند که شکل این
همچون انگور کوچک ترمدور وبسیار پسند شغال است
وانگور شغا ازان گفته اند که ازبهترین داروهاست
که بیماررا استعمالش ازاورام شفابخشد (اردو)
مکو- بقول آصفیه- اسم مؤنث- ایک بوٹی-
اور اسکے پھل کا نام جو اکثر حالت ورم مین کام
دیتی ہے- عنب الثعلب- انگرہ-

انگور صاحبی | استعمال- مرکب توصیفی-
بہار ذکر این بذیل انگور کردہ وبہ تحقیق ما کہ در
تالیف (کاشت انگور) گذشت قسمی است از
انگور وبعض معاصرین عجم گویند انگور سفید است
کہ شیرہ کم دارد ودانہ اش دیرپاست وبحالت
سفراین را باخود دارند وخراب نشود وصاحب
کتاب الاثمار آوردہ کہ وطن این ایران وکابل
است (اردو) انگور صاحبی ایک خاص قسم
ہے سپید انگور کی جس کا شیرہ گرم ہوتا ہے اسکا
پھل عرصہ دراز تک نہین بگڑتا- زمانہ سفر مین
اکثر اس قسم سے کام لیتے ہین- مذکر-

انگور عسکری | اصطلاح- مرکب توصیفی (۱۴۱۰)
قسمی است از انگور کہ تحقیق این در تالیف
خود (کاشت انگور) کردہ ایم ووطن این عراق
است- دانہ وخوشہ این بسیار زبردست و
کلان می شود وبیارہ این بسیار کلفت ودراز

یعنی معجون اہل نوح قوی تر است - از یک دانہ اش
شیرۂ کثیر حاصل می شود و بہ تجربۂ ما فلاح را از برای
این قسم انگور ضرورت نگہداشت مزید می باشد۔
(اردو) انگور عسکری - انگور کی ایک خاص
قسم ہے جس کی بیل اور خوشے اور دانے بہت
زبردست ہوتے ہیں - مذکر۔

انگور فخری | اصطلاح - مرکب توصیفی
بہار ذکر این بذیل انگور کردہ و بقول صاحب
شمس نوعی از انگور مؤلف عرض کند کہ ما در
تالیف خود کاشت انگور را این را ترک کردیم
و ہیچ محقق نشد کہ وطن این ہند است یا عجم
و عرب و این نام از برای قسم خاص انگور بزبان
معاصرین عجم ہم نیست ولیکن از کلام قدما معلوم
می شود کہ (فخری) انگوری را نام بود کہ از بہترین
اقسام است - بہار بر لفظ فخری ہم اشارۂ این
کردہ (محسن تاثیر ۵) فخری اصل صدا فتنۂ شیخ
قند از سر فخر جان نثارش ٭ از این شعر معلوم می شود
کہ تحتانی آخرہ برای نسبت است یعنی منسوب بفخر
و فخر کنندہ از خوبی یا صفات خودش یا منسوب
باشد بکسی کہ جز نامش فخر بود کہ این قسم را یافت
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) فخری - مذکر
انگور کی ایک خاص قسم کا نام ہے جو مجموعی صفات
میں بہترین اقسام سے ہے - دکن میں ہم نے
اسکو دیکھا ہے اور استعمال بھی کیا ہے سپید
شربتی رنگ - شیرہ دار دانے ہوتے ہیں اور
بہت شیرین اور اسکی درآمد کرسمس کے زمانہ میں
انگلنڈ سے زیادہ ہوتی ہے -

انگورک | اصطلاح - بقول بحر و وارستہ (۱)
مردم چشم و (۲) بثوریکہ از مواد عفنہ در بدن پیدا
می شود (شمس تبریزی ۵) انگورک چشم ماست
خالت گوئی ٭ کز عین سواد مردم دیدہ فتاد
(اشرف ۵) پیش آنکس کہ بر و نشئہ ز لعل نمکی ٭
دختر رز بود انگور کی آتشکی ٭ صاحب سروری بہ
معنی اول فرماید کہ (۳) نوعی از عنکبوت لیز گوشہ

صاحب ناصری ذکر معنی اوّل و سوم کردہ - خان آرزو
در سراج و صاحب رشیدی بہ معنی اوّل و سوم قلع
بہار بذکر معنی اوّل و دوم فرماید کہ سند اوّل مال مولوی
معنویست نہ شمس تبریزی مؤلف عرض کند کہ
برای معنی اوّل کاف تصغیر بلفظ انگور زیادہ کردہ اند
مردم چشم کنایہ کردہ اند کہ مشابہ بہ انگور سیاہ مدوّر است
و معنی دوم بہ تحقیق ما مجرد آبلہ بدن کہ از عوارض جلدی
است نہ بثور و درین ہم کاف آخر برای تحقیر است
یا تصغیر و این ہم کنایہ باشد و بہ معنی سوم ہم کنایہ است
کہ جسم بعض عنکبوت کلان و تنیدہ اش دانہ انگوری
را ماند کہ درمیان بیاید۔ و انگور یعنی تاک باشد (ارد و)
(۱) مردمک - بقول صاحب آصفیہ (فارسی) اسم
مؤنث - آنکھ کی پتلی (۲) وہ آبلہ جو جلدی امراض
سے جسم پر پیدا ہو جیسے آتشک کا آبلہ (مذکر) (۳)
مکڑی کی ایک خاص قسم کو فارسیوں نے انگورک
کہا ہے جس کا جسم مثل انگور سیاہ کے گول ہوتا ہے۔

انگورکوب | اصطلاح - بہار ذکر این کردہ۔

معنی سائت مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است
بہ معنی کسی کہ انگور را می کوبد و شیرہ بر می آرد و بیشتر
این عمل بہ لگدکوبی کنند (ملا طغرا ــ ۵) نہادی اگر
شیرہ انگورکوب پشدی ریشۂ تاک در زیر چوب
(اردو) انگور کا شیرہ نکالنے والا - مذکر۔

انگورم | بقول صاحب محیط اعظم - اسم برگ نورستہ
درختان - دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ ہم
تخصیص دلالت می کند کہ لغت فارسی است
و این کنایہ باشد کہ انگورم بہ معنی خاص مستعمل شد برای
برگ نورستہ کہ قبل ازانکہ وا شود و کشادہ گردد دانۂ
انگوری را ماند (اردو) کوپل - بقول آصفیہ (فارسی)
اسم مذکر - بقول صاحب تذکیر و تانیث مؤنث شگوفہ
کن - انگر یا سوئی - پھوٹے ہوئے ملائم پتے - آپ فرماتے ہیں
کہ اردو والون نے اسی کو کونپل کر لیا ہے مؤلف کہتا ہے
کہ کونپل کو دکن مین انگوری بھی کہتے ہین۔

انگور مثقالی | اصطلاح - مرکب توصیفی - بقول
بہار نوعی از انگور کہ دانہ اش بقدر مثقال بود - صاحبان

شمس و اشند و مؤید هم ذکر این کرده اند (رهی ـه) خوشم
اکنون خوش علف نبود که خوردمی چون تفنگ ۞ دانهٔ
انگور مثقالی که در مذاق بود ۞ (سیح اطعمه ـه) نگو سخن
وصف خوشهٔ انگور مثقالی ۞ که به نظم تو افشاند فلک عقد ثریا
را ۞ (اردو) انگور مثقالی - انگور کی ایک خاص قسم کا نام
ہے جس کے ہر دانہ کا وزن بقدر مثقال ہوتا ہے۔ مذکر

انگور ملاحی | اصطلاح - بہار بذیل انگور نوشته
قسمی است از انگور و ہیچ تعریف مزید نکرد و بر ملاحی
فرماید که انگور سفید خوب باشد چنانچه در فرہنگ
توسی محسن تاثیر در صفت اقسام انگور آورده -
(ـه) نقل و شکر دمی و صراحی ۞ مفتون ملاحت
ملاحی ۞ مؤلف گوید که وجه تسمیهٔ این جز این نباشد
که عوام فارسیان بر لفظ ملاح یای نسبت زیاده
کرده نام نهاده و نظر بر صفات و خوبی ہای این قسم
انگور ملاحی گفته باشند و اعتنا نکردند بر غلطی لفظ
معاصرین عجم ازین لفظ ساکت اند (اردو) انگور
ملاحی - انگور کی ایک خاص قسم کا نام ہے -
(مذکر)

انگوزه | بقول محیط حلتیت منتن را نامند و ما تعریف کامل این بر انگشتک کرده ایم بخیال ما مبدل انگژه
باشد که می آید و انگوزه بزیادت واو مزید علیه انگژه که گذشت ۞ انگژه مبدل انگژد - ما ذکر این بر انگژه
کرده ایم و صراحت ماخذ بر انگژد مذکور شد فارسیان زای عجمی را به زای ہوز بدل کنند ہمچون آژیر
و آزیر - دیگر ہیچ (اردو) دیکھو انگشتک -

انگوزه در قند خوردن | مصدر اصطلاحی - بقول
بحر و بہار بمعنی بازی و فریب خوردن مؤلف گوید
که این کنایه باشد (میر خسرو ـه) ز شیرین کاری
شیرین دل بند ۞ فراوان خورده بود انگوزه در قند ۞
(اردو) فریب کھانا -

انگوژه | مرادف ہمان انگوزه که برای ہوز گذشت و ما
حقیقت این را ہمانجا ذکر کرده ایم - صاحبان ہفت و
آنان و اند هم ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو انگوزه -

انگوشیدن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ معنی در آغوش کشیدن و معانقه کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید که این مبدل آغوشیدن است که درمد ودہ گذشت غین معجمه بکاف فارسی بدل شد ہچون غلوله وگلوله و نون زیاده شد ہچون گذارش وگذارشن حیف است که سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آغوشیدن)

(الف) انگول | بقول برہان وجامع ہر دو بمعنی دوم وسوم انگل که گذشت وصاحب

(ب) انگوله | رشیدی ذکر (ب) کرده و صاحب جہانگیری ہر دو را آورده مؤلف عرض کند که ہر دو مزید علیه انگل وانگله باشد که گذشت واو را برای اظہار ضمه زیاده کرده اند واین قاعدۂ ترکیان است - فارسیان ہم در بعض لغات فارسی این عمل کنند (اردو) دیکھو انگل ورانگله -

انگیان | بقول برہان وجامع وہفت بروزن ومعنی انگدان که گذشت - خان آرزو درسراج گوید که صحیح ہمان انگدان است که بدال باشد مؤلف عرض کند که جادارد که این را مبدل انگدان گیریم که دال مہمله بتحتانی بدل شود ہچون لاو ولای (اردو) دیکھو انگدان

انگیختن | بقول صاحب موارد مرادف انگیزیدن که می آید (۱) بمعنی بلند کردن وفرماید که انگیز و انگیزش حاصل بالمصدر این باشد - صاحبان بحر وبہار وسروری وسراج ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این مرکب است از انگیز و علامت مصدر تن فارسیان در افعال زای ہوز را به خای معجمه بدل کنند چنانکه سوختن وسوزانیدن یعنی سوخ مبدل سوز است وہمچنین انگیخ مبدل انگیز باشد که بمعنی نعوظ وحرکت قوت شہوتیه می آید ویوسفی

طبیب سے) گر بانگیز توره یابد فتوری چند روز ﴿ بہ کہ از لحم کبوتر دز نخود سازی غذا ﴿ و انگیز معانی دیگر ہم دارد کہ بجای خودش مذکور شود بالجملہ انگیز اسم مصدر است فارسیان از ہمین لفظ بر سبیل تبدیل مصدری ساختہ بمعنی بلند کردن استعمال کردہ اند و بقول صاحب بحر کامل التصریف و مضارع این انگیزد مؤلف عرض کند کہ انگیزد مضارع انگیزیدن باشد نہ انگیختن و بقاعدۂ فارسیان مضارع این باید کہ انگیخد بود و لیکن استعمال این در کلام فرس یافتہ نشد بلکہ بجایش مضارع انگیزیدن مستعمل است و حاصل بالمصدر این انگیختگی است نہ انگیزش و انگیزش حاصل بالمصدر انگیزیدن باشد۔ و لیکن فارسیان استعمال انگیختگی نمی کنند و بجایش ہم انگیزش کار گیرند حیف است کہ محققین بالا سند استعمال این پیش نکردند و بخیال ما سند متذکرہ معنی ہفتم متعلق باین باشد بہار این را بمعنی لازم ہم نوشتہ۔ یعنی بلند شدن طالب سند باشیم عجبی نیست کہ از کلام نظامی این معنی پیدا کردہ است کہ بر لفظ انگیختہ می آید و ما صراحتش ہم در انجا کنیم (اردو) بلند کرنا۔

(۲) انگیختن۔ بقول موارد بمعنی ایجاد کردن و آفریدن و پیدا کردن و این مجاز معنی اول است۔ صاحبان برہان و بہار و بحر و سروری و جہانگیری و سراج ہم ذکر این معنی کردہ اند و از ہمین معنی متعلق است (انگیختن گل) بمعنی پیدا کردنش و (انگیختن طراز) بمعنی ایجاد کردن طراز و (انگیختن نقش) بمعنی ایجاد کردن نقش و (انگیختن سوسن) بمعنی پیدا کردن سوسن سند استعمال این بجای خودش آید (اردو) ایجاد کرنا۔ پیدا کرنا۔

(۳) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی فراہم آوردن و این مجاز معنی اول است چون (انگیختن لشکر) بمعنی فراہم آوردن لشکر۔ سند این بجایش می آید (اردو) جمع کرنا

فراہم کرنا۔ جیسے لشکر فراہم کرنا۔ جمع کرنا۔

(۴) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی کردن و این مجاز معنی اوّل است ہمچون (انگیختن پوزش) بہ معنی عذر خواہی کردن و (انگیختن عذر) بہ معنی عذر کردن و (انگیختن حملہ) بہ معنی حملہ کردن سند این مصادر مرکبہ بجای خودش می آید (اردو) کرنا۔

(۵) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بہ معنی کشیدن و این مجاز معنی اول است ہمچون (انگیختن جدول) کہ بہ معنی کشیدن جدول می آید و سند این بجایش مذکور (اردو) کھینچنا۔ جیسے جدول کھینچنا۔

(۶) انگیختن۔ بقول موارد بہ معنی برپا کردن بخیال ما قائم کردن ہم و این مجاز معنی اوّل باشد بالجملہ (انگیختن حشر) بہ معنی برپا و قائم کردن حشر و (انگیختن ذوق) بہ معنی قائم کردن ذوق متعلق است از ہمین معنی و سند ہر یکی بجایش مذکور شود و سند (انگیختن قیامت) بر لفظ انگیختہ ہم می آید (اردو) برپا کرنا۔ قائم کرنا جیسے حشر برپا کرنا۔ ذوق قائم کرنا۔

(۷) انگیختن۔ بقول صاحب موارد بمعنی نصب کردن۔ چنانکہ انگیختن رایت (نظامی ع) دران دژ کہ او رایت انگیختہ٭ سر کوتوال از دژ آویختہ٭ مؤلف عرض کند کہ سند متقاضی آنست کہ اینرا بمعنی اول متعلق کنیم کہ بلند کردن رایت بہتر از نصب کردن آنست و نیز من وجہٍ تعلق دارد با معنی ششم کہ مقصد نصب کردن و قائم کردن حاصل می شود باقی حال ما از برای این معنی طالب سند دیگر باشیم (اردو) نصب کرنا۔ بلند کرنا۔ قائم کرنا۔

(۸) انگیختن۔ بقول موارد بہ معنی سرودن ہمچون انگیختن نغمہ مؤلف عرض کند کہ سند این بر انگیختن نغمہ می آید و این مجاز معنی اوّل و من وجہٍ متعلق بہ معنی ششم است کہ سرودن نغمہ ہم بلند کردن یا قائم کردن نغمہ باشد۔ بخیال ما مجرد انگیختن معنی سرودن ندارد تا آنکہ با نغمہ مرکب

نشود پس ضرورت نداشت که این را بہ معنی سرودن قائم کنیم (اردو) گانا۔

(۹) انگیختن۔ بقول موارد بہ معنی بنا کردن و ساختن ہمچون (انگیختن شہر) بخیال ما من وجہ متعلق است بہ معنی ششم ہم کہ قائم کردن شہر بمعنی بنا کردن آنست (نظامی ۵) ز سند وستان

تا باقصای روم ٭ برانگیخت شہری بہر مرز و بوم ٭ بخیال ما این سند برانگیختن است نہ انگیختن و اگر کلمہ بر را زائد گیریم در اینحال البتہ این سند بکار میخورد (اردو) بنا کرنا۔ بنانا۔

(۱۰) انگیختن۔ بقول موارد بہ معنی جہانیدن ہمچون (برانگیختن آب را) (نظامی ۵) روان کرد رخش عنان تاب را ٭ برانگیخت چون آتش آن آب را ٭ مؤلف عرض کند کہ ازین سند مصدر (برانگیختن آب را) بہ معنی جست دادن اسپ را برای عبور آب یعنی عبور دریا کردن بہ جہانیدن اسپ پیدا است و خیال ما اینست کہ این معنی از برانگیختن پیدا می شود نہ انگیختن۔ فتامل باقی حال طالب سند دیگر باشیم بہار گوید کہ بہ معنی لازم یعنی برجستن ہم آمدہ مؤلف گوید کہ از ہمان سند کہ بالا گذشت ہر دو معنی پیدا می شود (اردو) کدانا۔ کودنا۔

(۱۱) انگیختن۔ بقول موارد و برہان و ناصری و بحر بہ معنی جنبانیدن از جا۔ مؤلف گوید کہ بہ معنی تحریک دادن و بحرکت آوردن است ہمچون (انگیختن شہوت) سند این بجایش می آید و این ہم مجاز معنی اول است (اردو) جگہ سے ہلانا۔ تحریک کرنا۔ حرکت میں لانا۔

(۱۲) انگیختن۔ بقول موارد بمعنی برخیزانیدن حیف است کہ سندی پیش نکرد و بخیال ما ہمان معنی یازدہم است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو انگیختن کے گیارہویں معنی۔

(۱۳) انگیختن۔ بقول موارد و بحر بمعنی برشورانیدن مؤلف گوید کہ مقصود از برہم و پریشان

کردن باشد- حیف است کہ سندی پیش نکرد- صاحبان برہان و ناصری ذکر این کردہ اند و صاحب سروری (انگیختن شہوت) متعلق باین معنی کردہ و از کلام استادی سند آوردہ و ما (انگیختن شہوت) را متعلق بہ معنی یازدہم کردہ ایم و سندش ہم ہمدرانجا مذکور- بخیال ما معنی برشورانیدن از برانگیختن پیدامی شود نہ از مجرد انگیختن- فتامل- باتی حال طالب سند استعمال باشیم (اردو) برہم اور پریشان کرنا- برانگیختہ کرنا-

(۱۴) انگیختن- بقول موارد و بحر و برہان و سراج و سروری و جامع بہ معنی برکشیدن صاحب موارد سندی کہ پیش کردہ است از ان (برانگیختن اندازہ) پیدا است (نظامی) باآن چار گوشہ خط اطلسی ٭ برانگیخت اندازۂ ہندسی ٭ و برکشیدن- بقول صاحب بحر بہ معنی سنجیدن و وزن کردن و برآوردن چیزی از چیزی چون تیغ از غلاف و دست از بغل و جیب و دراز کردن و گاہی ساترقی دادن و قدر او را افزودن آمدہ و درین شعر مجازاً بہ معنی ظاہر کردن مستعمل و متعلق باشد بہ معنی ہفدہم کہ می آید و ہمین شعر بسند (اندازہ انگیختن) ہم گذشت و در انجا ہم ہمین معنی قرار یافتہ است (اردو) نکالنا- ظاہر کرنا-

(۱۵) انگیختن- بقول موارد و برہان و سراج و جامع بہ معنی دور کردن- حیف است کہ سندی پیش نشد- مشتاق سند باشیم و اگر بدست آید کشان کشان این را بہ سبیل مجاز بہ معنی اول بریم زیرا کہ از بلند کردن چیزی معنی دوری پیدا کردن قریب بقیاس نیست (اردو) دور کرنا-

(۱۶) انگیختن- بقول موارد بہ معنی آمادہ کردن و فرماید کہ گویند فلانی را بہ فلان کار برانگیختہ ام مؤلف گوید کہ سند استعمال متعلق بہ (برانگیختن) است نہ انگیختن البتہ استعمال (فتنہ انگیز) سند این

باشد و آن متعلق است به معنی ششم که گذشت - صاحب موارد درست نکرد که این را عدا گانه قائم کرد ؛ معنی سیزدهم هم من وجه متعلق به همین است که گذشت (اردو) آماده کرنا -

(۱۷) انگیختن - بقول موارد و برهان به معنی افشا کردن حیف است که سندی پیش نشد مؤلف گوید که اندازه انگیختن ، گذشت متعلق به همین معنی باشد و این مجاز معنی اوّل است که از بلند کردن ظهور و افشای چیزی می شود (اردو) ظاہر کرنا -

انگیختن پوزش | استعمال - به معنی عذرخواهی کردن و این متعلق به معنی چهارم انگیختن است که گذشت (میرخسرو ـــہ) سران جهان پوزش انگیختند ٭ همه در فغانش دست آویختند ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) عذرخواہی کرنا -

انگیختن جدول | استعمال - به معنی کشیدن جدول است متعلق به معنی پنجم انگیختن (نظامی ـــہ) چو خطش قلم راند بر آفتاب ٭ یکی جدول انگیخت از مشکناب ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) جدول کھینچنا -

انگیختن چشمه | استعمال - به معنی پیدا کردن چشمه باشد متعلق به معنی دوم انگیختن که گذشت - (عرفی ـــہ) گر سنگ ملامت بدلم نستیزد ٭ از هر سر مو چشمه آزار انگیزد ٭ (اردو) چشمہ پیدا کرنا -

انگیختن حشر | استعمال - به معنی برپا کردن حشر است و این متعلق باشد به معنی ششم انگیختن که گذشت (میر معزی ـــہ) چون پی مدیح تو مباهات کنم ٭ طبع انگیزد بر لفظ و معانی حشری ٭ صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) حشر برپا کرنا -

انگیختن حمله | استعمال - به معنی حمله کردن و تاخت آوردن است و این متعلق است

بمعنی چهارم انگیختن گذشت (نظامی سه) بهر حمله کانگیخت از هر دری * فرو ریخت از روینه انگشتری * صاحب موارد ذکر این ذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) حمله کرنا۔

انگیختن ذوق | استعمال - بمعنی صاحب موارد که بذیل معنی ششم مصدر انگیختن آورده بمعنی برپا کردن ذوق است و بخیال ما قائم کردن ذوق باشد و صراحت این مصدر انجا کرده ایم و این مصدر مرکب متعلق به همان است (صائب آملی سه) زبس هوای چمن ذوق اتحاد انگیخت * هزار غنچه بیک لب تبسم افشان شد * (اردو) ذوق قائم کرنا۔

انگیختن رایت | استعمال - بمعنی بلند کردن رایت است و بخیال ما متعلق است به معنی اوّل انگیختن - صاحب موارد این را متعلق به معنی هفتم کرده و سند این هم بمصدر انجا مذکور (اردو) جھنڈا کھڑا کرنا - باوٹا بلند کرنا۔

انگیختن سوسن | استعمال - بمعنی پیدا کردن سوسن است و متعلق به معنی دوم انگیختن که گذشت (میر معزی سه) از بهر ستم جوشن آویختی از سوسن * و ز بهر بلا سوسن انگیختی از عنبر * صاحب موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) سوسن پیدا کرنا۔

انگیختن سینه | استعمال - بمعنی بلند کردن سینه سند این بر لفظ انگیخته می آید (اردو) سینه ابھارنا۔

انگیختن شعبده | استعمال - بمعنی قائم کردن شعبده و این متعلق است به معنی ششم انگیختن (عرفی سه) دردی که با فسانه و افسون رود از دل * صد شعبده انگیز که بیرون رود از دل * (اردو) شعبده قائم کرنا۔ شعبده کرنا۔

انگیختن شهوت | استعمال به معنی تحریک دادن و بحرکت آوردن شهوت باشد و این متعلق است به معنی یازدهم انگیختن - صاحب سروری سند این

بر انگیختن آوردہ متعلق کند بہ معنی سیزدہم و تجلی
مادرست نیست (سـ) بہ بی رغبتی شہوت
انگیختن ؛ بہ رغبت بود خون خود ریختن ؛ (اردو)
شہوت کو چھیڑنا۔ شہوت انگیزی کرنا۔ خواہشات
نفسانی کو ابھارنا۔ صاحب آصفیہ نے شہوت انگیز
کا ذکر کیا ہے۔

انگیختن طراز استعمال۔ بمعنی ایجاد و قائم
کردن طراز است و متعلق بہ معنی دوم انگیختن کہ
گذشت (نظامی سـ) طراز می نو انگیزم اندر
جہان ؛ کہ خواہد ز ہر کشوری نور ہان ؛ صاحب
موارد ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو)
ڈھنگ یا طرز قائم کرنا۔ ایجاد کرنا۔ جیسے۔ واہ
تم تو نیا ڈھنگ قائم کئے ہو۔ نیا طرز ایجاد کئے ہوئے

انگیختن عذر استعمال بہ معنی عذر کردن و
معذرت خواستن متعلق است بہ معنی چہارم
انگیختن کہ گذشت (جامی در یوسف زلیخا)
ز عذر انگیختن خاموش گردید ؛ صاحب موارد
ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ (اردو)
عذر کرنا۔ معذرت کرنا۔

انگیختن گل استعمال بہ معنی پیدا کردن گل
است و متعلق است بہ معنی دوم انگیختن (عرفی
سـ) درچنین فصلی کہ از فیض ہوای نو بہار ؛
در زمین شور می روید نوک خار گل ؛ شاید۔
گلبن صفت و گلخن از فیض ہوا ؛ پردہای
عنکبوت انگیزد از ہر تار گل ؛ صاحبان موارد
و بہار ذکر این بذیل مصدر انگیختن کردہ اند و
بہار گوید کہ (آنچہ بعض محققین در شرح ہمین
قطعہ نوشتہ کہ اطلاق انگیختن بر گل جای تردد است و استعمال
را در ینجا دخلی نیست جای تردد است) مؤلف عرض کند
کہ آنانکہ چنین گویند معنی شعر را نفہمیدہ اند۔ مقصود
شاعر در شعر اول بیان قطرہای خون است کہ
بنوک خار از پای ظاہر شود و در پردہای عنکبوت
مگس ہا کہ گرفتار می آید آن ہم گلی را ماند و اشارہ
بلیغ بسوی این ہر دو گل کردہ نہ کنایہ است

ونه استعارةً (انوری سے) انگیخته است حسن
توکل با مه تمام ؛ و امیخته است لعل تو با شکر
آفتاب ؛ مخفی مباد که در کلام انوری انگیختن
به معنی سوم مش آمده (اردو) پهول پیدا کرنا ۔
پهول جمع کرنا ۔

انگیختن لشکر | استعمال - به معنی فراهم آوردن
لشکر و این متعلق باشد به معنی سوم انگیختن که
گذشت (نظامی سے) یکی لشکر انگیخت از ترک و
تیغ ؛ فروزنده برقش برآمد میغ ؛ صاحب موارد
ذکر این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو)
لشکر جمع کرنا ۔

انگیختن نغمه | استعمال - معنی سرودن باشد
صاحب موارد ذکر این بذیل معنی هشتم انگیختن
کرده مؤلف گوید که بخیال ما معنی هشتم که قائم
کردهٔ اوست درست نیست که در مجرد انگیختن
معنی سرودن نباشد و بحالت ترکیب نغمه با
مصدر انگیختن البته کنایه از سرودن است که
معنی لفظی این بلند کردن یا قائم کردن نغمه
باشد (ظهوری سے) زبس در نغمه انگیزی
است ایام ؛ سزد رقصد اگر در گور بهرام ؛
(اردو) گانا ۔ نغمه سرائی کرنا ۔

انگیختن نقش | استعمال به معنی ایجاد کردن
و پیدا کردن نقش است و متعلق به معنی دوم
انگیختن که گذشت (صائب سے) هر نفس
عشق و وصد نقش بدیع انگیزد ؛ تا نگردد بخود
آن آینه سیما مشغول ؛ صاحب موارد ذکر
این بذیل مصدر انگیختن کرده (اردو) نقش قائم کرنا

انگیخته | بقول نوادر (۱) به معنی بلند و برآمده
(نظامی ع) میان نازک و سینه انگیخته ؛ و
بقول سروری (۲) برشورانیده و (۳) پیدا
کرده و (۴) بلند کرده (خاقانی ۵۳) صبح خیزان
این قیامت در جهان انگیخته ؛ نعرهٔ ما شان نفخ
صور از سروبان انگیخته ؛ بخیال ما این سند متعلق
به معنی ششم انگیختن است (وله ۵۴) در بر

مرتعج گرز گاو؛ فریدون بدست ÷ و زمجرهٔ شب
ورقش کاویان انگیخته ÷ بخیال ما درین شعر انگیخته
بمعنی بلند کرده شده باشد نه بلند کرده با تحملات
اسم مفعول جمیع معانی انگیختن است که گذشت
و معنی اول در اصل بلند کرده شده و مراد از بلند
و ازین قیاس نباید کرد که انگیختن بمعنی لازم

است معلوم می شود که بهار از همین مصرع نظامی
معنی لازم را در مصدر انگیختن پیدا کرده که اشارهٔ
آن بر معنی اولش کرده ایم (اردو) (۱) بلند
ابھرا ہوا۔ (۲) برانگیختہ کیا ہوا (۳) پیدا کیا ہوا
(۴) بلند کیا ہوا۔ واضح ہو کہ یہ انگیختن کا اسم
مفعول ہے تمام معنوں میں ۔

انگیدن | بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی بمعنی آگندن و پر کردن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و سند استعمال هم پیش نشد اگر سند بدست آید توانیم عرض کرد که قلب بعض باشد از آگنیدن که نون سوم مقدم شد و کاف فارسی مؤخر همچون اسطرخ و اسطخر ۔ و ممدوده که بمقصوره بدل شد متعلق به لب و لهجهٔ مقامی است (اردو) دیکھو آگنیدن ۔

انگیر | بقول برہان و جامع بر وزن زنجیر انگور را گویند که به عربی عنب خوانند۔ صاحب ناصری فرماید که لغت دریست و در همه تبرستان معروف ۔ خان آرزو در سراج فرماید که مبدل انگور باشد که واو به تحتانی بدل شود همچون انگول و انگیل (اردو) دیکھو انگور ۔

انگیز | بقول برہان بر وزن مهمیز (۱) برانگیخته ۔ و (۲) بلند ساخته و (۳) برخیزانیده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی بالا فرماید که (۴) امر به انگیختن و (۵) حرکت قوت شهویه و بقول صاحب سروری (۶) برشورانیده و (۷) پیدا کننده و بذکر معنی چهارم

نسبت پنجم گوید کہ قیام آلت رجولیت کہ بہ عربی نعوظ گویند (یوسفی طبیب ۹؁) گر بانگیز تورہ یابد
فتوری چند روزہ ؛ بہ کہ از لحم کبوتر و نخود سازی غذا ؛ صاحب جامع بہ معنی اول و دوم
قانع بہار فرمایا کہ (۸) نوعی از نان عربیہ کہ شہوت را برانگیزد (حکیم زلالی ۹۵؁) ز ناز
ایاز شوخ خونریز ؛ مقشر می کند بادام انگیز ؛ (طالب آملی ۹۵؁) لبت از بوسہ بانگیز تر
است ؛ بخت از گل عرق آمیز تر است ؛ مؤلف عرض کند کہ محققین بالا از غور کار
نگرفتہ اند و بر قواعد فارسی اعتنا نکردہ معنی پنجم حقیقی است کہ نعوظ باشد و معنی ہشتم کہ پیدا
کردۂ بہار است محض خیالش کہ از ہر دو سندش ہم معنی پنجم پیدا است و ہمین اسم مصدر
انگیزیدن است کہ بہ معنی بلند کردن می آید و ما ذکر این بہ معنی اول انگیختن کردہ ایم و انگیز
امر از مصدر انگیزیدن بہمہ معانیش و باقی ہمہ معانی بیان کردۂ محققین نازک خیال غلط
باشد و سند استعمال ہم پیش نشد و ما از اصلیت تسامح شان خبر داریم یعنی معنی اول و
دوم و سوم و ششم بصورت مفعول و معنی ہفتم بصورت فاعل آمدہ جزین نیست کہ
محققین اینرا از اسم فاعل و مفعول ترکیبی پیدا کردہ اند و خیال نمی کنند کہ از مجرد امر بدون
ترکیب با اسمی این معنی حاصل نمی شود چنانکہ رایت انگیز و فتنہ انگیز و خشم انگیز۔ اگرچہ معنی فاعلی
دارد ولیکن این معنی در مجرد لفظ انگیز نیست و حاصل نمیشود تا آنکہ انگیز را کہ امر است با
رایت و فتنہ و خشم مرکب نہ کنیم بالجملہ نتیجۂ این ہمہ جگرکاوی اینست کہ انگیز (۱) بمعنی نعوظ
است و (۲) امر از مصدر انگیزیدن دیگر ہیچ (اردو) (۱) نعوظ۔ بقول آصفیہ (عربی)
اسم مذکر۔ استادگی ذکر۔ عضو تناسل کا کھڑا ہونا۔ خواہش جماع (۲) مصدر انگیختن و انگیزیدن

کے تمام معنون مین - اس کا امر -

انگیزان | بقول صاحب شمس لغت فارسی است مرادف انجدان - دیگر کسی از محققین وبس ذکر این نکرو سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مبدل انگدان است فارسیان دال مہملہ را بہ زای ہوز بدل کنند ہمچون سترخ مرز و سترخ مرد و یای زائد در وسط کلمہ زیادہ کنند چنانکہ تبت و تبیت دیگر ہیچ (اردو) دیکھو انجدان -

انگیزانیدن | بقول بحر متعدی انگیزیدن (کامل التصریف) ومضارع این انگیزاند مؤلف عرض کند کہ انگیزیدن متعدی بیک مفعول است و این متعدی بدو مفعول موافق قاعدہ تعدیہ بزیادت الف و نون دوم - صاحب موارد گوید کہ بمعنی انگیختن فرمودن - ما عرض کنیم کہ بواسطہ کسی انگیزش کردن و انگیختن و شامل باشد برہمہ معانی انگیزیدن و انگیختن (اردو) بلند کروانا - ایجاد کروانا - پیدا کروانا - جمع کروانا - کروانا - کچھوانا - برپا کروانا - قائم کروانا - نصب کروانا - بنا کروانا - کدوانا - تحریک کروانا - حرکت دلوانا - پریشان کروانا - برانگیختہ کروانا - نکلوانا - ظاہر کروانا - دور کروانا - آمادہ کروانا - ظاہر کروانا -

انگیزش | بفتح اول وکسر کاف فارسی و زای ہوز بقول موارد حاصل بالمصدر انگیختن و انگیزیدن شامل برہمہ معانی ہر دو مصدر - (میر خسرو ۵) مہ کہ در انگیزش رنگست چیست؟ نقشگر صورت ایوان تست ؛ (اردو) انگیختن اور انگیزیدن کے تمام معانی کا حاصل بالمصدر جیسے بلندی - ابھار - چھیڑ - ظہور وغیرہ -

انگیز شہوت کردن | استعارہ بمعنی شہوت

را بحرکت آوردن وسعی در نعوظ کردن۔
(صائب سے) سادہ لوحی کز دو انگیز شہوت
می کند ۞ می کند بیدار دشمن را بقصد جان خویش
(اردو) نعوظ کی کوشش کرنا۔ شہوت کو
حرکت دینا۔

انگیزہ | بقول برہان و ناصری ذ نفت
بروزن کفلیزہ بمعنی سبب و باعث چیز باشد
موارد ہم بذیل مصدر انگیختن ذکر این کردہ گوید
کہ این مجاز است **مؤلف** عرض کند کہ حیف
است کہ سند این پیش نشد و ما از معاصرین عجم
دریافت کردہ ایم کہ انگیزہ بزیادت ہای نسبت
در آخر انگیز کنایہ باشد از چیزے کہ منسوب بہ انگیختن
شود و مرادف این انگیزش باشد نہ بمعنی سبب
و باعث۔ مثلاً گویند کہ "سبب انگیزش طبیعت
او این بود" یعنی باعث بر انگیختگی و انگیزش
طبیعت این بود (اردو) دیکھو انگیزش۔

انگیزیدن | بقول موارد و بحر و بہار
و ہفت و نوادر بر ہمہ معانی مرادف
انگیختن است کہ گذشت۔ مرکب از انگیز
و یای معروف و علامت مصدر دن با
اشارہ این بر انگیختن ہم کردہ ایم۔ بقول
مقننین فارسی مصدر جعلی است و باصول
ما مصدر اصلی کہ از اسم جامد فارسی زبان
وضع شد۔ کامل التصریف۔ مضارع
این انگیزد و حاصل بالمصدر این انگیزش
(اردو) دیکھو انگیختن۔

(۱) **انگیل** | بقول برہان و جامع و جہانگیری با کاف فارسی بروزن ذبیل حلقہ را
(۲) **انگیلہ** | گویند کہ کوی گریبان و تکمہ کلاہ را از ان بگذرانند و تکمہ گریبان را نیز
گفتہ اند **مؤلف** گوید کہ مبدل انگول و انگولہ کہ گذشت کہ واو بہ تحتانی بدل شد ہمچون
انگور و انگیر و ما صراحت ماخذ این بر انگل کردہ ایم و حقیقت انگول و انگولہ ہم بجایش مذکور

(اثیرالدین اخسیکتی ۵۲) ہر آن انگیلۂ زرین کہ چرخ از اختران سازد٭ لباس عمر او را بر گریبان زمان زیبد (اردو) دیکھو انگول - انگولہ۔

انگمن | بقول جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند باول مفتوح بثانی زدہ و ہای زدہ و میم مکسور انگور بود و آنرا انگیز نیز گویند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو انگور۔

انوازادہ | بقول صاحب شمس بالفتح بہ معنی شہزادۂ بزرگ نسب۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و سندی ہم پیش نہ شد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این نوازادہ باشد کہ الف وصلی در اولش آوردہ انوازادہ کردند و نوازادہ بقول برہان معنی پسرزادہ و دخترزادہ می آید چہ نوا بمعنی فرزند آمدہ و نیز نوا بہ معنی نیکوئی حال و بزرگترین و بہترین ہر چیز کذا فی البرہان پس عجبی نیست کہ نوازادہ بلحاظ معنی آخر الذکر شہزادہ بزرگ نسب را گفتہ باشند حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) شہزادۂ عالی خاندان مذکر

انوالید | بقول صاحب بول چال مفرس (ان ویلیڈ) لغت انگلیسی است بہ معنی قیامگاہ افواج ضعیف و بیکار۔ دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بیکار او ضعیف افواج کا قیام گاہ۔ مذکر۔

انوپا | بقول برہان و سروری و جامع و سراج و جہانگیری بفتح اول وضم ثانی و سکون واو و بای فارسی بالف کشیدہ (۱) گاوزبان تلخ را گویند و آن گیاہیست کہ در دارو ہا بکار برند و (۲) کاسنی را نیز گویند کہ بعربی ہندبا خوانند۔ صاحب ناصری گوید کہ ہمان انگوبا کہ گذشت

صاحب محیط برگ گاوزبان فرماید که بسبب مشابهت بازبان گاو این نام نهاده اند و نباتی
است دراز برگ که آنرا بعربی لسان الثور و بیونانی بوغلص و برومی بوقلیس و بلاطینی بجلوم
و بهندی کاٹه مانده و سنگا هوبی گویند- تازه آن گرم و تر در اول و خشک آن را رطوبت
کمتر و مائل بیبوست- خاصیت آن در تفریح قلب و تقویت آن بغایت عظیم- مفرح
و متقوی ارواح و حرارت غریزی و اعضای رئیسه و حواس و ملین طبع و نافع خفقان
و توحش امراض سوداوی و منافع بسیار دارد (الخ) بخیال ما به معنی اول اسم جامد زند
و پاژند است و به معنی دوم مخفف انگوپا که گذشت (اردو) (۱) گاوزبان- بقول آصفیہ مونث
ایک قسم کی بوٹی جس کا پتا زبان گاو سے مشابہ ہوتا ہے- لسان الثور (۲) دیکھو نطونیا

انورسما | بقول برہان و ہفت بروزن ابودردا بلغت یونانی سیلان خون را گویند
(اردو) خون کا سیلان مذکر-

انوشا | بقول برہان و جامع با ثالث مجہول و شین نقطه دار با لف کشیده (۱) مذہب و کیش
گبران و (۲) بمعنی شادی و خرمی و (۳) عدالت ہم آمده- صاحب ناصری بر معنی اول
و دوم قانع و نسبت معنی دوم صراحت کند که به معنی خوشا و شادی و خرمی نیز- صاحبان
سروری و جہانگیری و سراج از معنی دوم و سوم ساکت مؤلف عرض کند که اصل این
نوش است که بمعنی گوارا و تریاک و عسل و کنایه از آب حیات ہم آمده و الف در اول این
وصلی است و در آخر این زائد که افاده معنی فاعلی کند از قبیل خوش و خوشا و زیب و زیبا
بدین وجه که گبران را مذہب شان بسیار گوارا و عزیز بود مجازاً آنرا انوشا گفتند و معنی دوم

وسوم ہم مجاز است کہ مسرت وعدالت گوارای خاطر و مرغوب رعایاست بہ تحقیق ما معنی
اول مرادف خوش و خوشا باشد نہ خوشی و شادی زیراکہ بقاعدہ فارسی بعد زیادت الف
در آخر افادۂ معنی فاعلی شود نہ مصدری پس با خوشا را بمعنی خوشی گفتن صحیح نباشد و اشارہ این
بر انوشہ ہم می نمائیم (اردو) (۱) زرتشتون اور آتش پرستون کا مذہب مذکر (۲) خوش - اچھا
(۳) عدالت - مروّت - انصاف - مذکّر -

انوشیروان | بفتح اول فرید علیہ و مخفف ہمان نوشیروان است کہ بجایش می آید بحذف
تحتانی - الف وصلی زیادہ کردہ اند - نام بادشاہی کہ بعدل مشہور است بہار ذکر این کردہ
(سنجر کاشی ــ) کہ باو دادہ خداوند ازل تا بابد ہمت حاتمی و عدل انوشیروانی مؤلف
عرض کند کہ بعضی از محققین نوشیروان را بمعنی رب النوع انسان گفتہ اند کہ جبرئیل باشد
و بمجاز نام بادشاہی و خان آرزو و سراج درست خیال کند کہ اصل این نوشین روان باشد
بمعنی شیرین جان اندرین صورت نون دوم بکثرت استعمال حذف شدہ نوشیروان شد و
فرماید کہ بمجاز معنی مطلق عدل ہم مستعمل ہمچون حاتم کہ بمعنی مطلق سخی مستعمل مؤلف عرض کند کہ
این مجاز مجاز باشد و استعمال انوشیروان بمعنی آخرہ از نظر ما نگذشت و صاحب ناصری بذیل
انوشہ گوید کہ انوشیروان مرکب از انوشہ و روان اندرین صورت ہای ہوز بہ تحتانی بدل شدہ
انوشیروان شد چنانکہ شاہگان و شایگان و انوشروان مخففش (اردو) نوشیروان
مذکّر - بقول آصفیہ مشہور بادشاہ جس کے عہد بادشاہت میں ہمارے رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے -

انوشه بقول برهان وجامع وجهانگیری بفتح اوّل ودر ربع (۱) بمعنی خوش وخوشا وخرم وخوشحال و(۲) شراب انگوری را نیز گفته اند و(۳) نام عمّهٔ شاپور و(۴) بادشاه نوجوان را نیز گویند و(۵) بمعنی آفرین و بارک الله هم و بضم اول نیز گفته اند۔ صاحب ناصری ترک معنی سوم نسبت معنی اوّل فرماید که بمعنی خوشی و خرمی است بخیال ما غلط کرده است که معنی مصدری پیدا کرده (فردوسی ۵۱) بدو گفت شاها انوشه بزی ٭ همیشه ز تو دور دست بدی (ودله ۵۱) فروغست جسم و روان را خرد ٭ انوشه کسی کو خرد پرورد ٭ (منوچهری ۵۲) انوشه خور طرب کن جاودان زی ٭ درم ده دوست جو دشمن پراکن ٭ (نظامی ۵۴) انوشه منش باد دارای دهر ٭ ز نوش جهان باد بسیار بهر ٭ (فردوسی ۵۵) انوشه که گردید گوهر پدید ٭ درود از شما خود بدیشان سزید ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم و پنجم فرماید که انوشا و انوشه هر دو ماخوذ است از انوش که نوش مخفف آن است و الف در اوّل فاده معنی فاعلیت کند چنانکه کوشا و نیوشا و ها در دوم بهای نسبت و هر دو بیک معنی است پس معنی شاد و خرم مجاز بود به معنی خوشا و آفرین و شراب نیز مجاز بدین وجه که شراب در مذهب ایشان حلال است و میتواند که های هوز بدل الف باشد از عالم خارا و خاره مؤلّف عرض کند که ما صراحت ماخذ انوشا بجایش کرده ایم۔ الف اول وصلی است نه اصلی۔ پس نتوان گفت که نوش مخفف انوش است بلکه انوش مزید علیه نوش باشد و معنی لفظی انوشه به های نسبت منسوب به نوش است۔ یعنی گوارائی دارنده و کنایه از شراب و برای معنی اوّل و پنجم های هوز را مبدل الف گیریم همچون پاسا و پاسه و حقیقت معنی اوّل خوشی دارنده

ہ از الف آخر پیدا شود بقاعدۂ فارسی ہمچون زیب و زیبا و خوش و خوشا و معنی سوم و چہارم
بر سبیل مجاز است کہ کسی را باین نام موسوم کنند یا بادشاہ نوجوان را انوشہ نامند و آنچہ
نوشہ بہ تای عربی بعوض نون دوم بہ معنی سوم بجایش گذشت غیر از تصحیف نباشد کہ بہ غلطی
اتبین یک نقطہ زیادہ کردند۔ دیگر ہیچ۔ صاحب سخندان برای اظہار تعلق فارسی بزبان
سنسکرت فرماید کہ در سنسکرت انوکہا بمعنی عمدہ و خوب آمدہ و در فارسی انوشہ بہ معنی خوش
و خرم۔ مؤلف عرض کند کہ پی بتحقیق نبردہ است انوشہ را با انوکہا ہیچ تعلق نیست (اردو)
۱) دیکھو انوشا (۲) شراب۔ مونث (۳) شاپور کی پھوپھی کا نام انوشہ تھا (۴) نوجوان بادشاہ
مذکر) (۵) آفرین۔ دیکھو آفرین۔

الف) انومیدن | صاحب شمس نسبت (الف) گوید کہ بزاری پاک کردن و نسبت (ب)
ب) انونیدن | فرماید کہ نالہ و زاری کردن و (ج) بقول برہان و جامع بہ معنی نالہ
ج) انوئیدن | و زاری و نوحہ کردن۔ صاحب ناصری بذیل (ج) گوید کہ نوان نیز
ہمین معنی دارد۔ صاحب بحر فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این انوید۔ صاحبان
سراج و جہانگیری و موارد و نوادر ہم ذکر این کردہ اند و صاحب سروری صراحت فرماید کہ
ج) بفتح اول و ضم نون است مؤلف عرض کند کہ نوان بہ معنی انوئیدن نیست چنانکہ
صاحب ناصری نوشتہ بلکہ بقول محققین بمعنی زاری کنان و فریاد زنان باشد کذا فی البرہان
نوا بمعنی نالہ آمدہ و از طرز بیان محققین می کشاید کہ نوان ہم بمعنی نالہ و فریاد و نوانیدن مصدر ش
نی نالہ کردن و نو ہم بمعنی نالہ و زاری است۔ صاحب برہان ذکر این کردہ پس متحقق شد

۔ (الف) نتیجۂ تسامح صاحب شمس است که در لفظ و معنی غوری نکرد و دیگر کسی از محققین با او نیست و سند استعمال هم پیش نشد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (ب) ایجادا که مخفف و مزید علیه نوآنیدن گیریم که می آید - بزیادت الف وصلی در اول و حذف الف سوم و (ج) وضع شد از اسم جامد نو که ذکرش گذشت - فارسیان الف وصلی در اول و یای زائد در آخرش آورده انوی کردند و پس ازان بقاعده مصادر جعلی بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) انوئیدن شد و بر اصول ما مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی زبان وضع شده (اردو) رونا - نوحه کرنا -

انه | بفتح اول و دوم کلمه ایست که برای اظهار لیاقت آید و ذکر این در ممدوده بر آنه گذشت همچون ماهانه و سالانه و روزانه و جرمانه و بیعانه آنچه محققین این را در ممدوده آورده اند قابل غور است و آنچه صاحب آنند بهدر آنجا به معنی شایستگی نوشته از شاهانه سند گرفته است قابل نظر زیراکه در شاهانه های لیاقت بر لفظ شاهان است و بس چنانکه در مردانه و زنانه و بزرگانه (اردو) آنہ کا استعمال بقاعدہ فارسی اردو مین بھی ہے اور مخصوص نہین ہے ایسے الفاظ فارسی اور عربی سے جنکو فارسیون نے کلمہ انہ کے ساتھ استعمال کیا ہے - جیسے جرمانہ - بیعانہ - ماہانہ - وغیرہ -

انه ناس | بفتح اول و دوم بقول صاحب رهنما نام میوه ایست ناصرالدین شاه قاجار در سفرنامه خود ذکر این کرده و معاصرین عجم بر زبان دارند - صاحب محیط فرماید که اسم هندی است - در هنگام خامی سبز و خانه خانه و اطراف خانها اندک پوست نازک

برآمدہ وبعد رسیدن آن زردہ۔ مائل بسرخی و در ہر خانہ قریب پوست تخمہای ریزہ زرد و تیرہ۔ مزاج آن نزد اہل ہند سرد و تر و بعضی معتدل در حرارت و برودت۔ مفرح ومقوی دل وجگر۔ رافع خفقان ومقوی دماغ ومنافع بسیار دارد (الخ) بعض محققین ہند این را عین الناس نامند کہ ہر خانہ او مشابہ خانہ چشم انسان باشد وامیر مینائی مغفور در امیر اللغات بقول فالن فرماید کہ اناناس اسم پرتگالی است وبقول فارلیس لفظ ہندی۔ وصاحب دلیل ساطع گوید کہ لغت ہندی است واز محققین عربی مفردات طب کسی ذکر عین الناس نکردہ اند بضرورت معلوم می شود کہ نام عین الناس نہادہ علمای ہند است وبس ومعاصرین عجم اناناس بر زبان دارند (اردو) اناناس۔ بقول امیر (مذکر) ایک مشہور پہل ہے جو لیموسے بڑا اور خربوزے سے چھوٹا۔ مائل بطول اور بعض چھوٹا اور گول بھی ہوتا ہے۔ گورکھپور اور بنگالہ مین اسکی کثرت ہے

انہوبا	بقول برہان وناصری وہفت واند با ہای ہوز و بای ابجد بروزن محمود بلغت

زند و پاژند ستارہ مشتری را گویند۔ اسم جامد فارسی قدیم است حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) دیکھو ارمز کے تیسرے معنی۔

(١) انیبیا	(١) بقول برہان با بای ابجد بروزن چلیپا بلغت زند و پاژند درخت مورد را
(٢) انیتا	گویند و برگ آنرا در دواہا بکار برند و بجای بای ابجد تای قرشت ہم بنظر آمدہ

صاحب ناصری وہفت ہم ذکر این کردہ واین ہمان است کہ بر نمبر ہشتم آس مذکور شد صاحب محیط بر آس فرماید کہ بمد الف اسم فارسی است مشہور بہ مورد وتمیمی گوید کہ آن ریحان است بلغت عرب ونانز بو بلغت فارس وبسریانی آسا وکولفسا وبیونانی قیطوش سرد وخشک

درد دم وبدان جوهر رضی ست قبض می کند وتقویت می دهد ومحقق بسیار است ومنافع بیشمار دارد (انح) بالجمله انیبا اسم جامد فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک وصاحب جهانگیری در خاتمهٔ کتاب ذکر (۲) هم کرده (اردو) ریحان - مذکر - دیکھو ایا ۔

انیر | بقول برهان وناصری وجامع بر وزن امیر خوی زشت وطبیعت بد را گویند مؤلف عرض کند که از معنی هر چیز زشت وبد بجایش گذشت وما همدرانجا از ماخذش هم ذکری کرده ایم وحقیقت این جز این نباشد که یای تحتانی زائد بعد نون زیاده کرده مخصوص کرده اند به خوی و طبیعت بد همچون نبست ونبیت - باقی حال اینهم اسم جامد فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) بری خصلت - مؤنث -

انیران | بقول برهان وناصری وجهانگیری بر وزن امیران (۱) نام فرشته ایست موکل بر عقد ونکاح و(۲) نام روز سی ام از هر ماه شمسی وباین معنی بازای نقطه دار هم آمده از زردشت بهرام (سه) سفندارمذ ماه رفته تمام ٭ بروزی که خوانی انیرانش نام ٭ درین روز زردشت پاکیزه دین ٭ درآمد سوی حد ایران زمین ٭ صاحب سروری بر معنی دوم قانع (شرف الدین شیرازی (سه) سال بر هفصد وده بود ز هجرت کاین شعر ٭ گفته شد روز انیران ز مه فروردین ٭ خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند که آن فرشته موکل این روز هم است وبازای نقطه دار اصلی ندارد وصاحب جامع نسبت صراحت معنی اوّل همزبانش **مؤلف** عرض کند که نیرا بقول برهان بلغت ژند وپاژند به معنی آتش است که می آید - فارسیان نون نسبت در آخرش همچون جوش وجوشن والف وصلی در اولش زیاده کرده ایمان

روند کہ بمعنی منسوب بہ آتش شدہ و فرشتہ را نام نہادند و نیز مجازاً روزی را کہ آن فرشتہ موکل این روز است (اردو) (۱) انیران - ایک فرشتہ کا نام ہے جو موکل ہے عقد و نکاح اور ہر مہینہ کی تیس تاریخ کا (۲) مجازاً اُس تاریخ کو بھی فارسیون نے انیران کہا ہے -

انیزان بہ فتح اوّل و کسر دوم و زای چہارم ہمان انیران بہ معنی دوم کہ بہ رای مہملہ چہارم گذشت و اشارہ این ہم ہمدرانجا مذکور - تبدیل رای مہملہ بہ زای ہوز خلاف قیاس است وجز این نیست کہ تصحیف کاتبین باشد - چنانکہ خیال خان آرزو در سراج بہ انیران گذشت صاحب شمس ذکر این کردہ گوید کہ روز ماہ باشد و بس (اردو) دیکھو انیران -

انیژہ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج با زای فارسی بر وزن کنیزہ - گیاہی کہ آنرا بوی مادران گویند و عقرب از آن بگریزد مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل اثیژہ کہ بہ ثای مثلثہ دوم و زای فارسی در آخر گذشت و برارطیما ہم تعریف این مذکور شد - بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است و آنچہ بہ ثای مثلثہ بعوض نون دوم گذشت تحریف باشد و غلطی کتابت واللہ اعلم (اردو) دیکھو ارطیما -

انیس اعضا بقول برہان و بحر و جامع و ناصری (۱) کنایہ از چشم است و (۲) اشارت بہ محبوب و مطلوب ہم - صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و بر زبان معاصرین عجم متروک - حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) آنکھ - مؤنث (۲) محبوب - مذکر -

انیسان بقول برہان و ناصری و جامع و سروری و جہانگیری و سراج بہ وزن خیسان

بمعنی بیہودہ وخلاف وکذب ودروغ ومخالفت باشد (شمس فخری ۵) نہ در جودش بود ہرگز تدلّق ؛ نہ در قولش بود ہرگز انیسان ؛ مولف عرض کند کہ نیسان بالکسر بقول برہان بمعنی خلاف ومخالفت می آید پس ظاہر الف وصلی در اوّل این زیادہ کردہ اند (اُردو) خلاف مذکر مخالفت۔ مونث۔ جھوٹ مذکر۔

(الف) انیسون باوّل مفتوح وثانی مکسور بقول جہانگیری وسروری وبرہان مرادف انیسان کہ گذشت (جامی ۵) در دِ توکہ پیوستہ انیسِ دل ماست ؛ اے یار انیس از تو انیسون بودش ؛ ہم او فرماید کہ بزبان یونانی (۲) سازیانہ رومی را نامند خان آرزو نسبت معنی اوّل در سراج گوید کہ مبدّل انیسان باشد مقصودش جز این نباشد کہ الف بہ بواو بدل شود ہمچون تاغ و توغ ونسبت معنی دوم صراحت کامل برالانیسون گذشت وہمان است انیسون بقول صاحب محیط محقق شد مخفی مباد کہ از سند بالا (ب) انیسون رفتن بمعنی دور شدن مخالفت است (اُردو) الف دیکھو انیسان (۲) دیکھو الانیسون (ب) مخالفت دور ہونا۔

(الف) انیسہ (ب) انیشہ (الف) بقول برہان وجامع بروزن ہریسہ ہر چیز بستہ را گویند کہ بدشواری از ہم جدا شود وحل گردد (ب) (۱) بمعنی (الف) و (۲) بمعنی جاسوس و (۳) چاپلوس۔ صاحب ناصری ذکر معنی دوم (ب) کردہ وصاحب سروری نسبت (ب) فرماید کہ در شرفنامہ آبستہ وابستہ ودر فرہنگ آشتنہ وآئیشتہ وآئیشہ بمعنی جاسوس وچاپلوس گذشت (شہیدی (ب) ۵) در کوے تو انیشہ ہمیگردم اے نگار ؛ وز دیدہ تا مگرت ببینیم بہ بام ودر ؛ خان آرزو در سراج نسبت (الف) گوید کہ در جہانگیری انبستہ بہ موحّدہ

سوم و فوقانی بجیم آمده پس قول برہان تصحیف باشد و نسبت (ب) فرماید که در شرفنامهٔ آنسته بمدّه بروزن وابسته و آئیشه بوزن عایشه آمده لیکن از اشعار بعض استادان بے مدّه معلوم میشود و آن نیز درست است **مؤلف** عرض کند که با ابنسته که به نون دوم و فوقانی بجیم گذشت اشارهٔ (الف) کرده ایم و با خان آرزو اتفاق داریم که در (الف) تحریف را و یافته صحیفاست که سند استعمال این پیش نشد و اگر بدست آید توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی قدیم باشد که حالا بزبان معاصرین عجم متروک است و نسبت (ب) عرض میشود که آئیشه بمدوده و تحتانی دوم بمعنی جاسوس و چاپلوس گذشت و ماخذش هم بدرانجا نذکور پس جا دارد که (ب) را مبدّل آئیشه گیریم که الف دوم بدل شد به نون همچون اغل و نغل و آنچه در (ب) معنی الف هم بیان شده قابل نظر است طالب سند استعمال باشیم (اُردو) (الف) دیکھو انبسته (ب) دیکھو انبسته اور آئیشته۔

انین بقول برہان بروزن زرین ظرفی باشد از سفال مانند سبو و خمچهٔ بزرگے که دوغ را در آن کنند و بجنبانند تا روغن از ماست جدا شود۔ صاحب ناصری فرماید که همین لغت در ممدوده هم گذشت صاحب جامع گوید که این را بترکی نهره بکسر اول نام است **مؤلف** عرض کند که ما در ممدوده صراحت کامل کرده ایم و آن بر دو معنی شامل است و در ینجا اہل تحقیق بر معنی دوش قناعت کرده اند۔ و این ظرفی است خاص همچو دیگر ظروف حصهٔ زیرینش پهنا و عریض باشد تا بر زمین قرار گیرد چون دوغ درین ظرف ریزند و شیر زننده را در وحرکت دهند آوازے می بر آید از دوغ و شیرے که داخل آنست بدینوجهه که انین لغت عرب است

بمعنی نالہ و نالہ کردن۔ جا دارد کہ این را بمعنی خاص مقرر کردہ باشند۔ وانچہ شیر زنہ را ہم بالف ممدودہ آئین گفتہ اند بہ ہمین سبب باشد (اُردو) وہ برتن جس مین وہی یا دودھ ڈالکر ہلاتے ہین اور مسکہ نکالتے ہین۔ مذکر دیکھو آئین۔

الف مقصورہ باواو

او بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل و سکون ثانی ضمیر غائب است نسبت بہ ذوی العقول چہ غیر ذوی العقول را آن گویند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ محل نظر است چرا کہ آن اسم اشارت است و او ضمیر غائب و ہم او بر آن فرماید کہ آن باشار الیہ جمع شود چنانکہ آن گروہ و کلمۂ او بامرجع جمع نگردد مولف عرض کند کہ تخصیص او باذوی العقول در محاورۂ عجم باقی نماند ضعیف است کہ محققین زباندان ذکرش نکردہ اند (مولانا غزالی ۵) چرخ فانوس خیال و عالمی حیران در او ہمرہان سیون صورت فانوس سرگردان در او ؛ (اُردو) وہ بقول آصفیہ ہندی ضمیر غائب۔ اسم اشارہ بعید۔ وہ حرف جو غائب یا بعید کے اشارہ کے واسطے بولا جاتا ہے۔

اوا بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن ہوا (۱) بمعنی آواز باشد و (۲) بمعنی ابا ہم کہ بمعنی شوربا و آش گذشت (مولوی معنوی ۵) اے شمس تبریزی بگو سر شہان شاہ خوبہ کو رنگ و بوے و گفت و گو از شمس بشنو این اوا ؛ صاحبان جہانگیری و سراج بر معنی اوّل قانع و خان آرزو در سراج صراحت مزید کند کہ مخفف آوا بممدودہ باشد و آن مخفف آواز است مولف گوید کہ بمعنی دوم این را مبدّل آبا خیال کنیم کہ باے موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب و آو۔ (اُردو) (۱) دیکھو آواز (۲) دیکھو آبا کے دوسرے معنی

واجبس | بقول صاحب شمس بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی روزگار و زمانه و (۲)
ہمیشہ (۳) قسمی از طعام ۔ حیف است کہ سندے پیش نشد و دیگر کسی از محققین فرس ذکر
ین نکردہ ۔ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند ۔ مجرد بیانش اعتبار را نشاید و ماخذ این ہم
ہیچ بفہم نمی آید ۔ (اُردو) (۱) روزگار ۔ زمانہ مذکر (۲) ہمیشہ (۳) غذا کی ایک قسم ۔

واخ | بقول صاحب شمس با واو مفتوح لغت فارسی است بمعنی آہ ۔ حیف است کہ
سندے پیش نشد و دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند ۔ البتہ این
لغت بہمین معنی در ممدودہ گذشت (اُردو) دیکھو آواخ ۔

وار | بقول برہان بفتح اوّل بر وزن شرار بمعنی (۱) دفتر (۲) حساب دیوانی و (۳)
بضم اوّل گرما و ہوائے گرم ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان کہ در ممدودہ گذشت ۔ صاحب
جامع بذکر معنی اوّل گوید کہ (۴) دیوانخانہ ملوک ہم و (۵) ریزۂ آہن کہ در ہنگام نعل کردن
اسپ بیفتد و ذکر معنی سوم ہم کردہ ۔ صاحب جہانگیری از معنی دوم ساکت و در معنی چہارم
تخصیص ملوک ندارد و نسبت معنی پنجم فرماید کہ بقول بعض فرہنگہا با ممدودہ صحیح است
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید کہ آوار بمعنی سوم یعنی گرما و آفتاب لغت
عرب است ۔ مولف عرض کند کہ ما تحقیق کامل معنی اوّل و دوم این در ممدودہ کردہ ایم
ممدودہ و مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است ۔ و معنی چہارم مجاز معنی اوّل
باشد و ماخذ معنی پنجم ہیچ متحقق نمی شود کہ صلاحیت مجاز ہم ندارد و تحقق است کہ این
مبدّل آبار باشد بمعنی دوم و آوارہ کہ می آید مبدّل آبارہ بزیادت ہائے نسبت

بمعنی منسوب بحساب وکنایہ از دفتر حساب و دیوان ملوک - اندرین صورت باید کہ بمعنی اول این را مخفف اوآرہ دانیم دخان آرزو درست گوید کہ بمعنی سوم لغت عرب است - صاحب منتخب اللغات ہم ذکر این کردہ (اُردو) (۱) حساب کا دفتر - مذکر (۲) حساب - مذکر - (۳) گرما - گرم ہوا - تابستان - مذکر (۴) دیوانخانہ - پادشاہی دیوان - مذکر - (۵) لوہے کا بُرادہ اور لوہے کے ریزے جو نعل بندی کے وقت ریتنے اور صاف کرنے سے گرتے ہین - مذکر -

اوارہ بقول برہان بروزن شرارہ (۱) دفتر حسابی کہ حساب ہاے پراگندہ را دران نویسند و درین زمان آن دفتر را اوآرجہ گویند و (۲) بمعنی دار الامارہ ہم کہ بارگاہ ملوک وسلاطین باشد و (۳) ریزۂ آہنی نیز کہ در وقت سوراخ کردن نعل اسپ فرو ریزد و (۴) بضم اول گرما و ہواے گرم - و بقول ناصری وجامع وجہانگیری وسراج مرادف اوآر کہ بدون ہاے ہوز در آخر گذشت صاحب سروری گوید کہ بروزن ستارہ و از معنی چارم ساکت (حکیم فردوسی ۱۵) دو صد درج پرطوق و یارہ ہمہ ؛ کہ بُد نام شان در اوارہ ہمہ ؛ (شہید ۵۲) ہمے فزونی جوید اوارہ برافلاک ؛ کہ تو بہ طالع میمون در ان نہادی پاے ؛ مولف گوید کہ مبدل آبارہ باشد و در مد و دہ ہم گذشت و تحقیق ما ہمین است کہ آبار بمعنی حساب اصل است و اوآر بواو دوم مبدلش ہمچون آب و آو و چون ہاے نسبت در آخر زیادہ کردند آبارہ و اوآرہ بمعنی فرد حساب شد کہ بوسیلۂ آن حسابات پراگندہ را جمع کنند و فی زماننا اوآرجہ نام دارد و معنی دوم

مجاز آن و غرابت معنی سوم را بر آوار نوشتیم	بدین معنی در کلام فرس بنظر آید توانیم عرض کرد
وحقیقت معنی چارم ہم ہمدر انجا مذکور کہ بدینمعنی	کہ ہاے زائد است کہ بر آوار . یادہ کردہ اند
لغت عربی زبان است اگر استعمال این	دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو آوار ۔

اواریدن بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) بمعنی گواریدن (۲) خوردن ۔ دیگرکسی از محققین مصادر فارسی ذکراین نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل گواریدن است کہ بہمین معنی می آید کاف فارسی بالف بدل شد ہمچون گرگنج و آرگنج و اگر این را مصدر آوار قرار دہیم جا دارد ولیکن استعمال این در کلام فرس یافتہ نشد (اُردو) دیکھو آواریدن کے پہلے اور دوسرے معنے ۔

اوارین بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بروزن شیاطین ۔ زشت و بد را گویند چنانکہ پرآرین خوب و نیکو را ۔ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ دال مہملہ دوم بعوض واو بجایش گذشت و ماخذش ہمدر انجا مذکور ۔ باشد کہ واو بعوض دال مہملہ بوجہہ عدم علم ماخذ تحریف است یا این را در فارسی قدیم اسم جامد گیریم بمعنی زشت و بد و جا دارد کہ مرکب باشد از لغت سنسکرت آوار و وار کہ ہر دو بمعنی تعویق و درنگ آمدہ کذا فی الساطع ۔ فارسیان تحتانی و نون نسبت بر وزیادہ کردند کہ بمعنی منسوب بہ درنگ و تعویق شد و مجازاً بمعنی بد و زشت استعمال کردند کہ درنگ و تعویق ہم مکروہ است و عجبی نیست کہ این مفرس باشد از لغت عربی اوار کہ بقول برہان بمعنی گرمی آتش و گرمی آفتاب است فارسیان بزیادت حروف نسبت در آخرش بمعنی زشت و بد استعمال کردند و این اقوی است (اُردو) بُرا ۔ بد ۔

اوام | بقول برہان وجامع وسراج بروزن عوام (۱) قرض و وام را گویند و (۲) بمعنی
رنگ ولون صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ آن را پام وفام ہم گویند
صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (کمال اسمٰعیل ؎) تا درین شہر آمدم از بس اوام پیش
رہے بفروختم کاشانہ را ؎ **مولف** عرض کند کہ وآم بقول برہان بمعنی قرض ودین و
رنگ ولون می آید پس جزین نیست کہ این زیادت الف وصلی مزید علیہ وام باشد
(اُردو) (۱) قرض۔ وام۔ مذکر (۲) رنگ۔ مذکر۔

اوبار | بقول برہان بفتح اوّل بروزن اقسار چیزے بگلو فرو برندہ وبلع کنندہ و
ہر چیزے کہ فرو رود یعنی بلع شود وہر جانورے کہ جانور زندہ را فرو برد گویند اوبارید
و بمعنی آتش غالب و زہر مہلک و بمعنی خانہ وسرا و امر بفرو بردن و بیرون افگندن
و بضم اوّل نالہ وزاری۔ صاحب سروری ہم ذکر بعض معانی بالا کردہ۔ خان آرزو در
سراج بحوالہ قوسی گوید کہ لفظ اوبار اکثر باژدہا و نہنگ اطلاق می کنند یا بچیزے کہ بآنہا
نسبت داشتہ باشد و بحوالہ برہان ذکر دیگر معانی ہم کند **مولف** عرض کند کہ بتحقیق ما اوبار
(۱) بمعنی ہر چیزے کہ فرو رود یعنی بلع شود اسم جامد فارسی زبان است و (۲) بمعنی آتش غالب
و (۳) بمعنی زہر مہلک ہم اسم جامد باشد مجاز دارد کہ لغت عربی ابارہ تو را در وضع این دخلی
باشد کہ بقول منتہی الارب بمعنی ہلاک گردانیدن آمدہ و (۴) بمعنی خانہ وسرا و (۵) بمعنی
نالہ وزاری ہم اسم جامد است و ہمین است اسم مصدر اوباردن و اوباریدن کہ می آید
و (۶) امر ہر دو مصادر مذکور ہم و معنی مفعولی بیان کردہ محققین نتیجہ ترکیب امر با اسمی است

ن کند پس نباید کہ بمعنی فاعلی را بر مجبر و لفظ او بار قائم کنیم (میر معزی ؟) بیچید
ز ول شاہان جہان ٭ کہ خدنگ جگر او بار تو چون شاہین است ٭ (خاقانی ع)
ب او باریدن آہنگ اعدا داشتہ (اُردو) (۱) نگلی ہوئی چیز (۲) تیز آگ ۔ موہنث
نش (۳) مہلک زہر ۔ مذکر (۴) گھر ۔ مذکر (۵) گریہ ۔ مذکر ۔ رونا بمعنی حاصل بالمصدر
) اوبار دن ۔ اوباریدن کے تمام معنوں میں امر ۔

) **اوباردن** (الف) بقول موارد بمعنی چیزے تمام ناچاویدہ در گلو فرو بردن
اوباریدن و نسبت (ب) فرماید کہ (۱) مرادف (الف) و (۲) بمعنی افگندن
الہ وزاری کردن ۔ صاحب نوادر ذکر (الف و ب) کردہ ہر دو را مرادف یکدیگر
ل گوید و از معنی دوم و سوم (ب) ساکت ۔ صاحبان برہان و جامع و سروری
یہ معنی (ب) کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل (ب) فرماید کہ (الف)
ا وست ۔ صاحب بحر نسبت (ب) گوید کہ کامل التصریف است و مضارع
بارد و اتفاق اہل تحقیق برین است کہ (ب) بمعنی اوّل و دوم بالفتح و بمعنی سوم
ست ۔ **مولف** عرض کند کہ ماخذ یعنی اسم مصدر این ہر دو مصادر ہمان اوبار
ت و معنی اوّل و سوم بلحاظ معنی اسم مصدر حقیقی است و معنی دوم مجاز معنی اوّل
ا (الف) مخفف (ب) نباشد بلکہ فارسیان مصدر را بہ دو آئین وضع کنندیکی
، علامت مصدر بر اسم مصدر ہمچون (الف) و دیگرے بزیادت یائے معروف
مت مصدر چنانکہ (ب) بصورت آخر را مخصوص بمصادر جعلی کردہ اند و (ب)

را اسم مصدر جعلی نام نہادہ اند - ما عرض کنیم کہ (الف و ب) ہر دو مصدر اصلی است کہ وضع شدہ است از اسم جامد فارسی زبان و بحث کاملش بر لفظ (اسم مصدر) کردہ ایم و بہ تحقیق ما ہر سہ معنی بالا در ہر دو مصدر باشد کہ مرادف یکدیگر است و ہر قدر اسناد کہ برای ہر دو بدست آمد در ہمہ آن استعمال اسم فاعل ترکیبی و مضارع است معنی اوّل و آن متعلق بہر دو مصدر باشد کہ امر ہر دو اوبار آمدہ و مضارع ہر دو اوبارد (سیر معزی سلہ) سبک شدند سراسیمہ آن سپاہ گران ؛ ز تیر شاہ و زپیلان مست جان اوبار ؛ (ولہ سلہ) رای ہر یک عالم آرایدہمی چون آفتاب ؛ تیغ ہر یک دشمن اوبار دہمی چون اژدہا ؛ (اُردو) الف و ب (۱) بے چبائے نگلجانا (۲) ڈالنا (۳) ر و نا -

اوباش | بقول برہان و جامع بروزن افراش مردم عامی ہیچ نفہمیدہ و بیسر و پا و جلف و بسیار خود و متعصب - وارستہ فرماید کہ (۱) لغت عرب است بمعنی مردم مختلط جمع بوش بخلاف قیاس و فارسیان بمعنی مفرد استعمال کنند مولف عرض کند کہ در استعمال فرس بمعنی جمع ہم بنظر آمدہ - صاحب منتخب کہ محقق عربی زبان است می فرماید کہ بمعنی مردم فرومایہ و درآمیختہ از ہر طائفہ را گویند (نعمت خان عالی سلہ) ہیچکس را در ان مباد معاش ؛ تا کہ ہستند این چنین اوباش ؛ (والہ ہروی سلہ) گلی از جملہ گلہای خراسان دیدم ؛ گفت رندم من و شلاّقم و اوباشم من ؛ (۲) بہ تحقیق ما اسم مصدر اوباشتن کہ می آید و این فی الحقیقت مبدل اوبار است کہ رای مہملہ بہ شین معجمہ

بدل شد ہمچون انگاردن و انگاشتن و آغاردن و آغاشتن۔ اندرینصورت معنیٔ مرادف اوبار باشد و مجازاً بمعنی پُر و آموده (اُردو) (۱) اوباش بقول امیر (عربی) بدچلن آواره۔ دیکھو الوط (۲) پُر۔ بھرا ہوا۔

اوباشتن بروزن برداشتن بقول صاحب موارد (۱) بمعنی پُر کردن و آگندن چنانکہ بیاب فرہنگ منظومہ گوید ؏ ہست اوباشتن چہ انگندن ٭ معنیٔ دیگرش چہ آگندن ٭ و صاحب بحر این را سالم التصریف گفتہ کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و صاحبان سروری و برہان و جہانگیری ہم ذکر این کرده اند۔ مؤلف گوید کہ اسم مصدر این ہمان اوباش است کہ گذشت۔ فارسیان علامت مصدر (تن) را بر لفظ اوباش زیادہ کرده مصدرے ساختند قیاسی و محققین مصادر این را مصدر اصلی نام نہاده اند و ما بر لفظ اوباش ذکر ماخذش کرده ایم۔ و صراحت اصول مصادر بر (اسم مصدر) گذشت (اُردو) بھرنا۔

(۲) اوباشتن بقول صاحب موارد بمعنی افگندن و صاحبان بحر و برہان و سروری و جہانگیری ہم ذکر این معنی کرده اند مؤلف گوید کہ مبدل اوباردن است کہ رائے مہملہ بشین معجمہ بدل شود چنانکہ انگاردن و انگاشتن و آغاردن و آغاشتن و باین معنی مجاز معنیٔ اوّل باشد چہ پُر کردن چیزے از دست افگندن آنچیز است در چیزے (اُردو) دیکھو اوباردن کے دوسرے معنی۔

(۳) اوباشتن بقول صاحب موارد چیزے تمام ناجاویده در گلو فرو بردن۔ صاحب نوادر ہم ذکر این معنی کرده و صاحب سروری فرو بردن نوشتہ و از حکیم اسدی سند آورده

۵ نهنگی تو کاندر نکو داشتن ٭ ندانی مکافا
جزا و باشتن ٭ مؤلف گوید که همان مرادف
اوباردن و مجاز معنی اوّل که ناچاویده به گلو
فرو بردن ہم مماثل پر کردن چیزے باشد
(اُردو) دیکھو اوباردن کے پہلے معنی۔

اوباشه | بقول برہان که بر لفظ آباشه
ذکر کرده (۱) مرادف آباشه که گذشت
و ازان معلوم میشود که بضم اوّل است
با حقیقت ماخذش ہمدرانجا ذکر کرده ایم و
(۲) بقول نوادر بمعنی چیزے تمام ناچاویده
در گلو فرو بردن مؤلف گوید که اوباشه
بالفتح حاصل بالمصدر اوباشتن باشد
بهمه معانیش و تخصیص بهار بیک معنی جز این
نباشد که استعمال این بدیگر معانی از نظرش
گذشت (اُردو) (۱) دیکھو اباشه (۲)
اوباشتن کا حاصل مصدر تمام معنوں میں۔

اوباشی | بقول انند بحواله فرہنگ
فرنگ بالفتح و کسر شین معجمه بتقیدی و آوارگی
و مشغول بودن بلهو و لعب و مانند آن۔
دیگر کسی ذکر این نکرد۔ مؤلف گوید که یاے
مصدری بالفظ اوباش لاحق کرده اند
چنانکه تونگری و درویشی (اُردو) اوباشی
بقول صاحب آصفیه۔ اسم مونث۔ عربی۔
بمعنی بدچلنی۔ عیاشی۔

اوبردن | بقول صاحب بحر بر وزن افشردن۔ ناچاویده فرو بردن۔ سالم
التصریف است که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب انند ہم ذکر این کرده
مؤلف عرض کند که مخفف اوباردن است بحذف الف دوم بهمه معانیش و
تخصیص صاحبان لغت بر یک معنی جز این نباشد که استعمال دیگر معانی از نظرشان
گذشت محققین مصادر این۔ امصدر اصلی میگویند و باصول ما که صراحتش بر اسم مصدر

کردہ ایم قیاسی وحاصل بالمصدر این اوبر باشد مخفف اوبار کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو اوباردن۔ اوباریدن۔

اوبرم بقول صاحب شمس لغت فارسی است بمعنی چنگ مطربان۔ دیگر کسی با او نسبت جز این نیست کہ اسم جامد باشد و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چنگ بقول صاحب آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ ایک قسم کا باجا۔

اوبس بقول برہان بضم اول وکسر ثالث بروزن مونس خویش و پیوند و قرابت را گویند و صاحب ناصری گوید کہ در برہان دیدہ شد اما در فرہنگہا نیافتہ ام مولف گوید کہ صاحب جامع کہ از اہل لسانست ذکر این کردہ و ہم صاحب جہانگیری کہ از محققین ہند است این را ذیل لغات ژند و پاژند در خاتمہ کتاب آوردہ۔ بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم باشد و حالا بر زبان معاصرین عجم غیر مستعمل۔ قیاس مقتضی آنست کہ فارسیان قدیم این را از لغت سنسکرت (آپس) مفرس کردہ اند کہ بقول صاحب ساطع بمعنی قرابت و خویشی آمدہ۔ کتابت این بقاعدۂ رسم الخط قدیم بد و الف (اا پس) بود فارسیان بقاعدۂ خود این را (اوبس) خواندند چنانکہ زبان را از بون و آن را اون خوانند۔ پس ازان بے خبران ماخذ بالکاے سماعت دخلی در رسم الخط ہم کردند۔ و تبدیل الف بہ واو ہم میشود چنانکہ تاغ را توغ کردند و تبدیل موحدۂ عربی با فارسی ہم پیش ایشان درست است ہچون تپ و تب و اسپ و اسب و تلفظ معاصرین ہم دائما باے فارسی را عربی ظاہر می کنند۔ پس قرین قیاس است کہ لغت اوبس

مفرس آپس باشد و اختلاف حرکات کہ فتح موحدہ بکسرہ بدل شد چیزے نیست واللہ اعلم
(اُردو) قرابت بقول آصفیہ۔عربی۔ اسم مونث۔ رشتہ داری۔ یگانگت۔ رشتہ۔ ناتہ
اوبلیسک بقول صاحب رہنما بمعنی منار یعنی جاے بلند کہ بران چراغ افروزند
حیف است کہ تصریح حلیہ لفظ نکردہ محاورہ معاصرین عجم است ماخوذ از سفرنامہ
ناصرالدین شاہ قاچار۔ جا دارد کہ مفرس است از زبان فرانسیس۔ ولیکن اقوے
آنست کہ فارسیان از لغت بسلیک مفرس کردہ باشند کہ بقول صاحب لغات
ترکی بمعنی بادبان کشتی است و فارسیان بمشابہت بادبان با مینار بتصرف خفیف
استعمال این براے مینار کردہ اند و زیادت واو بعد الف موافق قیاس است
ہمچون افتاد و اوفتاد و تقدیم و تاخیر سین مہملہ و تحتانی از قبیل قلب بعض باشد کہ در
زبان فرس یافتہ میشود چنانکہ اغلدہ و الغدہ و افزار و افراز واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
(اُردو) بقول آصفیہ مینار (صحیح عربی منار) اسم مذکر۔ تھم۔ لاٹھ۔ فیل پایہ۔ مسجد کی
دو نون لاٹھین۔ مولف کی راے مین اسکا ترجمہ لیٹ ہوس یعنی وہ مینار جسپر روشنی ہو۔
اوپچہ بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و باے فارسی موقوف
و فتح جیم فارسی لغت زبان فارسی است بمعنی افسر دار الحکومت۔ دیگر کسی از محققین
فرس باو نیست۔ مولف گوید کہ این مرکب است از اوپ و چہ۔ اوپ
بقول صاحب لغات ترکی بمعنی بوسہ و چہ کلمۂ تصغیر است کہ فارسیان با لغات فرس
استعمال کنند ہمچون باغچہ و طاقچہ پس معنی لفظی اوپچہ بوسۂ خرد است۔ و این خیر میدہد

از رسم و آئین ملک فارس کہ حاضرین بارگاہ شاہی بر زمین بوسہ دہند و حاضرین بارگاہ حکام بر دست حاکم بوسہ می زنند یا دست خود را بوسہ دادہ بر سینہ کنند و پشت را خم دہند۔ پس ازین دو قسم تعظیم مخاطب۔ اوّل الذکر را مرتبۂ اعلیٰ است و آخر الذکر را مرتبۂ ادنیٰ۔ اعلیٰ مخصوص است با سلاطین و ادنیٰ مخصوص بہ افسر دار الحکومت کہ نائب پادشاہ باشند۔ فارسیان افسر دار الحکومت را اوچچہ گفتند و این مجاز باشد کہ علامت تعظیم را برائے صاحب تعظیم استعمال کردند۔ وجائز دارد کہ فارسیان اوچی را کہ بقول صاحب ساطع در ہندی زبان بمعنی سلاح پوش است بہ تبدیل ہائے ہوز بہ تحتانی اوچچہ کردند ہمچون شائگان و شاہگان و خوے و خود افسر دار الحکومت را کہ سلاح پوش می باشد اوچچہ نام نہادند و این اقوی است (اُردو) دار الحکومت کا افسر۔ صاحب آصفیہ نے افسر کا ذکر کیا ہے۔ عربی اسم مذکر۔ سردار۔ عہدہ دار۔

اوچچہ خانہ استعمال بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی حراست گاہ و پاسبان خانہ و (۲) بمعنی طلایہ۔ مولّف عرض کند کہ این لغت مرکب است از اوچچہ و لفظ خانہ و ما صراحت ماخذ اوچچہ بجایش کردہ ایم معنی اوّل موافق قیاس است و معنی دوم دور از قیاس زیرا کہ طلایہ بالفتح فوجی را گویند کہ بشب حفاظت شہر و لشکر کند و جز این نیست کہ استعمال این بہ مجاز باشد حیف است کہ دیگر محققین فرس ازین لغت ساکت اند (اُردو) محبس بقول صاحب آصفیہ (عربی)

اسم مذکر۔ جیل جیلخانہ۔ بندی خانہ۔ قیدخانہ (الخ) پہرہ کا مقام۔ (۲) طلایہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر (اصل طلائع) وہ	فوجی گروہ جو رات کو شہر یا اپنے لشکر کی چوکسی کرے۔ روند۔ قراول گشت۔

اوپرا بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہ کہ بزبان انگریزی ڈراما گویند و صاحب بول چال این را بمعنی نغمہ و سرود و رقص نوشتہ گوید کہ این مفرس اوپیرا است کہ لغت زبان انگلیسی باشد۔ **مولف** گوید کہ قول صاحب بول چال نسبت تفریس درست می نماید کہ تحتانی را حذف کردند و بس معنی بیان کردۂ او درست نیست ما را اتفاق است با صاحب روزنامہ کہ معاصرین عجم تصدیقش کنند و ترجمۂ لغت انگلیسی ہم ہمین است۔ (اردو) ناٹک سال بقول صاحب آصفیہ سنسکرت۔ اسم مذکر۔ ناچ گھر۔ تماشا گاہ۔ تھیٹر۔

اوپرا و بالہ اصطلاح بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہ و صاحب بول چال بمعنی رقص و سرود نوشتہ **مولف** گوید کہ قول صاحب رہنما اقرب بصحت زیرا کہ تحقیق ماخذ اوپرا بجایش کردہ ایم کہ بمعنی تماشہ گاہ گذشت و بال بزبان انگلیسی ترجمۂ رقص است۔ معاصرین عجم ہا ے نسبت در آخرش زیادہ کردہ با اوپرا مرکب کردند و معنی لفظی این تماشہ گاہ منسوب برقص باشد (اردو) دیکھو اوپرا۔

اوت بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و تاے مثناۃ فوقانی مخفف اود و تو۔ صاحب برہان ہم در ضمیمہ ذکر این کردہ۔ **مولف** عرض کند کہ ما در کلام

قدما استعمال این دیدہ ایم کہ بمعنی او ترا باشد چنانکہ "اوت دشنام داد" یعنی او بتو دشنام داد۔ محققین سلف بر ادعاے خود سندے یافتہ باشند حیف است کہ ذکرش نکردند و جز این نیست کہ آو ضمیر منفصل غائب است و تؔ ضمیر متصل حاضر۔ معاصرین عجم ازین استعمال ساکت (اُردو) وہ اور تو۔ وہ تجھکو۔

او تانگ | بقول صاحب بول چال در استعمال معاصرین عجم مرادف اورانگ کہ می آید و ما حقیقت ماخذ این ہمدرانجا عرض کنیم (اُردو) دیکھو اورانگ۔

او تانیدن | بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی بخواب رفتن و (۲) غنودن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم مصدر این اتان بضم اول است کہ بزبان سنسکرت بر پشت خوابیدہ را گویند۔ صاحب ساطع ذکر این کردہ فارسیان بقاعدۂ ترکی واو باظہار ضمہ آوردند یا واو بعد الف زیادہ کردند ہمچون افتاد و اوفتاد و بزیادت تحتانی و علامت مصدر (دن) مصدرے ساختند کہ باصول ما جعلی است و قیاسی و از تعریفے کہ بر اسم مصدر کردہ ایم تصدیق این میشود کہ اصول ما اقوی است از اصول محققین فرس۔ انچہ صاحب انند بالفتح نوشتہ خلاف ماخذ است۔ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اُردو) (۱) سونا (۲) اونگھنا۔

او تل | بقول صاحب مؤید کہ بذیل لغات فارسی آوردہ میوۂ آویختہ را گویند صاحب شمس ہم ذکر این کردہ حیف است کہ ہر دو محققین از حلیۂ لفظ ساکت اند۔

مولف گوید کہ این لغت ماخوذ است از تازی کہ بقول انند بمعنی پرشکم آمدہ وچون دربری شکم شکم آویختہ میگردد لہذا میوۂ آویختہ را نام نہادہ اند (اُردو) لٹکا ہوا میوہ۔ مذکر۔

اوتنگ بقول ہفت بفتح اول وفتح مثناۃ فوقانی وکاف فارسی بمعنی ریسمانی کہ قبا ولنگ وامثال آن بران اندازند وگاہی خوشہ ہاے انگور ہم بدان آویزند **مولف** گوید کہ این لغت ماخوذ باشد از اُتنگ کہ بقول صاحب ساطع لغت سنسکرت است بضم ہمزہ وتشدید تای فوقانی بمعنی بلند وعالی وچون ریسمان مذکور بربلندی می باشد لہذا فارسیان بتصرف لفظی نامش نہادند یعنی فوقانی مشدد را مخفف کردہ بعد الف واو زیادہ کردند (چنانکہ افتاد واوفتاد) وبرین تقدیر باید کہ بالضم باشد زیرا کہ واو زائد بقاعدۂ ترکی کہ اکثر در فارسی زبان مروج است علامت ضمۂ فوقانی باشد کہ در لغت سنسکرت بود وانچہ محقق فاضل بفتح اول آوردہ تحقیق او باشد حیف است کہ از محققین فرس۔ دیگرے ذکر این نکرد وترجمۂ این در عربی معلاق است وآونگ وآوند کہ در ممدودہ گذشت مرادف این باشد ومعاصرین عجم ہمین مقصود را از رسن جامہ ومجرد رسن ہم گیرند بقرینۂ بیان وچیزے کہ براے ہمین مقصد از چوب سازند کہ درین روز ہا زیر استعمال است آنرا معاصرین عجم چوب رخت گویند کہ تفصیلش بجاے خودش می آید۔ (اُردو) الگنی بقول صاحب آصفیہ۔ ہندی اسم مونث۔ وہ رسی جو کپڑے لٹکانے کے واسطے مکان کے اندر باندھ لیتے ہیں۔

اوتو بقول معاصرین عجم آلہ ایست آہنی کہ تعریفش برا وتی می آید کہ گاذران وخیاطان آن را بر آتش گرم کنند وبوسیلۂ آن شکن جامہ وبلندی نشان دوخت را دور کنند وبقول صاحب

نیز این لغت ترکی است و مرادف اوتی و ہر دو در ترکی زبان ترجمۂ کموۃ است و بعربی آل
ا[illegible] اسند کہ بدان داغ نہند۔ فارسیان اگرچہ استعمال این در فارسی زبان کر[illegible]
معاصرین عجم ہم حالا بر زبان دارند ولیکن مخصوص است برائے معنی اوّل الذکر۔ و ما بر لغت
اوتی ذکر ماخذش کردہ ایم کہ از اوت مرکب است و واو آخر درینجا برائے نسبت باشد
بمعنی منسوب بہ آتش (اُردو) دیکھو اوتی۔

اوتی بقول صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل و کسر فوقانی لغت فارسی است
آہن گرم کہ بدان داغہائے جامہ دور و محو کنند۔ مؤلف عرض کند کہ مفرس است از لغت
ترکی کہ اوت بقول صاحب لغات ترکی بمعنی آتش است۔ فارسیان یائے نسبت در آخرش
زیادہ کردہ آلہ را نام کردند کہ خیاطان و گازران آتش داخل آن می گذارند یا بالای آتش
گرمش کنند و بوسیلۂ آن شکن ہائے جامہ و داغہائے آبی دور کنند۔ معنی لفظی این منسوب
بہ آتش است۔ اگرچہ اوتی در ترکی زبان بقول صاحب کنز آلۂ داغ را گویند ولیکن این
ورائے آنست و معاصرین عجم این را اوتو نامند کہ ذکر آن بجایش گذشت (اُردو) استری
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ وہ لوہے یا پیتل کا بطخ کی شکل کا اوزار جسے گرم کرکے
کپڑوں کی سلوٹیں مٹاتے یا سیون بٹھاتے ہیں۔

اوج بقول صاحب برہان بفتح اوّل بروزن موج معرب اوگ است کہ بکاف فارسی
می آید (۱) مقابل حضیض باشد۔ صاحب مؤید بمعنی بلندی گفتہ و صاحب بہار طرف بالائے
چیزے می گوید و فرماید کہ صحیح آنست کہ معرب اُچّ بضم ہمزہ و تشدید جیم فارسی کہ کلمۂ ہندی است

صاحب سخندان وسوار السبیل ہم ہمزبان بہار۔ مولف عرض کند کہ اُچ بالضم وجیم فارسی
بہ تخفیفش لغت سنسکرت باشد بمعنی بلند۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو بعد الف زیادہ کردند
وجیم فارسی بدل شد بہ جیم عربی ہمچون کاچ وکاج وپس ازان جیم عربی بدل شد بہ کاف
فارسی چنانکہ آخشیج وآخشیگ ولجام ولگام وتصرف در اعراب ہم کہ متعلق بہ لب ولہجۂ شانست
یعنی ضمۂ الف بدل شد بہ فتحہ یعنی اوگ مفرس باشد کہ بمعنی بلندی مستعمل شد وتصرف خفیف
در معنی ہم راہ یافت کہ بلند را بلندی کردند واوج معرب این است بقاعدۂ عربی کہ کاف
فارسی بہ جیم عربی بدل شد واین معرب ہم در فارسی مستعمل شد آنچہ صاحبان سوار السبیل و
سخندان وبہار عجم اُچ را بہ جیم مشدد فارسی۔ لغت ہندی گرفتہ اند تسامح کردہ اند بلکہ بہ تخفیف
جیم فارسی لغت سنسکرت است چنانکہ بالا گذشت وآنچہ صاحب منتخب بر لغت اوج اوگ را
ہندی گفتہ سکندری خوردہ وآنچہ اوج را معرب اوجہ خیال میکند واین را انسب واشہر
داند درست نیست زیرا کہ نمید انند کہ اوجہ بمعنی بلند بہ لغت فارسی زبان است ونہ ترکی
وغیر ذلک وجا دارد کہ اوج را لغت ترکی گیریم کہ بقول صاحب لغات ترکی بفتح الف و
ضمۂ واو وسکون جیم بمعنی کف دست است کہ طرف بالای پنجہ باشد وصاحب کنز کہ ہم
محقق لغات ترکی است بمعنی طرف وآخر نوشتہ وصاحب منتخب ہم بصراحت معنی طرف
بالای چیزے گفتہ۔ پس معنی بلندی کہ مروج شد مجاز آن باشد اندرینصورت استعمال
اوج بمعنی بلندی تصرف فارسیان است بر سبیل مجاز وآوگ کہ بہمین معنی بکاف فارسی می آید
مبدل آن بقاعدۂ فارسی چنانکہ ذکرش بالا گذشت واین مفرس باشد واہل عرب از

...ن اوگ بقاعدہ تعریب اوج کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (قاآنی ۵) اوج وحضیض
...ج زیبا واست در بحور ؛ جوش وخروش سیل زابراست دربہار ؛ از ہمین است (۱)
...ج استغنا (۲) اوج اعتبار (۳) اوج ثریا (۴) اوج خورشید (۵) اوج دولت
(۶) اوج زحل (۷) اوج فلک (۸) اوج قدر (۹) اوج کیوان (۱۰) اوج
...دون (۱۱) اوج مدعا (۱۲) اوج میزان (صائب ۱۵) چو مرغ خانگی برگرد آب و
...ہ میگردد ؛ ہمای خوش نشین اوج استغناست تنہائی ؛ (صائب ۵۲) برلب بام خطر
...دان بخواب امن رفت ؛ در بہشتم تا از اوج اعتبار افتادہ ام ؛ در ینجا اوج بمعنی رتبہ مستعمل کہ مجاز
بلندی است (صائب ۵۳) رہ نوردانی کہ چون خورشید تنہا می روند ؛ از زمین پست
...ہ اوج ثریا میروند ؛ (انوری ۵۴) وتد قاف ترا میخ طناب ؛ اوج خورشید ترا سقف
...خیام ؛ (صائب ۵۵) اوج دولت جای بازی ونشاط ولوج نیست ؛ از بصیرت نیست
...ردن برکنار بام رقص ؛ درین شعر ہم استعمال اوج بمعنی مرتبہ باشد بسبیل مجاز ؛ (انوری
۵۶) ہر نماز دگری براثر قوس قزح ؛ درگہی ملتفی افراشتہ بر اوج زحل ؛ (انوری ۵۷)
...لک کوکب است عز الدین ؛ آن نہ کوکب ورای اوج فلک ؛ (انوری ۵۸) نہ اوج
قدر او را ہیچ پستی ؛ نہ بحر طبع او را ہیچ معبر ؛ (انوری ۵۹) ہر کہ سر بر خاک ایوانت نہد
از روی قدر ؛ پایش از تحت الثری بر اوج کیوان آمدہ است ؛ (انوری ۶۰) از
بلندی اوج گردون زیبدت سقف خیام ؛ وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب ؛
(ظہوری ۶۱) تنگ است صحرای رجا پست است اوج مدعا ؛ نکشود ہمت عقدہا از رشتہ

پرواز ما ٭ (انوری ۱۲) بزرگوار اگفتم چو مشتری برجوع ٭ ز اوج اوّل میزان شود بجانۂ
تیر ٭ وجا دارد کہ اسناد ۴ و ۶ و ۹ را متعلق بہ معنی دوم لفظ اوج کنیم کہ می آید۔ (اُردو)
اوج بقول امیر۔عربی۔ مذکر۔ بلندی (صبا ۵) پستی سے اوج خاک مین ملکر بدل گیا ٭
ذرّہ ہی سے لونصیب کا اختر بدل گیا ٭ اردو مین اوج مرتبہ۔ عروج اور ترقی کے معنوں مین بہی
مستعمل ہے (ناسخ ۵) ایک ساعت بہی زمانے مین ہوا ہمکو نہ اوج ٭ آسمان پر کیا ہمارے
بخت کا اختر نہین ٭ صاحب آصفیہ نے لکہا ہے ؛ اوج۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بلندی۔ اونچائی
چوٹی۔ عالی مرتبہ۔ بڑائی۔ عظمت۔ آسودگی۔ بہبودی۔ ترجیح۔ فوق۔
(۲) اوج بقول برہان بلندترین درجۂ کواکب بود وآن نقطۂ ملاقات سطح محدب فلک
باشد از افلاک جزئیہ سبعہ سیارہ باحوامل ایشان وبہار نسبت این فرماید کہ در اصطلاح
نقطہ ایست از فلک خارج مرکز کہ دورترین نقاط است از مرکز عالم و ہر یک از سیارات
اوجی دارد مولف گوید کہ در اصلاح اہل تنجیم نام درجہ ایست مر آفتاب را و ہر یکی را از
سبعہ سیارہ اوجی باشد وگاہی حضیض واین معنی مجاز معنی اوّل است وبس۔ وسند این بدل
معنی اوّل بہ نشان ۵ و ۷ و ۸ گذشت۔ دیگر محققین لغت فرس ازین معنی ساکت اند۔
(اُردو) اوج۔ مذکر۔ کواکب کا سب سے بلند درجہ اور اہل نجوم کی اصطلاح مین ایک
درجہ کا نام ہے جو مخصوص ہے سبعہ سیارہ کے لئے۔
(۳) اوج بقول برہان نام نغمہ ایست از موسیقی۔ صاحب ناصری ہم ذکر این معنی کردہ
مولف گوید کہ در علم موسیقی آہنگ ونغمہ را اوج وحضیض است کہ ہندیان آن را چڑہاو

وا تار گویند یعنی مطربان موافق اصول خود در بعض جا صداے خود را بلند کنند و بعض جا پست پس ہمان بلندی صدا را۔ فارسیان اوج خوانند و این معنی از مجرد لفظ اوج پیدا نمیشود مگر بقرینۂ بیان و بدون قرینہ این را اوج موسیقی یا اوج نغمہ و آہنگ نام است حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و ہر دو محققین بالا از نزاکت بیان ساکت وما از معاصرین عجم تصدیق خیال خود کردہ ایم (اُردو) آلاپ بقول صاحب آصفیہ (ہندی) اسم مونث آواز کا اتار چڑہاو۔ گانے مین سرون کا اونچا کرنا۔ گیت کی اٹھان۔ آلاپ کی دو قسمین ہین ایک روہی یعنی سُرون کا چڑہاو دوسری اَروہی یعنی سُرون کا اتار آپ ہی نے دُوون پر فرمایا ہے کہ گانے کی آواز کا دو چند کرنا۔ الاپ اونچے سر کی آواز اس کی اصل دونا ہے جناب امیر مینائی نے امیر اللغات مین آلاپ کو الف مقصورہ سے لکہا اور فرماتے ہین کہ اس کی اصل آلاپ ہے (سنسکرت کا لغت) اس کے چار لفظ ہین آ۔ نا۔ لے۔ توم انہین چار ونکی اتار چڑہاو سے راگ کی شکل بنانے کو آلاپ کہتے ہین (الخ) پس متحقق ہوا کہ اوج کا خالص ترجمہ دُوون ہے جسکو ہندی مین روہی کہتے ہین۔

اوج برگرفتن استعمال بمعنی بلندی حاصل کردن و بلند شدن است (ظہوری سہ) آسمان برگرفتہ اوج و حضیض ٭ از فراز و نشیب احوالم ٭ (اُردو) بلندی حاصل کرنا۔ (۱۵۳۶)

(الف) **اوج پروازی** استعمال۔ بمعنی بلند پروازی باشد۔ فارسیان استعمال این کنند و از سندے کہ بدست آمدہ است استعمال (ب) **اوج پروازی کردن** پیدا است کہ مصدر اصطلاحی است بمعنی بلند پروازی کردن (عرفی سہ) باز شاہین امیدم اوج پروازی (۱۵۳۷)

کند ؛ لیک شوقم در ہوائے وصل شہبازی کند ؂
(اُردو) (الف) اردو میں بلند پروازی کہہ
سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے بلند پرواز کا ذکر
کیا ہے (فارسی) اونچا اڑنے والا، ادب، بلند
پروازی کرنا۔

اوج چیزے بچیزے سودن (مصدر
اصطلاحی) بمعنی رساندن بلندی چیزے بہ چیزے
باشد کنایہ از بلند کردن مرتبۂ آنچیزے۔ صاحب
آصفی ذکر اوج سودن کردہ و از تمثیل پیش
کردہ اش استعمال اوج چیزے بہ چیزے
سودن پیداست (ابوالفرج رونی ؎)
فخر داند رمقام فیروزی ؛ سود اوج ہوا
بہ تیر کلاہ ؛ (اُردو) کسی کا مرتبہ بڑھانا۔

اوج خرام استعمال۔ بقول بہار و انند
معروف مولف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی بلندی خرام دارندہ و بر بلندی روندہ
چنانکہ طالب آملی گفتہ (؎) چون بہمہ وشی ہمت
شدہ ام اوج خرام ؛ چرخ را زیر قدم
آبلہ پنداشتہ ام ؛ (اُردو) اوج خرام
کہہ سکتے ہیں بمعنی بلندی پر جانے والا۔ صاحب
آصفیہ نے بلند پرواز پر فرمایا ہے۔ فارسی۔
صفت۔ عالی دماغ۔ عالی خیال۔ عالی فکر
ہماری رائے میں اوج خرام اس کا مرادف ہے۔

اوج خواستن استعمال۔ بمعنی خواہش بلندی
کردن و بلندی جستن باشد۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ و از بیان معنی ساکت (ابوالفرج ؎) گر نتاز
بر براق ہمتش ؛ اوج خواہد اوج او راکاہ باد ؛
(اُردو) بلندی کی خواہش کرنا۔ بلندی چاہنا۔

اوج دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش کردہ از
معنی ساکت۔ مولف گوید کہ بمعنی بلند کردن و بلندی
دادن باشد (علوی ؎) گرانی را عطایش داد تا اوج ؛
شدہ در آب گوہر تو نشین موج ؛ (اُردو) بلند کرنا۔ بلندی عطا کرنا

اوجدی وارستہ بحوالۂ نصاب ترکی گوید کہ لغت ترکی است بمعنی نیمہ آستین۔ مولف

رش کنندہ در فارسی مستعمل است۔ وصاحبان انند وبہار عجم این را بجاے بے نقطہ آوردہ اند
شاید کہ از غلطی کتابت باشد۔ حیف است کہ ہمہ محققین بالا از صراحت جیم وحاے مہملہ
اکت اند۔ وصاحبان لغات ترکی وکنز وموید ازین ساکت ۔ وسند ہمہ محققین از ہمین یک
مراست (شانی تکلو سے) او جدی پوشیم وپیر خرقہ ما آفتاب ؎ دلق ما رانیست عیبی جز
یبانی درست ؎ (اُردو) نیمہ آستین ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مونث ۔ آدھی آدھی
آستینون کی مرزئی ۔

وج ساے | اصطلاح ۔ صاحبان بہار
وانند ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی
اکت ۔ مولف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است
مصدر رسائیدن کہ بمعنی لمس کردن آمدہ
ن اوج ساے بمعنی بلندی دارندہ وبلندو
رفیع باشد (نظامی سے) دران سنگ بستہ
ز اوج ساے ؎ عمارتگری کرد بسیار
اے ؎ (اُردو) بلند بقول آصفیہ ۔
رسی ؎ اونچا ۔ رفیع ۔ برتر ۔

وج سرو | اِصطلاح بفتح سین مہملہ بقول
احب بحر نام نغمہ ایست از موسیقی ۔ صاحب

اندہم بحوالہ غیاث این را آوردہ مولف گوید
کہ باشد کہ این نغمہ مستقیم وطویل الصوت باشد
وجا دارد کہ ہمان نغمہ را اوج سرو گفتہ باشند
کہ ذکرش بر معنی سوم لفظ اوج گذشت ۔
(اُردو) اوج سرو ۔ فارسی مین ایک خاص
نغمے کا نام ہے ۔ اور ممکن ہے کہ دونون کو
فارسیون نے اوج سرو کہا ہو ۔ دیکھو لفظ
اوج کی تیسری معنی ۔

اوج کشیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی
این را ذکر کردہ از معنی ساکت ۔ مولف گوید
کہ بلند شدن ومرتبت یافتن است وبس

(فیضی ؎) یکتا گہرے کہ چون کشد اوج ٭ دریا شده از وے آسمان موج ٭ (اُردو) بلندی پانا۔

اوج گاه اصطلاح۔ بکاف فارسی بقول بہار معروف۔ مولف گوید کہ قلب اضافت بمعنی محلّ بلندی کنایہ از فلک (ملا طغرا ؎) دو وا افتاده برین اوج گاه ٭ زبینندۂ پنہان چو تار نگاه ٭ (اُردو) دیکھو آسمان۔

اوج گرائیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ مولف گوید کہ قصد و میل بلندی کردن و بلند پرواز شدن باشد (آرزو ؎) آنانکہ اوج عرش گرایند آرزو ٭ بے قامتش ز عالم بالا چہ دیده اند ٭ (اُردو) بلند پرواز ہونا۔ بلندی اختیار کرنا۔ بلندی پر جانا۔

اوج گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از بیان معنی سکوت ورزیده مولف گوید کہ بمعنی بلند شدن است مرادف اوج کشیدن کہ گذشت (واصف بخاری ؎) رفت گر عیسی وادریس ازین ویران دشت ٭ ہر یکی اوج گرفت و دو سہ افلاک نوشت ٭ (ظہوری ؎) بر آستان تو خوش بخت پست اوج گرفت ٭ برای اختر پیشانی آسمان این است ٭ و از ہمین است (۱) اوج گرفتن شہرت و (۲) اوج گرفتن غبار و (۳) اوج گرفتن نغمہ۔ (ظہوری ؎ا) از ہمایونی پروانہ چہ داغ است ہمای ٭ شہرتش اوج گرفت است ببال و پر شمع ٭ (صائب ؎) از زمین اوج گرفتست غبار یکہ مراست ٭ این از سیلی موج است کنار یکہ مراست ٭ (طالب آملی ؎) دیگر سماع صومعہ از ان عرش گشت ٭ ہر نغمہ کہ اوج گرفت از بان ما ٭ (اُردو) دیکھو اوج کشیدن۔

اوج مریخ اصطلاح۔ بقول صاحب عجم

برج اسد۔ وصاحب انند بحوالۂ غیاث نوشتہ
کہ کنایہ از برج اسد کہ محل اوج مریخ است
مولف گوید کہ مرکب اضافی است و مریخ
لغت تازی است در فارسی مستعمل۔ بقول صاحب
منتہی الارب بروزن سکین نام ستارۂ از جملہ سبعہ
سیارہ کہ بر فلک پنجم می باشد و در فارسی آنرا
بہرام میگویند منحوس و دال بر جنگ و خصومت
و خونریزی و ظلم است۔ بخیال ما ہیچ تخصیص باین اصطلاح
نیست بلکہ اوج خورشید کہ شرف آفتاب باشد
کنایہ از برج حمل و اوج مشتری کنایہ از برج
سرطان نیز می توان گرفت و وجہ تخصیص محققین
بالا بذکر این اصطلاح جز این نیست کہ این
در اشعار قدما واقع شدہ است چنانکہ خاقانی
گفتہ ؎ در مرکز مثلث بگرفت ربع مسکون ٭
فریاد اوج مریخ از تیغ مہ صفاتش ٭ پس
محققین ہندی نژاد بشکل تخصیص این را بیان
کردند (اردو) اسد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم
مذکر۔ ایک آسمانی برج کا نام۔

اوج نوردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکرش نمود واز بیان معنی ساکت۔ **مولف**
گوید کہ بلند پرواز شدن و سیر بلندی کردن است
(فیضی ؎) دل اوج نورد و من بہ بنال ٭
کامد ز فلک سروش اقبال ٭ (اردو) بلند
پرواز ہونا۔ بلندی کی سیر کرنا۔

اوجیز بقول ناصری بروزن موریز حقیقت و ماہیت چیزے را (۱) اوچیز۔ بہ جیم فارسی نیز
بہمین معنی است۔ وصاحب انند ہم بحوالۂ ناصری این را آوردہ **مولف** گوید کہ اگرچہ
صاحبان ناصری و انند تصریحے نکردہ اند کہ جیم فارسی است یا عربی اما از طرز بیان
ناصری جیم عربی مفہوم میشود پس این مبدل اوچیز باشد کہ جیم فارسی بعربی مبدل میشود
ہمچون کاچ و کاج و تحقیق ماخذش بر لغت اوچیزے می آید و آنچہ صاحب ناصری بر بنائ

لغت حوالہ برہان واہ ماد برہان نیافتیم۔ (اردو) دیکھو اوچنیر۔

اوچیت پمن | بقول برہان با جیم فارسی و فوقانی و باے فارسی و میم بروزن تغل الکن بلغت ژند و پاژند بمعنی انگشت باشد مطلقاً خواہ انگشت پا و خواہ انگشت دست۔ صاحب جہانگیری درخاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند گفتہ کہ باول مضموم و واو معروف وجیم فارسی مکسور و تاے فوقانی زدہ و باے فارسی مفتوح و میم مکسور و نون زدہ انگشت را گویند وصاحب ہفت بفتح اول گفتہ۔ **مولف** عرض کند کہ اگرچہ این لغت فارسی قدیم و مرکب معلوم می شود اما از ماخذ این خبرے نیافتیم و حالا بزبان معاصرین عجم متروک است وہمان انگشت مستعمل (اردو) دیکھو انگشت۔

اوچراغ سحری است | مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ **مولف** گوید کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسی استعمال کنند کہ از غایت پیری یا شدت مرض قریب بموت شدہ باشد چنانکہ چراغ در وقت سحر بے رونق و بے کار می شود کہ خود بخود بوجہ ختم روغن آثار خاموشی پیدا میشود و فروغ باقی نماند و اگر باقی باشد در روشنی سحر بے فروغ می نماید و متقاضی آن کہ او را بکشند (اردو) "وہ تو چراغ سحری ہین"۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے (چراغ سحری ہونا) پر فرمایا ہے کہ کوئی دم کا مہمان ہونا۔ مرنے کے قریب ہونا۔ قریب الزوال ہونا۔ اخیر وقت ہونا۔

اوچہ | بقول برہان بفتح اول و فتح جیم فارسی مشدد نام شہری و مدینہ ایست۔ صاحب سراج فرماید کہ آن قصبہ ایست از ملتان کہ حضرت مخدوم جہانیان و سید جلال بخاری

در آنجا توطن گرفته اند و اولاد و احفاد ایشان در آنجا موجود۔ پس این لفظ هندی است
نه فارسی مؤلف گوید که دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و ما اتفاق داریم با صاحب
سراج (آرزو) اوچه ایک شہر کا نام ہے۔

اوچنیر | بجیم فارسی بقول ناصری که بذیل
اوجنیر (به جیم عربی) نوشته همان اوجنیر است
که بجایش گذشت و تحقیق این بر اوچنیرے
می آید (آرزو) دیکھو اوچنیرے۔

اوچنیری | بقول برهان بازاے ہوز
بروزن موسیقی (۱) ماهیت و چگونگی چیزے
باشد صاحب ناصری بذیل اوجنیر ذکر این
کرده فرماید که اوچنیریان جمع آنست صاحبان
جامع و انند هم ذکر این کرده اند و خان آرزو
در سراج بحواله برهان ذکر معنیش نموده ظاهر
صحیح من حیث القیاس در اصل اوچه بدون
یاے تازی باشد که ترجمه ماهی است لهذا نون
یاے نسبت که افاده معنی مصدری کند زیاده
کرده باشند و زیادت زا درین صورت وجهی
ندارد مگر آنکه گویند از عالم مروزی است
هنوز هم براے تحتانی اول وجهی نیست یا آنکه
گوئیم که مخفف (اوچه چنیرے) باشد انتهی کلام
مولف عرض کند که خان آرزو۔ غور نفرمود
که یای نسبت وراے یای مصدری است
و از یاے نسبت معنی مصدری اصلا پیدا
نمیشود۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید که
یای نسبت بآخر اسم متصل گشته مفید معنی
اسم فاعل یا اسم مفعول بود و دلالت کند
بر چیزے که بآن منسوب باشد۔ چنانکه هندی
و سندی وغیره بخلاف یای مصدری که
باسم صفت لاحق شده فائده معنی مصدری
دهد۔ چنانکه تونگری و درویشی و مثله پس محقق
شد که یای نسبت مفید معنی مصدری نباشد

بن چرا نگوئیم که چنانکه اہل عرب (ماہی)
ا ماہیت کردند فارسیان ہم (اوچه چیز)
آکه ترجمهٔ (ماہیَ) باشد بزیادت یاے
حدت (اوچه چیزے) کردند و یک جیم فارسی
ہاے ہوّز حذف شده (اوچیزے) باقی ماند
درین صورت مرادف اوچیز باشد بزیادت
ے وحدت۔ صاحب سفرنگ دساتیر ہم
بر این کرده پس باید که تحتانی آخره را
ہول گیریم۔ و (۲) جا دارد که تحتانی آخر
در (اوچه چیزے) یاے نسبت گیریم بمعنی
احب ماہیت۔ صاحب سفرنگ دساتیر و
ر این ہم کرده۔ اندرینصورت تحتانی آخر
ا معروف خوانیم بالجمله فارسیان (اوچیزی)
بمعنی ماہیت استعمال کرده بقاعدهٔ خود
یادت الف ونون جمع در آخرش (اوچیزیان)
ند که ذکرش می آید و (اوچیز) که گذشت مخفف

(اوچه چیز) بدون تحتانی در آخر۔ و
اوچیز که به جیم تازی بجایش گذشت
مبدل (اوچیز بجیم فارسی) باشد زیرا که جیم
فارسی به تازی بدل شود ہمچون کاچ و کاج
و تپ و تب (اردو) (۱) ماہیت بقول آصفیه عربی
اسم مونث۔ حقیقت چگونگی کیفیت (۲) صاحب
حقیقت و ماہیت یعنی حقیقت آگاه۔ ماہیت کا
جاننے والا۔

اوچیزیان | بقول برہان بضم اول بروزن
نوشیروان (۱) بمعنی ماہیات باشد که جمع ماہیت است
و صاحب ہفت نقل بردارش مولف گوید که
ما در بحث (اوچیزی) ذکر حقیقت این کرده ایم
(۲) به تحقیق ما جمع بمعنی دوم (اوچیزے) باشد
نه بمعنی اوّل زیرا که تحتانی دوم (اوچیزی) درین ہم
موجود است پس جمع بمعنی اولش نباشد (اردو) (۱) ماہیتیں
ماہیت کی جمع اور حقائق بمونث۔ (۲) صاحبان حقیقت ماہران حقیقت

جدمی | بقول بہار و انند بحواله نصاب ترکی نیمه آستین مولف گوید که ہمان

اوحدی است که به جیم منقوطه بجایش گذشت۔ ہر دو محققین بالا از صحت لفظ کا۔ نگرفته اند و سندش ہم بہ در انجا مذکور (اردو) دیکھو اوجدی۔

اوخلسمه | بقول بہار بالضم و اشمام واو و خاے معجمه زده و فتح کاف تازی و سین مهمله زده و فتح میم و ہاے غیر ملفوظه (۱) بمعنی از فضلا نام نانے نوشته اند لیکن از اشعار استادان (۲) بمعنی کج و منحرف مستفاد میشود (سندش از طاہر وحید و باقر کاشی بر اخلسمه گذشت) باز گوید که تحقیق آن است که (اوخلسمه نگاه) بمعنی برگشته نگاه است و از زبان دانان شنیده شد انتہی کلامه و خان آرزو در چراغ فرماید که ظاہر الفظ ترکی است و در ترکی اوخ تیر را گویند در نیصورت (۳) بمعنی قیقاج اندازی که تیر باز گشته زدن است باشد۔ صاحب بحر عجم ہمزبان بہار۔ مولف عرض کند که ما حقیقت ماخذ این بر اخلسمه بیان کرده ایم که بدون واو گذشت و (اخلسمه نگاه) ہم بجایش مذکور شد۔ ہر سه محققین بالا این ہر سه معنی را از ہر دو سند طاہر وحید و باقر کاشی پیدا کرده اند و ما صراحت آن بر اخلسمه کرده ایم۔ حاصل انیست که از کلام طاہر وحید معنی اول اصلا پیدا نیست و معنی دوم و سوم از کلام باقر کاشی یافته نمی شود بلکه (اخلسمه نگاه) اصطلاح خاص است که ذکرش گذشت۔ پس دعوی ہر دو محققین بالا نسبت ہر سه معنی بے دلیل و حقیقت این اصطلاح ہمان است که بدون واو دوم گذشت۔ فتامل (اردو) دیکھو اخلسمه

اودا | بقول برہان بفتح اول بر وزن سودا بیونانی کوه را گویند و بعربی جبل خوانند حالا معاصرین عجم استعمال کوه کنند (اردو) دیکھو اغریا۔

اوداسالیون بقول برهان باسین
بی نقطه بالف کشیده وکسر لام وتحتانی
بواو رسیده وبنون زده بیونانی کرفس کوهی
باشد چه اودا بمعنی کوه گذشت وسالیون کرفس
را گویند وتخم آن را فطراسالیون خوانند
چه فطرا بیونانی مطلق تخم را گویند. صاحبان
انند وهفت هم ذکر این کرده اند وکرفس بقول
برهان رستنی باشد که ازان ترشی سازند
یعنی در میان سرکه اندازند وخورند گویند
که تخم آن شهوت مردان وزنان را برانگیزاند
وازین جهت است که زنانی را که بچه شیر
میدهند از کرفس خوردن منع کنند. صاحب
محیط بر ذکر (کرفس جبلی) گوید که بیونانی این را
(اوراسالیون) نام است بخیال ما غلطی
کتابت است که دال مهمله (اودا) را به راے
مهمله (اورا) نوشت زیرا که بیونانی زبان
کوه را (اودا) نامند چنانکه تحقیقش گذشت

وبر کرفس فرماید که معرب از کرفش فارسی است
وبعضی گویند که معرب از کرسب فارسی و
بیونانی کرفسا وسالیون وبسریانی کرفسا
وبرومی باطراخیون وبفرنگی سلری وبهندی
اجمود نامند وآن نباتی است واقسام آن
بسیار است وبحسب مواضع مختلف واز
مطلق آن مراد بستانی است وبرگ آن
مائل بتدویر وشاخهاے آن باریک و
بلندی نبات تا یکذرع وگل آن زرد
وتخم آن تیره رنگ وتند طعم وباخوشبو
مدور وغیر املس وبیخ بزرگ وسیاه رنگ
باریشهاے باریک وقوی تر از سائر
اجزاے آن تخم آن گرم وخشک در اول
دوم مفتح ومحلل ومطیب ومسکن اوجاع
ضماد آن تنها یا با عسل محلل اورام وبا روغن
گل وسرکه تا یک هفته جهت جرب وکذا
مالش برگ آن در حمام مزیل حکه وبانوشادر

جہت تالیل ومنافع بیشمار دارد مولّف گوید کہ بقاعدهٔ فارسی اوداسالیون قلب اضافت سالیون اودا باشد وبس ۔

فارسیان ہر دو لغت یونانی را بہ ترکیب خود استعمال کردہ اند دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو اجمودا اور اکرفس ۔

اوداند وکار اوداند مقولہ ۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ اند وازمحل استعمال ساکت ۔ مولّف گوید کہ فارسیان این مقولہ را بجائی استعمال کنند کہ کارکسی موافق طبیعت دیگرے نباشد وازاستعمال این مقولہ مقصود قائل جزین نباشد کہ کار کنندہ ذمہ دار کار خود است معاصرین عجم استعمال این بزیادت موحدہ کنند کہ موزون میشود یعنی (اوداند وکار او بداند) (اُردو) وہ جانے اس کا کام جانے ۔" دکن میں مستعمل ہے ۔ بعض محققین اُردو کی زبان سے ہم نے سنا ہے ۔" توجانے تیرا کام جانے یہہ اس موقع پر کہتے ہیں جب کہ کسی کا کام اپنے دل کو نہ بھائے ۔ اس سے مقصد یہہ ہوتا ہے کہ کام کرنیوالا اپنے کام کا آپ ذمہ دار ہے ۔

اودر بقول ناصری وجامع وسراج وجہانگیری بروزن صفدر (۱) برادر پدر باشد کہ بعربی عم گویند وصاحب رشیدی گوید کہ (۲) بروزن ومعنی افدر وبرافدر نوشتہ کہ بالفتح برادر پدر وبعضی برادرزادہ وخواہرزادہ گفتہ اند واوّل اصح است ۔ وصاحب مؤید گفتہ کہ بفتح اوّل وسکون ثانی وکسر دال مہملہ برادر پدر ونیز (۳) سلاح وبارہا کہ بر پشت دارند دیگر کسی ذکر معنی سوم نکرد ۔ صاحبان برہان وسروری در بیان اعراب با مؤید اتفاق دارند ۔ مولّف عرض کند کہ ما بر لغت آفدر وآفدرہ

تحقیق ماخذ کردہ ایم کہ آفدر بمعنی پدر و مجازاً بمعنی عم باشد و افدرہ بزیادت ہای نسبت در آخر بمعنی برادرزادہ و خواہرزادہ پس جز این نباشد کہ آودر مبدل آفدر باشد کہ فارسیان فا را بہ واو بدل کنند چنانکہ فرخج و ورخج و فام و وام و جا دارد کہ اصل این پدر باشد کہ باے فارسی بہ واو ہم بدل شود چنانکہ پام و وام و الف اول وصلی است اندریں صورت معنی اول بیان کردہ محققین بالا مجاز باشد و معنی دوم از آودرہ توان گرفت کہ مبدل آفدرہ باشد و لیکن کسی از محققین فرس ذکر آودرہ نکرد پس معنی دوم در لغت آودر اصلا نباشد و برای معنی سوم بیان کردۂ صاحب موید طالب سند باشیم حیف است کہ پیش نشد (اردو) (۱) دیکھو افدر کے دوسرے معنے (۲) دیکھو افدرہ (۳) بوجھہ بقول صاحب آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - بار - وزن - حمل - بوجھا -

اودردن بقول برہان و ناصری و موارد و اننذ بضم اول و ثالث بر وزن بوردن بلغت ژند و پاژند بمعنی مردن و از عالم رفتن باشد صاحب جہانگیری ہم در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ اگرچہ اکثر مصادر ژند و پاژند حالا متروک الاستعمال است و لیکن بہ تحقیق ما ہمہ مصادر موضوع است از اسماے جامد و علامات مصدر بر خلاف تحقیق محققین مصادر فرس و ما صراحت این بر اسم مصدر کردہ ایم - پس شک نیست کہ دین مصدر ہم دن علامت مصدر باشد و اودر اسم جامد فارسی قدیم بمعنی مرگ و جا دارد کہ ماخذ این آتر باشد کہ لغت سنسکرت کہ بقول صاحب ساطع بضم اول و تشدید فوقانی بمعنی بلند و اعلی پس فارسیان تای

فوقانی را بدال مہملہ بدل کردند چنانکہ زرتشت و زروشت و واو علامت ضمہ بعد الف آوردہ او در کردند و ضرورت تشدید باقی نماند۔ پس معنی حقیقی آو درون بلند و اعلی شدن و مجازاً بمعنی مُردن استعمال کردند واللہ اعلم بحقیقت الحال ۔(اُردو) مرنا۔ بقول آصفیہ فوت ہونا۔ دنیا سے گزرنا۔ دم نکلنا۔ وفات پانا۔ جان دینا۔ (میر مجروح ؎) وہی درد فرقت وہی انتظار ؎ بھلا مر کے کیا چین پائیں گے ہم ؎

آودرغ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول و ثالث و غین معجمہ لغت فارسی است بمعنی (۱) شبنم و (۲) ژالہ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ ۔ مولف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین فرس ہم این را ترک کردہ اند حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما۔ شان لغت متقاضی آنست کہ این را لغت ترکی گیریم ولیکن عجب است کہ محققین ترکی زبان ہم ذکر این نکردہ اند۔ باقی حال اگر این را فارسی قدیم گیریم مرکب باشد از (آو) و (درغ) آو مبدل آب است کہ گذشت و ممدودہ را بکثرت استعمال مقصورہ خواندن متعلق بہ لب ولہجۂ فارسیان است و درغ بقول برہان بالفتح لغت رومی است و در فارسی مستعمل کہ بمعنی بند است کہ پیش آب بندند۔ پس معنی آو درغ آب بند باشد قلب اضافت بند آب یعنی مانع آب و ظاہر است کہ یخ بستہ مانع مجرائے آب باشد و گویند کہ چون ژالہ ببارد باران نبارد و این علامت کمی باران است و گویند کہ چون شبنم بسیار ریزد علامت ختم باران و قلت باران است پس عجبے نیست کہ فارسیان قدیم این مرکب را بمعنی شبنم و ژالہ استعمال کردہ باشند واللہ اعلم

(اُردو) (۱) دیکھو اپشک۔ (۲) ژالہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ تگرگ۔ اولہ۔

اودرہ | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل وفتح رائے مہملہ وسکون بالغت فارسی زبان است بمعنی کوہستان مگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ بخیال ما اصل این (اودرا) باشد اَودا بمعنی کوہ بجایش گذشت و رَاہ بمعنی خود است کہ رہگذر باشد۔ الف آخر (اودا) والف (راہ) ہر دو حذف شد واین قسم تخفیف الف در فارسی زبان بسیار است چنانکہ اُفتاد وفتاد و چاہ وچہ پس معنی لفظی این راہ کوہ باشد یعنی (راہ اودا) بر سبیل قلب اضافت وتخفیف ہر دو الف (اودرہ) شد۔ واللہ اعلم در محاورۂ معاصرین عجم بمعنی کوہستان مستعمل۔ (اُردو) کوہستان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑی ملک۔ پہاڑوں کا سلسلہ۔ پہاڑ۔

اودس | بقول برہان وناصری وجامع وجہانگیری بفتح اوّل وثالث بر وزن نورس وجب و بدست را گویند وبعربی شبر خوانند وآن مقداریست از سر انگشت کوچک تا سر انگشت بزرگ دست آدمی مولف گوید کہ این مخفف (اودست) باشد کہ بہمین معنی می آید تائے فوقانی آخرہ حذف شدہ چنانکہ راست وراس۔ صاحب قانون دستگیری ذکر این قسم حذف کردہ۔ ماحقیقت ماخذ این بر (اودست) بیان کنیم۔ (اُردو) بالشت بقول آصفیہ اُردو۔ اسم مونث۔ شبر۔ وجب۔ بلاند انگوٹھے کی نوک سے چھنگلیا کی نوک تک کا فاصلہ یا بارہ انگل کا پیمانہ۔

اودست | بقول برہان وجامع وانند | بر وزن بدمست بمعنی اودس است کہ وجب

و بدست و شبر باشد صاحب سراج فرماید
که ظاهرا اودست مبدل ابدست است
که بدست مخفف آنست بهمین معنی و اودس مخفف
اودست. مولف عرض کند که فارسیان
وجب و شبر را بدست گویند. صاحب برہان
ذکر بدست کرده و معنی لفظی این از دست
باشد یعنی چیزے که از دست ماخوذ و متعلق است
که وجب نصف دست را گویند و جزو دست است
و درازیش ماخوذ است از یکدست. اندرین
صورت جا دارد که الف وصلی در اول بدست
زیاده کرده (ابدست) گیریم و (اودست)
مبدل آن باشد که بائے موحده به واو
بدل شود چنانکه آب و آو. آنچه خان آرزو
(بدست) را مخفف (ابدست) گرفته قابل بحث است
خیال ما برخلاف اوست (ابدست) را مزید علیه (بدست)
توان گرفت و اگر تائید خیال خان آرزو کنیم
و خواہیم که (ابدست) را اصل و (بدست)
را مخففش گیریم باید که (آبدست) را به ممدود
خواہیم که آب بقول صاحب انند که بجایش
گذشت کلمهٔ نسبت است چنانکه سرآب
بمعنی مقام سرد و گورآب بمعنی گنبدی
که بر سر مقابر کنند. پس (آبدست)
را بمعنی منسوب به دست گیریم و مراد
از وجب. و (ابدست) را بمقصوره
مبدل (آبدست) خیال کنیم و (بدست)
را مخفف (ابدست) و این طول عمل
باشد و ماخذ اول الذکر اقوی است
فتأمل (اُردو) دیکھو اودس

اودسلس | بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار سودا واتر
مولف گوید که سودا بالضم و دال ہندی در انگلیسی زبان قسمی است از نمک معدنی
و واتر بتائے ہندی بمعنی آب پس (سودا واتر) قسمی است از آب مرکب که بشرکت

کار بانک اسد گیاس) در شیشہ بند کنند وچون شیشہ را باز کنند آوازے برآید وآب جوش زدہ بر می آید۔ مخفی مباد کہ (کاربانک اسڈ) در انگلیسی زبان تیزاب انگشت را نامند و گیاس ہمان انگلیسی زبان چیزے است رقیق کہ اجزاے آن بآسانی در ہوا سیر کند۔ صاحب بول چال میفرماید کہ ہمین (سوڈا واتر) را (واتر دی سالیس) نام است فارسیان ترجمہ واتر را کہ آب است بقاعدۂ تبدیل آو کردند کہ در ممدودہ گذشت و بکثرت استعمال ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ آو شد و دال مہملہ مکسور بعوض ہمان کلمۂ دی باشد و سلس مخفف ہمان سالیس پس آو وسلس در محاورۂ معاصرین عجم سوڈا واتر را گویند۔ وتحقیق ما این است کہ آو بمعنی آب چنانکہ بالا مذکور شد و (دسلس) مبدل وقلب بعض (ڈسلس) کہ لغت انگلیسی است بمعنی نمکین۔ فارسیان تاے ہندی را تاے فوقانی خوانند و پس ازان تاے فوقانی بکثرت استعمال مبدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت و بعد ازان در تلفظ عوام دال مقدم شد وسین مہملہ موخر و ہمین است قلب بعض چنانکہ اسطرخ و اسطخر و اغلدہ و اغدلہ پس معنی لفظی او دسلس آب دسلس باشد یعنی آب نمکین۔ بعض معاصرین عجم این را آب جوش نامند و ما برآبجوش ذکر این معنی نکردیم زیرا کہ بعضی بر انند کہ عجمیان متوطن ہند استعمال این کنند و شاہ قاچار در روزنامۂ خود استعمال او دسلس کردہ (اردو) سوڈا واٹر۔ بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکر۔ وہ کل کا پانی جو سوڈے کی لاگ سے بنایا جاتا ہے۔ ولایتی پانی۔

او وسلس سازی بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار نوشتہ جاے ساختن سودا و اتر۔ مولف عرض کند کہ تحقیق (او وسلس) بجاے پیش گذشت و سازی بیاے مصدری۔ پس	مقامی را کہ در انجا این قسم آب را ترکیب دہند (او وسلس سازی) توان گفت و درین لفظ مرکب کلمۂ جاے محذوف باشد (اردو) سوڈا واٹر بنانے کی جگہ۔ مونث۔

(الف) **او وچی** بہار گوید کہ نصیر آبادی. در احوال علیجان بیگ المتخلص بہ موجی نوشتہ کہ سیفی قلی بیگ او وچی باشی این مطلع را گفتہ بود۔ مولف عرض کند کہ می بایست کہ محاورہ۔

(ب) **او وچی باشی** قائم کنیم و این مرکب است از ہر دو لغت ترکی یعنی اوچی بقول صاحب لغات ترکی بالضم بمعنی گذرانندہ و اوده چی بقول صاحب کنز بالضم بمعنی خادم الاوضہ فراش المنزل و باش بقولش رئیس و راس و اعلی۔ پس فارسیان بزیادت یاے نسبت در آخر (او دہ چی باشی) افسر فراش خانہ را گفتند و نون عوض ہاے ہوز یا اینکہ غلطی کتابت باشد یا ہاے ہوز بقاعدۂ فارسی در ترکیب حذف شد و نون زائد بجایش قائم شد ہمچون صوبہ دار و صوبدار و گذارش و گذارشن (اردو) مہتمم فراش خانہ۔ داروغۂ فراش خانہ۔ (مذکر)

او ده بقول برہان بر وزن روضہ (۱) نام شہر و مدینہ البیت۔ صاحب ہفت گوید کہ ہمان آوچہ کہ گذشت۔ و صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بر وزن روده در برہان

نام شہرے نوشتہ ظاہراخطا است صحیح بتحتین و دال ساکن مشترک اللفظ ہہاکہ بہندیست وشہر ندکور از شہرہاے قدیم ہند و بامضافات خود صوبہ ایست از بست وچہار صوبۂ ہندوستان ودکن کہ در سلطنت بادشاہ جنت آرامگاہ محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر غازی بود (انتہی) مولف را باخان آرزو اتفاق است (اُردو) اَوَدھ۔ بقول امیر۔ ہندی۔ مذکر۔ اجودھیا۔ اب اَوَدھ ایک صوبہ قرار پایا ہے جس کا صدر مقام لکھنؤ ہے اور انگریزی تقسیم کے موافق اس صوبے مین بارا ضلع شامل ہین۔

(۳) اودہ بقول صاحب بول چال بمعنی اطاقی کہ گذشت۔ وصاحب سوار السبیل بنسبت این میگوید کہ بہ ترکی اودا۔ خانہ کلان رامیگویند کہ براے نشستن یا دیگر امور خاص کردہ باشند چنانچہ دیوانخانہ۔ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ گوید کہ بالضم مرادف اَوَدا باشد بالف آخر بمعنی اوصنہ ومکتب و بہ تحقیق ما لغت ترکی است ومعاصرین فہرس استعمال این کردہ اند بمعنی اطاق۔ (اُردو) دیکھو اطاق۔

اوذر بقول برہان بضم اول وسکون ثانی وفتح ذال نقطہ دار وسکون راے بے نقطہ بہ لغت یونانی آب راگویند وبعربی ماء خوانند وصاحب انند بحوالہ برہان وہفت قلزم این راآوردہ اما در ہفت قلزم ازین لغت اثرے نیست۔ فارسیان قدیم استعمال این میکردند حالا در روزمرۂ معاصرین عجم متروک وہمان آب و آو بہ زبان است۔ (اُردو) دیکھو آب کے پہلے معنے۔

اور | بقول برہان بضم اوّل بر وزن مور (۱) بمعنی مشت باشد عموماً و مشتی را گویند کہ بر دہن شخصی زنند خصوصاً صاحبان جامع و سروری و رشیدی و سراج ہم ذکر این کنند و صاحب موئید گوید کہ مشت کہ بدان کسی را بزنند و از استادی سند آرد۔ آن کس کہ کند خدمت آن میر معظم ٭ جز اور بغرناش و گر ہیچ نیاید ٭ مولف عرض کند کہ شک نیست کہ این مفرس باشد از لغت ترکی اورش کہ بقول کنز بمعنی ضربۃ و مقاتلہ آمدہ یا از اورمق کہ بہ ترکی زبان بقولش بمعنی ضرب است فارسیان قدیم بہ تخفیف بعض حروف اور را بمعنی مشت استعمال کروند کہ وسیلۂ ضرب است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک۔ (اُردو) گھونسا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ مشت۔ مکّا۔

(۲) اور۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی۔ بادام و پستہ و گردگان و امثال آنہا کہ مغز شان ضائع و تیز شدہ باشد۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ گوید کہ مغزہا کہ تیز و ضائع شدہ باشد۔ بخیال مؤلف این لغت ترکی است کہ صاحب کنز اور بمعنی دار یعنی بیماری نوشتہ جا دارد کہ فارسیان مغزیات ضائع شدہ را بہ مجاز اور گفتہ باشند۔ یا اسم جامد فارسی قدیم باشد و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اُردو) بادام پستہ وغیرہ کا مغز جو خراب ہو گیا ہو جسکو فارسی مین اور کہتے ہین۔

(۳) اور۔ بقول رشیدی پیاز ہم و گوید کہ این معنی در کاشان متعارف است۔ دیگر کسی ذکر این معنی نکرد۔ مجرد بیان رشیدی اعتبار را نشاید کہ او صاحب زبان نیست

عیف است کہ سندے پیش نشد اگر بدست آید توانیم قیاس کرد کہ بوجہ تیزی و تندی
بوے پیاز از معنی دوم مجاز باشد واللہ اعلم۔ صاحب محیط بر پیاز نوشتہ کہ بکسر باے
پارسی اسم فارسی زبان است و بعربی بصل و بترکی سوغان و بیونانی قرو امینان و بروے
قتر وجا اموان و بہندی پیانڈ و گانڈہ۔ گرم در آخر سوم و خشک در اول سوم۔ مقوی
باہ و منافع بسیار دارد۔ قسم وحشی این را بر اسقیل ذکر کردہ ایم (اُردو) پیاز۔ بقول
آصفیہ ہندی۔ اسم مونث۔ بصل۔ برادر سیر گٹھا۔

(۴) اور۔ بقول بہار کلمۂ نسبت است و ور بفتح واو ظاہر امخفف آور باشد و از شیخ اوحدی
سند آوردہ ؎ مرد باش اے حمیت قانع ؛ خاک خور ای طبیعت آزور ؛ دیگر کسے
ذکر این معنی نکرد۔ مولف عرض کند کہ سندش براے کلمۂ ور باشد کہ بکارش می آید و ما
استعمال این بزیادت الف اول ندیدیم و از معاصرین عجم نہ شنیدیم۔ معلوم میشود
کہ بہار بہ تحقیق این طبع آزمائی کردہ و ور را مخفف آور گرفتہ ہمچون نام آور و نامور
و لیکن نمیداند کہ آور امر است از آوردن و چون ملحق شود بہ اسمی افادہ معنی فاعل کند
و مجرد آور بمعنی آورندہ نیست و نباشد و آور بمقصورہ را آور خیال کردن غلط است
و بسیارے از محققین بر انند کہ کلمۂ ور مخفف آور ہم نیست و نمیشود کہ آور را اصل ور
خیال کنیم۔ (اُردو) دیکھو ور جس کا بیان آیندہ آوے گا۔ اس لفظ کے ترجمہ
کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

(۵) اور۔ بقول انند بفتحتین بفارسی کلام زشت و فحش۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر

این معنی نکردہ وسند استعمال پیش نشد۔ صاحب برہان بمعنی ششم آورد ور ممدودہ ہم ذکر ہمین معنی کردہ۔ معلوم میشود کہ صاحب انند سکندری خوردہ کہ در مقصورہ ہم ذکرش کرد تا آنکہ سند استعمال این از کلام قدما پیش نشود اعتبار را نشاید۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو) دیکھو آور کے چھٹے معنے۔

اورا | بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری وسروری ورشیدی وسراج بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بالف کشیدہ بر وزن صحرا (۱) حصار وقلعہ را گویند۔ مولف گوید کہ بہ ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی آن مقام است واستعمال فارسیان کہ از اسناد ذیل ظاہر میشود بمعنی طبقہ وپناہ گاہ باشد۔ معلوم میشود کہ محققین بالا معنی حصار وقلعہ از ہمین استعمال پیدا کردہ اند۔ عجب آنست کہ سند شان ہم ہمین دو شعر ابن یمین واثیر الدین اومانی است۔ پس جز این نیست کہ فارسیان لغت ترکی را بمجاز استعمال کردہ اند۔ (ابن یمین ؎) ز رعد وگر غرور دو در حصن ہفت اورای چرخ ۞ آن کشد کز دست حیدر مالک خیبر کشید ۞ (اثیر الدین اومانی فرماید ؎) خوار چہ سدِّ سکندر بدے بخواست شکست ۞ اگر نہ دولت خسرو بدے ورا اورا ۞ (اُردو) حصار۔ قلعہ۔ مذکر۔ دیکھو انباخون۔ اور ہمارے خیال کے لحاظ سے پناہ گاہ۔ جائے پناہ۔ مونث دیکھو اندخسوادہ۔

(۲) اورا۔ بضم اوّل ضمیر منفصل مفعولی نیز مرادف آنرا چنانکہ انوری گوید ؎ کامیاب از خون خصمان شد زبان تیغ تو ۞ کز ازل آن لذت اورا زیر دندان آمدہ است ۞ (۱۲۵۰)

عرفی در وصف کشمیر فرماید ؎ از بلبل خاموش دل باغ گرفته است ⁂ او را چه گنہ محمل گل دیر تر آید ⁂ (اُردو) اُسکو۔ اُس کا۔ اُس کی ضمیر مفعولی غائب ہے۔

او را چه می شود | مقوله۔ وارستہ گوید یعنی از گره او چه میرود و او را چه نقصان عائد میگردد و از ظغرا سند آرد ؎ ہر کس بقدر حوصلۂ خویش کام یافت ⁂ بخشد اگر دو کون خدا ، او را چه می شود ⁂ صاحبان بہار عجم و آنند و بحر ہم ذکر این کرده اند (اُردو) اس کا کیا گیا۔ اُس کا کیا بگڑتا ہے۔ دکن مین مستعمل ہے۔ جیسے "اُس کا کیا گیا وہ تو مزے مین رہا"۔

اوراد | بقول آنند بحوالۂ غیاث جمع وِرد بالکسر دعائے کہ بوقت معین خوانند و صاحب منتخب بر اوراد فرماید دعاہائے کہ دائم بوقت خود خوانند و صاحب منتہی الارب گوید کہ وِرد بالکسر پارۂ خواندنی از قرآن و جز آن۔ مولف گوید کہ لغت عربی است و در فارسی مستعمل و با مصادر فرس ہم مرکب میشود کہ در ملحقات آید ظہوری ؎ نشد روزے دعاے شیخ زاد شام خود گاہے ⁂ عبث در حلقۂ اوراد صبح و شام می (اُردو) اوراد۔ بقول امیر۔ وِرد کی جمع۔ وظائف۔ (فقرۂ امیر) انکو اپنے اوراد و اشغال سے بہت کم فرصت ہوتی ہے "۔

(۱۱۷۴) **اوراد کردن** | استعمال۔ بمعنی تعلیم وظیفه کردن است چنانکه ظهوری گفته ؎ بپاس طاعت مستان اگر مامور می بودم ⁂ ہمہ سبّوحیان را الصبّوح اوراد میکردم ⁂ جا دارد کہ (الصبّوح اوراد) اسم فاعل ترکیبی باشد (اُردو) وظیفہ پڑھنے کی تعلیم دینا۔

اوراز بقول برہان وجامع بروزن ومعنی افراز است کہ فراز و بالا و بلندی باشد۔ صاحب ناصری درست فرماید کہ مبدّل افراز باشد کہ تبدیل فا بواو در فارسی محقق است چنانکہ در فرخج و ورخج و فام و وام (اُردو) دیکھو افراز کے پہلے معنے۔

اوراشتن بقول برہان وناصری بروزن ومعنی افراختن و برداشتن کہ بلند ساختن باشد۔ صاحبان موارد و رشیدی مانند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید و خان آرزو در سراج فرماید کہ بروزن ومعنی افراشتن بلکہ افراشتن مبدّل این است مولف عرض کند کہ اسم مصدر این اوراش باشد کہ مبدّل افراز است۔ فارسیان فا را بہ واو بدل کردند ہمچون فام و وام و زاے ہوز بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ زلوک و شلوک۔ بخیال محققین مصادر۔ مصدر اصلی و سماعی است و بخیال ما موضوع و قیاسی کہ علامت مصدر تن بر اسم جامد اوراش زیادہ کردہ مصدرے ساختہ اند۔ خان آرزو غور نفرمودہ کہ افراشتن را مبدل این نوشتہ بخیال ما افراشتن مبدّل افراختن است و اوراشتن مبدّل افراشتن (اُردو) دیکھو افراختن۔

اورانغ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و غین معجمہ لغت فارسی است بمعنی خرگاہ و آن را اودانغ بدال مہملہ ہم خوانند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد بخیال ما مفرس اوراق است کہ بقول صاحب کنز در ترکی زبان بمعنی حصار آمدہ۔ فارسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل کردند چنانکہ آروق و آروغ و بمعنی خرگاہ مجازاً استعمال

کردند۔ حالا بزبان معاصرین عجم غیر مستعمل (اردو) دیکھو اتاق۔

اوراق بقول انند بحوالہ منتہی الارب بالفتح لغت عرب است جمع ورق وبفتحتین بمعنی کاغذ بریدہ و برگ و سیم مضروب مولف گوید کہ فارسیان استعمال این بترکیب خود بسوی چیزے مضاف کنند بر سبیل مجاز چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) اوراق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ جمع ورق۔ پتا۔ پرت۔

اوراق آسمان استعمال۔ فارسیان اوراق آسمان بر سبیل تشبیہ۔ افلاک را گفتہ اند کہ ہر درجۂ فلک ورقے را مانند و این ترکیب اضافی است۔ چنانچہ انوری گفتہ ؎ اے بجاے کہ ہر چہ گفتی تو ٭ شد بر اوراق آسمان مسطور ٭ (اردو) اوراق آسمان اردو مین افلاک کو کہہ سکتے ہین (مذکر)

اوراق پریشان کسی استعمال۔ فارسیان استعمال این کنند و این مرکب توصیفی بمعنی کسی کہ پریشان حال باشد صائب گفتہ ؎ از سیہ روزی نیم غمگین کہ چون موج سراب ٭ شب کند شیرازہ اوراق پریشان مرا ٭ (اردو) کسی کی پریشانی۔ پریشان حالی۔ (مونث)

اوراق حواس استعمال۔ فارسیان حواس خمسہ را اوراق حواس گفتہ اند۔ مرکب اضافی است۔ باید دانست کہ حواس جمع حاسہ باشد بقول غیاث بتشدید سین مہملہ وآن قوتی است کہ حس میکند و اقسام آن دہ باشد پنج ظاہری باصرہ۔ سامعہ۔ لامسہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ و پنج باطنی حس مشترک۔ خیال۔ وہم۔ حافظہ۔ متصرفہ۔ (صائب ؎) شد بکاغذ باد اوراق حواس ہم سفر ٭ تا درین بستان سرا چون غنچۂ گل

داشتم ٭ (اردو) اوراق حواس اردو میں کہہ سکتے ہیں بمعنی حواس خمسہ (مذکر)	آنکس کہ کشید است بر اوراق فلک ٭ خطوات قلمت خط خطا بر احکام ٭ (اردو)
اوراق فلک استعمال ۔ مرادف اوراق آسمان باشد کہ گذشت (انوری ۵) توئی (۱۹۲۲)	اوراق فلک اردو میں استعارةً کہہ سکتے ہیں دیکھو اوراق آسمان ۔

اورامن بقول برہان بضم اول و فتح میم و سکون نون (۱) نوعی از خوانندگی باشد کہ آن خاصۂ فارسیان است و شعر آن بزبان پہلوی باشد و (۲) نام دہی است از مضافات و توابع جوشقان مشہور باورامہ و چون این قسم خوانندگی را شخصی از ضنیاگران آن دہ وضع کردہ بود بنابران باورامن شہرت یافت ۔ صاحبان سروری و جہانگیری و ناصری را در اعراب با صاحب برہان اتفاق است امّا صاحب جامع فرماید کہ بہ فتح اوّل باشد بروزن بدامن و صاحب جہانگیری گوید کہ جمع این اورامنان ۔ صاحب رشیدی بذیل اورامین ذکر این کردہ ۔ (پندار رازی ۵) لحن اورامن و بیت پہلوی ٭ زخمۂ رود و سماع خسروی ٭ (فتحعلی خان صبائی ملک الشعرا ۵) سنان تہمتن و چشم شان مژگان تہمینہ ٭ غریو اہرمن در کوہ شان آہنگ اورامن ٭ و خان آرزو در سراج بہ ذکر قول برہان فرماید کہ این خطاست صحیح آورامین بمیم بیا کشیدہ و اگر بحذف یا اورامن آمدہ باشد بکسر میم خواہد بود مؤلف عرض کند کہ ماخذ این آوران لغت ترکی است بالضم و نون در آخر کہ بقول صاحب کنز بمعنی طریقہ و اسلوب و قیاس آمدہ فارسیان بقاعدۂ خود میم تخصیص در آخرش زیادہ کردہ اورانم کردند

ہمچون تہم و تجم و پس ازان از کثرت استعمال و اتفاق ماخذ قلب بعض شد و اورامن شد ہمچون اطخر و اسطرخ و اغلدہ و الغد و اندرین صورت معنی لفظی این طرز مخصوص است و ضمہ اول بلحاظ ماخذ صحیح باشد و آنچہ اورامین بزیادت تحتانی بہمین معنی می آید جز این نیست کہ دران یاے زائد است چنانکہ بست را بیست کردند۔ خان آرزو بر ماخذ غور نکرد کہ اورامن را اصل و اورامن را مخفف دانست (اردو) (۱) خاص قسم کے لہجہ کو جو شعراے پہلوی پڑھتے ہین۔ فارسیون نے اورامن کہا ہے: (۲) ایک قریہ کا نام ہی اورامن ہے جو اس طرز کے موجد کا وطن ہے یا اسی شخص کا آباد کیا ہوا۔

اورامہ بقول برہان با میم بوزن روزانہ بہردو معنی اورامن باشد۔ صاحبان سروری و جہانگیری و رشیدی با برہان متفق و صاحب برہان جامع فرماید کہ بروزن شہنامہ باشد مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این براورامن کردہ ایم کہ اصل این اورامن است فارسیان نون آخرا بہ میم بدل کردند چنانکہ کہین را کہیم کردند و ہاے نسبت در آخرش زیادہ کردہ بمعنی خاص استعمال کردند کہ ذکرش براورامن گذشت (اردو) دیکھو اورامن۔

اورامین بقول رشیدی دہی است از مضافات کوشکان کہ ورامین نیز گویند و شخصی ازان دہ واضع گویندگی بود کہ خاصہ پارسیان و شعرآن پہلوی است و آنرا اورامن و اورامہ نیز گویند و صاحبان ناصری و بوانند فرمایند کہ مرادف اورامن بہر دو معنیش مولف عرض کند کہ صراحت ماخذ و تعریف ہردو معانی براورامن گذشت (اردو) دیکھو اورامن۔

اورخش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی آتشی کہ از آسمان افتد کہ عرب آن را

صاعقہ گویند و ہیچ تصریح علیٰیہ لفظ نکردو دیگر کسی از محققین فرس ذکرش نکردہ ۔ خیال ما
انیست کہ صاحب شمس بہ تسامح خود آدرخش راکہ بہ دال مہملہ و وم بہمین معنی گذشتہ است
با واو دوم نقل کردللہ العجب چہ تصرف بالکار بردہ اند (اُردو) دیکھو آدرخش ۔

اورد بقول ہفت بفتح اوّل و واو و رائے مہملہ و دال ابجد زدہ (۱) نقیض بَرد و (۲)
بمعنی کارزار و حملہ گاہ و جنگ و مبارزت و کوشش ہم بنظر آمدہ دیگر کسی از محققین فرس
ذکر این نکردہ ۔ **مولف** گوید کہ ہر دو معنی بیان کردہ اش در ممدودہ گذشت و آنچہ محقق
ہندی نژاد و مقصورہ ذکر این کردہ بدون وجود سند استعمال اعتبار را نشاید و ما از صاحبِ
عجم ہم استعمال این نشنیدیم البتہ مصدر (اور دیدن) بمعنی جنگ کردن می آید و عجبی نیست
کہ محقق نازک خیال این را اسم مصدر قرار دادہ و چرا نباشد کہ وجود مصدر دلیل خیال
اوست ۔ باقی حال معنی اوّل اضعف باشد زیراکہ (اوردیدن) بمعنی آوردن نیامدہ
پس آورد چگونہ نقیض بَرد باشد فافہم (اُردو) دیکھو آورد ۔

اوردک بقول شمس بضم یکم و کسر سوم لغت فارسی است بمعنی مرغ آبی و دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکردہ ۔ **مولف** گوید کہ لغت ترکی است و فارسیان بدون
واو استعمال کردہ اند کہ گذشت و ما صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم تسامح صاحب
شمس است کہ این را فارسی نوشت (اُردو) دیکھو اردک ۔

اوردیدن بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بروزن نوردیدن بمعنی جنگ کردن و حملہ
نمودن باشد صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامدہ

صاحبان جہانگیری وجامع وناصری ہم ذکر این کردہ اند وصاحب سراج بذکرمعنی بالافرماید کہ آورد کہ بمعنی جنگ آمدہ وازین ماخوذ باشد واین باب دراصل ممدودہ باشد کہ مخفف کردہ اند برین تقدیر مخفف ناورد بمعنی جنگ کہ سابق نوشتہ آمد نباشد زیراکہ ناورد جامد است و مشتق نیست مولّف عرض کند کہ آوردن کہ در ممدودہ گذشت اصل است واین مبدّل آن کہ لب ولہجۂ استعمال۔ ممدودہ را مقصور کرد و اسم مصدر این ہمان آورد است کہ بممدودہ گذشت ولیکن استعمال آورد بمقصورہ بمعنی جنگ درفارسی زبان از نظر ما نگذشت بالجملہ این مصدر یست موضوع وقیاسی وباصول ما کہ بر اسم مصدر ذکرش کردہ ایم مصدر اصلی۔ زیراکہ آورد اسم جامد فارسی زبان باشد حیف است از خان آرزو کہ اصل را فرع می گوید (اردو) دیکھو آوردن ۔

اورس بقول برہان بفتح اوّل وکسر ثانی وسکون را وسین بے نقطہ درخت سروکوہی را گویند وبعربی عرعر خوانند۔ صاحب جامع گوید کہ آنرا بعربی ابہل وعرعر نام است۔ صاحب ناصری فرماید کہ بحذف الف نیز آمدہ وبپارسی ورس نام سرو باشد چنانکہ سرو را سور خوانند و ورس وسرو مقلوب یکدیگراند امّا سرو عربی است۔ مولّف عرض کند کہ صاحب محیط سرور الغت فارسی گفتہ اند بصورت الف اوّل۔ وملی است وجا دارد کہ اصل این ارس باشد کہ بیونانی سرو را نام است واین ہم قلب بعض است چنانکہ الطخر واسطرخ واغلدہ والغدہ والتحقیق کاملش بر معنی سوم ارس کردہ ایم (اردو) دیکھو ارس کے تیسرے معنے ۔

اورش | بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی جنگ وبحوالۂ ابراہیمی نوشتہ کہ بضم یکم وسوم است وصاحب موید این را بذیل لغات ترکی آوردہ مولف گوید کہ اصل این یورش است کہ در اصل لغت ترکی است ودر فارسی مستعمل بمعنی بردشمن دویدن چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ پس فارسیان بقاعدۂ خویش یا را بالف بدل کردہ اورش کردند چنانکہ یرمغان وارمغان ومی توان گفت کہ اصل این آوروش باشد کہ آن ہم لغت ترکی است بہ تفخیم ضمۂ ہمزہ بمعنی جنگ وچیرگی چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ۔ پس فارسیان بحذف یک واو آورش کردند واندرینصورت بضم یکم وسوم باشد چنانکہ صاحب شمس بحوالۂ ابراہیمی نوشتہ نہ بالفتح باقی حال این مفرس است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (دارد و) دیکھو استہ کے چوتھے معنے۔

اورشلیم | بقول برہان بضم اول وکسر ثانی وشین قرشت ولام ہردو مکسور وسکون ثالث وتحتانی ومیم نام شہریست کہ بیت المقدس دران شہر واقع است واورا اورسلم باسین بے نقطہ وحذف تحتانی ہم میگویند وبعضی گویند این لفظ فرنگی است صاحب جہانگیری درخاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند فرماید کہ نام شہریست کہ مسجد اقصی دران جاست وآن را بتازی بیت المقدس گویند وبفارسی دژ ہوخت ودژ ہوخت کنگ خوانند۔ گویند کہ از ولایت شام وارض فلسطین است واقلیم سوم واین شہر بر بلندی افتادہ وکنعان درسہ فرسنگی آنست وبعد ازان کہ بخت نصر بکین یحیی پیغمبر علیہ السلام بیت المقدس را ویران ساخت آخر ملکی از ملوک فرس کہ بنی اسرائیل اورا کوشک

گویند و فارسیان گودرز اشکانی آنرا باز بحال عمارت آورد مولف عرض کند کہ از ترکیب
این لغت ظاہر است کہ مرکب زبان ترکی است واصل این اورش لیمان باشد کہ اورش
بقول کنز در ترکی زبان بمعنی موقع ولیمان لقوس ش و بقول صاحب سواء السبیل در ترکی
بمعنی مرسی و کنارہ دریا و جاے لنگر انداختن است۔ پس کثرت استعمال الف و نون آخر
را حذف کرد و تبدیل شین معجمہ بہ سین وحذف تحتانی در اورسلم ہم تصرف فارسیان است
بالجملہ معنی لفظی این موقعی کہ بر کنارۂ دریا واقع باشد و کنایہ از شہریست معروف و
آنانکہ این را لغت انگلیسی گفتہ اند من وجہ درست است زیراکہ جروسلم لغت انگلیسی
و نام شہریست کہ بیت المقدس ہم درانجا واقع۔ جیم عربی اکثر درلب ولہجۂ فارسیان
بہ تحتانی بدل شود چنانکہ کالجوش و کالیوس وتحتانی را بہ الف بدل کنند ہمچون یکدش
و اگدش۔ پس جروسلم لغت انگلیسی درلب ولہجۂ فارسیان اورسلم شد و بر سبیل تبدیل
سین مہملہ باشین معجمہ ہمچون کستی و کشتی و بزیادت تحتانی ہمچون نست و نیست اورشلیم شد
(اُردو) فارسیون نے اورشلیم اُس شہر کو کہا ہے جس مین بیت المقدس واقع ہے
صاحب فرہنگ آصفیہ نے بیت المقدس پر یروشلیم کا ذکر کیا ہے۔

اوریطیقی | بقول صاحب ضمیمۂ برہان باوّل مضموم بزبان یونانی بیان کیفیت قضایا ست
مولف گوید کہ حالا این لغت یونانی بر زبان معاصرین عجم متروک و در کلام متقدمین
ومتاخرین ہم یافتہ نمیشود (اُردو) کیفیت قضایا کا بیان۔

اورک | بقول برہان وجامع وناصری وجہانگیری وسروری ورشیدی وسراج

بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و کاف۔ ریسمانی باشد کہ اطفال در ایام جشن و ہنگام خوشی از بام خانہ یا شاخ درخت بیاویزند و بران نشستہ در حرکت آرند و در ہوا آیند و روند و آن را بازیچ نیز خوانند چنانکہ شمالی دہستانی گفتہ ؎ ہر کرا عقل باشد و فرہنگ ؛ نزد او ارک است یہ زار و رنگ ؛ مولف گوید کہ صاحب خزانۃ اللغات این را اسم جامد زبان فارسی گفتہ و ما صراحت ماخذ این بر معنی چارم ارک کردہ ایم کہ گذشت بخیال ما اصل اورک است و ارک بدون واو مخفف ش ہمچون ہوشیار و ہشیار واگر ارک را بدون واو اصل گیریم اورک مزید علیہ آن بزیادت واو چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) دیکھو ارک کے چوتھے معنے۔

اورگنج بقول صاحب ضمیمۂ برہان کہ از صراحت حلیہ ساکت است نام ولایت دار الملک خوارزم است و آنرا معرب ساختہ جرجانیہ گفتند و بفارسی گرگانج گویند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی بدون واو بضم اول و سکون رائے مہملہ و فتح کاف فارسی و نون خفی و سکون جیم نام شہریست۔ عجب نیست کہ فارسیان واو علامت ضمہ را زیادہ کردند ہمچون افتاد و اوفتاد و کاف فارسی را بہ کاف عربی بدل کردند چنانکہ گند و کند و گرگانج ہم در فارسی زبان ہمین شہر است کہ مفرس ارگنج باشد و جرجان معرب این۔ تسامح کاتب ضمیمۂ برہان بیش نیست کہ جیم آخر را خائے معجمہ نوشت (اردو) ارگنج ترکی مین خوارزم کے دار السلطنت کا نام ہے جسکو فارسی مین گورگان اور عربی مین

جرجان کہتے ہیں۔

اورکود | بقول برہان وناصری وجامع وانند بفتح اول وثانی وسکون ثالث وضم کاف و بہای زدہ شہریست از عراق عجم قریب باصفہان کہ بابرکوہ شہرت دارد وابرقوہ معرب آنست وچون این شہر برکوہی واقع است بنابران بدین نام خواندہ اند مولف گوید کہ ذکر ماخذ ابرکوہ بجایش گذشت جز این نیست کہ این مبدل آنست کہ بای موحدہ بواو بدل شد ہمچون آب وآو (آردو) دیکھو ابرکوہ کے پہلے معنے۔

اورمالی | بقول برہان بامیم بروزن کوتوالی لغتیست یونانی ومعنی آن بعربی دہن العسل باشد وآن روغنی است کہ از ساق درختے حاصل میشود وطعم آن شیرین است وآن را عہادائو نیز خوانند۔ گرم وتر است درچہارم وصاحب محیط فرماید کہ اورمالی واو مالی بضم ہمزہ وسکون واو وراے مہملہ وفتح میم والف وکسر لام وسکون یای تحتانی اسم یونانی است وآنرا دہن العسل وعسل داؤد نیز نامند وبحوالہ گیلانی نقل کردہ کہ این لفظ مشترک است میان دو دواے متباعد یکے ازان شراب مسکر مرتب از آب وعسل زیراکہ آب راآور وعسل راامالی گویند وہمچنین آنرا اورومالی نیز نام است بہر آنکہ اورو نیز معنی آب است واین ہردو لفظ یعنی آو وآور چنانکہ آب راگویند شراب رانیز نامند وساختن این شراب راطرق متعدد است ودوم کہ روغنی است غلیظ مثل عسل وباندک شیرینی کہ از ساق درختی کہ در شام میشود میگیرند وگاہے ازگل آن درخت روغن اخذ میکنند وآن رانیز اومالی گویند وبہترین آن مماثل

ونیسہ تر وکہنہ تر وآن گرم وتر است وگرمی آن بیشتر از تری است۔ نوشیدن آن ا[illegible]
اسہال صفرا ورطوبت کند وچون بر جرب ووجع مفاصل طلا کنند نفع دہد ومنافع
دیگر ہم دارد ولیکن کازرونی نوشتہ کہ احتراز از مثل این اشربہ واجب است۔
(ارُدو) اور[illegible] یونانی زبان مین ایک خاص روغن کا نام ہے اور ارُدو مین اسکے لئے
کوئی لفظ موجود نہین ہے اور نہ یہ نام مشہور ہے۔

اورمز بقول برہان بضم اول ومیم وسکون ثانی مجہول وثالث وزاے نقطہ دار
(۱) نام ستارۂ مشتری (۲) نام روز اول از ہر ماہ شمسی و(۳) نام فرشتہ کہ تدبیر امور
روز مذکور باو متعلق و(۴) نام پسر زادۂ اسفندیار باشد۔ صاحبان ناصری وجہانگیری
وسراج وجامع ہم ذکر این کردہ اند وصاحب ناصری نوشتہ کہ (۵) نامی است از
نام ہاے پارسی ایزد تعالیٰ ہم وانچہ صاحب ناصری این را نام پادشاہ مشہور گفتہ
بخیال ما مقصودش غیر از معنی چارم نباشد کہ پسر زادۂ اسفندار پادشاہی مشہور بود
ہرمز نام۔ وہم گویدکہ (۶) نام ادریس علیہ السلام ہم ہرمس بود کہ آن را ہرمز می گفتند
بخیال ما جا دارد کہ ہاے ہوز را بالف وسین مہملہ را بزاے معجمہ بدل کردہ باشند
ہمچون ہمیون وایون وسمار وغ وزمار وغ وحقیقت این بر ہرمس می آید
بالجملہ صاحب سروری براے معنی اول از حکیم فردوسی سند آوردہ کہین بندۂ
تو بود اورمز ٭ کہ تو چون شبانی ومردم چو بز ٭ وصاحب رشیدی این شعر را متعلق
بہ معنی سوم کردہ۔ ما تحقیق ماخذش را بر لفظ ارمز کہ بجایش گذشت بیان کردہ ایم

معنی پنجم ہم مجاز معنی اوّل باشد و ہمچنین آدریس را ہم بر سبیل مجاز آورمز گفتہ باشند و ما بہ سبیل وضاحت ہمہ اسماے مذکورۂ بالا را نشانی دیگر دادیم (اردو) اتا ۴ دیکھو آرمزد (۵) حق تعالیٰ کا ایک پارسی نام آورمز ہے (۶) ادریس پیغمبر کو بھی بعض محققین فارسی نے آورمز کہا ہے۔

اورمزد | بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری بروزن روز و زد بمعنی آورمز است که (۱) نام روز اوّل از ہر ماہ شمسی و (۲) نام ستارۂ مشتری و (۳) نام فرشتہ که موکل است بر روز اوّل ہر ماہ و (۴) نام پسر زادۂ اسفندیار باشد۔ صاحب رشیدی ذکر ہر سہ معانی اوّل الذکر کردہ فرماید که بجاے الف ہا نیز آمدہ یعنی ہورمزد ہم۔ صاحب سراج ہم در ذکر معانی متفق با رشیدی۔ مولف گوید کہ ما تحقیق ماخذش بر لفظ آرمز بیان کردہ ایم و این اصل است و آورمز و آرمزد و آرمز ہمہ مخفف این حکیم فردوسی ؎۱ شب اورمزد آمد و ماہ دے ؛ ز گفتن برآساے و برداری ؛ حکیم سنائی ؎۳ کہ کند اورمزد ازبہر زین جہان سیروزان جہان ناہار ؛ حکیم فردوسی ؎۲و۴ سرو گاہ و دیہیم شاہ اورمزد ؛ کہ رخشان بدی چون بہار اورمزد ؛ صاحب ناصری سہ معانی دیگر ہم ذکر کردہ کہ بر لفظ اورمز ذکرش گذشت (اردو) دیکھو آرمز

اورمزد اردشیر | استعمال بقول شمس با واو پارسی براے اوّل و دوم موقوف نام شہرے دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد خیال ما قرین قیاس است کہ تسامح کاتب شمس اللغات اورمزد شہر را اورمزد اردشیر نوشت و این شہری است کہ اورمزد بانی اوست (اردو) اورمزد شہر ایک شہر کا نام ہے جس کو اورمزد نے آباد کیا تھا۔ مذکر

اورمک بقول برہان وانند بروزن اوزبک کلاہ وطاقی پشمین را گویند وفرماید که بعضی این لغت را ترکی میدانند۔ باید دانست که طاقی بقول برہان بروزن ساقی نوعی از کلاہ باشد مولف عرض کند که اُرمک بالفتح وضم میم بقول صاحب موید ولغات ترکی پشمینہ باشد۔ جا دارد که فارسیان بزیادت واو بعد الف ہجو مغل ومغول وافتاد وافتاد مفرس کردہ نام کلاہ پشمین نہادہ باشند۔ (اردو) پشمینہ کی ٹوپی۔ مونث۔

اورنج بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری بفتح اوّل وثالث وسکون ثانی ونون وجیم بروزن اورنگ (۱) سگ انگور را گویند وآنرا بعربی عنب الثعلب خوانند وبہر دوا بکار برند۔ صاحب رشیدی وشمس گفتہ که اورنج بمعنی سگ انگور است که سگستان نیز گویند۔ واز عبارت صاحب سروری مفہوم میشود که بعض بمعنی سگ انگور آوردہ اند وبرخی بمعنی سپستان چنانکه گوید که اورنج بروزن اورنگ سپتان باشد ودر فرہنگ بمعنی سگ انگور آوردہ (۲) صاحب موید بذیل اورنج گفتہ که بروزن سوگند میوہ ایست که اندرون وے لزج است وفارسیان آن را سگ انگور خوانند واہل ہند آنرا لہسوڑہ گویند۔ صاحب محیط بر عنب الثعلب صراحت کافی کند که سگ انگور است وبہ ہندی مکو نام دارد وبر سپستان فرماید که ہندی این لہسوڑہ واز لغات ہندی متحقق است که مکو چیزے دیگر است ولہسوڑہ چیزے دیگر واز مزاج وخواص ہر دو ہم فرق میان ہر دو پیدا است پس جزین نباشد که بعض محققین فرس در بیان معنی این لغت تسامح کردہ اند که اورنج را سپستان گفتہ اند وفرقے در سگ انگور وسپستان

کردہ اند بتحقیق ما اورنج مبدل آونج باشد کہ می آید یا آونج مبدل اورنج کہ اسم
جامد فارسی زبان است براے سنگ انگور و انگور شغال و بیان افعال وخواصش بر
انگور شغال گذشت وتبدیل راے مہملہ بہ لام یا بالعکس آن در قواعد فارسی مذکور
چنانکہ چنار وچنال والوند واروند (اردو) دیکھو انگور شغال۔
(۲) اورنج بقول برہان وجامع وجہانگیری وسراج بضم اول وسکون ثانی مجہول چوب
خوشہ انگور بود کہ انگور آن را چیدہ باشند مولف عرض کند کہ بدین معنی مبدل
اورنگ باشد کہ بمعنی تخت پادشاہان می آید۔ فارسیان بقاعدۂ خود کاف فارسی را بجیم
عربی بدل کردہ مجازاً براے چوب خوشۂ انگور نام نہادہ اند کہ آنہم گویا تخت دانہ ہاے
انگور است وانگور پادشاہ ہمہ میوہ ہا وہمین قسم تبدیل در آخشیگ وآخشیج راہ یافتہ۔
(اردو) خوشہ انگور کی وہ لکڑی جس پر سے دانہ ہاے انگور چن لئے ہوں (مونث)
(۳) اورنج بقول رشیدی وشمس وسروری بمعنی آرمنہ نیز وآن کرم چوب باشد کہ
ذکرش بجایش گذشت۔ مولف عرض کند کہ بدین معنی ہم مبدل اورنگ کہ می آید۔
ذکر این قسم تبدیل بر معنی دوم گذشت (اردو) دیکھو ارمنہ کے پہلے معنے۔
اورنجن بقول برہان وجہانگیری وجامع بفتح اول بر وزن نوبت زن حیلی باشد
کہ از طلا ونقرہ ودیگر فلزات بسازند وزنان در دست وپاے کنند آنچہ در دست
کنند آنرا دست اورنجن وآنچہ در پاے کنند آنرا پاے اورنجن خوانند۔ مولف
عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این بر آبرنجن ذکر کردہ ایم کہ اصل آن ابرنجین است

وابرنجن مخففش واین مبدل آبرنجن باشد بہ تبدیل باے موحدہ با واو چنانکہ آب وآو ویگر بیچ وجا وار وکہ آورنج در ماخذ این داخل باشد کہ بمعنی عنب الثعلب گذشت۔ فارسیان بر آورنج یا و نون نسبت زیادہ کردہ اورنجین نام زیوری کردند کہ دانہ ہاے طلا یا نقرہ بر و پیدا باشد و پس ازان بہ تخفیف تحتانی اورنجین را اورنجن کردند۔ لیکن ماخذ اول الذکر اقوی است (اُردو) دیکھو ابرنجن۔

اورنجین بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری بروزن فرودین بمعنی اورنجن است کہ ذکرش گذشت۔ مولف گوید کہ این مبدل ابرنجین است کہ بجایش مذکور شد موحدہ بہ واو بدل شود ہمچون آب وآو وہمین است اصل آورنجین وبیان ماخذ بر آبرنجن مذکور۔ (اُردو) دیکھو ابرنجن۔

اورند بقول جامع وبرہان وناصری وجہانگیری (۱) شان وشوکت وفر وشکوہ وعظمت وزیبائی وبہا۔ حکیم اسدی ؎ جہان خرم از فرّ واورند او ٭ ہم از میر محمود فرزند او ٭ صاحب سروری براے این معنی از حکیم فردوسی سند آوردہ ؎ سیاوش مرا ہمچو فرزند بود ٭ کہ با فرّ وفرہنگ واورند بود ٭ صاحب سراج بذکر این معنی فرماید کہ ظاہرا در اصل بمعنی شان وشوکت است۔ صاحبان رشیدی وشمس ہم ذکر این کردہ اند وانچہ صاحب سراج گفتہ کہ (۲) بعض بمعنی عقل ودانائی نیز گفتہ اند بعید از قیاس نیست زیرا کہ اورنگ ہم بہ ہمین معنی می آید وشک نیست کہ این مبدل اورنگ است۔ فارسیان بقاعدۂ فرس کاف فارسی را بہ دال مہملہ بدل

کنند چنانکہ پرنگ و پرند و اورنگ بکاف فارسی اسم جامد فارسی زبان باشد و صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است صراحت این کردہ و معنی حقیقی آن تخت پادشاہانست کہ ذکرش برمعنی سوم می آید۔ پس معنی اوّل و دوم مجاز معنی سوم باشد حیف است کہ خان آرزو سند استعمال معنی دوم پیش نہ کردہ (اُردو) (۱) شان و شوکت۔ قدر و قیمت۔ بزرگی۔ (مونث) (۲) عقل۔ دانائی۔ مونث۔

(۲) اورند۔ بقول برہان و جامع و ناصری و رشیدی و شمس و انند بمعنی تخت پادشاہان باشد و بقول صاحب جہانگیری و سراج و سروری و بہار بمعنی مطلق تخت و سریر (نوشنگ خطیب ؎) شاہ پدر فرزند تو میر بلند اورند تو ٭ ستہ سکند بند تو خضر سخن پیوند من ٭ مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی تخت ازینجاست کہ اورنگ شاہی تخت پادشاہ را گویند و اورند مبدل آنست بدین معنی و ذکر تبدیل برمعنی اوّل گذشت (اُردو) دیکھو ارشیا۔

(۳) اورند۔ بقول برہان و ناصری و سروری بمعنی مکر و فریب و دغا و خدعہ باشد صاحبان جامع و جہانگیری و سراج و شمس و رشیدی فرمایند کہ اورندیدن مصدر آن است۔ مولف عرض کند کہ آورند ممدودہ اوّل ہم بہمین معنی گذشت و اورنگ بہ کاف فارسی آخر ہم بہ ہمین معنی می آید و آرنگ بالف ممدودہ بدون واو ہم بہمین معنی مذکور شد۔ پس بخیال ما اصل این آب رنگ بود قلب اضافت رنگ آب کہ در بعض مقامات راہرو را بغلط اندازد و اندازۂ عمق ظاہر نگردد و رہ رو غرق می شود۔

فارسیان مجازاً این را بمعنی مکر و فریب استعمال کردند و آرنگ بحذف موحدہ مخفف آن است و آورند مبدل آب رنگ کہ موحدہ بواو بدل شد فارسیان بکثرت استعمال ولب ولہجۂ مقامی ممدودہ را بمقصورہ خواندند وہمین است اسم مصدر را ورندیدن کہ بمعنی فریب دادن می آید (اردو) دیکھو آرنگ کے پانچوین معنے۔

(۴) اورند۔ بقول برہان وجامع وناصری وجہانگیری واننددہفت نام یکے از پسران کے پشین بن کیقباد است واو پدر لہراسپ بودہ۔ حکیم فردوسی فرماید ؎ کہ لہراسپ بُد پور اورند شاہ ٭ کہ اورا بدے آن زمان تاج وگاہ ٭ ہم اورند اوگوہر کے پشین ٭ کہ کردے پدر بر پشین آفرین ٭ مولف گوید کہ بلحاظ معنی اول مجازاً پادشاہی را نام کردند کہ صاحب شان وشوکت بود دیگر ہیچ ومبدل اورنگ کہ بمعنی عقل ودانش وفر وشکوہ ہم آمدہ (اردو) کے پشین بن کیقباد کے ایک لڑکے کا نام اورند تھا۔

(۵) اورند۔ بقول سروری وجہانگیری بمعنی زندگانی وبقول صاحب رشیدی وسراج وشمس۔ زندگانی وخوشحالی وخرم وخوشحال وصاحب برہان وجامع ہم ذکر این کردہ فرماید کہ بخت وطالع وزندگانی را نیز گویند مولف عرض کند کہ این ہمہ معانی مجاز معنی اول است۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) زندگانی۔ خوشحالی۔ مونث۔ خوشحال

(۶) اورند۔ بقول برہان وجامع وسروری بمعنی بخت وطالع ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ اغلب آنست کہ تخت بفوقانی را بخت بباے موحدہ خواندہ

پس تصحیف در معنی است مولف گوید که مجاز معنی اوّل است۔ ما قول صاحبان جامع و سروری را که از اہل زبانند معتبر دانیم۔ حالا بر زبان معاصرین عجم متروک۔ حیف است که سندے پیش نہ شد۔ (اُردو) بخت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بہرہ۔ نصیب۔ قسمت۔ طالع۔

(۷) اورند۔ بقول برہان و جامع رود خانہ عظیم و بزرگ و دریا کہ بعربی آن را جسر وبیند مطلقاً ہمچو رود نیل و دجلۂ بغداد و امثال آنہا و دیگر کسی از اہل لغت ذکر این معنی کرد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تصحیف در لفظ راہ یافتہ کہ اروند بہمین معنی بجاے خود گذشتہ۔ مولف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ قلب بعض است چنانکہ فارسیان اسطخر را اصطخر و اغلدہ را الغدہ کردند۔ در اکثر السنہ تصرف زبان عوام الناس قلب بعض کند۔ (اُردو) بڑی ندی۔ مونث۔ بڑا دریا۔ مذکر۔ دیکھو اروند کی دوسری اور چوتھی معنی۔

(۸) اورند۔ بقول برہان و جامع و سراج۔ سیاہی را نیز گفتہ اند کہ در مقابل سفیدیست بخیال مولف اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک حیف است کہ سندے پیش نہ شد۔ (اُردو) سیاہی۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مونث۔ کالک کلونس۔

اورندن | بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی افگندن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل افگندن است کہ گذشت فا بہ واو بدل شد موافق قیاس ہمچون فرنج و ورنج و تبدیل کاف بہ رائے حطہ بر خلاف قیاس وصراحت ماخذ افگندن

بجایش گذشت (اُردو) دیکھو افگندن۔

اورندیدن بقول برہان وناصری وموارد ورشیدی وسروری وموید وانند بروزن برہم چیدن مصدر آورند است بمعنی فریب داون ومکر وحیلہ نمودن۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف باشد کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید۔ ابوشکور سہ
زروز واپسین آن کش خبر نیست ٭ جز اورندیدنش کارے دگر نیست ٭
مولف گوید کہ بقاعدۂ مصادر جعلی کہ پیش محققین فارسی مقرر است یا وعلامت مصدر و آن بر اورند زیادہ کردہ مصدرے ساختند کہ بر مذہب شان قیاسی جعلی و باصول ما کہ بر اسم مصدر گذشت قیاسی واصلی کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد وصراحت ماخذ آورند بر معنی ستومش گذشت (اُردو) فریب دینا بقول آصفیہ۔ دہوکا دینا۔ دغا کرنا۔ دم دینا جل دینا۔ چالاکی کرنا۔ بتا بتانا۔ جہانسا دینا فریب کرنا یہی انہین معنون مین اُردو مین مستعمل ہے۔

(۲) اوروندیدن۔ بقول موارد زیب داون وآراستن مرادف افرندیدن کہ بجایش گذشت۔ دیگر کسی از محققین مصادر یاد نیست مولف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وجا دارد کہ این را متعلق بمعنی اول آورند کنیم وافرندیدن را مبدل این قرار دہیم کہ واو بہ فا بدل شود چنانکہ وآم وفام (اُردو) دیکھو افرندیدن کے پہلے معنے۔

(۳) اورندیدن۔ بقول نوادر لغتی است در افگندن دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این معنی نکرد۔ وسند استعمالش ہم پیش نشد۔ مولف گوید کہ مبدل افگندن توانیم گرفت وتفصیلش بر اورندن گذشت۔ اندر نصیحت

آوَرندرا درین جا مبدّل انگندگیریم و	وجلی است ۔ و ما بر اسم مصدر بحث اقسام
تحتانی را قبل علامت مصدر زیادہ	مصدر کردہ ایم (اُردو) دیکھو انگندن
کنیم ۔ با صول محققین فرس مصدر قیاسی	کے پہلے معنے ۔

اوزنگ بقول ہفت بفتح اوّل وسکون واو وفتح راے مہملہ ونون وکاف زدہ کلاہ وطاقیٔ ترکی را گویند وبعضی این لغت را ترکی میدانند ۔ مولف گوید کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد کہ این ہمان آورنگ است کہ بہ میم چہارم بعوض نون گذشت ۔ فارسیان بقاعدۂ خود میم بہ نون بدل کنند چنانکہ تمیم وتنین وبحالت عدم وجود سند جزین خیال نتوان کرد کہ صاحب ہفت ہمان آورنگ را بہ تسامح (آورنگ بہ نون چہارم) نوشت کہ دیگر کسی از محققین فرس با او نیست (اُردو) دیکھو اورنگ ۔

اوزنگ بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری ورشیدی با اوّل مفتوح بروزن فرہنگ (۱) بمعنی تخت پادشاہان باشد وبقول سروری وبہار واند مطلق تخت بہا صاحب سراج این را مرادف آورند قرار میدہد بہمہ معانیش ۔ صاحب سوار السبیل گوید کہ اصل این اورنگ است کہ بہ ترکی نمونہ ومسطر را گویند ۔ مولف عرض کند کہ صاحب کنز محقق زبان ترکی است صراحت کند کہ بہ کاف فارسی بمعنی عرش وتخت ملک لغت فارسی زبان است ۔ وبہ تحقیق ما ہم اسم جامد زبان فارسی باشد وافرنگ واورند کہ بہمین معنی گذشت مبدّل این کہ صراحت آن بجایش کردہ ایم ۔ بالجملہ در فارسی استعمال این بمعنی تخت شاہی باشد ۔ شہیدی ۱۵ اے از رخ تو یافتہ زیبائی وافرنگ چہ

افروختہ از طلعت تو مسند و اورنگ ٭ نجیب الدین جرباذقانی ؎ زہے بہ چہر تو سرگشتہ در جہان افسر ٭ خجے زبہر تو پابستہ در زمین اورنگ ٭ (اُردو) دیکھو ارشاد امیر نے لفظ اورنگ پر لکھا ہے کہ فارسی۔ مذکر۔ اُردو میں مستعمل بمعنی تخت شاہی (دُعا) اے شہنشاہ آسمان اورنگ ٭ اے جہاندار آفتاب آثار ٭

(۲) اورنگ۔ بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری عقل ودانش۔ حکیم سنائی ؎ اے گرفتہ دو عالم اندر عدل ٭ بکمال صیانت اورنگ ٭ مولف عرض کند کہ ما این معنی را باستناد بیان صاحب جامع وناصری قبول می کنیم کہ این ہردو محققین از اہل زبانند ولیکن در کلام حکیم سنائی معنی اوّل ہم صادق می آید (اُردو) دیکھو اِش

(۳) اورنگ بقول برہان وجامع وجہانگیری وسروری وناصری فروشکوہ وزیبائی وصاحب رشیدی بذکر این معنی فرماید کہ افرنگ نیز گویندش عنصری ؎ جہان خیرہ ماندہ زفرہنگ او ٭ ازان برز وبالا واورنگ او ٭ کمال اسمٰعیل ؎ زہے زفرتو سر سبز چرخ مینا رنگ ٭ زمقدم تو سپاہان گرفتہ صد اورنگ ٭ مولف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ فروشکوہ وزیبائی لازمۂ تخت شاہی باشد (اُردو) دیکھو اورند کے پہلے معنے۔

(۴) اورنگ۔ بقول برہان وجامع وجہانگیری مکر وفریب وحیلہ را گویند چنانکہ شیخ نظامی نظم نمودہ ؎ چو نوشابہ دانست اورنگ شاہ ٭ بفال ہمایون برآمد زراہ ٭ مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر اورند کردہ ایم کہ مبدل این است

وبہمین معنی آمدہ (اردو) دیکھو آرنگ کے پانچوین معنے ۔
(۵) اورنگ ۔ بقول برہان و ناصری شادی وخوشحالی وبقول جامع وجہانگیری و رشیدی شاد وشادی وخوشحال وخوشحالی ۔ صاحب سروری نسبت این فرماید کہ در فرہنگ بمعنی خوشحالی وشادی وخرمی نیز واین بیت زراتشت بہرام راشاہد آوردہ
جہان آباد گشت وشاد اورنگ ؛ زداد و دین واز خوبی ہوشنگ ؛ اما اندک تاملے درین می رود (انتہی کلامہ) وصاحب رشیدی براے این معنی سندے دیگر ہم از کمال اسمعیل آوردہ ؎ خدایگان صدور جہان شہاب الدین ؛ کہ مملکت زشکوہ تو بردہ صد اورنگ ؛ مولف عرض کند کہ خوشحالی داخل زیبائی وفروشکوہ است بخیال ما ضرورت ندارد کہ این را معنی جداگانہ غیر از معنی سوم قرار دہیم ۔ پس این ہم مجاز معنی اول است کہ زیبائی وخوشحالی وفروشکوہ ہمہ لازمۂ تخت شاہی است ۔
انچہ صاحبان تحقیق بسند کلام زرتشت بہرام آورنگ را بمعنی خوشحال وشاد گرفتہ اند درست نیست زیراکہ در مصرع اولش آورنگ بمعنی تخت شاہی فاعل است (اردو) خوشی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مونث ۔ شادمانی ۔ خرسندی ۔ سرور ۔ انبساط ۔ شادی طرب ۔ خوشحالی بھی اردو مین کہہ سکتے ہین ۔ صاحب آصفیہ نے خوشحال کا ذکر فرمایا ہے خوش قسمت ۔ اچھے حال سے رہنے والا ۔ امیر ۔ تونگر ۔ پیٹ بھرا ۔ مالدار ۔ مرفہ حال ۔ آسودہ ۔
(۶) اورنگ ۔ بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری ورشیدی وسروری نام

شخصی است که او عاشق گلچهره نامی بود و مثالش خواجه حافظ فرماید ؎ اورنگ کو گلچهره کو نام وفا و مهر کو * حالی من اندر عاشقی داد تمامی می زنم * مولف گوید که از معانی لفظ اورنگ هر معنی که مناسب حالش باشد در وجه تسمیه داخل توان کرد دیگر هیچ - (اردو) اورنگ ایک شخص کا نام ہے جو گلچہرہ نامی عورت پر عاشق تھا -

(۷) اورنگ - بقول برہان و جامع و ناصری نام جانور کوچک هم هست که عربان ارضه خوانند مولف گوید که ارضه - پادشاهی دارد که بقد و قامت از عامه ارضه کلان تر باشد و مقام ارضه اگرچه زیر زمین می باشد مگر بالای آن از آب و گل بمقامی بلند هم قائم میکنند - گویند که شاه ارضه فروشکوه شاهی دارد و با لشکر و احشام داخل مقام بلند - روزگار بسری برد - پس جا دارد که فارسیان مجازاً ارضه را هم اورنگ نام کرده باشند حیف است که سند استعمال پیش نشد - (اردو) دیکھو ارضه -

(۸) اورنگ - بقول جامع و جهانگیری و سروری بمعنی زندگانی هم هست که زنگ و آورند نیز گویندش - صاحب برهان این را بافر و زیبائی و خوشحالی شریک کرده حیف است که سند این پیش نشد مولف را با صاحب برهان اتفاق است و ضرورت ندارد که این را معنی خاص قرار دهیم (اردو) زندگانی - بقول آصفیه - فارسی - اسم مونث - حیات - عمر - زیست -

اورنگ برآوردن استعمال - بمعنی ساختن تخت و پیدا کردن آن باشد و این متعلق بمعنی اول اورنگ است - چنانکه ظهوری گفته ؎ شاهان همه خواهند گدائی (۱۴۳۳)

ظہوری ؎ از خاک رہ شاہ خود اورنگ برآورد ؎ (اُردو) تخت بنانا۔

اورنگ بر پشت پیل نہادن | استعمال۔ بہار و انند ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی ساکت۔ مولف گوید کہ اورنگ درینجا بمعنی اول است (۱ اورنگ بر پشت پیل نہادن) کنایہ باشد از عماری یا ہودج بر پشت پیل بستن کہ شاہان و امرا گاہ سواری پیل عماری یا ہودج را بر پشت پیل قائم کنند۔ (خواجہ نظامی ؎) نہادند اورنگ بر پشت پیل ؎ کشیدند شمشیر گردش دو میل ؎ (اُردو) عماری کسنا۔ ہودہ کسنا۔ صاحب آصفیہ نے عماری کا ذکر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مونث۔ ہاتھی کا ہودج۔ ہاتھی کا ہودہ جو اوسکی پیٹھہ پر بیٹھنے کے واسطے رکہتے ہین۔ ہاتھی کے اوپر کی رتہہ۔ عماری (بتخفیف میم و بلا تشدید بہی جائز ہے)

اورنگ پیرائے | اصطلاح۔ بقول بہار و انند کنایہ از پادشاہ۔ مولف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مرکب از اورنگ کہ بمعنی تخت گذشت و پیرائے کہ امر از پیراستن است پس معنی لفظی این زیب و زینت دہندۂ تخت و کنایہ باشد از پادشاہ کہ زینت دہندۂ تخت پادشاہی است (خواجہ نظامی ؎) بہ رستم رکابی روان کرد رخش ؎ ہم اورنگ پیرائے و ہم تاج بخش ؎ (اُردو) دیکہو ارسلان کے پانچوین معنے۔

اورنگ زیب | استعمال۔ بقول بہار و انند (۱) مرادف اورنگ پیرائے کہ بمعنی پادشاہ گذشت مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مرکب از اورنگ و زیب کہ امر زیبیدن است و کنایہ از پادشاہ (اُردو) دیکہو اورنگ پیرائے (۲) اورنگ زیب۔ بقول انند لقب

پادشاہ عالمگیر غازی کہ یکی سلاطین نامدار ہند و پسر شاہ جہان بود زیادہ از مدت پنجاہ سال فرمانروائی نمودہ در ۱۱۱۸ھ وفات یافت (اُردو) اورنگ زیب بقول امیر عالمگیر پادشاہ دہلی کا لقب ہے۔ محی الدین نام۔ خاندان مغلیہ کا چھٹا پادشاہ تھا ۱۰۶۸ھ میں تخت پر بیٹھا اس کے وقت میں تخت دہلی کا انتہائے عروج ہوا۔

اورنگ زیبی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بکسر زائے منقوطہ و بائے موحدہ نام جامہ ایست معروف دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولّف عرض کند کہ پائے نسبت بر اورنگ زیب زیادہ کردہ اند و عجبے نیست کہ منسوب بہ شاہ عالمگیر است کہ موجد طرز یا وضع این بودہ یا باستعمال او رغبت داشت حیف است کہ اہل تحقیق از وجہ تسمیہ این ساکت (اُردو)

اورنگ زیبی۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ ایک کپڑے کا نام ہے۔

اورنگ شاہی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است نوعی از ابریشم است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولّف عرض کند کہ تحقیق ما ہمان اورنگ زیبی است کہ گذشت بعض از اہل ہند ہمان جامۂ اورنگ زیبی را اورنگ شاہی می گویند (اُردو) دیکھو اورنگ زیبی۔

اورنگ نشین استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی تخت نشین و فرمانروا مولّف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مرکب از اورنگ کہ بمعنی تخت بجایش گذشت و نشین امر از نشستن معنی لفظی این کسیکہ بر اورنگ نشیند (اُردو) دیکھو اورنگ پیرا۔ اُردو میں

اورنگ نشین بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۳۲۱) **اورنگ نہادن** | استعمال - یعنی قائم کردن تخت برائے جلوس ظہوری ؎ تینوں اورنگ نہاد و از برایم ؛ مبارک باد و داغ افسر من ؛ (اُردو) تخت قائم کرنا۔

اورنگی | بقول برہان و جامع بروزن فرزندی نام پردہ ایست از موسیقی و نام لحن سی ام از سی لحن باربد مطرب۔ و بقول صاحبان ناصری و جہانگیری نام پردہ ایست از موسیقی مخترع باربد۔ صاحب سروری فرماید کہ نام نوائے و لحنے از جملہ سی لحن باربد۔ شیخ نظامی در صفت باربد گوید ؎ چو ناقوسی و اورنگی زدی ساز ؛ شدی اورنگ چون ناقوس از آواز ؛ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بزیادت یائے نسبت بہ اورنگ نام پردہ ایست از موسیقی و صحیح نام لحن است از سی لحن باربدی۔ مولف عرض کند کہ عجبی نیست کہ لحن اورنگی یعنی را نام نہادہ باشند کہ در سی لحن باربد فائق تر باشد منسوب بہ معنی سوم لفظ اورنگ و جا دارد کہ سرو و خسروانی را اورنگی گفتہ باشند کہ ذکرش بذیل باربد می آید (اُردو) اورنگی۔ فارسی میں موسیقی کے ایک لحن کا نام ہے۔

اوروختن | بقول برہان و جامع و ناصری و انند (۱) بروزن و معنی افروختن است کہ روشن کردن آتش و چراغ باشد۔ صاحب موارد گوید کہ روشن کردن و روشن شدن ہم۔ صاحب بحر بذکر این معنی فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و نیز فرماید کہ اینجا ابدال فا بواو است مولف عرض کند کہ شک نیست کہ این مبدل آن است کہ فا بواو بدل شود ہمچون فرنج و ورنج (اُردو) دیکھو

افروختن کے پہلے معنے۔

(۲) اوروختن۔ بقول موارد جلا داون دیگر کسی از محققین مصادر فرس ذکراین نکرد (اُردو) دیکھو افروختن کے دوسرے معنے۔

اوروند بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضمّ اول وفتح ثانی وسکون راے مہملہ وفتح واو ثانی وسکون نون ودال مہملہ لغت فارسی است بمعنی تجربہ وہشیاری ودانشمندی وقدروقیمت واطلاع واشتہار وزیب وزینت وہمواری وبلندی۔ دیگر کسے از اہل تحقیق ذکراین نکرد۔ مولف گوید کہ جزین نیست کہ ہمان آورند باشد کہ بہ معنی شان وشوکت وفروشکوہ وعظمت وزیبائی وقدروقیمت وخوشحالی بجایش گذشت یا ہمان آروند کہ بمعنی تجربہ وآزمایش وزیبائی است۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو زائد درمیان حروف کلمہ آوردہ اوروند کردند ہچون مغل ومغول وافتاد واوفتاد وتنومند وتنومند محققین ناواقف از ماخذ درعرض معانی احتیاط رابکار نبردہ اند معنی اطلاع واشتہار تسامح ایشانست (اُردو) دیکھو آورند کے پہلے اور چھٹے معنے اور آروند کے آٹھویں اور گیارہویں معنے۔

اورہ بقول برہان بفتح اول وثالث وسکون ثانی بہ معنی ابرہ است کہ (۱) روے قبا وکلاہ وامثال آن باشد چہ در فارسی با و واو بہم تبدیل می یابند۔ صاحب جامع وجہانگیری گفتہ کہ ہچو ابرہ است کہ روے جامہ باشد۔ صاحبان سروری وموید ہم ذکراین کردہ اند وبقول صاحب شمس (۲) رہگذر آب رانیز گویند

(خلاق المعانی خاقانی ۵ل) حال مقلوب شد که برتن دهر ؛ اوره کرباس ودیبه آستر است ؛ مولف گوید که فارسیان یاے موحده را به واو بدل کنند چنانکه آب و آو ـ پس به معنیٰ اوّل مبدّل آبره که گذشت و بمعنیٰ دوم مخفف آوره که در مجاز دوم مذکور شد قلب اضافت رہِ آو ـ لب ولہجۂ مقامی ممدود را مقصوره بدل کرد ـ

(اردو) (۱) دیکھو آبره کے پہلے معنے ـ (۲) دیکھو آوره کے پہلے معنے ـ

اورۂ افلاک (اصطلاح) بقول صاحب بحر و ضمیمه برہان کنایه از فلک الافلاک است که عرش باشد مولف عرض کند که مرکب اضافی است اوره بمعنیٰ روے قبا و کلاه و امثال آن که حصه بالاے قبا باشد چنانکه گذشت و افلاک جمع فلک به معنیٰ آسمان پس فارسیان فلک الافلاک را که عبارت است از فلک نهم که بالاے همه افلاک و بر همه محیط است اورۂ افلاک گفتند بجهت بودن او و بالای همه افلاک و این کنایه باشد و بس (اردو) فلک الافلاک بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مذکر ـ نوان آسمان ـ سب آسمانوں کا آسمان ـ عرش ـ کرسی ـ

اوریا بقول برہان و سروری و جامع بروزن بوریا نام شخصی است که داؤد علیه السلام او را بجنگ فرستاد و او در جنگ کشته شد و داؤد زن او را خواست و سلیمان علیه السلام از ان زن بهم رسید و بعضی گویند جد مادری سلیمان است و جمعی برانند که برادر داؤد علیه السلام بود ـ صاحب موید نسبت این فرماید که نام مردے که داود علیه السلام او را با لشکر بجری نامزد فرمود و چون او بتقدیر الله شهادت یافت داؤد علیه السلام زن او را در نکاح خود درآورد و سلیمان علیه السلام از ان متولد شد

ومیگویند کہ نظر داؤد علیہ السلام بران زن پیش ازین افتادہ کہ صاحب جمال بود وقصہ آن است کہ داؤد علیہ السلام بقصد اعتکاف در مسجد رفت وعزم کردہ بود کہ بغیر حق مشغول نشوم ناگاہ در مسجد یک جانور رنگین ظریف ولطیف دید خواست کہ بگیرد آن جانور آہستہ آہستہ رفت وبر دیوارے نشست چون داؤد علیہ السلام قریب دیوار رسید در اثر آن زن اوریا استادہ بود چون نظر ایشان بر وافتاد شیفتہ گشت بعد زمانی مدید چون اوریا شہید شد داؤد علیہ السلام او را در نکاح آورد پس ازان حکم الہی صادر شد کہ اے داؤد تو دعوی کردہ بودی کہ بغیر تو مشغول نشوم چگونہ بدان مشغول شدی پس خجیلی نادم شد وچہل سال در تسبیح وتہلیل واستغفار گذاشت وجانوران وکوہہا نیز براے او استغفار میخواستند تا حق تعالی از و قبول کرد۔ صاحبان انند وہفت وشمس ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ آو مبدل ومخفف آب است وریا در عربی زبان بمعنی زمانہ سازی وظاہر داری وفریب وحیلہ پس آوریا اسم فاعل ترکیبی باشد بمعنی ہمچو آب مکار وفریب وحیلہ کنندہ۔ فارسیان بترکیب اسم کہ دران یکی اسم صفت باشد افادہ معنی فاعلی کنند ہمچو ریاکار وعادۃً اسم صفت را مقدم آرند وگاہی موخر ہم ہمچون کمان ابرو یعنی مثل کمان دارندہ و ابروکمان ہم ہمین معنی است ما صراحت کامل این بر (اسم فاعل ترکیبی) ملا اسم صفت کردہ ایم کہ گذشت۔ ہم برین قیاس است ریاآو وآوریا کہ معنی لفظی این ہمچو آب مکر کنندہ باشد وشخصی بدین نام موسوم شد کہ بالشکر بحری تعلق داشت واللہ اعلم۔ تاج آثر گوید ؎ بگریم ہمی در فراقت چنان

کہ داؤد پر ترتیب اوریا ﴿ (اردو) اوریا اوس شخص کا نام ہے جس کی شہادت کے بعد داؤد علیہ السلام نے اوس کی بی بی کے ساتھہ نکاح کیا تہا اور انہیں کے بطن سے حضرت سلیمان علیہ السلام پیدا ہوے۔ اور وہ میر لشکر بحری تہا۔

اوریب بقول برہان بضم اوّل وخفاے ثانی وکسر ثالث وسکون تحتانی وباے ابجد آن است کہ در عربی محرف و بترکی تیقاج گویند۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بذکر این معنی بحوالۂ برہان فرماید کہ این لفظ در زبان ہندی بجدے مستعمل کہ گویا ہندیست یا توافق لسانین باشد وصاحب ناصری براے این معنی از مولوی معنوی سند آرد کہ بر لفظ آریب گذشت و صاحب انند گوید کہ اوریو واوریب نیز گویندش مولف عرض کند کہ ہمان آریب است کہ بدون واو بضم اوّل گذشت۔ لب ولہجۂ مقامی داو اظہار ضمہ زیادہ کردہ ہمچو مغل ومغول وافتا و واوفتا وما صراحت ماخذ این بر آریب کردہ ایم (اردو) دیکھو آریب کے پہلے معنے۔

اوریو بقول برہان وجامع وجہانگیری باوّل مضموم وکسر ثالث وسکون واو بروزن ومعنی اوریب است کہ بترکی تیقاج وبعربی محرّف گویند پوربہائی جامی گوید ؎ بریدن میانت بہ ارّہ نکوست ﴿ زدن گردن تو بہ اوریو بہ ﴿ مولف گوید کہ این مبدل اوریب است کہ باے ابجد بہ واو بدل شد چنانکہ آب و آو وآسیاب وآسیا و (اردو) دیکھو آریب کے پہلے معنے۔

اوزّ بقول برہان بالتشدید ثانی بروزن ہوز نوعے از مرغابی بزرگ باشد۔

بفتح اوّل وکسر ثانی وبکسر اوّل وثانی ہم آمده است گویند که عربی است وصاحب انند این را لغت عربی قرار داده وپس ازان قول برہان را نقل کرده وصاحب ہفت گوید که آوز بفتح اوّل وتشدید واو مفتوحه وزاے منقوطه ساکن۔ نوعی از مرغابی بزرگ باشد بفتح اوّل وکسر واو وبکسر اوّل وفتح واو وزاے مشدده لغت عربی است وصاحب سوار السبیل فرماید که اِوَزّ در اصل لغت ارامی است بمعنی بط ومرغابی واوزون جمع آن مولف عرض کند که اوزّ در عربی بکسر اوّل وفتح واو وتشدید زا آمده چنانکه صاحب منتخب تصریحش نموده وصاحب منتہی الارب گفته که بروزن خِدَبّ باشد پس ممکن است که فارسیان این را بتغیر اعراب بہمان معنی استعمال کردند واین ہم نوعی از تفریس باشد (اردو) دیکھو ارد ک۔

اوزار | بقول برہان بروزن ومعنی افزار است که (۱) بادبان کشتی و (۲) دست افزار پیشه وران و (۳) کفش وپاافزار و (۴) داروے گرم باشد مثل فلفل ودارچینی وزیره وغیره که در دیگ طعام ریزند۔ صاحب سروری این را بذیل افزار آورده گوید که بہر چہار معنی اوزار نیز گویند۔ صاحب جامع ہم ذکر این کرده وصاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل ودوم نسبت معنی سوم فرماید که سوم کفش بود وآن را افزار وپاافزار وپااوزار نیز نامند ونسبت معنی چہارم نوشته که ادویه حاره را نیز گویند ہمچون قرنفل ودارچینی که در دیگ بیندازند وصاحب ناصری فرماید که بروزن ومعنی افزار است وبس مولف عرض کند که افزار به فاے دوم

بہمین چہار معنی بجایش گذشت و ما از ماخذ این ہمہ را انجا بحثے کردہ ایم و جز این نیست که آفزار۔ مبدل انیست که فارسیان فا را بہ واو بدل کنند ہمچون فام و وآم و اوزار اصل باشد و اسم جامد زبان فارسی و تعلق باہمی معانی متعددہ بر افزار گذشت۔
(اردو) دیکھو افزار۔

اوزایش بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری بر وزن و معنی افزایش است یعنی زیادہ شدن مولف عرض کند که مبدل افزایش باشد که بجایش گذشت بقاعدۂ فارسی فا بواو بدل شود ہمچو فرنج و ورنج و تحقیق افزایش بجایش گذشت۔
(اردو) دیکھو افزایش۔

اوزن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت فارسی است (۱) بمعنی قوی و توانا (۲) شیر که اسد باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردو نہ سند استعمالش پیش شد مولف عرض کند که معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که الف وصلی در اول لغت وزن زیادہ کردہ بہ تصرف در حرکات مفرس ساختہ اند که وزن بفتح اول و سکون ثانی بقول صاحب غیاث بحوالۂ صراح۔ در استعمال فارسی بمعنی عزت و وقار مستعمل پس معنی اول مجاز آن باشد و معنی دوم مجاز مجاز و جا دارد که مبدل اوژن گیریم که بہ زاے فارسی بجای خود ش می آید فارسیان زاے فارسی را بہ زاے ہوز بدل کردہ مجازاً بمعنی خاص استعمال کردہ باشند ہمچون آژیر و آزیر (اردو) (۱) دیکھو اشگرف کے دوسرے معنے (۲) دیکھو

ارسلان کے دوسرے معنے۔

اوزند بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث و سکون نون و دال مہملہ لغت فارسی است بمعنی سامان حرب و جنگ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد ژند و پاژند باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ و جا دارد کہ فارسیان بر لفظ آوزن کہ بمعنی توانا و قوی گذشت دال زائد آوردہ اوزند را مجازاً بمعنی خاص استعمال کردہ باشند چنانکہ نارون را ناروند کردند (اردو) آلات حرب۔ صاحب امیر اللغات نے لفظ آلات کے ذیل میں لکھا ہے۔ عربی۔ مذکر۔ جمع آلہ ہتیار۔ اوزار۔ جیسے آلات حرب۔ آلات کاشتکاری

اوزندیدن صاحب شمس ذکر این کردہ گوید کہ بالفتح ازندیدن یعنی افگندن و ہیچ تصریح نکرد کہ زاے تازی است یا فارسی است مولّف گوید ازندیدن در فارسی مصدرے نیامدہ پس جا دارد کہ از غلطی کاتب اوژندیدن کہ بزاے فارسی بجاے غورش می آید صورت اوزندیدن گرفتہ یا مبدل اوژندیدن باشد کہ زاے فارسی بزاے ہوز بدل میشود چنانکہ آژیرہ و آزیرہ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد۔ (اردو) دیکھو اوژندیدن۔

اوزودن بقول موارد بالفتح مرادف افزودن است کہ بمعنی (۱) زیاد شدن و (۲) زیادہ کردن باشد۔ صاحب رشیدی ہم بذیل افزودن ذکر این کردہ فرماید کہ بحذف الف ہم آمدہ مولّف عرض کند کہ مبدل افزودن توان گرفت

کہ فا بواو بدل شود ہمچو فرخج و ورخج (اردو) دیکھو افزودن۔

اوزون بقول برہان وجامع وانند بازائے ہوز بر وزن موزون بمعنی افزون وافزایش وزیادتی باشد۔ صاحب سراج فرماید کہ بر وزن ومعنی افزون بلکہ افزون مبدل اوزون است وبرین قیاس جمیع این باب۔ **مولف** عرض کند کہ اوزون مبدل افزون باشد وافزون مزید علیہ فزون وماصراحت این بر افزون کردہ ایم پس تحقیق ما برعکس خان آرزوست۔ (اردو) دیکھو افزون۔

اوزیش بقول صاحب جہانگیری کہ درخاتمہ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند آوردہ بمعنی زیادہ شدہ باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ **مولف** عرض کند کہ مبدل ومخفف افزایش باشد کہ حاصل بالمصدر افزودن گذشت فارسیان قدیم فا را بہ واو بدل کردند ہمچون فرخج و ورخج والف دوم را حذف کردہ اوزیش کردند ہمچون راہ و رہ (اردو) دیکھو افزایش۔

اوزین بقول صاحب ضمیمۂ برہان حلقہ کہ بر سرتنگ بند آدمی وتنگ اسپ میدوزند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکردہ وتنگ بند بقول برہان با بائے ابجد بر وزن فنر کمری را گویند کہ از ابریشم ویا از پشم شتر وامثال آن بیافند وبریک سر آن تکمہ یا مہرہ وبر سر دیگر آن انگلہ نصب سازند وآن مہر یا تکمہ را در ان انگلہ اندازند تا بر میان بند شود (الخ) **مولف** گوید کہ ہمین تکمہ را آوزین نام است وبخیال ما مخفف آویزین است یعنی چیزی کہ منسوب بہ آویزہ است کہ آویختہ میشود وبر سرتنگ بندو

تنگ اسپ۔ الف ممدودہ بکثرت استعمال بدل شد بہ مقصورہ و یاے اوّل حذف
شدہ اوزین شد (اردو) تکسُوا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ (بانکاسوا)
وہ لوہے کا کانٹا جس کے ساتھہ کسی چیز کے اٹکانے یا باندہنے کیلئے حلقہ لگا رہتا ہے۔

اوژن | بقول برہان وجامع بازاے فارسی بروزن روزن بمعنی (۱) انداز باشد
کہ از انداختن وافگندن است و (۲) بمعنی فاعل ہم ہست کہ اندازندہ وافگندہ
باشد و (۳) امر بایں معنی ہم آمدہ است یعنی بینداز وبیفگن و (۴) قتل وکشتن را
نیز گویند کہ از کشتن باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ بروزن و معنی افگن و امر بایں
معنی یعنی بیفگن چون شیر اوژن یعنی شیر افگن و بذکر معنی ثانی فرماید کہ اوژند بمعنی افگند است
و اوژنید یعنی افگنید و اوژندیدن مصدر آن و ذکر معنی رابع نکردہ۔ صاحب سروری
ذکر معنی دوم وسوم کردہ براے معنی دوم از منوچہری سند آرد ۵۳ بدرگاہ سپہ
سالار مشرق ٭ سوار نیزہ باز خنجر اوژن ٭ وبراے معنی سوم از نزاری قہستانی
۵۳ دشمن اوژن و دست پرور ملک گیر و مال بخش ٭ شاد باش و عیش ران و
جام نوش و کامیاب ٭ صاحب سراج فرماید کہ بروزن اوزن بمعنی انداز
و اندازہ و این ماخوذ است از اوژندیدن کہ بمعنی افگندن و انداختن می آید۔
مولف عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم مصدر است بزبان ژند و پاژند و مصدر اوژندن
کہ می آید مرکب از ہمین اسم مصدر باشد بزیادت علامت مصدر دن و بہ تحقیق ماکشاید
کہ اسم مصدر در اصل اوژند بود بمعنی انداز و اوژن مخفف آنست بحذف دال مہملہ

آخر ہمچون بدتر و بتر۔ زر دشتان ز باندان تصدیق خیال ما میکنند و معنی دوم نتیجہ تسامح اہل تحقیق باشد کہ از مجرد امر معنی اسم فاعل پیدا کردند و بسند نحو و اسم فاعل ترکیبی را آوردند و نمی دانند کہ امر حاضر بدون اتصال با اسمی افادۂ معنی فاعلی نمیکند ہمچون خنجر اوژن و معنی سوم امر است از مصدر اوژندن کہ می آید و معنی چارم مجاز معنی اول کہ قتل باشد و آن نتیجہ اوژندن شمشیر یا آلۂ جارحہ باشد۔ بخیال ما این مصدریت اصلی و قیاسی کہ از اسم جامد فارسی زبان وضع شد و اوژندیدن کہ مرادف اوژندن می آید مرکب از اصل این لفظ۔ (اردو) (۱) کسی چیز کا ڈالنا پھینکنا۔ انداز کی اصلی معنی انداختن کا حاصل بالمصدر (۲) ڈالنے والا۔ پھینکنے والا۔ (۳) ڈال۔ پھینک۔ (۴) قتل۔ مذکر۔

اوژند بقول برہان بروزن و معنی افگند کہ ماضی افگندن و انداختن است۔ صاحب رشیدی و جامع ہمزبانش (جوہری زرگر ع) شمشیر تو شیر اوژند پرتاب توپیل افگند ٭ یک حملۂ تو برکند بنیاد صد حصن حصین ٭ مولف گوید کہ ماضی اوژندن است نہ افگندن و انداختن و سند بالا متعلق با مضارعش یعنی بفتح زاے فارسی و نون مفتوح

مضارع اوژندن۔ صاحبان تحقیق غور نکردہ اند ترک این بر بیان تفوق داشت کہ ذکر مصدر این می آید و ضرورت نداشت کہ از مشتقات آن بحث کنیم کہ قیاسی است (اردو) اوژندن کا ماضی اور مضارع دیکھو اوژندن

اوژندن بقول بحر بروزن و معنی افگندن (کامل التصریف) دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ مرادف

و مخفف اوژندیدن باشد کہ اسم مصدر این
اوژن مخفف اوژند است و حقیقت اوژن
بجایش گذشت۔ فارسیان علامت مصدر
دن بر اوژن زیادہ کردہ مصدرے
ساختہ اند۔ قیاسی۔ و باصول ما کہ بر اسم
مصدر گذشت مصدر اصلی است کہ اسم
مصدر این اوژن لغت فارسی قدیم است
و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو)
دیکھو اوژندیدن۔

اوژندیدن بقول برہان و سروری
و نوادر و بہار بفتح ہمزہ و زاے فارسی
و دال مہملۂ دوم و کسر اول و سکون نون
بروزن برہم چیدن بمعنی (۱) افگندن و
انداختن باشد۔ صاحب بحر فرماید کہ (۲)
قتل کردن و کشتن ہم و سالم التصریف است
کہ بغیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید
ظہوری ۵۳ تیغ در دست تو پلنگ شکن ہ
تیر از شست تو ہژبر اوژن مولف
عرض کند کہ اسم مصدر این اوژند باشد
کہ ذکرش بر اوژن کردہ ایم۔ فارسیان
بقاعدۂ مصادر جعلی یاے معروف و علامت
مصدر بر اوژند زیادہ کردہ مصدری
ساختہ اند و باصول ما کہ ذکرش بر اسم مصدر
گذشت۔ مصدر اصلی و قیاسی است نہ جعلی
زیرا کہ اسم مصدر۔ لغت فارسی قدیم است
یعنی اول حقیقی است و مرادف افگندن
و معنی دوم مجاز آن کہ صراحتش بر اوژن
کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو افگندن۔
(۲) قتل کرنا۔ مار ڈالنا۔

اوژنیدن بقول بحر بروزن آگنیدن
بمعنی افگندن و انداختن است و فرماید
کہ کامل التصریف باشد مولف عرض
کند کہ این مرکب است از اسم جامد
اوژن و یاے معروف و علامت مصدر

دن بقاعدۂ مصادر جعلی کہ یاے معروف پیش از علامت مصدر زیادہ کنند و باصول ما کہ سر اختش بر اسم مصدر کردہ اسم مصدر اصلی است نہ جعلی پس اوژندن کہ گذشت	موافق قیاس ماست و اوژنیدن برخلاف قیاس حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد و حالا بر زبان معاصرین عجم متروک (اردو) دیکھو اوژندیدن کے پہلے معنے۔

اوژول بقول برہان بروزن مقبول بمعنی (۱) انگیز و (۲) تقاضا باشد و (۳) تعجیل و شتاب را نیز گویند و صاحب جامع فرماید کہ بروزن مقبول (یعنی بفتح اول) بمعنی انگیز و تقاضا و بضم اول شتاب و تعجیل۔ صاحبان جہانگیری و شمس بر معنی ثانی اکتفا کردہ اند و در بیان اعراب متفق با صاحب جامع و صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی اول کردہ و در بیان اعراب با صاحب برہان اتفاق ورزیدہ و از طرز بیان صاحب مؤید مفہوم می شود کہ قول راجح آنست کہ بمعنی شتاب بفتح اول باشد۔ مؤلف عرض کند کہ مبدل افژول باشد کہ بہر دو معنی بالا گذشت و معنی سوم را مجاز معنی دوم توان گرفت۔ فارسیان فا را بواو بدل کنند چنانکہ فام و وام و آنچہ معنی سوم این یعنی تعجیل و شتاب بر افژول مذکور نہ شد عیبی ندارد کہ افژولیدن بمعنی شتاب کردن گذشتہ است و لازم نمی آید کہ مبدل بر ہمہ معانی مبدل منہ حاوی باشد کہ استعمال مبنی بر محاورۂ زبان است و قیاس را دخلی نیست۔
(اردو) (۱) دیکھو افژول کے دوسرے معنے (۲) دیکھو افژول کے پہلے معنے (۳) جلدی، شتابی

اوژولیدن بقول برہان بروزن	افژولیدن بمعنی (۱) برانگیختن بجنگ وغیرہ

باشد و (۲) تقاضا نمودن و (۳) تعجیل کردن را نیز گویند و بمعنی (۴) پریشان کردن هم بنظر آمده است۔ صاحب بحر بند کر هر چهار معانی بالا فرماید که کامل التصریف باشد و صاحب رشیدی فرماید که بروزن و معنی افشرولیدن
موَلف عرض کند که جز این نیست که این مرکب است از اسم جامد اوژول که بجایش گذشت۔ فارسیان بقاعدۂ مصدر جعلی یاے معروف و علامت مصدر دن بر آخرش زیاده کرده مصدری ساختند و جعلی نام نهادند و باصول ما که بر اسم مصدر بیانش کرده ایم مصدر اصلی و قیاسی است که مرکب است از اسم جامد فارسی زبان و جا دارد که بهمه معانی افشرولیدن این را مبدل و مرادفش گیریم که بعض محققین ذکر این کرده اند ولیکن حیف است که سند استعمال یک معنی هم پیش نشد و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو افشرولیدن۔

اوس | بقول برهان و جامع و هفت بفتح اوّل و سکون ثانی و سین بے نقطه بروزن غوث بمعنی امید و امیدواری و رجا و چشمداشت باشد۔ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده موَلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است که سند استعمال متاخرین یا متقدمین پیش نه شد۔ بر اعتماد صاحب جامع که از اهل زبان است توانیم قیاس کرد که فارسیان از لغت سنسکرت آس که بقول صاحب ساطع بمعنی امید و آرزو است به تبدیل الف دوم با واو معربش کرده باشد چنانکه تاغ را توغ و آرنج را وارنج کردند (اردو) امید بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مونث۔ آس بھروسا۔ آرزو۔ تمنّا۔ (اسی سے ہے امیدواری)

اوسان | بقول برهان و جامع و هفت بروزن چوگان بمعنی فسان باشد و آن

سنگی است کہ شمشیر و خنجر و کارد بدان تیز کنند۔ صاحب رشیدی بذیل افسان ذکرش کردہ مرادف آن قرار دہ بمعنی اولش۔ صاحب انند و صاحب ناصری فرماید کہ مرادف فسان باشد و صاحب سراج فرماید کہ بر وزن و معنی افسان بلکہ افسان مبدل آنست مولف عرض کند کما عراحت ماخذ این بر ابسان کردایم کہ بجایش گذشت و اشارہ آن بر افسان ہم گذشت بالجملہ اوسان مبدل ابسان باشد کہ باے موحدہ بہ واو بدل شد چنانکہ آو کہ مبدل آب است (اردو) دیکھو ابسان۔

اوسانہ | بقول جامع بر وزن مردانہ بمعنی افسانہ و سرگذشت باشد دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ مبدل افسانہ باشد کہ فا بہ واو بدل شد چنانکہ فرخج و ورخج (اردو) دیکھو افسانہ کے پہلے معنے۔

اوسبید | بقول برہان با باے ابجد بر وزن بوسعید دوائے است کہ آنرا نیلوفر ہندی گویند گرم و خشک است و محلل باد ہا و نفخہا و بفتح اول و کسر ثالث ہم بنظر آمدہ صاحب انند و ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط فرماید کہ بضم ہمزہ و سکون واو و فتح سین مہملہ و کسر باے موحدہ و سکون یاے تحتانی و دال مہملہ اسم فارسی و آن قسمی است از نیلوفر ہندی۔ گرم و خشک محلل ریاح شربت آن یکدرم و بیخ آن سرد و خشک و جہت صداع و بواسیر نافع۔ مضر مثانہ و مصلح آن عسل بمقدار شربت آن نیم درم (الخ) مولف عرض کند کہ اصل این آسپید

به الف ممدوده و بای فارسی بود مرکب از آ و که مبدل آب است و سپید که مرادف
سفید است و صاحب برهان بر سفید فرماید که در فارسی زبان کنایه از ظاهر و نمایان
هم. پس نیلوفر که بر آب نمایان می شود فارسیان آن را آوسپید گفتند یعنی چیزی بر آب
نمایان شونده و این اسم فاعل ترکیبی است لب و لهجه مقامی ممدوده را مقصوره کرد
و بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه تپ و تب و اسپ اسب (اردو) نیلوفر سندی
اردو مین کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے نیلوفر کا ذکر کیا ہے دیکھو آگرو ک۔

اوستا بقول بہار (۱) آنکه هنر آموزد و تعلیم دهد و صاحب انند گوید که لغت فارسی است
بمعنی داننده و آموزاننده علمی و عملی از امور کلی و جزوی و سند هر دو از کلام اسیری
لاهیجی است ؎ علم معنی از کتاب اوستا * حاصلت ناید بکش چندین عنا * مؤلف
گوید که این مزید علیه استا باشد بزیادت واو بعد الف چنانکه افتاد و اوفتاد و
صراحت ماخذ استا بجایش گذشت و استا بمعنی کتاب زردشت هم آمده پس (۲)
این را مزید علیه آن هم توان گرفت و سند بهار مناسب تر است برای معنی دوم
و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است ذکر اوستا بمعنی اول کرده فرماید که لغت
ترکی است (صاحب سغزنگ و ساتیر هم ذکر معنی دوم کرده (اردو) دیکھو استا۔

اوستاخ بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و ثالث و فوقانی بالف کشیده
و بخای نقطه دار زده (۱) بمعنی دلیر شدن و دلیری نمودن و بی ادبی کردن
باشد و آنرا بعربی جسارت خوانند. صاحب ناصری فرماید که (۲) بمعنی گستاخی

یعنی جسارت و (۳) بمعنی گستاخ یعنی دلیر و بے ادب۔ صاحب جامع متفق با صاحب ناصری وصاحب انند نقل بر وارش۔ صاحب رشیدی این را بذیل استاخ آوردہ مرادف فش قرار دہ بمعنی سومش و صاحب جہانگیری فرماید کہ دلیر شدن و دلیری کردن و آنرا گستاخ نیز خوانند و بتازی جسارت گویند (مولوی معنوی سہ) روے صحرا ہست ہموار و فراخ ٭ ہر قدم دامیست کم ران اوستاخ ٭ مولف عرض کند کہ این مزید علیہ استاخ کہ بدون واو بجایش گذشت و ما صراحت ماخذش ہم ہمد رانجا کردہ ایم جز این نیست کہ واو زائد بعد الف براے اظہار ضمہ آوردہ اند ہمچون افتاد و اوفتاد و استاد و اوستاد و معنی سوم اصل است طرز بیان محققین۔ معنی اول و دوم ہم پیدا کردہ تحقیقش ہیچ کہ معنی مصدری اصلا ندارد و سندے براے آن پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو استاخ کے پہلے معنے۔

اوستاد بقول برہان بر وزن نوش باد دانندہ و آموزانندۂ علمی و عملی بود از امور کلی و جزئی۔ صاحب جامع و سراج فرماید کہ استاد بدون واو مخفف این است و بہار گوید کہ آنکہ ہنر آموزد و تعلیم دہد و از اسیری لاہیجی سند آرد سہ چون درین رہ اختیار خود با دیگذاشتم ٭ ہر چہ جستم یافتم زار شاد پیر اوستاد ٭ مولف عرض کند کہ مزید علیہ ہمان استاد کہ گذشت و آو بعد الف زیادہ کردہ اند ہمچون افتاد و اوفتاد (اردو) دیکھو استاد۔

اوستام بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری با تائی مہمل و سکون میم (۱) یراق زین و لجام اسپ را گویند (۲) مردم معتمد و اعتمادی را نیز گفتہ اند و

(۳) بمعنی آستانہ درخانہ ہم آمدہ - صاحبان موید و شمس و سروری بر معنی دوم قانع
ناصر خسرو ست ۵۱ چون بر آہختی زتن شرم اے پسر ٭ یافتی دینار و اسپ و اوستام ٭
شمس فخری ست ۵۲ ہر کجا بود وز و راہ زنے ٭ از نہیب وے او ستام شدہ ٭
ابوشکور گوید ست ۵۲ بہ افزاے خوانند او را بنام ٭ ہم از نام و کردار و ہم اوستام ٭
حکیم ناصر خسرو ست ۵۳ اندرجہان تہی تر از ان نیست خانۂ ٭ کز وام کرد مرد در و فرش و
اوستام ٭ صاحب سراج فرماید کہ یراق اسپ باشد مثل زین و لجام و مردم معتمد
و آئین و استام مخفف آن و ستام مخفف این - مولف عرض کند کہ اوستام بمعنی اوّل و
دوم مزید علیہ استام است کہ بدون واو بجایش گذشت و صراحت ماخذ و اشارۂ
این ہمہ را انجا کردہ ایم و بمعنی سوم مبدّل آستان کہ از دو الف ممدودہ - الف دوم بواو
بدل شد ہمچون تاغ و توغ و نون بہ میم چنانکہ کجین و کجیم مخفی مباد کہ از سند ابوشکور
کہ برائے معنی دوم بالا مذکور شد معنی اعتماد ہم پیدا می شود - فتامل - و سند معنی سوم ہم
قابل غور - (اردو) (۱) دیکھو استام کے پہلے معنے (۲) دیکھو استام کے دوسرے
معنے (۳) دیکھو آستان -

اوستان | بقول برہان و انند و ہفت
دریائے بروزن دوستان (۱) بمعنی ساخت
و یراق زین و لجام اسپ و (۲) بمعنی مردم
امین و معتمد باشد و (۳) آستانۂ خانہ ہم

صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر ہر سہ معنی
بالا کردہ فرماید کہ بدین معنی در کتب معتبرہ
نیست و ظاہرا اوستام بمیم را اوستان بنون
خواندہ و آستان خانہ گمان بردہ و این

خطا در خطا ست با آنکه لفظ اوستام بہ میم بالای
ہمین لفظ نیز ذکر کردہ مولف عرض کند
کہ بمعنی اول و دوم مبدل اوستام است
کہ گذشت میم بہ نون بدل شود چنانکہ پام
و پان و بمعنی سوم مبدل آستان کہ در ممدود
گذشت۔ فارسیان از دو الف کہ در ممدود
باشد الف دوم را بہ واو بدل کردہ اند
ہمچون تاغ و توغ و لب و لبچہ شان ہم
ہمچنین است کہ آن را اون خوانند۔ پس
اشکالی کہ خان آرزو را پیدا شدہ است
تعجب نیز است۔ حیف است کہ سند استعمال
پیش نشد (اردو) دیکھو اوستام اور
آستان۔

اوستره | بقول انند بحوالہ بہار مرادف
استرہ کہ بمعنی کارد سر تراش باشد کہ
معروف است ولیکن در بہار عجم ازین لفظ
اثرے نیست مولف گوید کہ اگر سند استعمال
پیش شود خلاف قیاس نباشد کہ مزید علیہ
آسترہ باشد و تحقیق کاملش ہم در انجا مذکور
(اردو) دیکھو اُسترہ۔

اوستیم | بقول برہان و جامع و ناصری و ہفت
دانند با فوقانی بتحتانی کشیدہ و بہ میم زدہ چو پوستین
(۱) آستین جامہ را گویند و (۲) بمعنی خون ریزی باشد
کہ از جراحت رود مولف گوید کہ بمعنی اول مبدل
آستین باشد کہ در ممدود گذشت یک الف از
دو الف ممدودہ بواو بدل شد ہمچو آلغونہ و اُلغونہ
و تاغ و توغ و نون بمیم چنانکہ گجین و گجیم و بمعنی دوم مبدل
آستیم کہ بہمین معنی در ممدودہ گذشت بہ تبدیل یک الف
از دو الف ممدودہ با واو (اردو) (۱) دیکھو آستین
(۲) دیکھو آستیم کے دوسرے معنے۔

اوسط قضایا | اصطلاح۔ باضافت اوسط بسوے قضایا بقول بحر و انند کنایہ
باشد از حد اوسط و آن عبارت است از لفظ مکرر در قیاس و قیاس مرکب باشد

از دو قضیہ چنانکہ العالم متغیر و کل متغیر حادث پس لفظ متغیر حد اوسط است چون از ہر دو قضیہ صغری و کبری ہر دو لفظ مکرر را کہ حد اوسط است دور کنی نتیجہ حاصل آید العالم حادث پس لفظ متغیر اوسط است (اردو) اوسط قضایا فارسیون نے حد اوسط کو کہا ہے اور وہ لفظ مکرر ہے قیاس مین اور قیاس مرکب ہے دو قضیون سے جیسے العالم متغیر۔ وکل متغیر حادث پس لفظ متغیر حد اوسط ہے اس لئے کہ جب دونون قضیون سے لفظ مکرر کو حذف کر دین تو نتیجہ حاصل ہوتا ہے العالم حادث پس لفظ متغیر حد اوسط ہے۔

اوسن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث وسکون نون لغت فارسی است بمعنی کوتاہ دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این آسن لغت سنسکرت است کہ بقول صاحب ساطع بمعنی بستر کوچک آمدہ فارسیان قدیم از واو الف ممدودہ۔ الف دوم را با واو بدل کردہ مفرس کردند ومطلق بمعنی کوتاہ استعمال کردہ باشند حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و این قسم تبدیل در فارسی زبان بسیار چنانکہ آن را اون خوانند و تاغ را توغ کردہ اند (اردو) کوتاہ بقول آصفیہ فارسی۔ صفت چھوٹا۔ ننہا۔ کوچک۔ پست۔ مختصر۔ ٹھنگنا۔

اوسو بقول برہان وجامع بضم اول بر وزن کوکو (۱) بمعنی ربودن و ربایندگی وبفتح اول ہم باین معنی آمدہ و (۲) بفتح اول بمعنی ماتم وعزا باشد وصاحب سروری نسبت معنی اول فرماید کہ ربودن و ربایش وبحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ اسو بحذف واو

ہم آمدہ و بحوالۂ فرہنگ بفتح ہمزہ و ضم سین باین معنی آوردہ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل قانع۔ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید کہ بمعنی ربودن و ربایندہ باشد و باین معنی اوسہ و اوسوم نیز آمدہ مولف عرض کند کہ آسو کہ بدون واو بعد الف گذشت مخفف این باشد بحذف واو و بہ تحقیق ما اصل این بمعنی دوم افسوس است کہ فارسیان بقاعدۂ خود فا را بواو بدل کردند چنانکہ فام و وام و سین مہملۂ آخرہ را حذف کردہ اوسو را بمعنی اثم و عزا استعمال کردند بر سبیل مجاز و معنی حقیقی افسوس بجایش مذکور شد پس این مجاز آن باشد بالجملہ بالفتح اصح ہست آنانکہ بالضم گرفتہ اند بر ماخذش غور نکردہ اند و نسبت معنی اوّل عرض میشود کہ اصل این افسون است بمعنی مکر و حیلہ کہ بجایش مذکور شد فارسیان بقاعدۂ تبدیل فا۔ بواو چنانکہ فام و وام اوسون کردہ مجازاً بمعنی ربایش و ربایندگی استعمالش کردند و بحذف نون آخر۔ اوسو مخفف آنست و ما اشارۂ این بر آسو کردہ ایم و اوسون بمعنی افسون ہم آمدہ کہ ذکرش بر افسون گذشت و اوسو مخفف آن بدین معنی مستعمل نشد۔ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) (۱) اڑالیجانا۔ امیرؔنے اسکا تذکرہ اچک لیجانا پر فرمایا ہے (۲) ماتم بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ غم۔ رنج۔ الم۔ اندوہ۔ آہ و نالہ۔

اوسون بقول برہان بروزن و معنی افسون است و آن (۱) خواندن کلماتی باشد مر عزائم خوانان و ساحران را بجہت حصول مقاصد خود و (۲) بمعنی

رام کردن جانوران و (۳) بمعنی حیلہ و تزویر ہم۔ صاحبان جامع و انند و جہانگیری ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ مبدل افسون باشد کہ فا بواو بدل شدہ ہمچو فرنج و ورنج و معنی دوم مجاز معنی اوّل است کہ رام کردن جانوران ہم بخیال افسون خوانان متعلق باشد از سحر و عزائم خوانی و معنی سوم ہم بر سبیل مجاز باشد کہ ذکرش بر افسون گذشت (اردو) (۱) دیکھو افسون کے پہلی معنے (۲) جانورون کو مطیع کرنا بحاصل بالمصدر کے معنون مین (۳) دیکھو افسون کے دوسری معنے۔

اوسہ بقول برہان بضم اوّل بر وزن توسہ بمعنی ربودن و ربایش و ربایندگی باشد و بامعنی بفتح اوّل ہم گفتہ اند۔ صاحبان رشیدی و جہانگیری و سروری و جامع و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مولف** گوید کہ مبدل آوسو بمعنی اوّل باشد کہ گذشت فارسیان واو را بہ ہای ہوز بدل کردند برخلاف قیاس (اردو) دیکھو آوسو کے پہلے معنے۔

اوسیمون بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و ثالث بتحتانی رسیدہ و میم مضموم بہ واو و نون زدہ بلغت یونانی دوائیست کہ تعریفش بر تودری می آید (اردو) دیکھو تودری۔

اوش بقول برہان بر وزن موش نام قصبہ ایست از ولایت فرغانہ مابین سمرقند و چین۔ صاحب موید فرماید کہ بالضم شہریست میان ماوراءالنہر و ترکستان۔ صاحب سروری باتفاق موید از حمید الدین بلخی (صاحب مقامات حمیدی) سند آرد۔ ع
معلوم من نشد کہ کجا رفت پیر اوش ❊ با او چہ کرد گردش ایام دی و دوش ❊ صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ از انجاست بہاء الدین اوشی۔ صاحب سراج را

نیز با برہان اتفاق است و فرماید کہ وطن اصلی حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی ہمین اوش است وجہ تسمیۂ این معلوم نشد (اردو) اوش فارسی مین ایک قصبہ کا نام ہے جو بقول بعض سمرقند و چین کے درمیان واقع ہے۔ اور بقول بعض ماورا النہر و ترکستان کے درمیان۔ مذکر۔

اوشال بقول برہان وجامع وناصری وسراج واننّد بفتح اول بروزن کودال (۱) تالاب و برکہ وآب انہار وآب گیر و (۲) خزانہ ہاے آب راگویند کہ در کوہہا می شود۔ مولف گوید کہ فارسیان این را از لغت عرب گرفتہ اند کہ در عربی اوشال جمع وشل است بمعنی آب بسیار واشک بسیار آمدہ کما فی منتہی الارب پس فارسیان تالاب و برکہ را کہ دران ہم آب بسیار می باشد مجازاً اوشال گفتند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو (۱) اسخر کے پہلے معنے (۲) پانی کا قدرتی چشمہ جو پہاڑیون مین ہوتا ہے جس کو نانگی کہتے ہین۔ (مونث)

اوشان بقول برہان وجامع وناصری واننّد (۱) بفتح اول بروزن چوگان بمعنی افشان باشد کہ از پاشیدن وافشاندن است۔ صاحب سراج فرماید کہ افشان مبدل آن است مولف عرض کند کہ اوشان مبدل افشان است نہ برعکس آن وتبدیل فا بواو در فارسی آمدہ است چنانکہ فرنج وورنج پس ہیچ وجہے معلوم نشود کہ اوشان را اصل قرار دہیم وافشان را مبدل آن فتامل صراحت ماخذ بر افشان گذشت (اردو) دیکھو افشان۔

(۲) اوشان بقول برہان بضم اوّل بمعنی آنہاست که جمع غائب باشد۔ صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید که بخلاف ایشان که جمع حاضر است۔ صاحب سراج به تحقیقش فرماید که جمع او که ضمیر غائب است وشان مخفف آن است ظاہرا در اصل اوشان بنون بعد الواو بوده که بعد تخفیف چنین خوانده انداز عالم ایشان که مخفف این شان بنون بعد التحتانی است وبعد ازان فرماید که بخاطر می رسد که اوشان مرکب از ضمیر غائب نباشد بلکه شان علامت جمع است وگاہی بمعنی جمع نیز مستعمل می شود واو درینجا ضمیر غائب نیست بلکه اوشان در اصل آن شان بوده که الف مده بواو بدل شده چنانکه سابق نوشته آمد ونون آن حذف گشته چنانکه در ایشان وبرین تقدیر تقابل ایشان واوشان درست می شود که ہر دو اسم اشاره میشوند بخلاف سابق که درانجا ہر دو را ضمیر غائب گفته۔ مولف عرض کند که مقصود خان آرزو جز این نباشد که از دو الف (اان) الف دوم به واو بدل شد چنان که فارسیان (آن) را (اون) خوانند وزبان را زبون۔ این قسم تبدیل از لب ولہجه شان تجاوز کرده در کتابت ہم راه یافته است چنانکه تانغ وتونغ ویکسان ویکسون باقی حال این ضمیر غائب است نه اسم اشاره ما صراحت کاملش در بحث ایشان بجاے خودش کنیم (اردو) دیکھو آنہا۔

اوشاندن بقول انند بحواله ناصری وبرہان بروزن ومعنی افشاندن باشد بیگر کسی ذکر این نکرد مولف گوید که حیف است که ما در برہان وناصری این را نیافتیم

ولیکن موافق قیاس است که فا بواو بدل شود چنانکه فرنج و ورنج - ذکر افشاندن بجایش گذشت (اردو) دیکھو افشاندن -

اوشانیدن بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرہنگ بروزن و معنی افشانیدن است دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مولف گوید که مبدل افشانیدن باشد و مشتمل بر ہمہ معانیش و مزید علیہ اوشاندن که گذشت و اسم مصدر این ہمان اوشان که مبدل افشان باشد در وضع مصدرش بقاعدهٔ مصادر جعلی یاے معروف زیادہ کردند و باصول ما مصدر اصلی و قیاسی است چنانکه بر اسم مصدر تصریحش کرده ایم زیرا که اسم این مصدر - لغت فارسی زبان است و بقول بعض اوشاندن بدون تحتانی مخفف این باشد (اردو) دیکھو افشاندن

اوشنج بقول سراج بفتح شین معجمه بروزن و معنی آورنج مبدل اوشنگ و بحوالهٔ برہان گوید که بمعنی ارضه که کرم چوب خوار است و باز گوید که اوشنگ بشین معجمه و اوتنگ بنون بمعنی ریسمان که قبا و جامه بران اندازند و فرماید که تحقیق آنست که آشنج صحیح بدان معنی آونگ است بمده چنانکه سابق گذشت مولف گوید که لفظ آوشنج در نسخ موجودهٔ برہان موجود نیست پس معلوم نیست که از کدام نسخهٔ برہان این لفظ را نقل کرده دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و اگر استعمال این تحقق شود جزین نباشد که مبدل اوشنگ است و بس که می آید - جیم عربی به کاف بدل شود اکثر در معربات چنانکه شنگرف را شنجرف کردند (اردو) دیکھو اوشنگ -

اوشنگ بقول برہان وجامع بروزن اورنگ ریسمانی باشد که درخانہا بندند وجامہ وازار وروپاک ولنگی وقطیفه وامثال آن بران اندازند وگاہی خوشه ہاے انگور نیز ازان آویزند وآن را بالعربی معلاق خوانند - صاحب سروری بذکر این معنی فرماید که اورا آونگ ورزه وورژه نیز گویند - صاحب ناصری گوید که مرادف آونگ است اما انچه صاحب انند بحوالۂ ناصری گفته که بروزن ومعنی اورنگ است تسامحش بیش نیست زیرا که قول صاحب ناصری موافق اونیست مولف گوید که اگر این را مبدل آوتنگ گیریم که بہمین معنی گذشت موافق قیاس است زیرا که تاے فوقانی به شین معجمه بدل شود چون رخت ورخش (اردو) دیکھو آوتنگ -

اوشنگن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اول وفتح ثالث وسکون نون وفتح کاف فارسی لغت فارسی است بمعنی کاہل وسست ودیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند که این لغت ترکی است صاحب کنز ذکر این کرده اگر سند استعمال این در فارسی بیش شود توانیم عرض کرد که فارسیان از زبان ترک گرفته اند (اردو) کاہل بقول آصفیه عربی سست مجہول - الکسیا - اہدی - کام چور - منٹھا - آرام طلب (ظفر ۵) اٹھا سکتے ہین وہ رنج ومصیبت کب محبت مین
جو کاہل ہین دم اپنا راحت وآرام پر دیتے ہین

اوش وبوش بقول برہان وجامع بفتح اول وباے ابجد این لغت از اتباع است بمعنی تجبر وخودنمائی وکر وفر وخود آرائی - صاحبان بحر وناصری وسراج

واانند ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ این مبدل ہوش وبوش است۔ہای ہوز ہوش بدل شد بالف چنانکہ ہیون واپیون وہوش در فارسی بمعنی کر و فر آمدہ وبوش مرادفش کہ بقول صاحب برہان بمعنی کر و فر و نمود نمائی است۔ (اردو) کرّ و فر بقول آصفیہ۔فارسی۔اسم مونث۔شان وشوکت۔دہوم دہڑکا۔رعب وداب۔دہوم دہام۔(نصیر ۵) شوق گر قلیان کشی کا ہی تو مہتابی پہ بیٹھ ٭ اے مرے سلطان خوبان شب کو کر و فر ہیت ٭

اوشہ | بقول برہان بضم اول بروزن توشہ (۱) نام رستنی است ودوائی وآن باغی وصحرائی ہر دو می باشد۔باغی را مرزہ گویند وآن سبزی است کہ باطعام خورند وصحرائی را بعربی سعتر خوانند۔صاحبان جامع وناصری وشمس اانند ہمزبان برہان۔صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بہ شین معجمہ گیاہی است دوائی وقیل صمغ لیکن بہر دو معنی آشہ بدون واو نیز گذشت وصحیح بمعنی دوم است نہ اول ہذا غایۃ التحقیق (انتہی) مولف گوید کہ این لفظ مزید علیہ آشہ باشد کہ معرب آن اشق است بہ ضم اول وتشدید شین معجمہ کما فی منتہی الارب وبا تحقیق کاملش بر لفظ آشہ واشق بیان کردہ ایم کہ صمغ درختی است (اردو) دیکھو آشہ واشق (۲) اوشہ بقول برہان وجامع بفتح اول بروزن عرشہ بمعنی شبنم باشد وآن رطوبتی کہ شبہا بر سبزہ نشیند دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ اگر سند استعمال این بدست آید توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول باشد کہ شبنم بر درخت

ہم صمغ درخت را مانند۔ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو اپشک۔

اوشہنگ بقول برہان و جامع و جہانگیری با ثانی مجہول و کاف فارسی بروزن ہوشمند نام اصلی ہوشنگ است و صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید کہ معنی ترکیبی آن ہوش وہنگ باشد وہوشمند نیز باین معنی است۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ مکرر نوشتہ آمد کہ الف بہا بدل شود پس ہوشنگ دراصل اوشہنگ بودہ کہ مخفف آن اوشنگ است و مبدل آن ہوشنگ۔ مولف عرض کند کہ بزبان فارسی ہوش بمعنی عقل ودانش آمدہ نہ اوش۔ پس اگر استعمال اوشہنگ بالف اول متحقق شود توانیم عرض کرد کہ مبدل (ہوش ہنگ) است نہ بالعکس آن چنانکہ ادعاے خان آرزوست۔ بالجملہ بہ تحقیق ما اوشہنگ نام پادشاہی کہ معروف بہ ہوشنگ است و بحث آن بجایش می آید۔ ہاے ہوز بالف بدل شد چنانکہ ہپیون و اپیون۔ (اردو) ہوشنگ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی ہوش و آگاہی و عقل وخرد حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے پوتے کا نام جو پیش دادیون کا دوسرا بادشاہ سیامک کا بیٹا کیومرث کا پوتا تھا۔ کیومرث کے بعد تخت نشین ہوکر چالیس برس تک حکمرانی کی۔ پیش دادیون کے نزدیک اس کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ عدل وانصاف اور احسان کی باتین کیا کرتا تھا اور خلق و داد ودہش کی ترغیب دیا کرتا تھا اسی وجہ سے اس کا ہوشنگ نام ہوا جسے ایثار بخش بہی کہتے ہین۔ پاستانیون کے ایک پادشاہ کا بہی نام تہا۔

اوضاع بقول منتخب لغت عربی است بمعنی حالہا۔ جمع وضع مولف گوید کہ فارسیان بمعنی اطوار وہیأت وصورت استعمال کنند وبصورت اضافت بسوے دنیا بمعنی حوادث دنیا ہم۔ وبمعنی ہیئت وصورت۔ استعمال این بمعنی واحد شود۔ (صائب ؎) پشت من گرم بخورشید قیامت نشود ٭ بسکہ دل سرزد ازاوضاع جہانم کردند ٭ (ولہ ؎) می شود بر کاملان اوضاع دنیا خوشگوار ٭ تلخی از دریا نہ بیند قطرہ چون گوہر شود ٭ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ "اوضاع را مغشوش کرد" یعنی ہیات وصورت را خراب کرد وفاسد گردانید مخفی مباد کہ در لغت عربی وضع با صطلاح حکما بمعنی ہیأت آمدہ چنانکہ صاحب محیط المحیط گفتہ کہ وضع باصطلاح حکما بمعنی ہیأتی است کہ چیزے را بسبب دو نسبت یعنی نسبت اجزاے او باہمدیگر ونسبت اجزاے او بسوے امور خارجہ مانند قیام وقعود وغیرہ حاصل شود (الخ) (اردو) وضع بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ ساخت۔ بناوٹ۔ طور۔ رنگ ڈھنگ۔ صورت شکل۔ ہیئت۔ حالت۔

اوضاع زندگی (استعمال) بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار اسباب خانہ داری کہ بزبان انگلیسی فرنیچر گویند۔ صاحب بول چال ہم ذکراین کردہ مولف گوید کہ معاصرین عجم در روزمرۂ خود استعمال این کنند واین معنی دراصل مجاز معنی اوضاع باشد باضافت آن بسوے زندگی (اردو) اسباب خانہ داری اردو مین کہہ سکتے ہین لیکن اسمین ایک قسم کی تعمیم ہے۔ آجکل فرنیچر کا استعمال بھی اردو مین ہے بمعنی میز کرسی وغیرہ سامان چوبین جو کہ

اوصنہ بقول صاحب بول چال مرادف اودہ و اطاق کہ بجایش گذشت۔ مولف عرض کند کہ این لغت محاورۂ حال عرب است (اردو) دیکھو اطاق۔

اوغا بقول ہفت بفتح اوّل و سکون واو و غین معجمہ بالف رسیدہ بمعنی باو باشد کہ بعربی ریح گویند و دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بعض محققین فارسی ہمین لغت را بہمین معنی بہ غین معجمہ ذکر کردہ اند کہ می آید و بخیال ما ماخذ این بغین معجمہ من وجہ بدست می آید یعنی مفرس باشد از لغت ترکی آروغ کہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی باوی است کہ بعد غذا از دہن می برآید۔ فارسیان این را بہ ممدودہ آروغ گویند پس راے مہملہ را حذف کردند و الف زائد در آخرش آوردہ (اوغا) کردند بمعنی ہوا استعمال شد۔ صاحب ہفت کہ ذکر این بہ عین مہملہ کرد تسامح او بیش نباشد کہ دیگر کسی از محققین فرس باو نیست (اردو) ہوا بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مونث۔ باد۔ باؤ۔ پون۔ بیار۔

اوغا بقول برہان و جامع و سراج و انند و جہانگیری بفتح اوّل بروزن غوغا بمعنی باد باشد کہ	بعربی ریح گویند مولف عرض کند کہ ذکر ماخذ این برآوغا گذشت کہ بعین مہملہ مذکور شد (اردو) دیکھو اوغا

اوغر بقول برہان و جامع و جہانگیری بروزن گوہر (۱) مجمع سلاطین و اشراف و حکام و اکابر باشد و (۲) جاے را نیز گویند کہ باد بسیار وزد۔ صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر ہردو معنی کردہ نسبت معنی ثانی فرماید کہ بدین معنی باوغرا ست چنانکہ بیاید مولف عرض کند کہ بقول صاحب کنز کہ محقق لغت ترک است اوغر

بمعنی شان وسعادت وطالع وفال آمده پس جز این نیست که فارسیان مجازاً بمعنی اول استعمال کرده اند که مجمع سلاطین واشراف واکابر ہم تعلق دارد با شان وطالع ومعنی دوم مجاز مجاز باشد که جاے باو بسیار ہم محل سعادت است (اردو) (۱) مجمع سلاطین یا مجمع اعیان یا مجمع اشراف وغیرہ اردو مین کہہ سکتے ہین (مذکر) (۲) کہلا میدان جہان چارون طرف سے ہوا آئے۔ زیادہ ہوادار مقام (مذکر)

اوفتادن بقول برہان بمعنی افتادن است که (۱) از پاے درآمدن و(۲) دور شدن باشد۔ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی بالا کرده فرماید که کامل التصریف باشد وبقول خان آرزو در سراج معروف وفرماید که این دلالت صریح دارد که افتادن۔ بالفتح چنانکه بعضی خوانند غیر واقعی است۔ صاحب موارد این را مرادف افتادن قرار دہد۔ ہمہ معانیش مولف عرض کند که ما با صاحب موارد اتفاق داریم وجز این نیست که مزید علیہ افتادن باشد شامل بر ہمہ معانیش که گذشت۔ فارسیان بقاعدۂ خود واو بعد الف زیاده کرده اند چنانکه افسانہ واوفسانہ وصراحت ماخذ افتادن بجایش کرده ایم (صائب ۵) روشنگر وجود براه اوفتادن است ٭ در جویبار سبزی آب از ستادن است (اردو) دیکہو افتادن۔

اوفتدن بقول اننده که بحوالۂ برہان وہفت قلزم آورده مرادف اوفتادن که گذشت مولف گوید که در برہان و ہفت از این مصدر را اثرے نیست و

محققین مصادر ہم ذکر این نکردہ اند پس
تا آنکہ سند استعمالش پیش نشود اعتبار را نشاید و
بر تقدیر صحت میگوئیم کہ مخفف اوفتادن باشد
بحذف الف بخم و جا دارد کہ مرکب
از اسم جامد افت و علامت مصدر
دن گیریم بزیادت واو بعد الف مصدری
ساختہ اند و اشارۂ این بر مصدر افتادن
کردہ ایم و بدون واو مصدر افتدن
ہم بجایش گذشتہ است۔ (اردو)
دیکھو افتادن۔

اوفتن | بقول انند کہ بحوالہ برہان و ہفت
آوردہ مرادف اوفتادن کہ گذشت۔
مولف گوید کہ در برہان و ہفت نیافتیم و نہ
سند استعمالش پیش شد و بر تقدیر صحت توانیم
گفت مرکب است از افت کہ بجایش
گذشت و علامت مصدر تن و چون دو
دو تا جمع شد پس یک تا را حذف کردہ
افتن کردند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو افتادن

اوفسانہ | بقول برہان باوّل مضموم و واو مجہول با سین بے نقطہ بروزن
خوشخانہ افسانہ و سرگذشت را گویند و بقول صاحب ناصری و جہانگیری مرادف
افسانہ کہ گذشت۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (پور بہاے جامی
سہ) حیدرش گفت من ندارم زر ؎ اوفسانہ مخوان و رنج مبر ؎ صاحب
سراج فرماید کہ در برہان بمعنی افسانہ نوشتہ لیکن آفسانہ بمدہ گذشتہ و تحقیق
آنست کہ الف در فارسی بہ واو بدل شود اگرچہ جمہور ازان غافل بودہ اند۔
انتہی) و بہار بذیل افسانہ ذکر این کردہ گوید کہ مشبع افسانہ باشد کہ مرادش
از مزید علیہ است **مولف** را اندرین خصوص با بہار اتفاق است کہ واو بعد

الف زیادہ کردہ اند دلیس چنانکہ مثل ومثول وافتاد واوفتاد (اردو) دیکھو افسانہ۔

اوفگندن بقول موارد مرادف افگندن کہ بجایش گذشت شامل بر ہمہ معانیش و بخیال مولف مزید علیہ بزیادت واو بعد الف چنانکہ افتادن واوفتادن (امیر خسرو ؒ) این سخن گفت وسپے بکین افشرد ؛ اوفگندش ز زین و مرکب برد ؛ (اردو) دیکھو افگندن

اوفی درسیٹی اصطلاح۔ بقول صاحب بول چال بمعنی بیت العلوم کہ بزبان انگلیسی یونیورسٹی خوانندش مولف گوید کہ اوفی بقول منتہی الارب بمعنی تمام تر ووسا تر است پس معنی لفظی این چیزے است کہ جامع تعلیم وسرتاپا تعلیم باشد ومراد از بیت العلوم کہ انتظام ہمہ امور تعلیم متعلق بدوست واین مفرس باشد بترکیب توصیفی از الفاظ زبان عرب (اردو) یونیورسٹی بقول صاحب آصفیہ (انگلش) اسم مونث۔ مدرسۃ العلوم دار العلوم۔ مدرسۂ اعظم۔ وہ مدرسہ جس مین جملہ علوم کا درس ہوتا ہو اور فضیلت کے خطاب دئے جاتے ہون (انتہی) ہماری تحقیق مین یونیورسٹی اوس مجلس اعلی کا نام ہے جس مین تعلیم کے متعلق اعلی انتظام ہوتا ہے اور یونیورسٹی خود کوئی مدرسہ نہین ہے جس مین تعلیم ہوتی ہو بلکہ وہ منتظم تعلیم ہے جس کو زبان عرب مین بیت العلوم کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے غور نہین فرمایا ہے۔

اوقات بقول منتہی الارب بزبان عرب جمع وقت است ووقت بالفتح بمعنی زمان وہنگام چیزے وفرماید کہ آن نام مقدارے از زمانہ است مولف عرض کند کہ فارسیان بترکیب خود این را با مصادر فارسی مرکب ساختہ استعمال کنند چنانکہ در ملحقات

می آید و استعمال مجردش بمعنی خود است - ظہوری سه ہمہ اوقات من بعشق براست با
گذشتہ خالی ز روز و شب سالم ؛ (اردو) اوقات بقول امیر وقت کی جمع (مذکر) رشک
سه دعا خدا سے ہے اوقات خمسہ مین اے رشک ؛ کہ دست دل نہ ہو دامان پنجتن
سے جدا ؛

اوقات پوچ شدن (استعمال)
بقول بہار و آنند کنایہ از اوقات ضائع
شدن (میرزا صائب سه) چند اوقات
بتعمیر صدف پوچ شود ؛ گر بفکر دل روشن
گہر افتم چہ شود ؛ مولف گوید کہ پوچ
بواو معروف وجیم فارسی بقول بہار ہیچ و
بے مغز و میانہ تہی و بے معنی باشد چنانکہ
بباید (اردو) اوقات ضائع ہونا اردو
مین کہہ سکتے ہین جیسے فقرہ ؎ آج تمام دن
میرے اوقات ضائع ہوئے" امیر نے
اوقات ضائع کرنے کا ذکر کیا ہے اور یہہ
اوس کا فعل لازمی ہے -

اوقات پوچ کردن (استعمال)
بقول بہار و آنند کنایہ از اوقات ضائع کردن
مولف گوید کہ متعدی اوقات پوچ شدن
باشد کہ گذشت (میرزا صائب سه) اوقات
خود بفکر عطا پوچ میکنی ؛ در واوے کہ
رو بفقا می توان شدن ؛ (اردو)
اوقات ضائع کرنا بقول امیر فضول اور
بیکار کامون مین وقت کہونا (منیر سه)
منیر اوقات ضائع کی عبث غزلون کے
کہنے مین ؛ ارے ناداں مداح شہ
لولاک ہونا تہا ؛ فقرۂ امیر" دو گہڑی
بیٹہکر پڑہا نہین جاتا اوہر اوہر اوقات
ضائع کرتے پہرتے ہو" -

اوقات راسنجیدن (استعمال) بمعنی

اندازہ کردن اوقات باشد (عرفی سلمہ)
اوقات حیات خویش را سنجیدم ؎ ہر وقت
کہ در خواب گذشت آن بہ بود ؎ (اردو)
اپنے اوقات کا اندازہ کرنا اردو میں کہہ
سکتے ہیں ۔ مذکر۔

اوقات سیاہ کردن (استعمال) بقول
بہار و انند کنایہ از اوقات ضائع کردن۔
مولف عرض کند کہ مرادف (اوقات
پوچ کردن) باشد۔ (میرزا صائب سلمہ)
اوقات خود ز مشق پریشان سیاہ کرد ؎ خطی
کہ نسخہ زان خط شبرنگ بر نداشت ؎ (اردو)
دیکھو اوقات پوچ کردن ۔

اوقات شریف بین کہ چون می گذرد
مقولہ صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ و از معنی
و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ
فارسیان چون کسی را بینند کہ در لہو و لعب
و مزخرفات مشتغل است یا کسی را بہ اشغال
حسنہ بینند ۔ بصورت اول تنبیہاً و بصورت
ثانی تحسیناً این مقولہ را استعمال کنند (اردو)
جب کسی شخص کے اوقات برے کاموں میں
صرف ہوتے ہیں تو اوس کی نسبت کہا
جاتا ہے "اوقات ضائع کرتے پھرتے ہیں"
امیر نے (اوقات ضائع کرنا) پر اسکا ذکر
فرمایا ہے اور بصورت ثانی دکن میں
کہتے ہیں "سبحان اللہ آپ کے اوقات کا
کیا پوچھنا" اون کے اوقات معمور ہیں"

اوقات مکن ضائع و تنہا بنشین مقولہ
صاحبان امثال فارسی و خزینۃ الامثال
ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محل
استعمال سکوت ورزیدہ مولف گوید
کہ فارسیان چون کسی را بینند کہ در صحبت
بدان می ماند و اوقات خود را ضائع و
خراب می کنند پس تہدیداً این مقولہ استعمال
کنند مقصود آنکہ تنہا بنشین تا از صحبت

بدان۔ محفوظ ماند کہ سبب تضییع اوقات تست (اردو) وکن میں کہتی ہیں ''بری صحبت سے تنہائی بھلی ہے''

اوقطاریون بقول برہان وہفت بفتح اوّل وسکون ثانی وفتح قاف وطاے حطی بالف کشیدہ وکسر راے قرشت وتحتانی مضموم بہ واو ونون زدہ بہ لغت یونانی غافث راگویند وآن گلی است کہ دراز وکبود ولاجوردی باشد وشاخ وبرگ وگل آن تمام تلخ است دارالثعلب رانافع بود۔ صاحب محیط بر اوقطاریون حوالۂ غافث دادہ وبر غافت فرماید کہ اسم عربی۔ بفتح غین والف وفتح فا وسکون تاے فوقانی بروزن آفت وبکسر فا وسکون تا مثلثہ نیز آمدہ وہمین مشہور است بیونانی اوقطاریون واوقیمونس وبلاطینی اوتطوری وببربری اگرسوتنہ وبفارسی گل خلہ نامند ونبات آن راحشیشۃ الغافث وشجرۃ البراغیث وشوکہ منتنہ گویند وآن ازگیاہاے خاردار است وگل آن کبود وطولانی مثل گل نیلوفر وجمیع اجزاے آن بسیار تلخ واز صبر تلخ تر وحرارت چندان ندارد واکثر مستعمل گل آن وعصارۂ آن است وقوت آن تا سہ سال باقی می ماند بہترین آن فارسی است کہ از کوہستان شیراز آورند۔ گرم در اوّل وخشک در دوم وبرعکس نیز گفتہ اند۔ ملطف ومقطع وجالی بلاحدت وبلاحرارت ظاہر ودران قبض اندک وعفوصت وتلخی شدید ومفتح سدد جگر وطحال ومنقی مجاری آن ومسہل اخلاط سوختہ ومدر بول وحیض وشیر وعرق است ومنافع بسیار دارد مولف عرض کند کہ از بیان صاحب محیط ظاہر شد کہ اوقطاریون لغت یونانی است پس انچہ صاحب انند این را عربی گفتہ تسامح اوست یا غلطی

... بس کہ بجاے حروف علامت زبان یار اچین نوشتہ وشک نیست کہ ہمین نام یونانی زبان
... ستقس مشہور تر است انگل خلہ (اردو) اطباے یونانی میں اس دوا کا مشہور
نام غافث ہے۔ صاحب جامع نا زویدہ لے اس کا ذکر کیا ہے اور فوقانی آخر کے عوض
تاے مثلثہ سے نقل کیا ہے۔ محیط اعظم میں بھی ایسا ہی ہے لیکن حاشیہ لفظ کے بیان میں
صراحت کی گئی ہے کہ آخر میں تاے فوقانی ہے نہ تاے مثلثہ۔

اوقنوت بقول جامع کنایہ از صبح کاذب۔ حیف است کہ تصریح علیہ لفظ نکرد و دیگر کسی از محققین فرس با او نیست مولف گوید کہ از غلطی کتابت باشد کہ (اول قنوت) را (اوقنوت) نوشت۔ صاحب جامع کہ پابند ردیف است این را بعد (اول فردوگاہ) جا دادہ و این دلیل حذف لام است بسہو کتابت و اگر سند استعمال پیش شود تو ایم عرض کرد کہ مخفف (اول قنوت) باشد بہ تخفیف لام (اردو) دیکھو اول قنوت۔

اوقیمین بقول برہان بفتح اول و قاف و میم و سکون ثانی و تحتانی و نون یونانی نوعے از ریحان کوہی است کہ آنرا باد روج خوانند۔ گویند کہ اگر آن را بخایند و در آفتاب نہند کرم بسیارے از ان تولد کند و بکسر قاف ہم بنظر آمدہ است کہ بر وزن لرزیدن باشد۔ صاحب محیط بر باد روج فرماید کہ بفتح با و الف و سکون دال مہملہ و ضم راے مہملہ و سکون واو و جیم اسم نبطی است و معرب آن باذروج بذال معجمہ و بعربی حوک و بیونانی اوقیمن و بفارسی ترہ خراسانی و بہندی بابری و جنگلی تلسی گویند و آن نوعی از ریحان کوہی است گرم در اول تا دوم و خشک در اول اولی

و با رطوبت فضلیہ شاید کہ ترطیب آن تا دوم رسد و گفتہ اند کہ درین دوا قوار امتضادہ است و دران تجفیف رطوبات سایلہ بسبب بیس آن و قبض و اسہال خلط و انضاج و تحلیل و تفتح است و مفرح و مقوی دل و قوت شامہ و فم معدہ و مبہی و مدر شیر و بول و حیض و منافع بسیار دارد (اردو) جنگلی تلسی بقول صاحب جامع الادویہ ایک قسم کی گھانس ہے مثل تلسی کے مولف عرض کرتا ہے کہ تلسی کا بیان آفر نجمشک پر اور کالی تلسی کا بیان آلط پر گزرا ہے۔

اوک بقول برہان و جامع بضم اول و سکون ثانی مجہول بکاف بروزن غوک نام قلعہ ایست مابین فراہ و سیستان۔ صاحبان جہانگیری و ناصری و سراج ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب انند تصریح کردہ کہ باین معنی بکاف تازی است۔ صاحب سروری از شیخ آذری سند آوردہ ۔ ازولایات سیستان در اوک ٭ بود نیکو زنے کہ رشتی دوک ٭ مولف عرض کند کہ شک نیست کہ این مبدل آرک است کہ بترکی قلعہ را گویند و فارسیان تعاقب خود راے مہملہ را با واو بدل کردہ اند ہچون کلار و کلاو و برمرو برمو۔ پس این مفرس باشد (اردو) فارسی مین ایک قلعہ کا نام اوک ہے جو فراہ اور سیستان کے مابین واقع ہے

اوکار بقول انند بحوالہ برہان و ناصری بروزن افکار لغت فارسی است بمعنی جراحت پشت چارواد دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد در برہان و ناصری بکاف عربی نیافتیم مولف گوید کہ اگرچہ صاحب انند تصریح کاف تازی و عجمی نکرد اما از طرز بیانش معلوم میشود کہ مقصودش از کاف عربی است زیراکہ در ذیل لغات

کاف تازی آورده و اوگار بہ کاف عجمی علٰحدہ ازین بیان کردہ وبخیال ما تسامح صاحب انند بیش نیست کہ اوکار را بہ کاف عربی باین معنی آوردہ زیرا کہ کسی از محققین فرس با او نیست وبحث کامل این بر اوگار بہ کاف فارسی می آید اگر این لفظ را صحیح تسلیم کنیم توانیم عرض کرد کہ بقاعدۂ تبدیل حروف کاف فارسی را بہ کاف عربی بدل کردہ باشند چنانکہ گند و کند (اردو) دیکھو اوگار۔

اوکر بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث لغت فارسی است بمعنی گودی کہ جولاہگان وقت بافتن جامہ ہر دو پا را دران گذارند دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ اگرچہ صاحب انند تصریح نکرد کہ بہ کاف تازی است یا عجمی اما چون این لفظ را ذیل لغات کاف تازی آوردہ است مقصودش جز کاف عربی نباشد اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ این مفرس آگر است کہ بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت غار ومسکن شیر و پلنگ است فارسیان الف دوم را بواو بدل کردہ بمعنی خاص استعمال کردہ اند چنانکہ تاغ و توغ۔ آرنج وآرنج۔ (اردو) وہ گڑھا جس میں جلاہے اپنے پاؤں رکھہ کر پارچہ بافی کا کام کرتے ہیں۔ مذکر۔

اوکنج بقول صاحب جامع بروزن شطرنج پشیمانی وندامت۔ صاحبان ناصری وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند اما صراحت نہ نشد کہ کاف فارسی است یا عربی واز طرز کتابت صاحب جامع کہ برای کاف فارسی سہ نقطہ بہ تحت آن می گذارد و کاف عربی را معرا می نگارد معلوم می شود کہ بکاف عربی است وصاحبان جہانگیری و

سراج و سروری البتہ تصریح کردہ اند کہ بکاف عجمی است و بخیال ما ہم بہ کاف عجمی صحیح است و ما تحقیقش بر لفظ آوگنج بیان کنیم (اردو) دیکھو اوگنج ۔

اوکندن | بقول جامع بجوا افگندن ۔ صاحبان ناصری و لوادر و ہفت ہم بدون تصریح کاف عجمی و عربی ذکر این کردہ اند و از طرز کتابت صاحب جامع مستفاد می شود کہ بکاف عربی است امّا صاحبان سروری و جہانگیری تصریح کردہ اند کہ بہ کاف فارسی است **مولف** عرض کند کہ مبدل افکندن است کہ بجایش گذشت کہ فا بہ واو بدل شود ہمچون فرنج و ورنج و بہ تحقیق ما بہ کاف عربی صحیح است چنانکہ صراحت ماخذ این بر افکندن کردہ ایم (اردو) دیکھو افگندن ۔

اوکو | بقول برہان و جامع بضم اوّل بروزن کوکو بوم را گویند و آن پرندہ ایست کہ بہ نحوست اشتہار دارد ۔ صاحبان ناصری و سراج و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ہیچ صراحت نشد کہ کاف فارسی است یا عربی امّا از تخیص کتابت صاحب جامع مستفاد می شود کہ بہ کاف عربی است **مولف** عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی اُکُو بہ ضمتین بوم باشد بدون واو اوّل پس فارسیان بکثرت استعمال واو بعد الف برائے اظہار ضمہ زیادہ کردہ اند و بس چنانکہ اُفتاد و اوفتاد ۔ (اردو) اُلّو بقول امیر سنسکرت ۔ اسم مذکر ۔ بوم ۔ یہ چڑیا ویرانوں میں رہتی ہے اور بہت نحس مشہور ہے ۔ مصحفی ؎ رات کو سنکے صدا دشمن کی ٭ کہہ اٹھے وہ کہیں اُلّو بولا ٭

اوگ | بقول برہان و جامع کہ بذیل اوک (بکاف عربی) آوردہ بفتح اوّل و سکون

تانی وکاف فارسی بمعنی اوج است کہ در مقابل حضیض باشد و اوج معرّب آنست۔ صاحبان جہانگیری و ناصری و سروری و اننددو سراج ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ ما تحقیق ماخذ این بر معنی اول لفظ اوج کردہ ایم (اردو) دیکھو اوج۔

اوگار بقول برہان بروزن و معنی افگار است کہ (۱) جراحت پشت چارواباشد و (۲) زمین گیر و بجا ماندہ و (۳) آزردہ را نیز گویند و فرماید کہ باید دانست کہ در لغت فارسی چنانکہ بائے ابجد بہ واو تبدیل می یابد فائے سعفص نیز تبدیل می یابد چنانچہ در فوائد گذشت۔ صاحبان انند و ہفت تصریح کردہ اند کہ بہ کاف فارسی ست و از طرز کتابت صاحب جامع ہم کاف فارسی مستفاد می شود۔ صاحب رشیدی این را ذیل افگار نوشتہ مولف گوید کہ مبدّل و مرادف افگار است چنانکہ صاحب برہان گفتہ فا بہ واو بدل شد چنانکہ فترنج و وترنج و صراحت ماخذ افگار بجایش گذشت (اردو) دیکھو افگار۔

اوگنج بقول برہان بروزن شطرنج ندامت و پشیمانی را گویند۔ صاحبان جہانگیری و سروری و سراج تصریح کردہ اند کہ بہ کاف فارسی است و صاحبان ناصری و شمس و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند ولیکن از تصریح مذکور سکوت ورزیدہ مولف عرض کند کہ بقول صاحب برہان گنج بہ کاف عربی مفتوح بمعنی بیرون کشیدہ باشد و آو مخفف آو بمعنی آب بجایش گذشت پس آوگنج بہ کاف عربی بمعنی آب بیرون شدہ و مراد از پشیمانی توان گرفت کہ شخص پشیمان آب آب می شود اگر کاف فارسی گیریم گنج

بالضم بقول برہان بمعنی گنجایش از گنجیدن و در آوردن و در آمدن چیزے در جائی تنگ پس بخیال ما معنی او گنج بہ کاف عربی اقوی باشد باعتبار معنی و فتح اولش کہ بروزن شطرنج آمدہ و لکاف فارسی ہم معنیش کشان کشان درست می شود بہ تکلف و اندرین صورت ضمۂ کاف لازم ہمین وجہہ باشد کہ محققین ناواقف از ماخذ بکاف فارسی آوردہ اند و بعض بہ کاف عربی (اردو) ندامت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ شرمندگی خجالت۔ انفعال۔ پشیمانی۔ پچھتاوا۔ تاسف (انیس ۵) بے دفن ہے فرزند ندامت بڑی ہے ﴿ ہم جیتے ہیں اور دہوپ مین لاش اوس کی پڑی ہے ﴿

اوگند بقول برہان بروزن و معنی افگند است۔ ماضی افگندن واند وختن بخیال مولف ضرورت نداشت کہ بیانش کنیم۔ باتباع محققین فرس جا دادہ ایم۔ مخفی مباد کہ ہمین لفظ بہ فتح کاف فارسی و نون مفتوح مضارع ہم باشد از ہمان مصدر و بیان مصدر این می آید۔ (اردو) اوگندن کا ماضی اور مضارع دیکہو اوگندن۔

اوگندن بقول برہان بروزن و معنی افگندن و انداختن باشد و بقول جہانگیری و سروری بہ کاف عجمی است۔ صاحبان ناصری و نوادر و انند و ہفت ہم ذکر این کنند ولیکن از تصریح مذکور ساکت۔ صاحب موارد این را مرادف افگندن قرار دہد بہمہ معانیش۔ صاحب بحر فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید مولف عرض کند کہ مبدل افگندن باشد کہ بجایش گذشت فا بہ واو بدل شد ہمچون افگار و اوگار و تحقیق کاف بہ افگندن کردہ ایم (اردو) دیکہو افگندن۔

اوگنیدن بقول نوادر و موارد و مراف اگندن کہ گذشت شامل برہمہ معانیش ۔ صاحب سروری ہم ذکر این بذیل اوگندن کردہ مراد فش قرار می وہد مولوی معنوی (ـہ) حاجب در روش بغفلت سوے من ۔ اوگنیدش موکشان درکوے من ۔ مؤلف عرض کند کہ ظاہر است کہ اصل این اگنیدن است وہمہ را انجا بیان ماخذ کردہ ایم پس جزین نیست کہ اندرین مصدر بقاعدۂ مصادر جعلی یاے معروف قبل علامت مصدر زیادہ وفا را بہ واو بدل کردہ اند ہمچون فرنج وونج (اردو) دیکھو افگندن ۔

اوّل بقول صاحب منتخب بہ تشدید واو نخستین و آغاز مؤلف گوید کہ لغت عرب است و فارسیان بترکیب خویش استعمال این کردہ اند کہ در ملحقات می آید ظہوری (ـہ) در محبت انچہ میگوئیم اوّل می کنیم ۔ پارۂ بیش است از گفتار ما کردار ما ۔ (اردو) اوّل بقول امیر عربی ۔ ابتدا ۔ آغاز (آتش ـہ) آنکلے تہے کدہر سے کہان یان سے جائین گے ۔ اوّل کی کچہہ خبر تہی نہ ہمکو اخیر کی ۔

اولاد بقول برہان وجہانگیری بضم اوّل بروزن فولاد نام دیوے بودہ است در مازندران ۔ صاحبان جامع وسراج ہم ذکر کردہ اند ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بروزن پولاد نام راہ دار مازندران بودہ است ۔ صاحب انند ہمزبان ناصری (حکیم فردوسی ـہ) گرفت اوکمر بند دیو سپید ۔ چو ارژنگ و غندی و اولاد و بید ۔ (اردو) اولاد ۔ ایک دیو کا نام جو مازندران مین تہا ۔ مذکر ۔

اوّل اردی بہشت اصطلاح ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان روز اوّل ماہ دوم است

از بہار کہ اوّل ثور است و ماہ فروردین
را نیز گویند کہ اوّل حمل باشد باعتبار آنکہ
اوّل اوست و بعد ازان اردی بہشت
صاحب شمس فرماید کہ اوّل اردی بہشت
حمل باشد کہ آن را ہندیان بیساکہہ
گویند و آن یک ماہ پیش از اردی بہشت
و کمال بہار (سعدی ؒ) اوّل اردی
بہشت ماہ جلالی ٭ بلبل گوینده بر منابر
قضبان ٭ (اردو) موسم بہار کے دوسرے
مہینے کے پہلے روز کو فارسی مین اول اردی
بہشت کہتے ہین -

اوّل اندیش و انگہی گفتار - پای پیش آمد است وپس دیوار

مقولہ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال
فارسی ومحبوب الامثال ذکر این کردہ اند
ولیکن از بیان معنی ومحلّ استعمال ساکت
مولّف گوید کہ این شعر یست کہ صورت
مقولہ گرفتہ است و مقصودش آنکہ آدمی را
باید کہ اوّل اندیشہ کند و بعدہ گفتار چنانکہ
پایہ دیوار مرتبہ اوّل دارد و سر آن دیوار
ساختہ می شود یعنی دیوار بمرتبہ دوم است
فارسیان این را برای کسی استعمال کنند کہ بیہودہ
گوئی کند و بدون غور حرف زند - (اردو)
دکن مین کہتے ہین " پہلے سوچ پھر کہو "
سوچ بچار کر کہا کرو "

اوّل باخر نسبتی دارد مقولہ - صاحبان
خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن
ذکر این کردہ اند اما از بیان معنی ومحلّ
استعمال ساکت مولّف گوید کہ فارسیان
چون بینند کہ کسی در امرے آغاز کردہ و
ابتدایش قبیح است این را بحق او استعمال
کنند مقصود آنکہ چون آغاز این کار قبیح است
انجامش ہم قبیح باشد چنانکہ " سالی کہ نکوست
از بہارش پیدا است " فرق درین ہر دو مثل

ہمین قدر است کہ استعمال آخر الذکر برائے
خوشحالی وکار نیک مخصوص۔ (اردو) دکن
مین کہتے ہین "جب آغاز ایسا ہے تو انجام
کیا ہوگا" یعنی ابتدا ہی مین نقصان اور خرابی
ظاہر ہوتی ہے تو آخر پر اور خرابی ہوگی
نیز کہا جاتا ہے "جیسا آغاز ویسا انجام"
"اٹھان ہی سے انجام ظاہر تھا" "بُرے آغاز
کا بُرا انجام"

اوّل بچش بعد ازان گو کہ بے نمک است

مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال
فارسی واحسن ذکر این کردہ اند ولیکن از
بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ اند
مولف عرض کند کہ فارسیان چون بینند
کہ کسی قبل تجربہ وآزمایش بر چیزے رائے
قائم کند وانگشت اعتراض می نہد پس بحق
او این مثل را می زنند (اردو) دکن مین کہتے
ہین "سمجھ کر اعتراض کرو" کڑوا ہے یا

یا میٹھا چکھہ تو لو" نمک کو کھٹا کہتے ہو" یعنی
بغیر چکھنے کے حکم لگاتے ہو۔

اوّل برج | اصطلاح۔ بقول شمس لغت
فارسی است کنایہ از حمل۔ صاحب موید
این را ذیل لغات عربی آوردہ مولف
گوید کہ این اصطلاح اگرچہ از دو کلمہ (یعنی
اوّل و برج) مرکب است وہر دو کلمہ
عربی زبان است اما ترکیبش فارسی است
کہ قلب اضافت توصیفی برج اوّل باشد
وجا دارد کہ حرکت اوّل را اضافی گیریم
بدین سبب کہ برج حمل در حساب منجمین
اوّل ہمہ بروج است لہذا فارسیان حمل
را اوّل برج خوانند دیگر ہیچ (اردو)
حمل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔
آسمان کا پہلا برج جو مینڈھے کی شکل کا ہے

اوّل بسم اللہ غلط | مثل۔ صاحبان
خزینہ وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند

ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت
مولف گوید کہ فارسیان چون بینند کہ کسی
در امرے آغاز کند و در ابتدا ازو خطائے
واقع شود بتحقیق ادا این مثل را زنند مقصود
آنکہ ابتداے کارے کہ غلط است نتیجہ اش
معلوم (اردو) بسم اللہ ہی غلط۔ بقول
صاحب آصفیہ۔ محاورہ۔ پہلے ہی کام مین
چوک۔ چھوٹتے ہی غلطی۔

اوّل بنا بود | استعمال۔ صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر
این کردہ گوید کہ بمعنی "در ابتدا
این مقرر بود" مولف عرض کند کہ باید
کہ لفظ اوّل را بدون کسرۂ آخر خوانیم و
اصل این (بناے اوّل این بود) یعنی
قلب اضافت توصیفی است (اردو)
ابتدا ایسی تہی۔

اوّل بہا مشک بہا | مقولہ۔ صاحبان
بحر وانند بحوالۂ غیاث این را آوردہ اند
و فرمایند کہ این مقولہ در محاورۂ سوداگران است
باین معنی کہ فروختن متاع بعوض قیمتی کہ
خریدار اولین میدہد بہتر است۔ صاحبان
خزینۂ امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال
ہم ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت
مولف گوید کہ بہاے این مقولۂ فرس
بر تجربۂ تجار است مقصود این است کہ
قیمت اوّل۔ بہاے مشک دار یعنی
خریدارے کہ اوّل ہمہ تعین قیمت می کند
بہتر باشد از دیگر خریداران۔ (اردو)
پہلا مول سونے کا تول" دکن مین مستعمل ہے
اور وہ اس فارسی مقولہ کا ٹہیک ترجمہ
ہے اور بالکل ہم معنی۔

اوّل پیالہ۔ دُرد | مثل۔ صاحب
تحقیق الاصطلاحات گوید کہ فارسیان این
را بجائے زنند کہ ابتداے معاملت

خوب نباشد۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی
واحسن ہم ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان
معنی و محل استعمال ساکت مولف گوید کہ
باید کہ اوّل را باضافت گیریم و این مرادف
(اوّل بسم اللہ غلط) باشد کہ گذشت۔
دُرد عموماً در آخر پیالہ یعنی بہ تحت پیالہ
می باشد۔ ہرگاہ در اوّل پیالہ دُرد
پیدا شود۔ باید دانست کہ ہمہ پیالہ
پُر از دُرد است مقصود آنست کہ چون
خرابی کار در آغازش ظاہر شود دلیل
آنست کہ انجامش ہم بخیر نباشد زیرا کہ
بنای فاسد است (اردو) دیکھو
اوّل بسم اللہ غلط۔

اوّل جنگ آخر آشتی مقولہ۔ صاحب
محبوب الامثال ذکر این کردہ ولیکن از
بیان معنی و محلّ استعمال ساکت مولف
گوید کہ فارسیان این مقولہ را بجای استعمال کنند
کہ در میان دو کس نزاعی واقع شود مقصود
شان این است کہ اختلاف دو کس
اوّل نوبت بجنگ آرد ولیکن در آخرش
صلح می شود یعنی چون مردمان جمع آیند و
آتش غضب فریقین را فرو نشانند نزاع
بہ مصالحت گراید مقصود از استعمال این
مقولہ آن باشد کہ نوبت بجنگ نیاوردن
و نظر بر انجامش کردن و از ابتدا سعی
در صلح کردن اولی است (اردو)
دکن میں جب دو شخص لڑتے ہیں تو لوگ
کہتے ہیں "آج لڑتے ہیں مگر کل ملجائیں گے"
اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک لڑائی
طوعاً و کرہاً آخر صلح پر ختم ہو جاتی ہے یعنی
فریقین سے جب کسی ایک کی طاقت گھٹتی
ہے تو وہ صلح کا طالب ہوتا ہے اور
کسی نہ کسی طرح پر فریق غالب سے صلح
کر لیتا ہے اور خوب سمجھتا ہے کہ اسی میں

خیر ہے۔

اوّل خویش بعدہ درویش مقولہ۔ صاحبان خزینۂ امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحلّ استعمال ساکت مولّف عرض کند کہ معنیش آنکہ آدمی را باید کہ اوّل نگہداشت و رعایت اقربای خویش کند و بعدہ اغیار را بنظر عنایت ملحوظ دارد۔ فارسیان چون بینند کہ کسی در رعایت اغیار مشغول است و از اقربای بے خبر پس این مقولہ را استعمال کنند و چون کسی را بینند کہ با اقربای خود مراعات میکند گویند کہ درست میکند کہ اوّل خویش است و بعد از ان درویش (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین مستعمل ہے۔ آمیر نے اس کا ذکر فرمایا ہے یعنی پہلے اپنے اعزّہ کے ساتہہ سلوک کرنا چاہیئے اس کے بعد اغیار سے۔ صاحب محبوب الامثال نے لکھا ہے "پہلے اپنا پہر پرایا" "پہلی گہر مین پہر مسجد مین" "اوّل خویشان بعد درویشان" عربی مین اسی مقولہ کا ترجمہ ہے "الدار ثم الجار"

اوّل دشت اصطلاح۔ بقول بہار باضافت وشین معجمہ سودای اولین کہ در عرف ہند آنرا بوہنی گویند و این را اہل حرفہ شگون نیک شمارند و این مرادف دست فال است کہ دست لاف قلب آنست (میر محمد افضل ثابت ؎) اوّل دشت بسودای جنون برخیزد ٭ خود فروشی چہ کند جلوۂ او در بازار ٭ (امیر نجات ؎) نوروز شد ای اہل وفا اوّل دشت است ٭ یعنی ز لبے آب وہوا اوّل دشت است ٭ و فرماید کہ دور نیست کہ در اصل ترکیب محمول بر قلب

و دست بسین مہملہ بود بہ معنی نوبت اوّل کہ بکثرت استعمال باضافت وبشین معجمہ شائع شدہ وشہرت گرفتہ ومی تواند کہ بشین معجمہ از تصحیفات نساخ بودہ واللہ اعلم (انتہی) صاحب انند نقل بردارش۔ صاحبان بحر وارستہ ہم ذکر این کردہ اند۔ مولف گوید کہ تبدیل سین مہملہ بہ شین معجمہ در فارسی آمدہ چنانکہ کستی وکشتی وسار وشار پس جا دارد کہ اصل این بر قیاس بہار بہ سین مہملہ باشد۔ صاحب ساطع بر بوہنی فرماید کہ لغت ہندی است بمعنی سودائے اولی کہ استادان حرفہ واصناف بر نقد کنند و آنرا در فارسی وستلاف خوانند وبخیال ما شک نیست کہ اوّل وست بہ سین مہملہ اصل این است و جا دارد کہ این را مرکب اضافی گیریم کہ اضافت اوّل بے محل نباشد یعنی سودائے اوّل کہ بدست رسد (اردو) بوہنی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث اوّل بکری۔ وہ دام جو دکان کھول کر سب سے پہلے غلہ مین پڑین۔

اوّل دشنام شدن | استعمال یعنی آغاز دشنام شدن وابتدا شدن آن باشد چنانکہ ظہوری فرماید (ع) کردم آخر نفس واول دشنام نشد ٭ غلط است اینکہ دعا را اثرے می باشد ٭ (اردو) گالی گلوج کا شروع ہونا اردو مین کہہ سکتے ہین (۱۹۳۵)

اوّل دم نقد مطبخی را | مثل۔ صاحب خزینہ ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مولف گوید کہ (۱) فارسیان چون بینند کہ کسے از کار پردازان در کار مفوضہ خود کہ از آن مالک است بطور جائز مستفید شد فارسیان این مثل را بحق او زنند یعنے مطبخی بوے خوش طعام را اول حاصل کند

وازان ذوق بردارد و مالک مطبخ ازان
محروم و استعمال این مثل بر خوش بختی مطبخی
ہم میشود مخفی مباد کہ دَم درینجا بمعنی بو باشد
کہ بعربی شَم خوانند و نقد صفت دم بمعنی
مہیا و انیہم متعارف است کہ حوالی سرپوش
دیگ را بہ آرد گندم بند کنند تا ہوا داخل
نشود و دیگ جوش نزند۔ ہرگاہ دیگ
تیار شود مطبخی آن را جدا کند و نوش جان
فرماید و آن بغایت خوشبو ہمچون نان لطیف
پختہ میشود و این عادتاً حق اوست۔ پس
ازین مثل اشارہ این دستور العمل ہم
پیدا میشود کہ پیش ازانکہ مالک دیگ ازدیگ
متمتع شود مطبخی ذوق آن برمیدارد و اہم
رسم و عادت است کہ مطبخی چون دریافت
کند کہ دیگ تیار شدہ است یک دو لقمہ بطور
چشنک می خورد تا مطمئن شود کہ نقصانے
دران باقی نماند پس ازین مثل اشارہ

این رسم ہم پیدا است (اردو) (ا)
جب کسی کارندی کو آقا کے سرمایہ سے
جائز طور پر متمتع پاتے ہین تو دکن مین کہتے
ہین " پانچون انگلیان گہی مین " اس کے
متعلق ایک نقل مشہور ہے کہ کسی ایک امیر نے
اپنے ایک کارندے کو عمدہ گہی خرید
کرنے کے لئے قصبات پر بہیجا۔ خریدارون کی
یہہ عادت ہے کہ گہی کے گہڑے مین اپنی
ایک انگلی ڈالکر اوس کا ذائقہ معلوم کرتے ہین
اور امتحان کہ گہی عمدہ ہے یا کچہہ آمیزش
رکہتا ہے۔ گہی کا مالک اس طرز عمل کو
جائز قرار دیتا ہے اور معترض نہین ہوتا
اسی طریقہ پر ان حضرت نے یہہ کیا کہ بعوض
ایک انگلی کے اپنی پانچون انگلیان گہی مین
ڈبوئین اور پہر امتحان کے لئے نوش جان
فرمایا۔ اسی طرح آپ کا عمل بغرض
امتحان ہر ایک گہڑے سے رہا اور ایک

بڑی مقدار مین گھی چپٹ گر گئے۔ گھی کا مالک
ہنسنے لگا اور کہا کہ میرا گھی بکے یا نہ بکے
لیکن آپ کے پانچون انگلیان گھی مین ہین
اس دن سے یہہ جملہ ضرب المثل ہوا اون
چالاک کارندون کے لئے جو جائز طور
پر اپنے مالک کے کاروبار سے خود بھی
متمتع ہوتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے اس
کہاوت کا ذکر کیا ہے لیکن اس کے معنون
مین۔ مختار کل اور ہر طرح بن آنا پہ اکتفا
کی ہے (۲) چشنک کا لطف باورچی پاے۔
مالک چولہے مین جاے ۔" یہہ دکن مین مستعمل
ہے بعض اناث یون کہتی ہین " دم کا آٹا
ماماجی کے باپ کا مال " یعنی ماماجی جو باورچن
ہین اوس پر حق رکھتی ہین اور بے تکلف
نوش جان فرما سکتی ہین۔ بعض اہل دکن
کہتے ہین " دیگ کا مزا باورچی جانے "
اس کا یہہ مطلب ہے کہ حقیقی ذائقہ گرم گرم
چشنک سے باورچی ہی کو حاصل ہوتا ہے نہ
مالک دیگ کو۔ دکن مین یہہ کہاوتین صرف
باورچی ہی کے لئے سنی گئی ہین اور معنی اول
مین اس کا استعمال نہین سنا گیا۔

اوّل ذائقہ مطبخی را | مثل۔ صاحب
استنان فارسی ذکر این کردہ ولیکن از بیان
معنی و محل استعمال ساکت **مولف** گوید کہ
این ہمان مثل است کہ گذشت بہ تغیر بعض
الفاظ۔ دیگر ہیچ۔ ما از معاصرین عجم مثل
اول الذکر را شنیدیم (اردو) دیکھو
" اوّل دم نقد مطبخی را "

اوّل شب | استعمال۔ بقول بحر وبہار
در اصل ترکیب اضافی است لیکن بکثرت
استعمال اضافت حذف شد چنانکہ نیم شب
وجز آن کہ مقطوع الاضافت است۔
(نظامی ؎) چو اول شب آہنگ خواب
آورم ٭ بہ تسبیح نامت شتاب آورم ٭

مؤلف گوید که فک اضافت است و باضافت
هم مستعمل چنانکه بهار از قدسی سند آورده
(ع) چون سر زلفش بدستم افتد از
خود میروم * همچو طفلان اول شب خواب
می آید مرا * (اردو) اول شب (مونث)
اردو مین کہہ سکتے ہین رات کا پہلا حصہ
(مذکر)

اول شب میکشند مفلس چراغ خویش را
مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی
واحسن ذکر این کرده اند ولیکن از بیان
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند که مقصود ازین مثل آنست که مفلس و
تنگدست از بے مایگی مجبور است که چراغ
خود را اول شب خاموش کند و روغن
چراغ برای آینده نگاه دارد و همچنین است
طرز عملش در دیگر چیزها۔ فارسیان چون
کسی را محتاط بینند یا خانه را بے چراغ
این مثل را بحق او زنند۔ (اردو) دکن
مین کہتے ہین "مفلس کے گھر اندھیرا"
مفلس کا چراغ جگنو"

اول طعام بعده کلام | مقولہ۔ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی واحسن و محبوب الامثال
ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و
محل استعمال ساکت مؤلف گوید که فارسیان
چون بینند که کسی در اثنای طعام گفتگوی
مسلسل میکند پس برای منع کردنش از
کثرت کلام این مقوله را استعمال کنند مقصود آنکه
ترا باید که اول طعام خوری و بعد ازان
گفتگو کنی و نیز استعمال این مقوله بوقتے
کنند که طعام بر سفره مهیا شود و سلسله
کلام منقطع نشود۔ مقصود آن باشد که بحث
و کلام بر وقت دیگری توان کرد طعام
را سرد نباید کرد (اردو) دکن مین
کہتے ہین "اول طعام بعد کلام" امیر نے

فارسی مثل کو لفظ بلفظ نقل فرمایا ہے اصلی
کہ اردو میں بھی مستعمل ہے آپ فرماتے ہیں کہ
جہاں کوئی کہانے میں باتیں بہت کرتا ہے
اسے روٹے کو کہتے ہیں۔ صاحب محبوب الامثال
نے بھی ہائے ہوز کو ترک فرمایا ہے ہمیں بتایا کہ
اہل دکن سے۔ نیز فرمایا ہے "اوّل
تا م پھیر کلام" یہہ تصرف پنجاب کا ہے
غلطی املا کے ساتھ۔

اوّل فروردگان اصطلاح۔
بقول برہان روزے باشد کہ دہ روز
باوّل فروردین ماہ ماندہ باشد چنانکہ
باعتقاد اہل اسلام روز جمعہ زیارت قبور
اموات نمودن افضل است بزعم فارسیان
درین روز زیارت وخیرات کردن بہتر است
و درین ایام موبدان بجہت ارواح مردگان
ژند خوانند۔ صاحبان جامع وبحر وآنند و
ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری
ہم ذکر این فرماید کہ درین لغت پیروی برہان
شدہ والا اوّل کہ عربی است درین لغت
نوشتہ نمیشد مولف گوید کہ باید کہ اوّل را
باضافت خوانیم وانچہ طرز بیان محققین بالا
ابہام در معنی پیدا کردہ حقیقت این را از
لغت فروردگان یافتیم صاحب ناصری بر فروردگان
فرماید کہ پنجروز است مر پارسیان را کہ
بغایت معتبر دانندش و دران جشن کنند
وآن پنجہ دزدیدہ است و خمسہ مسترقہ است
گروہی پنداشتند کہ این پنجروز پروردگان
وخلاف درمیان افتاد وآن اندر کیش
پارسیان مہم چیزے بود پس ہر دو پنج را
احتیاط بکار بردند وبست وششم روز بآن
ماہ را از اوّل پروردگان کردند وآخراشان
دزدیدہ وجملہ پروردگان دہ روز شد ودران
روزہا براے روان مردگان خورش
وشراب نہند کہ بدان پروردہ شوند (الخ)

پس نتیجۂ اینقدر تحقیق آنست کہ روز نسبت ششم
از ماہ فروردین را (اول فروردگان)
نام است و این مبدل (اوّل پروردگان)
باشد کہ بائے فارسی بہ فا بدل شود چون
پیروزہ و فیروزہ و پیل و فیل (اردو) فارسیون
نے ماہ فروری کی چھبیس ۲۶ تاریخ کو اول
فروردگان کہا ہے۔

اوّل قنوت | اصطلاح۔ بقول برہان
کنایہ از صبح اوّل است کہ صبح کاذب باشد
صاحب بحر فرماید کہ صبح کاذب و وقت فجر
چرا کہ شافعیان دران وقت قنوت میخوانند
صاحب مؤید فرماید کہ فجر زیرا کہ نزد شافعی
در فجر ہم قنوت می خوانند۔ صاحب جہانگیری
این را در خاتمۂ کتاب (ذیل لغات مرکبہ
از پارسی و عربی یاد و کلمۂ عربی کہ بروش
پارسی آوردہ باشند) آوردہ فرماید کہ
کنایہ باشد از صبح صادق۔ خان آرزو
در سراج و صاحبان اند و ہفت متفق اند
با برہان مولف گوید کہ او قنوت کہ بجایش
گذشت مخفف این و اصل آن ہمین اوّل
قنوت است و کنایہ از صبح کاذب و این را
اوّل قنوت بدین وجہ نام کردند کہ قنوت
دوم در نماز مغرب ہم آمدہ (اردو)
صبح کاذب بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث
صبح صادق کا نقیض۔ وہ صبح کی روشنی
جس کے بعد پھر اندھیرا ہو جاتا ہے یعنی
وہ مستطیل اونچی اٹھی ہوئی سپیدی جو صبح
صادق سے پہلے کچھ نمودار ہوتی ہے
(ذوق ؎) مقدّم صدق پر ہے کذب
گرچہ صدق فائق ہے ؛ کہ پہلے صبح کاذب
یاں ہے پیچھے صبح صادق ہے ؛

اوّل کسیکہ لاف محبت زند منم | مقولہ۔
صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن
از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ

مولف گوید که فارسیان چون کسی را بینند که در دعوے محبت کسی صادق نیست پس اظہار بحق او این مقوله را استعمال کنند مقصود این است که درجهٔ او اول است در لاف که لاف نه در صدق محبت (اردو) اس فارسی	مقولہ کے مماثل کہاوت اردو مین نہین پائی گئی - اس کا لفظی ترجمہ یہہ ہے کہ (لاف محبت مین میرا نمبر اول ہے) لفظ لاف سے خود یہہ بات ظاہر ہے کہ مین سچی محبت نہین رکہتا -

اولکو | بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی تراز و حیف است که تصریح کامل علیه لفظ نکرد و دیگر محققین فرس هم ازین ساکت و به تحقیق ما لغت ترکی است که صاحب لغات ترکی ذکر این به همین معنی کرده است پس تا آنکه سند استعمال پیش نشود نتوان قیاس کرد که فارسیان استعمال این کنند بالجمله این قدر محقق شد که این لغت زبان فارسی نیست و صاحب شمس تسامح کرده و معاصرین عجم هم بزبان ندارند (اردو) دیکهو اسطر کے پہلے معنے -

اول گل | اصطلاح - بقول بہار واننده به کاف فارسی لغت فارسی است به معنی اول جوش گل و همبرین قیاس آخر گل - دانش گوید ؎ ایکه محرومی ز مے از شرم پیری در بہار ؛ اول گل اول	عمر است مے در جام کن ؛ مولف عرض کند که باید که لام اول را باضافت خوانیم و مراد ازین اول موسم بہار و آغاز گل است (اردو) ابتداے موسم بہار یا ابتداے بہار اردو مین کہہ سکتے ہین -

اورنج | بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و نون و جیم (۱) بمعنی اورنگ است

کہ تخت پادشاہان باشد۔ صاحب جہانگیری این را بہ معنی مذکور مترادف اورنگ گوید۔ صاحب جامع متفق با جہانگیری۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی اورنگ و مبدّل آنست۔ صاحب سراج ہم ذکر این کردہ۔ مولف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و جا دارد کہ راے مہملہ را بہ لام و کاف فارسی را بہ جیم عربی بدل کردہ باشد چنانکہ چنار را چنال و آخشیگ را آخشیج کردند ما صراحت ماخذ این بر معنی اوّل اورنگ کردہ ایم (اردو) دیکھو اورنگ کے پہلے معنے۔

(۲) اولنج۔ بقول برہان بہ معنی عقل و دانش۔ صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ناصری فرماید کہ مبدّل اورنگ است صاحب سراج متفق با برہان۔ مولف عرض کند کہ صراحت تبدیل بر معنی اوّل این کردہ ایم و صراحت ماخذ بر معنی اوّل اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے دوسرے معنے۔

(۳) اولنج۔ بقول برہان بہ معنی فر و زیبائی باشد۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ فر و شکوہ و زیبائی را گویند۔ صاحب جامع ہمزبان برہان۔ صاحب ناصری فرماید کہ مبدّل اورنگ است و بس۔ صاحب سراج ہم ذکر این کردہ۔ مولف عرض کند کہ ما صراحت تبدیل بر معنی اوّل این کردہ ایم و صراحت ماخذ بر معنی سوم اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے تیسرے معنے۔

(۴) اولنج۔ بقول برہان بہ معنی شادی و خوشحالی باشد۔ صاحب جہانگیری

گوید کہ بمعنی شاد و شادی و خوشحال و خوشحالی است مرادف اورنگ کہ بجایش گذشت۔ صاحب جامع متفق با جہانگیری۔ صاحب ناصری فرماید کہ مبدل اورنگ است۔ صاحب سراج ہمزبان برہان مولف گوید کہ صراحت تبدیل برمعنی اوّل این کردہ ایم و صراحت ماخذ برمعنی اول اورنگ (اردو) دیکھو اورنگ کے پانچویں معنے۔

(۵) اورنج۔ بقول برہان زندگانی را ہم گویند۔ صاحب ناصری گوید کہ مبدل اورنگ باشد۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد۔ مولف گوید کہ خیال ما نسبت ماخذ این برمعنی ہشتم اورنگ ندکور شد و صراحت تبدیل برمعنی اول این۔ (اردو) دیکھو اورنگ کے آٹھویں معنے۔

(۶) اورنج۔ بقول برہان بمعنی مکر و فریب و حیلہ۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف اورنگ باشد۔ صاحب جامع متفق با جہانگیری و صاحب ناصری فرماید کہ مبدل اورنگ باشد۔ صاحب سراج ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ صراحت ماخذ این بر اَورنگ کردہ ایم و اشارہ آن برمعنی چہارم اَورنگ و مثال تبدیل برمعنی اوّل این (اردو) دیکھو اورنگ کے چوتھے معنے۔

(۷) اورنج۔ بقول برہان سگ انگور را نیز گفتہ اند کہ بتازی عنب الثعلب خوانند صاحب جہانگیری فرماید کہ مرادف اَورنج باشد کہ بجایش گذشت۔ صاحب رشیدی این را مرادف اَورنج گوید و فرماید کہ بمعنی سنگستان باشد۔ صاحب

ناصری و سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند و صاحب شمس فرماید کہ اَولنج بفتح اول و سکون نون و جیم عربی سنگ انگور را نام است و ہمین سنگ انگور را سنگ پستان ہم گویند الخ مولف گوید کہ از قول شمس مستفاد میشود کہ سنگ انگور و سنگ پستان متحد باشد حالانکہ درمیان ہر دو فرق است چنانکہ بر اَورنج تصریح کامل کردہ ایم و رائے مہملہ بہ لام بدل شد دیگر ہیچ چنانکہ چنار و چنال و صراحت کامل افعال و خواص این بر انگور شغال گذشت (اردو) دیکھو اَورنج کے پہلے معنے۔

(۸) اولنج - بقول برہان بضم اول چوب خوشہ انگور باشد کہ دانہ ہای آنرا چیدہ باشند و بعربی آنرا عُمشوش خوانند - صاحبان جہانگیری و جامع ہمزبان برہان و صاحب سروری فرماید کہ باین معنی بضم اول و کسر لام و سکون نون باشد - صاحب سراج فرماید کہ بضم اول بر وزن اَورنج بلکہ مبدل آن بہمان معنی وے - صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ مبدل اورنگ است و صراحت ماخذ بر معنی دوم اَورنج کردہ ایم و مبدل اَورنج ہم توان گرفت و امثلۂ تبدیل بر معنی اول این مذکور شد (اردو) دیکھو اَورنج کے دوسرے معنے۔

(۹) اولنج - بقول سروری بمعنی سپستان باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکردہ - صاحب محیط بر سپستان فرماید کہ اسم فارسی است و آن مخفف سہ پستان یا سرپستان یا سگ پستان است بجہت مشابہت باین اسما نامیدہ اند و آنرا بعربی دبق و مخاطہ و مخاطیا و بیونانی فاطرون و بہندی لہسوڑہ و لسلسہ و بہیرہ

وگوندا و کلان را بڑگوندا نامند و آن ثمر درختی است عظیم معروف و در اکثر بلاد و بہترین آن نو رسیدہ و بزرگ و دانہ پر گوشت است و آن معتدل در گرمی و سردی و تر در اوّل ۔ قلیل الغذا و مولد بلغم خام است و تنقیۂ بدن و تقویت آن کند و منافع بسیار دارد بخیال ما چنانکہ صراحتش بر معنی اوّل اوریج کردہ ایم واشارۂ آن بر معنی ہفتم این ہم تسامح اہل تحقیق است کہ این را بمعنی سگ انگور وسپستان گرفتہ اند و فرقی میان ہر دو نکردہ و بتحقیق ما اوریج بہ واو و اولنج بہ لام (بہر دو مبدّل یکدیگر) اسم سگ انگور است کہ انگور شغال ہم نام دارد و صراحت افعال و خواص آن بر انگور شغال گذشت (اردو) لسلسا بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر ۔ ایک نہایت چیپدار پھل کا نام ۔ لسوڑا ۔ سپستان ۔ مخاط ۔ مخیط ۔ بہیڑا ۔ مزاجاً معتدل مانا گیا ہے ۔

اولنگ	بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح بواو مجہول و فتح لام و سکون نون غنہ

و کاف فارسی لغت فارسی است بمعنی سبزہ زار و مرغزار و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ صاحب غیاث تصریح کردہ است کہ این لغت ترکی است حیف است کہ در لغات ترکی این را نیافتیم اینقدر محقق کہ لغت فارسی نیست و ادعاے صاحب انند تسامح اوست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ مرغزار ۔ چراگاہ ۔ ہرا جنگل ۔ گھانس کا تختہ ۔

اوّل نگاہ	استعمال ۔ باضافت لفظ اوّل و بدون آن ۔ بمعنی نگاہ اولین ۔

(۱۱۲۶)

راولین باشد واین دراصل قلب
ت نگاه اول است یا مرکب اضافی
ت اضافت (صائب سه) گیست
ب تا گرود محو در اول نگاه پشد
لم محو در آئینه رخسار تو شد (اردو)
نگاه یا پہلی نظر اردو مین کہہ سکتے ہین

) و آخر شده بر انبیا | مقوله۔

ب موید فرماید که بمعنی رسالت مآب
لله علیه وسلم در خلقت و نبوت صاحب
نقل بر دارش۔ صاحب شمس این را
(اول آخر شده) آورده فرماید که کنایه از
سرور کائنات صلی الله علیه وسلم **مولف**
گوید که چون آنحضرت صلی الله علیه وسلم
باتفاق جمیع فرق اسلام در آفرینش
بر همه مخلوق مقدم اند و در بعثت و
وجود آخر همه انبیا۔ پس (اول و آخر
شده بر انبیا) کنایه باشد از حضرت
ممدوح صلی الله علیه وسلم (اردو) خاتم الانبیا
بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تمام نبیونکی نبوت کو
ختم کرنیوالے۔ اخیر پیغمبر۔ حضرت صلی الله علیه وسلم۔

| بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت فارسی است بمعنی
ناہین و باز و (۲) بمعنی جانور دو داب هم دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این
ولف عرض کند که آله بمدوده و اله بمقصوره بجایش گذشت که بمعنی پرنده
است و بقول صاحب لغات ترکی اسپ ابلق بخیال ما همین لغت را صاحب
فرہنگ بزیادت واو نقل کرده و بصراحت معنی هم از تحقیق کار نبرده۔
حب انند نقل بر دارش۔ پس تا آنکه استعمال این بهر دو معنی بالا در کلام
نظر نیاید مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) (۱) شاہین بقول آصفیه

فارسی ۔ اسم مذکر ۔ ایک سفید رنگ کے شکاری پرند کا نام ۔ باز ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ ایک شکاری پرند کا نام ہے جس کی پیٹھ سیاہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں ۔

(۲) جانور بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ چوپایہ ۔ حیوان ۔

اولی | بقول صاحب ضمیمہ برہان (۱) ترجمہ ہویت است دیگر کسے ذکر این نکرد حیف است کہ ہیچ تصریح حالیۂ لفظ نکرد موءلف گوید کہ باین معنی باید کہ بہ ضم واو معروف گیریم وشک نیست کہ کلمہ آو در ترکیب این داخل باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وجزین نباشد کہ این را مفترس دانیم ۔ وطالب سند باشیم مرادف (اوچیزے) کہ گذشت و در زبان عربی (۲) اولی بالفتح و بآخر الف بصورت یا بقول منتخب بمعنی صواب تر و سزاوار تر فارسیان بہ ترکیب خویش استعمال این کنند چنانکہ در لحقات آید (انوری ؎) طریق خدمت اگر بسپرند باکے نیست ؛ زمانہ نیک شناسد طریق اولی را ؛ و (۳) بضم الف و واو معروف و کسر لام نیز لغت عرب است کہ بقول انند بہ معنی خداوندان باشد جمع ذو بالضم و این جمع خلاف مادہ مفرد است (اردو) (۱) دیکھو اوچیزے (۲) اولی بقول امیر ۔ عربی ۔ بہت بہتر ۔ بہت مناسب ۔ سب سے اچھا ۔ آتش ؎ شان عشق اولی ہے مجنون دودمان عشق سے ؛ ناخلف ناقابل ونالائق و ناکارہ تھا ؛ (۳) صاحبان بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ صاحب کی جمع ۔ خداوندان جیسے صاحبان نعمت وغیرہ ۔

اولیا | بقول انند بحوالۂ غیاث بالفتح و کسر لام و تحتانی بالف کشیدہ لغت عربی است

جمع ولی۔ دوستان ونزدیکان قرابت ونزدیکان حق سبحانہ وتعالیٰ (مولوی معنوی ۵) حق تعالیٰ از غم وخشم وخصام ٭ کے گذارد اولیا را درعزام ٭ مولف گوید کہ فارسیان بہ ترکیب فارسی استعمال این کنند چنانکہ اولیاے دوست وغیرہ کہ در ملحقات می آید (اردو) اولیا بقول امیر۔ ولی کی جمع۔ اہل اللہ۔ خدارسیدہ۔

اولی اجنحہ اصطلاح۔ بقول اننذ بحوالۂ غیاث بضم اول وکسر لام وفتح الف وسکون جیم وکسر نون وحاے حطی در آخر لغت عربی است بمعنی صاحبان بازوہا واین کنایہ است از ملائک چرا کہ منقول است کہ فرشتگان پر وبال دارند مولف گوید کہ فارسیان ہم استعمال این کنند ازینجاست کہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ ولیکن حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد۔ (اردو) فرشتے بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ فرشتہ کی جمع۔ ملائک۔

اولیاے دولت استعمال۔ بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ امرا وارکان دولت مولف گوید کہ مرکب از اولیا و دولت اگرچہ ہر دو لغت عرب است ولیکن ترکیب این فارسی است مرکب اضافی۔ دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ حیف است کہ سندے پیش نشد۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) اولیاے دولت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ صاحبان حکومت۔ رئیس۔ امیر وزیر۔ اولوالامر۔ ارکان دولت وسلطنت۔

اولیاے سن ژام استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ بمعنی (اولیان سنیت جیمس) وسنیت جیمس معبد لیست مرلفمارا ے لندن را

مولف گوید کہ اولیا بمعنی خود است کہ
گذشت و سن ژامس مفرس (سینٹ جیمس)
باشد کہ لغت انگلیسی است بہ تصرفے کہ
معاصرین عجم کردہ اند و قیاس را درو
دخلی نیست ہرچہ زبان شان پسند کرد
استعمالش کردند (اردو) سینٹ جیمس کے
حکام یا مستولی اس کا ترجمہ ہے یعنی چرچ
سینٹ جیمس کے اولیا جو لندن مین واقع ہے

اولی بودن | استعمال۔ بمعنی سزاوار تر (۱۵۴۷)
و لائق تر بودن است (ظہوری سہ)
رو بمحراب حرم گرچہ درا اول کردم ؞
قبلہ کردن خم ابروے ترا اولی بود ؞
(اردو) اولی ہونا اردو مین کہہ سکتے
ہین (قلق سہ) راے اقدس مین جو کچہ آیا
ہے ؞ یہی انسب ہے یہہ ہی اولی ہے ؞

اولی تر | استعمال۔ بقول صاحب بحر
بمعنی بہتر و فرماید کہ کلمۂ تر محض زائد است
براے مبالغہ نیست چراکہ اولی اسم تفضیل است
حاجت بمبالغۂ دیگر ندارد۔ بہار گوید کہ
درین ترکیب کلمہ اولی بتجرید مستعمل میشود
و معنی تفضیل دران ملحوظ نمی باشد نجیب الدین
جرباد قانی سہ طرہ در زیر گلو نہ کہ ہمان
اولی تر ؞ کہ سر زلف تو بر یاد تو لا نکند ؞
(خواجوی کرمانی سہ) مرا ز میکدہ پرہیز
کردن اولی تر ؞ کہ گفتہ اند بہ پرہیزبہ
شود رنجور ؞ (شیخ شیراز ع) ترک
احسان خواجہ اولی تر ؞ صاحب انند
بحوالۂ غیاث بذکر این فرماید کہ نور اللہ
در شرح گلستان نوشتہ کہ چون معنی تفضیل
از لفظ اولی مستفاد است کلمۂ تر محض
زائد و چون در کلام قدما کثیر الاستعمال است
اصلاح نمی توان کرد۔ صاحب تحقیق
الاصطلاحات نسبت این فرماید کہ اولی صیغہ
اسم تفضیل است۔ حاجت کلمہ تر کہ در فارسی

...ات تفضیل است ندارد اما فارسیان تر
...با و الحاق کنند مگر اینکه گویند که اسم
...فضیل احیاناً در کلام عرب بمعنی اسم
...عل و صفت مشبہ ہم می آید و معنی زیادت
...ران ملحوظ نمی باشد و درین صورت
...حاق کلمہ ترجیح می تواند شد۔ مولف
...رض کند که تکرار کلمه تر محاورۂ زبان آنست
دلیلِ نسبت آن اینقدر بحث ضرورت ندارد که از
تکرار آن خللی در خوبی معنی پیدا نمی شود چنانکه
خوبتر را فارسیان خوبترین ہم گویند که درجۂ
خوبی را زیادہ کنند (اردو) سب سے
اچھا۔ بہترین کا ترجمہ۔ صاحب
آصفیہ نے بہت اچھا کے ذیل مین بہت
بہتر ہی لکھا ہے۔

ولیمو استعمال۔ بقول معاصرین عجم عرق لیمو را نامند که افشرده را ماندو
...ماحب رہنما و بول چال ذکر آب لیمو کردہ و این ہمانست که بوسیلہ آلۂ خاص
...فشردہ لیمو را بشرکت شکر در شیشہ بند کنند و چون باز ش کنند جوش زند و در
...نگلیسی زبان لیمو نیڈ واٹر نام دارد و بعض معاصرین عجم این را ہم آبجوش
...مند۔ بخیال ما این مرکب است از آ و که مخفف آ و و مبدل آب است با لیمو
...منی حقیقی این آب لیمو است (اردو) لیمونیڈ یہ افشرے کی ایک قسم ہے جسمین
...مو کا رس اور خفیف سی شکر شریک کرکے کل کے ذریعہ سے بوتل مین بھرتے ہین
...ب استعمال کے لئے کہولا جاتا ہے تو جوش مارتا اور ابلتا ہے۔ بقول آصفیہ
...ٹھا پانی۔ لیمونیڈ۔ ولایتی پانی۔ وہ پانی جو لیمو کا عرق اور شیرہ ڈالکر کل اور
...یزاب کے ذریعہ سے بوتل مین بھرا جاتا ہے۔

اولین بقول انند بحوالۂ غیاث بفتح اول وتشدید واو مفتوح وکسر لام وسکون تحتانی ونون لغت فارسی است کہ بزیادت یا ونون مزید علیہ اوّل باشد مثل نخست ونخستین ومہ ومہین وکمتر وکمترین ظہوری سہ) سالک عجب کہ بگذرد از گام اولین ✤ در راہ سعی با خود اگر ہم سفر شود ✤ (ولہ سہ) ہم درنگاہ اولین گفتم نہایتہای خود ✤ دل خوش نکرد بسوا ہم خوش خرمی خوش کردہ ام ✤ (اردو) اوّلین بقول امیر پہلا (مومن سہ) صور کا نغمہ اوّلین افغان ✤ فتنۂ محشر آخرین افغان ✤

اوّلین آیت اصطلاح ۔ بقول شمس لغت فارسی ۔ بمعنی اول مخلوقات وبحوالۂ موید فرماید کہ بمعنی آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم باشد مولف گوید کہ اوّل مخلوقات آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم را نام است چنانکہ از احادیث صحیحہ ثابت ۔ انچہ صاحب شمس این را لغت عربی گفتہ غلطی کتابت بیش نیست ۔ این قدر درست است کہ فارسیان از دو لفظ زبان عرب بترکیب فارسی اصطلاحی ساختہ اند وضرورت نداشتہ کہ در آخر این یاے وحدت زیادہ کنیم معاصرین عجم ہم (اولین آیت) بر زبان دارند (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فارسیون نے اولین آیت کہا ہے اردو مین بہی کہہ سکتے ہین اس لئے کہ آپ کی ذات مبارک اوّل مخلوقات ہی ہے ۔

اوّلین حرف اصطلاح ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان وبحر وموید وشمس وہفت (۱) کنایہ از حرف الف و (۲) علم لدنی باشد مولف گوید کہ معنی اوّل لفظی است ومعنی دوم کنایہ باشد کہ حرف بمعنی سخن ہم آمدہ وعلم لدنی علمیست کہ بدون اکتساب

از باری تعالی حاصل شده باشد محض
به فیض فضل او (کذا فی الغیاث) (اردو)
(۱) الف بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر -
عربی کی ابجد کا پہلا حرف (۲) علم لدنی
بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - وہ علم
جو کسی کو خداے تعالی کے پاس سے محض
اوس کے فیض سے بغیر از محنت و استاد
حاصل ہو -

اوّلین رایت اصطلاح - بقول بحر
اشارہ بجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
صاحب موید فرماید کہ زیراکہ نور مبارک
او از ہمہ موجودات پیشتر پیدا شدہ مولف
گوید کہ صاحبان موید و ہفت و انند این را
بہ تحتانی آخر یعنی (اولین رایتے) آوردہ اند
بخیال ما ضرورت ندارد کہ یاے وحدت
در آخر این گیریم (اردو) فارسی مین اولین
رایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے

اوّلین نقش اصطلاح - بقول صاحبان
ضمیمہ برہان و بحر کنایہ از قضا باشد
کہ مرادف قدر است - صاحب
انند این را بحوالۂ فرہنگ فرنگ
آوردہ فرماید کہ لغت فارسی است
و کنایہ باشد از نصیب و مقدر - صاحبان موید و ہفت
ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ قلب اضافت
مرکب توصیفی است (اردو) تقدیر کا لکھا - مذکر

اوّلین و آخرین اصطلاح - بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است
مراد ازان متقدمین و متاخرین است
مولف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است -
(اردو) متقدمین و متاخرین اردو
مین کہہ سکتے ہین - صاحب آصفیہ نے
ہر ایک کا ذکر علحدہ علحدہ کیا ہے -
متقدمین بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر
(متقدم کی جمع) پہلے زمانہ کے لوگ -

پراچین اور متاخرین بقول آصفیہ۔ عربی اسم مذکر۔ (متاخر کی جمع) پچھلے زمانے	والے۔ اخیر زمانے والے۔ متقدمین کا نقیض۔

اوماج بقول برہان با ثانی مجہول بروزن محتاج نوعے از آش آرد باشد و باسقاط ثانی ہم آمدہ۔ و آرستہ بحوالۂ قوسی نقل کند کہ بوا و معدولہ آشے کہ از آرد سازند و آنرا در بعض بلا و سلطان سنجری گویند غالباً سلطان سنجر مخترع آنست (منیر در ہجو اکولی گوید ۵) لطناب او فتد ز شوق اوماج ؛ خیمہ دوزی کند ز عشق کماج ؛ صاحب ناصری فرماید ہمان اماج کہ مرقوم شد۔ صاحب سروری ہم بذیل اماج آوردہ فرماید کہ مرادف آنست و صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نقل این کند کہ بمعنی آماج (بالف ممدودہ) ہم آمدہ مولف گوید کہ آماج بممدودہ بجایش گذشت و این معنی ندارد و البتہ اماج بہ مقصورہ بہمین معنی آمدہ و ما ہمدرانجا ذکر اوماج ہم کردہ ایم کہ اصل است و اماج بدون واو مخففش۔ و بیان ماخذ این ہم ہمدرانجا مذکور۔ کہ لغت ترکی است (اردو) دیکھو اماج۔

اومادا بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و میم و دال بے نقطہ بالف کشیدہ بلغت یونانی عصارۂ قثاء الحمار است کہ خیارزہ سپند باشد۔ صاحب محیط بر قثاء الحمار فرماید کہ بکسر حاء مہملہ و فتح میم و الف و سکون راے مہملہ۔ اسم عربی است و بفارسی خیارزہ اسپند و غلط کردہ اند کسانیکہ ہندی آن کریلہ

و کھپری تلخ و کڑوی کنند و ری گویند بلکہ صحیح آنست کہ آنرا بہندی بنداال و کھڑبیل نامند بالجملہ نبات آن شبیہ بہ نبات خیار زہ و برگ آن کوچک تراز برگ آن ۔ و ثمر آن شبیہ بلوط و دراز تر از ان و قوی ترین اجزاے آن عصارہ ثمر آنست کہ بیونانی اطریون نامند و مستعمل آن سفید رنگ واملس سبک آن است کہ چون تر و چراغ بدارند مشتعل گردد و زیادہ از یک سال بران نگذشتہ باشد و از ثمر رسیدہ آن گرفتہ باشند و گویند قوت آن تا دہ سال باقی می ماند بالجملہ گرم وخشک در سوم و گویند گرم در دوم ۔ ملطف محلل جالی و منقی دماغ و مسہل مرہ صفرا و بلغم و زرد آب و خون و مقی و جہت فالج ولقوہ و صرع و کزاز و صداع و سرفہ بارد نافع و منافع بسیار دارد مولف گوید کہ از براے این عصارہ اسمی خاص در فارسی زبان یافتہ نشد از ینجاست کہ فارسیان لغت یونانی را استعمال کنند (اردو) بنداال کا شیرہ صاحب آصفیہ نے بنداال کا ذکر کیا ہے ۔ بنداال ہندی ۔ اسم مونث ۔ ایک قسم کی تلخ گھاس کا نام جسے سنگ بیرہ بھی کہتے ہین مزاجاً تیسرے درجہ مین سرد و خشک ۔ دست آور ہے پیٹ کے موے بچے کو نکالتی ہے نمک کے ساتھہ مقی ہے ۔ سونگنے سے چھینکیں بہت آتی ہین ۔

اومالی | بقول برہان بضم اول و سکون ثانی و ثالث بالف کشیدہ و لام تحتانی رسیدہ ہمان اوزمالی است کہ دہن العسل باشد و آنرا عسل داؤد ہم گویند

گرم و تر است در چہارم ۔ صاحب انند و ہفت ہمز بان بر ہان مولف گوید کہ جز این نیست کہ این مخفف آنست بحذف راے مہملہ و ما صراحت کامل ہمدرانجا کردہ ایم ۔ لغت یونانی است ؛ در فارسی مستعمل (اردو) دیکھو اورمالی ۔

اومان | بقول برہان وجامع وسروری و ناصری وسراج بر وزن چوگان قریہ ایست از قراے ہمدان کہ مولد اثیرالدین اومانی شاعر مشہور است ۔ صاحبان انند و ہفت ہمز بانش مولف گوید کہ آومان بہ دال مہملہ عوض واو بجایش گذشت جز این نیست کہ این مبدل آن باشد یا آن مبدل این کہ دال مہملہ بہ واو بدل شود چنانکہ بید و بیو و ما صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم وجا دارد کہ تصحیف کاتبین دال مہملہ را واو کرد کہ درانجا ہم ذکر مولد اثیرالدین ادمانی کردہ اند ۔ اگر اومان را بہ واو دوم صحیح گیریم بمعنی مثل آب باشد کہ آو آب را گویند و مان بمعنی مشابہ و مانند ۔ جا دارد کہ نظر بہ صفاے مقام این نام نہادہ باشند ممدودہ و مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است واللہ اعلم (اردو) ہمدان کے مضافات میں سے ایک گاؤں کا نام آومان ہے ۔ دیکھو ادمان

اومنی بوس | بقول صاحب رہنا کہ بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار نوشتہ ارابہ کہ دران سہ یا چہار درجہ باشد دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد مولف گوید کہ این مفرس است از لغت انگلیسی (آمنی بس) معاصرین

عجم براے سہولت تلفظ واو بعد الف و واو دوم بعد بای موحدہ زیادہ کردہ اند (اردو) آمنی بس ۔ اوس گاڑی کا انگریزی نام ہے جو کئی درجہ کی ہوتی ہے۔ اور شہرون مین مسافرون کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچاتی ہے (مذکر) صاحب آصفیہ اور امیر نے اس کو ترک فرمایا ہے ۔ لیکن دکن مین یہ نام معروف ہے اور ہمنے اس گاڑی کو دیکہا ہے ۔

اونادیا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر دال وتحتانی بالف کشیدہ لغت فارسی است بمعنی خیار دشتی ۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد ۔ مولف گوید کہ لغت یونانی است و بفارسی مستعمل است تسامح صاحب انند است کہ این را لغت فارسی نوشت ۔ ما صراحت خیار بر لفظ انزنگ کردہ ایم (اردو) جنگلی کہیرا دیکہو انزنگ جس پر کہیرے کا بیان ہے ۔

اونار بقول انند بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی آتش زدگی و (۲) بمعنی گوشت خوش و (۳) بمعنی غنودگی دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف گوید کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و مجرد بیان محقق ہندی براے ہمچو لغت غریب بدون سند استعمال ۔ اعتبار را نشاید و من حیث قیاس معنی اول فی الجملہ بالفظ تعلق دارد کہ لفظ نار دران داخل است ولیکن معنی دوم وسوم ش ہیچ تعلق با لفظ ندارد ۔ باری حال طالب سند استعمال باشیم ۔ واگر سند بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبانست (اردو) (۱) آتش زدگی

بقول امیر آگ لگنا۔ (مونث) (۲) خوشبو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ سگند۔ مہک۔ اچھی باس۔ (۳) غنودگی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ اونگھ۔ نیند۔ خمار۔

اونانیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) غنودن و (۲) استراحت نمودن و (۳) امید داشتن دیگر کسی از محققین معاصرین فرس ذکر این نکردہ است کہ سند استعمال ہم پیش نشد اگر سندے بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم مصدر بمعنی اوّل اونار است کہ گذشت و رای مہملہ بنون بدل شد چنانکہ چپیدن از چپیدار و یای معروف قبل علامت مصدر زیادہ کردہ مصدرے ساختند کہ باصول محققین فرس جعلی است و معنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل باشد معاصرین عجم برزبان نذارند (اردو) (۱) اونگھنا۔ بقول امیر غنودگی آنا۔ نیند سے جھونکے لینا (۲) آرام کرنا بقول امیر۔ سونا۔ استراحت کرنا۔ رند ع نہایت نیند میں ہیں قصد ہے آرام کرنے کا ۔۔ بڑھاتے ہیں چھڑوں کو بجلیاں بالے اترتے ہیں۔ (۳) دیکھو امید داشتن۔

اونج بقول برہان و جامع و جہانگیری و سروری و انند بضم اوّل و فتح ثانی و سکون نون و جیم تازی الفت و موانست را گویند۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بظاہر تصحیف آویج است مبدل آویز مولف عرض کند کہ کسی از محققین فرس آونج را بالمدودہ ذکر نکرد و لیکن آویز بجای

گذشت بمعنی خورش و معنی الفت و موانست ندارد۔ عجب نیست کہ فارسیان آویز و آویزش را کہ اسم جامد و حاصل بالمصدر آویختن است بمعنی محبت و الفت و موانست گرفتہ باشند کہ آویختن چنانکہ در جنگ و مقابلہ بوقوع می آید بہ محبت و الفت ہم۔ چنانکہ اطفال بہ محبت با پدر و مادر می آویزند۔ پس آویز را بر سبیل تبدیل آویج کردند کہ زاے ہوز بہ جیم عربی بدل می شود ہمچون سوز و سوج و پس ازان تبدیل تحتانی بہ نون گیریم بر خلاف قیاس و ہمین است نتیجۂ تحقیق خان آرزو در سراج کہ با لاگذشت و بخیال ما جا دارد کہ این را مبدل آونگ گیریم کہ بمعنی ہر چیز آویختہ باشد و کنایہ از محبت کہ باعث آویختن اطفال بہ مادر و پدر ہمان محبت است۔ ممدودہ بدل شد بمقصورہ ہمچون آوند و اوند و کاف فارسی بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ آخشیگ و آخشیج (اردو) دیکھو الفت۔

اوند بقول برہان و جامع و ہفت بفتح اوّل و ثانی بر وزن سمند (۱) ظرف و آثار را گویند و (۲) بکسر ثانی بمعنی فریب و خدعہ باشد۔ صاحب سروری فرماید کہ بر وزن لوند ہمان آوند ممدود بمعنی ظرف و از عمید لویکی سند آرد ع بر چنبر سپہر منازل چو چرخ آب ؎ بر بست و ہشت حکمت اوست چون اوند ؎ صاحب سراج فرماید کہ مخفف آوند است بمد بمعنی ظرف موّلف عرض کند کہ مبدّل باشد کہ الف ممدودہ بلبب ولہجۂ مقامی بدل شد بمقصورہ

ونسبت بمعنی دوم عرض میشود کہ مخفف آورند گیریم۔ رای مہملہ بکثرت استعمال مذف
(اردو) (۱) دیکھو آوند کے تیسرے معنے (۲) دیکھو اورند کے تیسرے معنے۔

اونکہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بفتح اول وکسر ثانی بمعنی اجھرہ باشد کہ خار دامنگیر است دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم حالا برزبان ندارند (اردو) وہ کانٹا جو راستہ چلتے وقت دامن سے لپٹ جای

اونگ بقول برہان وجامع وانند بروزن آورنگ بمعنی اوشنگ است وآن ریسمانے باشد کہ قبا ولنگی وقطیفہ وامثال آن بران اندازند وگاہے خوشہاے انگور نیز ازان بیاویزند مولف گوید کہ آونگ واونگ واوشنگ کہ بہمین معنی گذشت مرادف این است وہمی توانیم عرض کرد کہ این مبدل ہرسہ لغات بالاست کہ تبدیل واو وتاے فوقانی وشین معجمہ با نون خلاف قیاس است پس قیاس می خواہد کہ کاتبین۔ اوتنگ را کہ بتاے فوقانی بود بترک یک نقطہ اونگ کردند۔ معاصرین عجم برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔
(اردو) دیکھو اوشنگ۔

اونو بقول برہان وانند وہفت بفتح اول وسکون ثانی وثالث بواو رسیدہ بلغت یونانی شراب راگویند کہ خمر باشد وباین معنی بضم اول ہم آمدہ است چہ اونوما لی لفظی است یونانی مرکب از شراب وعسل ومالی بیونانی عسل را

گویند۔ صاحب محیط بر اَو لو فرماید کہ شراب است و بر شراب نولیسد کہ بر وزن کباب در لغت ہر چیز کہ بنوشند از مائعات و نزد اطبا عبارت از آب انگور است چون جوش آن تمام شود و دران حلاوتے باقی نماند و از مطلق آن مراد خمر است
مولف عرض کند کہ ذکر این بر ابن العنب گذشت (اردو) دیکھو ابن العنب

اونہ بقول شمس بفتح اوّل لغت فارسی است مخفف اونگ دیگر کسے از محققین ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مبدل آونگ باشد کہ کاف بہاے ہوز بدل شد ہمچو پروانک و پروانہ اگرچہ این مثال تبدیل کاف عربی است نہ فارسی (اردو) دیکھو اونگ۔

اونہ کلنی بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی دایہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ از وضع لغت میکشاید کہ مرکب لغات ترکی زبان باشد ولیکن حیف است کہ محققین لغت ترکی ازین مرکب ساکت و ظاہر است کہ آنا بترکی زبان بمعنی مادر است و کلنی در لغات مفردۂ ترکی نیافتیم کہ بچہ معنی مستعمل زباندانان ترکی ہم ساکت و معاصرین عجم ہم این مرکب را بزبان ندارند و قیاس می خواہد کہ فارسیان قدیم از لغت ترکی آنا این را مفرس کردہ باشند واصل این آنا کلانی باشد بمعنی مادر مہتر و کنایہ از دایہ کہ طفل را شیر دہد و پرورش میکند و اہل ولایت دایہ را احترام کنند و عجبے نیست کہ آنرا مادر مہتر نام نہادہ باشند۔ پس آنا بر قاعدۂ تبدیل بکثرت تلفظ اونہ شد و کلانی را کہ

بپاے نسبت است بحذف الف کلنی کردند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو)
دایہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مونث ۔ بچے کو پرورش کرنے والی ۔ دایا یا
انا ۔ پلائی کہلائی ۔

اونی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم وکسر نون لغت فارسی است
وآن غلہ ایست مانند جو مولف گوید نہ دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد
وصاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ازین ساکت وبخیال ما ہمان اونیا
کہ ذکرش می آید (اردو) ایک قسم کا غلہ ہے جو جو سے مشابہ ہوتا ہے اوس کو
فارسی مین اونی کہتے ہین ۔ دیکھو اونیا ۔

اونیا بقول برہان وانند بضم اول بثانی زدہ وکسر ثالث وتحتانی بالف
کشید وبلغت سریانی زعرور باشد وآنرا درخراسان علف شیران وبعربی
تفاح البری خوانند ۔ صاحب محیط براونیا فرماید کہ بضم ہمزہ وسکون واو
وفتح نون ویاے تحتانی والف اسم یونانی عصارۂ نباتی است ودران
اختلاف است گویند کہ آن عصارۂ ماميثا ست یا عصارۂ خالید وینون
اسو ویا عصارۂ اثاغالس انثی یا عصارۂ خشخاش سیاہ یا عصارۂ نباتی کہ
درزمین مغرب متصل مصری باشد برگ آن شبیہ ببرگ جرجیر الا بسیار سوراخ
دار مثل کرم خوردہ وکم آب واز ہم ریزندہ وبگل آن زرد شبیہ بگل زعفران
لیکن ازان بزرگتر وعصارۂ شبیہ بعصارۂ ماميثا ۔ بالجملہ ماہیت آن مجہول است

گرم در سوم وخشک در دوم وعصیر آن بسیار حاد و لذاع و آن جالی ظلمت بصر و دافع دمعہ و سلاق و اولی آنست کہ تنہا استعمال نکنند بنا بر فرط حدت آن مولف عرض کند کہ حقیقت زعرور بر ازروف گذشت ۔ صاحب محیط اونیا را غیر زعرور خیال کردہ (اردو) دیکھو ازروف اور بقول صاحب محیط ایک نبات کا شیرہ جس کی حقیقت میں اختلاف ہے ۔

اونیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است بمعنی (۱) غنودن و (۲) خفتن و استراحت نمودن و (۳) امید داشتن ۔ دیگر کسی از	محققین مصادر فرس ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مخفف او نانیدن است کہ بہمین ہر سہ معنی گذشت و ماخذش ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو اونانیدن ۔

اونی ورسیتی اصطلاح ۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار مدرسۂ کہ دران تعلیم جملہ علوم و فنون دادہ میشود کہ آن را دار العلوم و دار الفنون نیز گویند ۔ صاحب بول چال این را اونی ورسیتہ بدال ابجد و تاے آخر آوردہ فرماید کہ بمعنی بیت العلوم است کہ بزبان انگلیسی یونیورسٹی خوانندش مولف گوید کہ غلطی کتابت صاحب بول چال بیش نیست کہ بدال مہملہ نوشت مقصودش از اونی ورستہ بہ واو و تاے فوقانی باشد باقی حال این مفرس است از مرکب انگلیسی زبان و مراد از بیت العلوم و دار العلوم است کہ انتظام اعلاے صیغۂ تعلیم متعلق بدوست (اردو) یونیورسٹی بقول آصفیہ ۔

(انگلش) اسم مونث۔ مدرستہ العلوم۔ دار العلوم۔ مدرسہ اعظم۔ وہ مدرسہ جسمین جملہ علوم کا درس ہوتا ہوا اور فضیلت کے خطاب دئے جاتے ہون مولف عرض کرتا ہے کہ دار العلوم اس کا صحیح ترجمہ ہے اس سے مدرستہ العلوم مراد نہین ہے اور اس مین کوئی تدریس نہین ہوتی بلکہ تعلیم کا اعلیٰ انتظام اس سے متعلق ہوتا ہے۔

اووک بقول برہان بضم اول وفتح ثانی و واو بہ واو دیگر رسیدہ وبکاف زدہ صمغی است کہ آنرا بعربی صمغ الدامیثا گویند واز حد و دشبانکارہ وشیراز آورند صاحب ہفت ہمزبان برہان۔ آنچہ صاحب انند این را لغت زبان عربی گفتہ عجبی نیست کہ غلطی کتابت باشد۔ صاحب محیط ذکر اووک نکرد و بر صمغ الدامیثا فرماید کہ بفتح دال مہملہ والف وکسر میم وسکون یاے تحتانی وفتح ثاے مثلثہ والف صمغی است مائل بسرخی وصاف وتلخ ودر غایت حدت ودر بلاد فارس مشہور وگویند درخت آن بزرگ خاردار است وبہترین آن باوصاف مذکورہ باحرافت قوی شبیہ بحلتیت است مگر بوے آن کریہ نیست۔ گرم وخشک۔ ملطف ومسخن ومحلل ریاح ودر مزاج وسائر افعال قائم مقام حلتیت است ومعین بر ہضم معدہ ومنافع بسیار دارد وبہ تحقیق ما لغت فارسی زبانست۔ اسم جامد۔ (اردو) ہینگ کے قسم کا ایک گوند۔ مذکر۔

اوہا بقول رشیدی وسراج بفتح الف وسکون واو وہاے بالف کشیدہ ورزیدن کارے۔ نزاری گوید ؎ مدہ او ہاے غوطہ خوردن از دست بہ

کہ ہر کہ آسودگی خو کرد شد پست ÷ مولف گوید کہ اصل این آو با است کہ بدال ابجد بجایش گذشت۔ فارسیان در استعمال خویش دال مہملہ را بواو بدل کنند چون تبید و تبو و جا وارد کہ غلطی کتابت دال مہملہ را بواو بدل کردہ باشند و نا واقفان ماخذ (از عوام الناس) استعمالش بہ واو کردہ باشند و ہمچنین بزبان خواص ہم مستعمل شد واللہ اعلم و ما تحقیق ماخذ ش ہمہ را انجا ذکر کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو او با۔

اوی (۱) بقول برہان و جامع وانند و ہفت بضم اول و سکون ثانی و تحتانی بمعنی او باشد کہ ضمیر غائب است۔ صاحب موید فرماید کہ باواو فارسی و نیز باواو یا۔ صاحب شمس ہمزبانش مولف گوید کہ جزین نیست کہ یاے زائدہ در آخر است و بس ولیکن استعمال این را طالب سند باشیم و بخیال ما بہ یاے معروف مصدری ترجمہ ہویت باشد اندرین صورت باید کہ بکسر واو گیریم (اردو) (۱) دیکھو او۔ (۲) (اوی) بقول صاحب سفرنگ دساتیر بضم الف و واو ساکن و تحتانی معروف۔ ہویت مولف عرض کند کہ لغت ژند و پاژند باشد (اردو) تعین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تقرر۔ تشخص۔

اویان بقول ناصری بمعنی ہویت است کہ تعین و تشخص باشد و فرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد و ہیچ تصریح حلیہ لفظ نکرد و مولف عرض کند کہ بقول صاحب سفرنگ دساتیر جمع اوی کہ گذشت۔ (اردو)

ہویت اور تشخص کی جمع ۔ تشخصات ۔ مذکر۔

اویجہ | بقول جہانگیری باول مفتوح (۱) بمعنی خاصہ و خالص آمدہ و آن را اویژہ نیز گویند و (۲) بمعنی شراب انگوری نیز مولف گوید کہ مبدل آویژہ است کہ می آید زیراکہ در فارسی زاے فارسی بہ جیم عربی مبدل گردد ہمچو فاژہ و فاجہ و کژنگ و کجنگ و نژند و نجند ذکر ماخذ این برا اویژہ می آید (اردو) دیکھو اویژہ

اویرش | بقول برہان و ناصری بارا ے قرشت بروزن پریوش بلغت ژند و استا مقدارے باشد از گناہان ۔ صاحب انند و ہفت نقل برداشتان مولف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین عجم برزبان ندارند۔ (اردو) فارسی قدیم مین گناہون کی ایک معین مقدار کا نام اویرش ہے۔

اویزش | بقول جہانگیری کہ درخاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ مقدارے از گناہان باشد بروش زروشت ۔ دیگرکسی از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ جا دارد کہ بہ غلطی کتابت اویرش را کہ بہ راے مہملہ گذشت بزیادت یک نقطہ اویزش کردہ باشد و مبدل نیست زیراکہ اینچنین تبدیل خلاف قیاس و از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو اویرش۔

اویزگی | بقول صاحب فرہنگ وساتیر بمعنی ناپاکی ۔ فرماید کہ ویژہ بکسر واو و یاے تحتانی معروف و فتح زاے ہوز و سکون ہا بمعنی پاک و لطیف آمدہ مولف عرض کند کہ چون یاے مصدری در آخرش زیادہ کردند بقاعدۂ فارسی

های ہوز را با کاف فارسی بدل کردند چنانکه از کہنه - کہنگی، والف اوّل برای نفی باشد که ذکرش براجتبان گذشت (اردو) ناپاکی مونث۔

اویزه | بقول جہانگیری که در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آورده (۱) بمعنی پاک و خالص باشد و از عبارت صاحب برہان که بذیل اویژه بزای فارسی آورده مفہوم میشود که (۲) بمعنی شراب انگوری است - صاحب سراج هم ذکر این بذیل اویژه کرده بمعنی اول قانع مولّف گوید که جز این نیست که مبدّل آویژه به زای فارسی باشد چنانکه آژیره و آزیره و بحث کامل بر آویژه می آید با اشاره این به معنی اوّل بر آویزگی هم کرده ایم (اردو) دیکھو اویژه۔

اویژه | بقول برہان بازای فارسی بروزن ہمیشه (۱) بمعنی خالص و خاصه و پاک باشد و (۲) شراب انگوری را نیز گفته اند و فرماید که باین معنی بازای ہوز هم آمده صاحب جامع نسبت معنی اوّل فرماید که خاصه و خالص که ویژه نیز گویند و ذکر معنی دوم هم کرده - صاحب سروری بر معنی اوّل قانع و فرماید که بحذف همزه نیز می آید - خان آرزو در سراج فرماید که آویژه بزای فارسی و قیل بتازی بوزن آبنیزه بمعنی خالص و پاک و خاصه و نیز فرماید که بخاطر می رسد که مخفف آویزه باشد بمعنی که مبدّل آبنیزه بود و آن مرکب باشد از آب بمعنی معروف و از (یزه) که کلمۂ نسبت است یعنی کسیکه منسوب بآب باشد که عبارت از خالص و پاک است و نظیر این لفظ پاکیزه است یعنی کسیکه نسبت بپاک داشته باشد یعنی هر چیز مثل جامه و فرش و اعضا که پاک باشد

هذا هو التحقیق (انتهی) صاحب ناصری
فرماید که اویژه بر وزن همیشه بمعنی خالص
و خاص و پاک در برهان آمده و آن تبدیل
ویژه است و در فرهنگ وساتیر باین
معنی است ولیکن (۳) اویژه که در نامهٔ
باستانی ضد این معنی است زیرا که پا بیان نیز
بدانسانکه الف وصل است مثل افریدون
و آستم که در اصل فریدون وستم است
الف منفی هم هست که افادهٔ معنی لای
نافیه میکند و ضد معنی موضوعی می باشد. صاحب
قاطع به نقل عبارت برهان فرماید که اویژه
بزای هوز هرگز نیست و نه اسم شراب است
و نه صفت شراب دیگر آنکه اویژه گفتن
پاک و پاکیزه مراد داشتن غلط است
تفصیلش آنکه ویژه لفظ فارسی قدیم است
بمعنی پاک و پاکیزه و بجای خصوصا وعلی الخصوص
نیز مستعمل شود و همچنین فارسیان را الفی است
جز الف وصل که افادهٔ معنی نفی کند
چنانکه جنبان بمعنی حرکت و اجنبان بمعنی
ساکن آرند و خواستی ترجمهٔ ارادی و
اخواستی را ترجمه غیر ارادی داشتند
و این الف در حرکت پیرو مابعد خود
نباشد و پیوسته مفتوح بود لاجرم چنانکه
ویژه پاک را گویند اویژه ناپاک را
گویند بیچاره بگمان الف وصل پیش پا
خورده و اویژه را چون اشتر و شتر همان
ویژه گمان کرده و پس گروان خود را
از راه برد (انتهی کلامه) **مولف**
عرض کند که ما خبر داریم از الف نفی
که در فارسی قدیم مروج بود و صاحب
ناصری صراحتش کرده ولیکن از وجود
این قسم الف در فارسی لازم نمی آید
که اویژه را بمعنی اول نگیریم. محققین
زبان دانان یعنی جامع و سروری با برهان

اتفاق دارند ومعنی اوّل را تسلیم میکنند
محاورۂ فارسی زبان او شان است
پس قیاس اسد الله خان غالب چگونه
بر حقیقت غالب آید و حقیقت این است
ویژه بزاے هوز و ویژه به زاے
فارسی هردو به معنی پاک و پاکیزه لغت
ژند و پاژند است - صاحب سفرنگ
و ساتیر بر (اویزگی) ذکر ویژه می کند
پس آویزه و اویژه را بمعنی اوّل مزید علیه

ویژه و ویژه خیال میکنیم بالف وصلی - ولبند
(اویزگی) که بمعنی پاکی گذشت جا دارکه (اویز
واویژه) را بمعنی ناپاک هم گیریم و نسبت
معنی دوم بیان کردۂ محققین قیاس ما است
که فارسیان شراب را مجازاً اویژه
گفته باشند نظر بر صفا و پاکیزگیش یا بوجه ناپاکیش
که هردو وجه براے این معنی مجاز
موجه باشد (اردو) (۱) خالص
پاک - (۲) شراب مونث (۳) ناپاک -

اویس بقول برهان بضم اوّل و فتح ثانی و سکون تحتانی و سین بے نقطه (۱)
یکی از نامهاے گرگ است (۲) نام یکی از اولیاے تابعین هم هست و او
در جنگ صفین شهید شد رحمة الله تعالی علیه - صاحب هفت همزبان برهان
دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد - صاحب انند این را بهردو معنی لغت
عرب گوید و نسبت معنی ثانی صراحت مزید کند که آنجناب را اویس قرنی هم
گویند منسوب به قرن چه قرن بفتحین نام قبیله ایست در ملک یمن **مؤلف گوید**
که باتفاق محققین زبان عربی لغت عرب است چنانکه منتهی الارب فرماید که اویس
مصغر اوس است که گرگ باشد و اویس قرنی که پدرش عامر نام داشت

از تابعین بزرگ است و صاحب منتخب ہم کہ پابند لغات عرب است ذکر این بمعنی مذکور کرد و پس جز این نیست کہ فارسیان ہمین لغت عربی را بمعنی اوّل استعمال کردہ اند۔ و بمعنی دوم علم باشد (اردو) (۱) بھیڑیا بقول صاحب آصفیہ اسم مذکر۔ ایک درندے کا نام۔ گرگ۔ ذیب۔ (۲) اویس قرنی۔ بقول امیر۔ آپ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے عاشقان جانباز مین تھے نام اویس ہے قرن ملک یمن کے ایک قبیلہ کا نام ہے اسی کی نسبت سے اویس قرنی کہی جاتی ہین۔

اویستان بقول ناصری بمعنی ہویت است کہ تعین و تشخص باشد و فرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد صاحب اننداہم زبانش۔ معاصرین عجم برزبان ندارند مولف گوید کہ اوی بمعنی ہویت گذشت و ستان مخفف استہان کہ بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت جاے و مقام را گویند پس معنی لفظی این مقام ہویت و مراد از درجۂ ہویت باشد و بخیال ما از قبیل گلستان و بوستان و شبستان۔ فارسیان کہ ستان را بمعنی جاے اینوہی چیزہا گیرند بر سبیل مجاز باشد معنی حقیقی این ہمان است کہ بقول صاحب ساطع گذشت۔ صاحب سفرنگ دساتیر فرماید کہ اویستان محل ہویات است و بس (اردو) مقام ہویت۔ ہویت کا درجہ۔ مذکر۔

اویش بقول ناصری بضم اوّل و کسر ثالث بمعنی ہویت کہ تشخص و تعین باشد و فرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد۔ صاحب انند ہم بحوالۂ ناصری

این را آورده فرماید که لغت فارسی است دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید که صاحب سفرنگ وساتیر نسبت این خوش صراحتی کرده فرماید که اویش بضم اوّل وسکون واو وکسر یای تحتانی وسکون شین معجمه - کلّی عرضی - و همچنین هویش و فرق همین است که (اویش) در عرض عام - و هویش در خاصّه مستعمل و اویشگان بکاف فارسی معروض که آن کلّی عرضی پنهان نماند که چیستش و چه چیزیش ماهیت ذاتیه است و اویش و هویش - کلّی عرضی لازم ماهیت پس این کلّی عرضی اگر بنوعے از انواع مخصوص بود آنرا خاصّه و بزبان دری (هویش) نامند همچو خندیدن که لازم عرضی مخصوص به نوع انسان است و اگر مخصوص نبود آن را عرض عام و بزبان دری (اویش) گویند چون رفتار وجنبش که لازم ماهیت حیوان است وبنوعی از انواع مختص نیست (اردو) لازمۂ ماہیت جنس کو (جیسے رفتار اور جنبش) زبان دری میں اویش کہتے ہیں اور اصطلاح منطق میں عرض عام (مذکر)

اویشگان بقول ناصری بمعنی هویّات است و فرماید که این لغت از فرهنگ وساتیر نقل شد - صاحب انند نقل بردارش **مولف** گوید که ذکر این در بحث اویش گذشت - بمعنی معروض عرض عام - یعنی معروض چنانکه رفتار وجنبش که لازمۂ ماهیت حیوان است وبنوعی از انواع مختص نیست پس رفتار وجنبش را بزبان دری اویش گویند و معروض را اویشگان از قبیل خدائگان - یعنی کسی که خدائی دارد (اردو) لازمۂ ماہیت حیوان جیسے

پائی جاے اس کو فارسیون نے اوشنگا کہا ہے یعنی اس لازمۂ ماہیت کا رکھنے والا۔

اویشن | بقول صاحب ضمیمۂ برہان با شین نقطہ دار بروزن کشیدن سعتر را گویند
وبعضی گویند نوعی از سبزی خوردنی باشد۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد
صاحب محیط بر سعتر فرماید کہ بضم اول و سکون عین مہملہ وفتح تاے فوقانی درصعتر خوانند
و بر سعتر گوید کہ بفتح اول و بعضم آن نیز و سکون عین مہملہ و فتح تاے فوقانی و راے
مہملہ در اصل سعتر بسین مہملہ عوض صاد بود ولیکن اطبا بصاد می نویسند تا التباس
بہ شعیر نشود و بیونانی صعتروسن وصوآمن و برومی لزموس و بترکی کلکلیک کالیک
اودی و باصفہانی اوشیم و بفارسی الشین و اوشن و اویشہ و پودنہ کوہی و وآشہ
وکاکوتی و مرزہ و در انگریزی آرگینم وبہندی ساتہل و ساتہر گویند و آن برگ
گیاہی است و آن انواع می باشد بستانی و صحرائی و کوہی بستانی را بفارسی مرزہ
گویند وہمہ در طعم تند و خوشبو و گل ہمہ کبود و در خراسان و ہند پیدا میشود و
بہترین آن خراسانی است گرم و خشک در آخر دوم و گویند در اول سوم و
بعض معتدل میان ہردو گفتہ اند وصحرائی آن گرم و خشک بیشتر است و گویند
گرمی و خشکی کوہی آن زیادہ وعرقی کہ ازان می کشند بغایت گرم و در طعم آن
حدت و حراقت و دال بر قوت حرارت و یبوست آنست و بسبب قوت حرارت
محلل و مفتش ریاح و ملطف است و مقطع و مجفف و منقی ریہ و معدہ و جگر و امعا
از رطوبت و بلغم و با قوت تریاقیہ و منافع بیشمار دارد و مولف عرض کند کہ اسم جامد

فارسی زبان است (اردو) ساتر۔ بقول جامع الادویہ۔ ایک گھانس ہے مشہور چند قسم کی ہوتی ہے۔ اور پتے سبز اور پھول نیلا ہوتا ہے۔

اویشہ بقول محیط کہ بذیل صعتر آوردہ مرادف	اویشن کہ گذشت یعنی سعتر (اردو) دیکھو اویشن۔

اویہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ وصاف بمعنی کاشانہ را گویند کہ بقول برہان خانہ کوچک مختصر و خانۂ زمستانی باشد و آشیانہ مرغان نیز۔ دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مولف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) بقول آصفیہ کاشانہ پر فرمایا ہے؛ فارسی۔ اسم مذکر۔ چھوٹا سا گھر۔ گھونسلا آشیانہ۔

اویہ بود استعمال۔ بقول صاحب سفرنگ و ساتیر بضم الف و وا و مجہول و فتح تحتانی و سکون ہاے ہوز و ضم باے ابجد و واو معروف و دال ابجد ماہیت و حقیقت یعنی گروہ استدلالیان کہ بہ براہین عقلی حقیقت حقائق اشیا تفحص کنند و تن خود را بریاضت و مجاہدت در عبادت آلہی رنج نہ دہند مولف عرض کند کہ جز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند و پاژند (اردو) استدلالیوں کا گروہ۔ مذکر۔

اویہار بقول ناصری بہ معنی ہوتیات و فرماید کہ این لغت از فرہنگ دساتیر نقل شد۔ صاحب انند نقل	بر وارش۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید کہ جمع ہمان اوی کہ گذشت بہای ہوز و الف۔ مرادف اویشگان دیگر ہیچ۔

اوئی ممتد استعمال - بقول صاحب بول چال بمعنی آواز دراز باشد چه اوئی بمعنی آواز است و ممتد بمعنی دراز - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار این لغت را بضمن محاوره آورده است و فرماید که اوئی ممتدی بگوش میرسد یعنی آواز درازے بگوش می خورد **مولف** گوید که اوئی بمعنی آواز لغت فارسی زبان نیست معاصرین عجم از تصدیق این قاصر- جا دارد که صاحب رہنما از السنۂ غیراین راگرفته باشد و ممتد لغت عرب است بمعنی دراز باقی حال این مرکب استعمال معاصرین عجم است - (اردو) بلند آواز - مونث -

الف مقصوره با ہاے ہوز

اه بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آه باشد و آن کلمه ایست که در وقت حسرت و افسوس گویند - صاحب ناصری بذیل آه بالف ممدوده فرماید که آن را مخفف کرده بے مد نیز گفته اند و فرماید که صداے نفسی را نیز گویند که با ناله از سینه برآید - صاحبان انند و جامع و ہفت ہزبان برہان - صاحب جہانگیری فرماید که آه باول مفتوح دو معنی دارد اول بمعنی آه آمده (که ذکرش در ممدوده گذشت) حکیم خاقانی راست ؎ گرچه جمشید جمع خاصان را اه اتره برسر برانی اه نکنند ٭ دوم کلمۂ باشد که در زمان حسرت و افسوس گویند **مولف** گوید که درہرو فرقے نازک است و لیکن طرز بیانش حقیقت را انکشاید

خیال ما این است کہ (۱) صدائے کہ بزمان حسرت و افسوس از دہن غیر اختیاری می برآید بطرزے کہ دہن باز شود و بدین معنی ممدود و آمدہ کہ ہمدرانجا گذشت و (۲) صدائے کہ در حالت جراحت یا تکلیف درد از صدائے در مند پیدا شود و درین حالت دہن باز نشود چنانکہ در سند حکیم خاقانی بالا گذشت و ہم استعمال این بجائے دیگر بہ ہمین معنی کردہ چنانکہ (سـ۵) گر ترا تیغ تن زندہ کن ؛ ور ترا زخم حق زندہ کن ؛ ہندیان بحالت دوم آوہ ہم گویند بہ واو دوم (اردو) (۱) دیکھو آہ (۲) دیکھو اف ۔

اہار بقول برہان و جامع بروزن بہار پالودہ کہ بر کاغذ و شوربائے کہ بر جامہ مالند۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان آہار است کہ مرقوم شد۔ صاحب انند فرماید کہ ہمان آہار بالمد بمعنی آشئے کہ بر کاغذ و جامہ دہند کہ سبب قوت آنہا شود۔ صاحب سراج گوید کہ بوزن بہار مخفف آہار کہ بمدہ تحقیق آن گذشت مولف گوید کہ ما اشارۂ این ہمدرانجا در ممدودہ کردہ ایم حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین عجم برزبان دارند و از ماخذ این کہ ہمدرانجا مذکور شد تائید این میشود (اردو) دیکھو آہار کے دوسرے معنے۔

اہان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل لغت فارسی است بہ معنی (۱) دامن و حاشیۂ جامہ و (۲) بمعنی لوث و آلودگی دیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکرد مولف گوید کہ سند استعمال ہم پیش نشد و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند

وماخذ این ہم غیر محقق پس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) دامان بقول آصفیہ مذکر۔ کنارہ۔ لب۔ حاشیہ۔ (۲) دیکھو آلودگی۔

(الف) **اہانت** بقول بہار بالکسر خوار کردن و بالفظ کشیدن مستعمل۔ صاحب انند بحوالۂ بہار گوید کہ بالکسر و فتح نون لغت عربی است بہ معنی سبک داشتن کسی را و خوار ی کردن **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سندے پیش نشد و اہانت در عربی زبان بہ معنی حقیر و سبک داشتن آمدہ کذا فی المنتخب و منتہی الارب فارسیان بترکیب خود با مصدر کشیدن استعمال این کردہ اند و ما از معاصرین عجم استعمال این با مصدر کردن ہم شنیدہ ایم پس

(ب) **اہانت کردن** و (ج) **اہانت کشیدن** استعمال فارسیان باشد چنانکہ "اہانت ما و دین ما میکند" "چرا اہانت می کشی از ین مجلس بیرون شو" (اردو) (الف) اہانت بقول امیر۔ عربی۔ مونث۔ توہین۔ تحقیر۔ بکی دفقرۂ امیر آپ میرے یہان آنے مین اپنی اہانت سمجھتے ہین" (ب) ذلیل کرنا۔ توہین کرنا (ج) ذلت اٹھانا۔ ذلیل و خوار ہونا۔ ذلیل ہونا۔

اہتدا بقول بہار راہ راست یافتن و فرماید کہ بالفظ جستن مستعمل **مولف** گوید کہ لغت عرب است بکسر اوّل و ثالث و فتح دال مہملہ و بہمزہ بعد الف بروزن اجتناب بہ معنی مذکور و لیکن فارسیان بحذف ہمزۂ آخر بہ معنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و بقاعدۂ فارسی با مصادر مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو)

ہدایت پانا۔ بقول آصفیہ راہ راست حاصل کرنا۔ فہمایش پانا۔ (الخ) اہتدا بہ معنی حاصل بالمصدر بھی اردو مین مستعمل ہوسکتا ہے۔

اہتداجستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بضم جیم بہ معنی ہدایت و رہبری طلب کردن باشد چنانکہ مولوی معنوی در داستان پادشاہ جہود فرماید ؎ چون شمارندم امین ومقتدا پس ٭ نہند وجملہ جویند اہتدا ٭ (اردو) ہدایت طلب کرنا۔ رہبری چاہنا۔

اہتمام | بقول انند بحوالہ منتہی الارب بروزن افتعال لغت عرب است بہ معنی اندوہمند شدن وغمخواری کردن ودرکارے ہمت برگماشتن وتوجہ دلی کردن وحاصل معنی آن کوشش کردن مولف گوید کہ فارسیان بترکیب خویش با مصادر فرس مرکب کنند وبدون ترکیب بمعنی مطلق انتظام ہم استعمال سازند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) چو منصور آورم صد پایداری ٭ بسر داریم اگر این اہتمام است ٭ (انوری ؎) تا ملک زاہتمام تو تسدید یافتہ است ٭ شغل ملوک وکار ممالک بجہد است (اردو) اہتمام بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ انتظام۔ کرنا اور ہونا کیساتھ مستعمل ہے

۱۸۷۱ **اہتمام داشتن** | استعمال۔ بمعنی انتظام داشتن وسعی کردن مرادف اہتمام کردن کہ می آید چنانکہ حکیم انوری گوید ؎ باد معلومش کہ من خادم بشعر بوالفرج ٭ تا بدیدم ونوعی داشتم بس اہتمام ٭ (اردو) اہتمام کرنا۔ بقول امیر (بذیل اہتمام) (شوق ؎) وصل کے لاکھون اہتمام کئے ٭ لیکن اس نے عجب کلام کئے ٭

اہتمام رفتن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ بہ معنی انتظام وسعی وکوشش شدن وبعمل آمدن است (نثر ابو الفضل اکبرآبادی) " در توکید مبانی صلح وتصفیۂ مناہل وفاق از جانبین اہتمام رود" (اردو) اہتمام ہونا بقول امیر (بذیل اہتمام) انتظام ہونا ۔ (آتش ؎) فرشتے سنتے ہیں آواز دور باش کا شور ٭ کبھی ہمارا جو وان اہتمام ہوتا ہے ۔

اہتمام فرمودن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت ۔ مولف گوید کہ مرادف اہتمام کردن کہ می آید (نثر ابو الفضل اکبرآبادی) " تا پایان عمر سعادت فرجام با فاضۂ افاضل وتحریر قواعد مصنفات عالیہ اہتمام فرمود" (اردو) دیکھو اہتمام داشتن

اہتمام کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی سعی وکوشش وانتظام کردن باشد (ظہوری ترشیزی ؎) چو در ترکتازی کند اہتمام ٭ شود ترکی ترک گردان تمام ٭ (اردو) دیکھو اہتمام داشتن ۔

اہتمام نمودن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بہ معنی سعی کردن وانتظام نمودن باشد (حافظ شیرازی ؎) بکوی عشق منہ بی دلیل راہ قدم ٭ کہ من بخویش نمودم صد اہتمام ونشد ٭ (اردو) دیکھو اہتمام داشتن ۔

اہر | بقول برہان وسروری بروزن بہر (۱) نام موضعی است از آذربائجان کہ رودخانۂ عظیمی دارد (ا. استادے ؎) نظام عرصۂ آفاق صاحب دیوان ٭ محمد ابن جوینی ز دُر یگانہ و ہر ٭ بسال ششصد وہفتاد وسہ ز شعبان چار ٭ بوقت عصر دوشنبہ

برود خانہ اہر؛ ز دست ظلم نہ از روے اختیار بجبر؛ ز جام تیغ لبالب چشید شربت
زہر؛ صاحب ناصری فرماید کہ نام ولایتی است بآذربائجان در حوالی قراداغ کہ
قتل خواجہ شمس الدین محمد جوینی در لب رودخانہ آن کہ برود آہر مشہور است واقع شدہ
ودرانجا مزار چند نفر از مشایخ است۔ صاحبان جہانگیری وجامع ورشیدی وانند وسراج
ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ انچہ صاحب شمس این را لغت عربی نوشتہ تسامح او
بیش نیست کہ اہر از ممالک فرس است (اردو) آذربیجان کے مضافات مین ایک شہر کا نام ہے
(۲) اہر بقول برہان نام درختی ہم ہست کہ ثمرآن را زبان کنجشک وبعربی لسان العصافیر
خوانند وشگوفہ وبہار آن را سنبل الکلب خوانند۔ صاحبان سروری وناصری و
سراج وجامع ورشیدی ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر آہر نکردہ اما بر لسان العصافیر
گوید کہ بفتح عین وصاد مہملتین والف وکسر فا وسکون یاے تحتانی ورای مہملہ اسم عربی است
بفارسی زبان کنجشک وچنجکروان وبشیرازی تخم آہر وبیونانی آندروصاروں و
بترکی قوش ویل وبہندی اندرجو گویند بحث کامل این بر زبان کنجشک می آید اطبا از
درخت بجے نکردہ اند واین اسم فارسی زبان است (اردو) وہ درخت جس کا نام آہر
ہے جس کے تخم یا ثمر کو عربی مین لسان العصافیر کہتے ہین جسکا بیان کامل زبان کنجشک پر آویگا
اہرامن | بقول برہان بروزن تردامن راہنماے بدیہا را گویند وشیطان ودیو را
نیز۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ باول مفتوح راہنماے بدیہا باشد چنانچہ یزدان راہنماے
نیکیہا است۔ صاحبان جامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ مبدل آہرمن

باشد کہ در ممدوده گذشت بسبب ولہجۂ مقامی ممدوده بہ مقصوره بدل شده مانده ماخذ این همدر انجا بحثی کافی کرده ایم۔ صاحب ناصری از حکیم ناصر خسرو سند آورده ع اے ستمگر فلک اے خواہر اہرامن ٭ می ندانم کہ چہ افتاده ترا با من ٭ (اردو) دیکھو آہرامن

اہران بقول برہان وجامع وجہانگیری ورشیدی وناصری بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بالف کشیده وبنون زده تیشۂ درودگری را گویند۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ ذکر این کرده برمطلق تیشہ قانع واضافت آن بسوی درودگران نکرده ودرست کرده کہ سند استعمال شاہد آن است۔ بہ خیال ما تیشۂ سنگ شکن را اہرآن نام باشد۔ این اسم جامد فارسی است (حکیم نزاری قہستانی ع) لکاه ار کوه کندن دست داده ٭ نہ اہران بایدے نہ نہ اوستاده ٭ (اردو) ٹانکی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ سنگ تراشون کے ایک اوزار کا نام۔ رخانی۔ چھینی۔

اہرستان بقول بہار بالفتح نام الکہ ایست در نواحی یزد۔ ملا فوقی یزدی در تعریف یزد گوید ع نسیم گلشنش بر سنبل شیراز تیزیده ٭ بلا گردان اہرستان شده باغات کرمانش ٭ محسن تاثیر گوید ع تا بہ یزد افگند امر نافذ سلطانیم ٭ گشت نزہتگاه اہرستان بہشت ثانیم ٭ خان آرزو ہم در چراغ ذکر این کرده وصاحب انند ہم بحوالۂ بہار این را آورده مولف گوید کہ آہر نام درختی بجایش گذشت وعجب نیست کہ در الکۂ اہرستان درختہاے آہر بسیار باشد کہ فارسیان از قبیل گلستان نامش آہرستان کردند (اردو) فارسی مین اہرستان ایک ملک کا نام ہے جو حوالی یزد مین واقع ہے۔

اہرم بقول برہان وجامع بروزن ہمدم (۱) چوبی باشد کہ ہرلیسہ را بدان کوبند وبقول سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وسراج بروزن مرہم بمعنی چوبی سرگرد کہ ہرلیسہ بدان برہم زنند وصاحب انند بحوالۂ غیاث صراحت مزید کند کہ (۲) کفچۂ سطبر وکلان ماریا شد و (۳) بقول شیطان مولف عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد زبان فارسی است کہ کفگیر سطبر را نام است وخصوصاً بکوفتن ہرلیسہ بکار می برند ومعنی دوم مجاز معنی اول کہ کفچہ مار ہم مثل کفگیر باشد وبمعنی سوم جزین نباشد کہ صاحب غیاث این را مخفف اہرمن گرفتہ کہ می آید حیف است کہ سند استعمال معنی دوم وسوم پیش نشد و بمعنی اول رباعی حکیم سوزنی کافی است ؎ اے یار ہرلیسہ پز نداری غم خود ؛ اندیشۂ سیکنی زبیش وکم خود ؛ خواہی کہ تو شب خواب کنی من تا روز ؛ بر دیگ ہرلیسہ آتش زنم اہرم خود ؛ (اردو) (۱) حلیم گھوٹنے کا کھیچہ (مذکر) (۲) سانپ کا پھن (مذکر) (۳) دیکھو آہرمن۔

اہرمن بقول برہان بفتح ثالث بروزن کرگدن (۱) راہنمائے بدیہا باشد چنانکہ یزدان راہنمائے نیکیہا ست وشیطان ودیو را نیز گویند وفرماید کہ بکسر ثالث ہم آمدہ است صاحب جامع فرماید کہ بروزن کرگدن وصف شکن است۔ صاحب سروری فرماید کہ بمعنی دیو است چنانکہ شیخ سعدی فرماید ؎ دو کس بر حدیثے گمارند گوش ؛ ازین تا بآن ز اہرمن تا سروش ؛ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی ابلیس ومطلق شیطان است صاحب ناصری از استادے سند آرد ؎ گرآن دو عارض رخشان زفعل یزدان است ؛ زفعل اہرمن است آن دو زلف چوگان زن ؛ بدین دلیل ہمی مانوی درست کند ؛

کہ خیر ہست زیزدان و شرز اہرمن ۔ صاحب انند بحوالۂ ناصری گوید کہ شیطان ورہنماے بدیہا باشد و باعتقاد مجوس فاعل شرچنانکہ یزدان فاعل خیر مولف گوید کہ مخفف آہرمن باشد کہ در ممدودہ گذشت و بحث ما خذ این بر آہرامن در ممدودہ کردہ ایم (اردو) دیکھو اہرامن ۔

(۲) بقول موید نام داماد قیصر روم و ہمزلف گشتاسپ شاہ دیگری از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ جا دارد کہ نظر بر صفاتش موسوم باین نام کردہ باشند (اردو) داماد قیصر روم اور ہمزلف گشتاسب کا نام آہرمن تہا ۔

اہرن بقول برہان بروزن بہمن (۱) بمعنی اہرمن باشد کہ رہنماے بدیہا و شیطان و جن را نیز گویند ۔ صاحبان شمس وسراج گویند کہ باین معنی مخفف آہرمن باشد کہ گذشت صاحبان ناصری وسروری وجہانگیری براے این معنی از حکیم سوزنی سند آرند ۔ زیبا تر از پری است بنزم اندرون ولیک ۔ در رزمگاہ باز ندانی ز اہرنش ۔ (اردو) دیکھو اہرامن ۔

(۲) اہرن بقول برہان وجامع وسراج وجہانگیری ورشیدی وشمس نام داماد قیصر روم است و او باگشتاسب ہمزلف بودہ وفرماید کہ بزبان ہندی سندان زرگری وآہنگری راگویند (حکیم فردوسی ؎) باہرن سپردند پس دخترش ۔ بدستوری مہربان مادرش ۔ (اردو) دیکھو آہرمن کے دوسرے معنے ۔

(۳) اہرن بقول سروری نام یکے از اطبا بزرگ نیز ۔ صاحب رشیدی وشمس نیز بلیل

اہرون فرماید کہ بحذف واو ہم آمدہ است مولف گوید کہ مخفف آنست وبضم ثالث باشد (اردو) دیکھو اہرون

اہرون بقول برہان بروزن مجنون نام حکیمی است یہودی کہ در جمیع علوم خصوصاً در علم طب مہارتی تمام داشتہ۔ صاحب جہانگیری از حکیم ناصر خسرو سند آوردہ (سے)

اہرون با علم شد سمر بجہان در ۞ گر تو بیاموزی اے پسر توئی اہرون ۞ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ در فارسی بودن این تامل است مولف عرض کند کہ ماخذ آہرامن کہ ہمدرانجا گذشت بخیال ما من وجہ متعلق باشد باین ہم۔ وجا دارد کہ لغت زبان غیر باشد واللہ اعلم۔ صاحبان جامع وسروری وناصری ورشیدی وشمس ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ایک یہودی حکیم کا نام اہرون ہے جو تمام علوم خصوصاً طب مین بہت تاکید

اہرمن بقول برہان بروزن لغزیدن بہ معنی اہرمن است کہ رہنماے بدی باشد چنانکہ یزدان رہنماے نیکی است وشیطان ودیو وجن را ہم گفتہ اند ومثالش بذیل اہرمن گذشت۔ صاحبان سروری وجامع وناصری ورشیدی وجہانگیری وشمس اند ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ مبدل یا مخفف آہرمن باشد کہ در ممدودہ گذشت وتحقیق ماخذش بر آہرامن کردہ ایم کہ در ممدودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو آہرامن۔

اہرمن روئینہ تن اصطلاح۔ بقول ناصری کہ در خاتمہ کتاب آوردہ کنایہ از توپ آہنین باشد وآن از آلات معظمہ مشہورۂ جنگ است (صاحب ناصری سے) اہرمن روئینہ تن تیتین آہن ہرزہ

آتش فشا نان از دہن چون کام اژدرہا شدہ ٭ (اردو) توپ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مونث گولا چلانے کا آلہ (برق ۵) بلاے شب ہجر ٹلتی نہین ٭ قیامت تلک توپ چلتی نہین ٭

اہیرمہ بقول برہان بروزن پشمینہ راہنماے بدیہا باشد وشیطان رانیز گویند۔ صاحب جہانگیری بذکراین از حکیم ناصر خسرو سند آرد ۵ راہ شان دیو گرفت است وندارند خبر ٭ زان چو اہیرمہ در پوے وتگ وبا بطرند ٭ صاحبان ناصری وجامع وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ **مولف** عرض کند کہ مخفف آہیرمہ باشد کہ در ممدودہ گذشت وذکر ماخذ این بر آہیرمن ہم رانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو آہیرمن

اہزان صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی است بضم الف وزاے معجمہ در تحفہ (۱) بمعنی نازانیدہ و (۲) در فرہنگ بفتح الف بمعنی زنان **مولف** گوید کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ این مبدل اہزون باشد کہ بہ واو چہارم می آید۔ واو بالف بدل شود ہمچون توتغ وتاتغ۔ اندرین صورت نسبت معنی دوم عرض میشود کہ تسامح صاحب شمس یا غلطی کتابت باشد کہ زنان را زنان نوشت۔ حیف است کہ کسے از محققین فرس باو نیست (اردو) دیکھو اہزون

اہزون بقول برہان وجامع بروزن محزون (۱) بمعنی این زمان وہمین ساعت باشد و (۲) بضم اول نازانیدہ وسترون راگویند وبعربی عقیمہ خوانند۔ صاحبان رشیدی وسروری وجہانگیری وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بضم اول وزاے معجمہ بواو رسیدہ ونون۔ نازانیدہ وسترون ودر جہانگیری

فتح بہ معنی این زمان آوردہ و غالباً ایدون را اہزون خواندہ والعلم عند اللہ مؤلف
عرض کند کہ خان آرزو درست خیال کند کہ ہاے ہوز بہ تحتانی و زاے معجمہ بدال مہملہ
بدل شود ہمچو شاہگان و شایگان و سرخ مرز و سرخ مرد۔ پس جا دارد کہ در فارسی
قدیم اہزون باشد و مبدل آن ایدون معاصرین عجم ایدون و اکنون را بر زبان رانند
و اہزون را ترک کردہ اند۔ حاصل این است کہ ہر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم باشد
(اردو) (۱) ابہی۔ بقول امیر۔ اسی وقت۔ فوراً۔ امید م (فقرۂ امیر) مین وعدہ
نہین مانتا میرا روپیہ ابہی دیدو۔" (۲) دیکہو استرون۔

آہک | بقول برہان و جامع بروزن نمک آہک را گویند و بعربی کلس و نورہ خوانند
صاحب ناصری فرماید کہ بروزن نمک آہک باشد و فرماید کہ بالف ممدودہ مشہور است
مؤلف عرض کند کہ ما در ممدودہ ذکر ماخذ این کردہ ایم۔ تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ نتیجہ
لب و لہجۂ مقامی است و دیگر ہیچ کہ آہ ہم بہ ممدودہ و مقصورہ ہر دو آمدہ۔ صاحب جہانگیری
از حکیم سوزنی سند آوردہ ؎ کس چو ز دنیا نبرد سیم و زر ٭ پس چہ زر و سیم چہ سنگ و
و اہک ٭ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکہو آہک۔

(۱۱۲۰) **اہ کردن** | استعمال۔ مرادف آہ کردن است تعریف و سند این بر لفظ آہ کردن گذشت
(اردو) کراہنا۔

اہل | بقول موید لغت عربی است بہ معنی باشندگان خانہ و شایستہ و سزاوار۔ صاحب
تحقیق الاصطلاحات بر معروف قانع و بحوالۂ قاموس گوید کہ اطلاق آن بر جمع و مفرد

ہر دو آمدہ و فرماید کہ اول مشہور است و بقول صاحب منتخب و منتہی الارب در عربی
زبان بمعنی سزاوار و کسان و خویشان و مردم خانہ مستعمل و صاحب محیط المحیط نسبت
این فرماید کہ در اصل این لفظ زبان عبرانی است بمعنی خیمہ و چون خویشان و اقربا
در یک خیمہ و مکان ساکن می باشند لہذا ایشان را باسم ظرف موسوم ساختند مولف
عرض کند کہ فارسیان باضافت این بسوے اسمی معنی خاص ہم پیدا کنند چنانکہ در ملحقات
آید و در استعمال عام فارسی کہ مرکب باشد بمعنی صاحبان و باشندگان مستعمل چنانکہ
(۱) اہل ایمان۔ بمعنی صاحبان ایمان یعنی کسانیکہ ایمان آوردہ اند (انوری سہ)
کافران را از ہراسانی ہراسان کردہ ام ؛ اہل ایمان را مدام اندر امان آوردہ ام
(۲) اہل بابل۔ بمعنی باشندگان شہر بابل (ظہوری سہ) اہل بابل جزو ستاگردی
کشند ؛ خدمت چشمان جادو کردہ ایم ؛ (۳) اہل بتخانہ۔ بمعنی ساکنان بتخانہ (ظہوری
سہ) با اہل کعبہ و بتخانہ نذر ہا کردم ؛ چہ سود خیر نماندہ است در دعاے کسی ؛ (۴)
اہل پند۔ بمعنی صاحبان پند و ناصحان (ظہوری سہ) بسان مار بر خویش از غم
ضحاک پیچیدم ؛ حکایتہاے اہل پند ہر گاہم بگوش آمد ؛ (۵) اہل تحقیق۔ بمعنی
صاحبان تحقیق و محققین (عرفی سہ) سخنے در دلم آمد کہ اگر گفتہ شود ؛ اہل تحقیق بناچنہ
جوابم بکشند ؛ (۶) اہل تزویر۔ بمعنی صاحبان تزویر یعنی مکاران (ظہوری سہ)
عشق از حیلہا خلاصم کرد ؛ اہل تزویر با شما دارم ؛ (۷) اہل تمنا۔ بمعنی صاحبان
آرزو کہ آرزو بدل دارند (ظہوری سہ) نغمہ گر تخم کنم نوحہ بانبارہ برم ؛ خاطر اہل تمنا

ہمہ حسرت خیز است ٭ (۸) اہل تنعم۔ یعنی صاحبان نعمت و اغنیا (صائب ؎)
پذیرائے نصیحت نیست دل اہل تنعم را ٭ چو کاغذ چرب باشد نقش را دشوار میگیرد ٭
(۹) اہل ثنا۔ یعنی سزاوار ستایش یعنی ممدوحین (انوری ؎) ثنا قبول بہمت کنند
اہل ثنا ٭ بلی کہ مرد بہمت پرد چو مرغ ببال ٭ (۱۰) اہل جہان۔ یعنی جہانیان۔
(صائب ؎) مردمی در طینت اہل جہان کم ماندہ است ٭ صورت بیمعنئ بر جا
ز آدم ماندہ است ٭ (۱۱) اہل حرم۔ یعنی کسانیکہ در حرم کعبہ باشند و خدا امان
انتقام (ظہوری ؎) وصل حرم نیست از اہل حرم ٭ تا نشوی بادیہ پیما چہ حظ ٭
(۱۲) اہل حسن۔ یعنی صاحبان حسن و معشوقان باشد (ظہوری ؎) ز اہل حسن کسی
فتح می تواند گفت ٭ زمانۂ دگران نیست در زمانہ تو ٭ (۱۳) اہل حق۔ یعنی کسان حق
و صاحبان حق کنایہ از عارفان و مقربان بارگاہ ایزدی (صائب ؎) ہر کہ پیوند
با اہل حق زمردان خدا است ٭ آہن پیوستہ با آہن ربا آہن ربا ست ٭ (۱۴) اہل
خرابات۔ یعنی ساکنان میخانہ و می کشان (صائب ؎) میان اہل خرابات چون
سفینہ شوم ٭ کہ من زبیخبریہاے خود خبر دارم ٭ (۱۵) اہل خرد۔ یعنی صاحبان
عقل و دانش (ظہوری ؎) کنم بر خویشتن نفرین گر از اہل خرد باشم ٭ اگر در عشق
بر مجنون مرا رشک جنون باشد ٭ (۱۶) اہل دانش مرادف اہل خرد (عرفی ؎)
گروہی زشت خویند اہل دانش ٭ کہ زیب و زیورے را می پرستند ٭ (۱۷)
اہل درد۔ صاحبان درد و کسانیکہ درد دل خود درد دیگران دارند و ہمدرد شوند۔

(عرفی ؎) زاہل درد شوعرفی کہ این جمع ٭ گرامی گوہرے رائی پرستند ٭ (۱۸) اہل دعا ۔ یعنی دعاکنندگان (ظہوری ؎) گروہ اند اہل دعا دستی بلند از ہر کنارہ ٭ مدعاے درمیان نے گو اثر نا زسے بکش ٭ (۱۹) اہل دنیا ۔ یعنی صاحبان دنیا و دنیاداران (عرفی ؎) اہل دنیا ہمگی تہمت ذنب اند وفساد ٭ رخت خود کاز ین ورطہ مسلم بردا شت (۲۰) اہل دولت ۔ یعنی صاحبان دولت و اغنیا (صائب ؎) گرچہ دست اہل دولت ہست درظاہر بلند ٭ دست ارباب دعا بالاترین دست ہاست ٭ (۲۱) اہل دیر ۔ یعنی ساکنان دیر (عرفی ؎) کعبہ بے ذوقست دیاران را وداعے میکنم ٭ مژدہ اہل دیر را کانجا وداعی میکنم ٭ (۲۲) اہل دین ۔ یعنی صاحبان دین و دینداران (صائب ؎) زلف کافر کیش راز انزار اہل دین چہ باک ٭ دل سیاہا نرا ز آہ و نالہ و نفرین چہ باک (۲۳) اہل رتبہ ۔ یعنی صاحبان مرتبت وذی رتبہ (ظہوری ؎) گر ز دیدہ غبار یست گرد راہ ترا ٭ زاہل رتبہ کہ محتاج توتیا کہ منم ٭ (۲۴) اہل رزم ۔ یعنی شرکاے رزم و اہل میدان جنگ باشد (عرفی ؎) از روضۂ رزمگاہ پر لاف زنم ٭ وز سینۂ اہل رزم باصاف زنم ٭ (۲۵) اہل ریا ۔ یعنی صاحبان ریا و مکاران و کنایہ باشد از اہل ظاہر و زاہدان خودنما (عرفی ؎) عمریست کہ با اہل ریا میگردم ٭ گرد در کعبہ بے صفا میگردم ٭ (۲۶) اہل زکام ۔ یعنی کسانیکہ ایشانرا زکام لاحق شدہ باشد (انوری ؎) سازندہ نیست خصم ترا مملکت چنانکہ ٭ اہل زکام را نبود ساز وار گل ٭ (۲۷) اہل زمان ۔ یعنی زمانیان مرادف اہل روزگار

(انوری ﮯ) چہ کنم در صدور اہل زمان ﴿ اے بساط تو بردہ آب صدور ﴿ (۲۸) اہل زمانہ ۔ مرادف اہل زمان کہ گذشت (عرفی ﮯ) اہل زمانہ را ہوس آب خضر و لبس ﴿ کس را خبر ز چاشنی خون نمیدہم ﴿ (۲۹) اہل زمزمہ ۔ بمعنی زمزمہ سنجان و نواے نرم برزبان دارندگان (ظہوری ﮯ) پر نور نغمہا کہ کشد زمزم از جگر ﴿ گویند اہل زمزمہ از ہاے ہوے دل ﴿ (۳۰) اہل زمین ۔ بمعنی باشندگان زمین (انوری ﮯ) ناصر الاسلام مستنصر کہ طوق طاعتش ﴿ ز آسمان در گردن اہل زمین آوردہ اند ﴿ (۳۱) اہل سلامت بمعنی صاحبان زندگی باشد (عرفی ﮯ) این تلخی جان دادن از ان غمزہ بہ بینید ﴿ اے اہل سلامت سخنے گفتم و رفتم ﴿ (۳۲) اہل سودا ۔ بمعنی سودازدگان (ظہوری ﮯ) عطر کاکل خود دماغ اہل سودا را نواخت ﴿ اے صبا بر مغز بیہوشان نداری منتے (۳۳) اہل صدق ۔ بمعنی پاکبازان (عرفی ﮯ) بحکم عشق چو بر اہل صدق رہ گیرند گناہگار بہ بخشند و بے گنہ گیرند ﴿ (۳۴) اہل صومعہ ۔ بمعنی عابدان کہ در صومعہ بسر می برند (ظہوری ﮯ) ز رشک خلوتیان فارغیم تحقیق است ﴿ کہ اہل صومعہ از بزم راندہ چند اند ﴿ (۳۵) اہل طمع ۔ بمعنی طامعان (ظہوری ﮯ) در خراش اہل طمع خویش و بخراش افتادہ ام ﴿ میکنم ہموار خود را در تراشے دیگرم ﴿ (۳۶) اہل ظلم ۔ بمعنی ظالمان (صائب ﮯ) ز کار افتاد چون ظالم با اہل ظلم پیوندد ﴿ کہ بال تیر میگردد پر و بال عقاب آخر ﴿ (۳۷) اہل عالم ۔ مرادف اہل جہان کہ گذشت (انوری ﮯ) با نمیمش سحر کے یارو زدن لاف از یسار ﴿ چون یسار اہل عالم زان یمین آوردہ اند ﴿

(۳۸) اہل عجب - بمعنی متکبران (ظہوری سے) در دکان منعمان باید کہ باشد ہر متاع ٭ تا کنی در کار اہل عجب پنداری بجز ٭ (۳۹) اہل عجز - بمعنی منکسران و ناتوانان (ظہوری سے) در نفس جا نماند ز دست خناق اشک ٭ بر حلق اہل عجز میفشار پا بترس ٭ (۴۰) اہل عذاب و کنایہ از دوزخیان باشد (عرفی سے) چہ شد کہ اہل ثوابم رہم وہمند بدوزخ ٭ شریک لذت اہل عذاب گوشدہ باشم ٭ (۴۱) اہل عرفان بمعنی عارفان (صائب سے) عنان نفس کشیدن جہاد مردان است ٭ نفس شمردہ زدن ذکر اہل عرفان است ٭ (۴۲) اہل عشق - بمعنی عاشقان (صائب سے) از خاک اہل عشق نظر خیرہ میشود ٭ از ابر پردگی نشود آفتاب عشق ٭ (۴۳) اہل عصیان بمعنی عاصیان و گنہ گاران (عرفی سے) عجب داریم ما از اہل عصیان ٭ کہ دامان تری را می پرستند ٭ (۴۴) اہل عقل - بمعنی عقلمندان (صائب سے) صائب ز اہل عقل شنیدن حدیث عشق ٭ اوصاف یوسف از لب اخوان شنیدن است ٭

(۴۵) اہل غفلت - بمعنی غافلان (صائب سے) نمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر ٭ باتش میروند این غافلان از راہ آب آخر ٭ (۴۶) اہل غم - بمعنی مغمومان (ظہوری سے) ز اہل غم غمے دریوزہ دارم ٭ فسون دارم دسے دریوزہ دارم ٭ (۴۷) اہل قناعت - بمعنی قانعان (صائب سے) سفرۂ اہل قناعت صائب از نعمت پر است ٭ روزی موران بود والم مہیا بر زمین ٭ (۴۸) اہل قیامت - بمعنی محشریان (عرفی سے) چنین کہ حسن ترا فتنہ دوست کردہ ندانم ٭ برائے اہل قیامت چہ در

خیال تو باشد ٭ (۴۹) اہل کرم۔ بمعنی کریمان (صائب ؎) سر خود گیر ز درگاہ بہشت اسے رضوان ٭ کہ در اہل کرم نیست بدربان محتاج ٭ (۵۰) اہل کعبہ۔ بمعنی باشندگان کعبہ (ظہوری ؎) باہل کعبہ و بتخانہ نذرہا کردم ٭ چہ سود خیر نماندہ است در دعاے کسی ٭ (۵۱) اہل کمال۔ بمعنی صاحبان کمال (صائب ؎) گرفت ہر کہ کم خود شود زاہل کمال ٭ تمام گشتن ماہ از ہلال معلوم است ٭ (۵۲) اہل کنار بمعنی صاحبان کنارہ (عرفی ؎) افتادہ در میانۂ گرداب گشتیم ٭ من رستہ ام بگو غم اہل کنار چیست (۵۳) اہل کین۔ بمعنی کینہ وران (ظہوری ؎) کشیدہ ام مگر از اہل کین بمہر پناہم ٭ کہ باوجود تسلط از انتقام برآیم ٭ (۵۴) اہل کینہ مرادف اہل کین کہ گذشت (ظہوری ؎) باش فارغ از خیال انتقام ٭ کار اہل کینہ را اہم کینہ ساخت ٭ (۵۵) اہل گناہ بمعنی گناہگاران (عرفی ؎) صید زبون و اسے از ان دامگاہ ٭ نامۂ آزادی اہل گناہ ٭ (۵۶) اہل محبت بمعنی صاحبان محبت (عرفی ؎) سوال نیک و بد از مانمی کنند بحشر ٭ گناہ اہل محبت بجز رہائی نیست ٭ (۵۷) اہل مدد۔ بمعنی مددگاران (عرفی ؎) پر حذر باش کہ در چہ فگند یوسف دل کین زمین اہل مدد را گذرسے بر چہ نیست ٭ (۵۸) اہل مروت۔ بمعنی صاحبان مروت (عرفی ؎) اگرچہ حسن عمل نیست اجر آنہم نیست ٭ کہ چشم اہل مروت بفعل زشت من است (۵۹) اہل مسیح۔ بمعنی مسیحیان (عرفی ؎) اہل مسیح را بفلک بر مسیح دار ٭ این گریۂ من است نہ طوفان نوح تست ٭ (۶۰) اہل معرفت۔ مرادف اہل عرفان کہ گذشت

صائب ؎ تو آنزمان شوی از اہل معرفت صائب ٭ کہ ترک عالم چون و چرا توانی کرد ٭ (۶۱) اہل ملامت ـ یعنی ملامت کنندگان (ظہوری ؎) خراش سینہ را گر از شگاف سینہ بنمایم ٭ زد ندان بخیہا برلب زخم اہل ملامت را ٭ (۶۲) اہل نفاق ـ یعنی منافقان ـ (عرفی ؎) زان اہل نفاقم نہ پسندند کہ ہرگز ٭ قول غلط و فعل مسلّم نفروشم ٭ (۶۳) اہل نیاز ـ یعنی صاحبان حاجت کہ کنایہ باشد از عاشقان (ظہوری ؎) شو و ز اہل نیاز امتیاز من معلوم ٭ گہی کہ من شوی و ناز خویشتن بہ کشی (۶۴) اہل نیشاپور ـ یعنی باشندگان نیشاپور باشد (انوری ؎) البشر و یا اہل نیشاپور اذ جاء البشیر ٭ کاندر آمد موکب میمون منصور وزیر ٭ (۶۵) اہل وجود ـ یعنی صاحبان دنیا باشد (عرفی ؎) عرفی از نا بیقدم در وادی اہل وجود ٭ صد بیابان خار خندان تحفۂ پایت کنند ٭ (۶۶) اہل ورع ـ یعنی پرہیزگاران کہ صاحبان زہد باشد (عرفی ؎) ترسم از اہل ورع شوق شرابم بخشند ٭ بہ بہشتم بفرستند و بخوابم بکشند ٭ (۶۷) اہل وفا ـ یعنی صاحبان وفا (ظہوری ؎) ہرچہ با ما کند آن شوخ بلا میرسدش ٭ میکشد اہل وفا را بجا میرسدش ٭ (۶۸) اہل ہمت ـ یعنی صاحبان ہمت باشد (صائب ؎) اہل ہمت خوردہ خود پیش درویشان نہند ٭ مایہ داران محبت گنج در ویران نہند ٭ (اردو) اہل بقول امیر، صاحب ـ خداوند لائق ـ مناسبت رکھنے والا ـ خلیق ـ شائستہ ـ

اہلباش اچق اصطلاح ـ بقول صاحب وزنا کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نوشتہ یعنی باشندگان اچق است مخفی مباد کہ معنی لفظی این باشندگان مقام اچق باشد و

استعمال این بدون اضافت اہل آمدہ -
بخیال ما اہل اچق مرکب اضافی یا اچق باش
اسم فاعل ترکیبی - کافی بود ولیکن معاصرین
عجم (اہلباش اچق) بر زبان دارند و معنی
لفظی این صاحبانیکہ باشندۂ اچق باشند
(اردو) اچق کے رہنے والے -

اہل بخیہ | استعمال - بوحدۂ مفتوح وخای معجمہ و
یای تحتانی بقول بحر (۱) ہم مشرب و راز
دار - و فرماید کہ پادشاہے امر کرد کہ خیمہ
بسرعت مہیا سازند عملہ فراش خانہ خیمہ
دوزان بسیار فراہم آوردند پالان دوزے
ہم دران مجمع حاضر شد پرسیدندش کیستی
گفت من ہم از اہل بخیہ ام یعنی از شمایم من بعد
این لفظ مرکب بدین معنی مستعمل شد و (۲) بمعنی
یعنی رند و خراباتی گفتہ اند - بہار و صاحبان
چراغ وانند ہم ذکر این ہر دو معنی کردہ اند
و وارستہ بر معنی اول قانع مولف گوید کہ معنی
دوم مجاز معنی اول است و بس (حکیم سعید
عطائی له) ایکہ وصف لذت از شمشیر جانان
می کنی ؛ تیغ ہم از اہل بخیہ است از کہ پنہان
می کنی ؛ (سلیم ه) حرفی بگو سلیم ز راز و ضائع
روزگار ؛ ما اہل بخیہ ایم مکن احتراز خبثہ
میرزا جلالاے طباطبائی در مکتوبیکہ بہ طالب
طالب کلیم نوشتہ (نثر) یاران ہمہ اہل بخیہ اند
گر چہ گل نمیکند و بخیہ از روے کار می افتد -
(اردو) (۱) رازدار بقول آصفیہ - فارسی
اسم مذکر - ہمراز - بہید یا - محرم - دمساز -
ہمراز - محرم کار - ہم مشرب بہی کہہ سکتے ہیں -
(۲) رند بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - متوالا
نشہ باز - شرابی - بہنگی - اوباش - بدوضع

اہلبو | اصطلاح - بقول جہانگیری کہ در خاتمہ
کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ باول
مفتوح و ثانی زدہ و لام مفتوح و بای
مضموم و واو معروف بہشتی را گویند و آنرا

اشتو نیز نامند مولف گوید کہ مقابل دوزخی ست و ظاہرا اسم جامد فارسی قدیم باشد ولیکن۔ بخیال ما مرکب فارسی قدیم است کہ زردشتان سالخوردہ تصدیق کنند کہ بوتپ بہ باے فارسی در آخر۔ بزبان ژند و پاژند خالق را نام است پس باے فارسی بہ عربی بدل شدہ بوتب شد چنانکہ تپ و تب و معنی ترکیبی اہل بوتب اہل اللہ و کنایہ از بہشتی۔ اند ریں صورت این مخفف اہلبوتب باشد کہ می آید باے موحدۂ آخر حذف شد (اردو) دیکھو اشو۔

اہلبوب | اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری بفتح اوّل و سکون ثانی و فتح لام و باے ابجد مضموم بواو و باے دیگر زدہ بلغت ژند و پاژند بہشتی را گویند کہ در مقابل دوزخی است۔ صاحبان انند و ہفت ہمزبان شان مولف عرض کند کہ صراحت ماخذ این براہلبو کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو اشو۔

(۱۹۲۱) **اہل جفا** | استعمال۔ بمعنی صاحبان جفا و ظالمان و کنایہ از معشوقان (ظہوری ؎) نیستند اہل جفا جنس وفا را مشتری ؛ گشتہ درز نگارگم قفل دکان عاشقان ؛ (اردو) اہل جفا۔ ظالم۔ معشوق۔

اہل جاک | استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی باشندگان ملک بہمہ است دیگر کسی ذکر این نکرد مولف گوید کہ مرکب اضافی است چنانکہ اہل ہند و غیرہ ولک (اردو) ملک بہیمہ کے رہنے والے۔

(۱۹۲۲) **اہل حال** | استعمال۔ بمعنی صاحبان حال و کنایہ از صوفیہ و اہل اللہ باشد (ظہوری ؎) ہمہ حکایت خود را بشرح و بسط نمودند ؛ زبان ماست کہ تقریر اہل حال ندارد ؛ (اردو) اہل اللہ دیکھو ارباب حقیقت۔

اہل درون | اصطلاح۔ بقول بحر۔ خواص

و محرم اسرار و بقول صاحب ضمیمہ برہان
وسوتیا ... و خواص۔ صاحب ہفت فرماید کہ
کنایہ از اولیا و محرم اسرار مولف عرض کند
کہ مرادف اہل دل است کہ می آید کہ دل
را درون ہم گویند (عرفی در صفت براق
گوید ؎) چون نفس اہل درون گرم رو ٭
آہوے ہمش سگ دنبالہ رو ٭ (اردو)
دیکھو اہل دل۔

اہل دل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرہنگ لغت فارسی است بمعنی صاحب
دل (صائب ؎) پیش اہل دل ز زہد خشک
میگویم سخن ٭ جلوہ در میدان آتش اسپ
چوبین میدہم ٭ مولف گوید کہ کنایہ باشد
از خاصان خدا و اہل باطن۔ (اردو)
اہل باطن۔ اہل دل۔ بقول امیر صاحب باطن
عارف۔ صاحب کشف و کرامت (منیر ؎)
مرا کلام ہو مقبول اہل دل یارب ٭ ترے
کرم سے بس اتنا امید وار ہون مین ٭
صاحب آصفیہ نے صاحبدل کا بھی ذکر کیا ہے

اہل دیدہ اصطلاح۔ بمعنی صاحبان
دیدہ و کنایہ باشد از اہل بینش و صاحبان
بصیرت ٭ دیدہ وران (ظہوری ؎)
ہمہ نادیدنی فتادہ ز چشم ٭ خواندہ اند
اہل دیدہ دیدہ ورم (اردو) اہل نظر
بقول امیر اہل بصیرت دیکھو ارباب بصیرت

اہل دیوان اصطلاح۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرہنگ لغت فارسی است
بمعنی مشیر دولت و وزیر سلطنت دیگر کسے از
محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض
کند کہ مرکب اضافی است یعنی صاحبان
دیوان شاہی کہ در دیوان جمع باشند و کنایہ
از مشیران دولت (اردو) اہل دربار
مشیران سلطنت۔ صاحب آصفیہ نے
مشیران سلطنت کا ذکر کیا ہے۔ فارسی۔

اسم مذکر۔ ارکین سلطنت۔

اہل ذمّہ اصطلاح۔ بقول بحر بکسر ذال و تشدید میم (۱) کافران مطیع پادشاہ اسلام و (۲) گاہے عبارت از رعیت باشد۔ صاحب آنند فرماید کہ لغت عربی است مولف گوید کہ بترکیب اضافی فارسی مستعمل مرکب اضافی است و معنی دوم مجاز معنی اوّل است مطلقاً۔ (اردو) (۱) ذمی وہ کفار جو پادشاہ اسلام کے مطیع ہون و (۲) رعیت بقول آصفیہ عربی۔ اسم مونث۔ رعایت کیا گیا۔ محکوم۔ اسامی دنیا کے لوگ جو کسی حاکم ماتحت ہون۔

(۱۹۴۴) **اہل رقم** اصطلاح۔ بمعنی صاحبان تحریر و کنایہ باشد از مولفین و مصنفین (صائب ؎) از زخم زبان نیست گزیر اہل رقم را ؛ پیچک کہ دیداست گریبان قلم را ؛ (اردو) اہل تصنیف و تالیف۔ مصنفین و مولفین۔

اہل زنخ اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ شرح قران السعدین بفتح زاے ہوز و نون و سکون خاے معجمہ لغت فارسی است بمعنی صاحب بیہودہ و لاف مولف گوید کہ مرکب اضافی است بمعنی صاحبان زنخ و کنایہ از ریش تراشیدگان کہ زنخ شان پیدا باشد و مراد از غیر متشرع واوباش (امیر خسرو ؎) کردہ زنخ شان زمحاسن کنار ؛ اہل زنخ را ز محاسن چہ کار ؛ دیگر کسی ذکر این نکرد (اردو) بیہودہ گو اوباش۔ داڑھی مونڈے۔

(۱۹۴۵) **اہل سخن** استعمال۔ بمعنی صاحبان سخن یعنی شعرا باشد (صائب ؎) سخن سازے ندارد جز ندامت حاصلی دیگر ؛ سر اہل سخن در پیش دائم چون قلم باشد ؛ (اردو) اہل سخن بقول امیر۔ شاعر (؎) صدشکر کہ نواب کے الطاف سے اے داغ ؛ چند اہل سخن جمع ہین کم اور زیادہ ؛

اہل سماع اصطلاح - بہار بذیل وجد کردن ذکر این کردہ کہ بمعنی صاحبان سماع است مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است و سماع بقول غیاث بالفتح بمعنی شنیدن و بمعنی رقص و سرود و وجد مجاز است (الخ) پس اہل سماع حضار مجلس سماع را نام است کہ وجد کنند معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) اہل وجد - اہل سماع - اردو مین کہہ سکتے ہین -

(۱۵۲۶) **اہل طلب** استعمال - بمعنی طالبان حقیقت باشد (عرفی ؎) مہرو وفا را جذبہ می باشد اے اہل طلب ؛ رو گوشہ نشین چرا رو در بیابان کردہ ؛ (اردو) طالبان حقیقت - اہل دل - اہل باطن -

(۱۵۲۷) **اہل عبا** استعمال بمعنی صاحبان عبا باشد و کنایہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا و علی کرم اللہ وجہہ و حسن و حسین رضی اللہ تعالی عنہما - مخفی مباد کہ عبا بمعنی گلیم آمدہ چنانکہ صاحب غیاث آوردہ و چون آیہ مباہلہ نازل شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عبائے کہ بر جسم مطہرش بود ہر چہار حضرات موصوفہ را گرفت و فرمود کہ (اللہم ہولاء اہلی) پس ہمین سبب ایشان را اہل عبا نام شد (انوری ؎) چون رہانیدی ازین تفرقہا جمعش کن ؛ با کہ با اہل عبا زانکہ ہم اہل عبا ست ؛ (اردو) اہل عبا - اردو مین کہہ سکتے ہین جس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و فاطمہ و علی و حسنین رضی اللہ تعالی عنہم ہین -

اہل فراش اصطلاح - بقول صاحب ضمیمہ برہان و بحر بمعنی صاحب بستر کہ بیمار باشد و دیگر کسی ذکر این نکرد مولف گوید کہ معاصرین عجم بر زبان دارند - مرکب اضافی است و موافق قیاس و این کنایہ

باشد (اردو) بیمار بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ علیل۔ دکھی۔ مریض۔ روگی۔
ماندہ۔ مولف عرض کرتا ہے کہ اہل فراش
بھی اردو میں کہہ سکتے ہیں۔

اہل عمل | استعمال۔ بمعنی عاملان باشد (۱۹۲۲)
(صائب ؒ) سوزند بد عامل بیداد گر را
کار خیر ؛ شاید ظلم است از اہل عمل آثار خیر ؛
(اردو) عامل کی جمع۔ بقول آصفیہ عامل
عربی۔ اسم مذکر۔ عملدار۔ حاکم۔ شاہی عہدہ دار

اہل فرضہ | اصطلاح۔ بقول وارستہ
تمغا چیانی کہ بر سواحل بحور از تجار باج
گیرند سعید اشرف در قصۂ تاجر گوید (ؒ)
باہل فرضہ مرسومات دادند ؛ عشور و
رشوت و سوقات دادند ؛ و فرماید کہ فرضہ
بمعنی زمین کشادہ و فراخ برکرانۂ رود و
دریا کہ کاروانیان آنجا فرود آیند و از آنجا
درکشتی نشینند۔ بہار و صاحب بحر ہم ذکر این
گروہ مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است
و موافق قیاس (اردو) وہ تمغہ لگائے
ہوئے لوگ جو دریا کے سواحل پر تاجروں سے
محصول وصول کرتے ہیں۔ دکن میں درآمد
و برآمد کا محصول وصول کرنے والوں کو
اہل کروڑگیری کہتے ہیں۔ جن کی تخصیص
سواحل سے نہیں ہے۔

اہل قبل | اصطلاح۔ بقول وارستہ
جمعی کہ در محاصرہ باشند و قبل بمعنی محاصرہ
از کتب تاریخ مستفاد می شود (سنجر کاشی
ؒ) آن بوسع اندر چون مملکت از کوشش
تیغ ؛ این بضیق اندر چون دل بیر اہل
قبل ؛ بہار و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ
مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است
و موافق قیاس و قبل بقول منتخب بفتحتین
گروہ ہا و بفتحتین بلندی زمین کہ پیش باشد
و بالضم پائین کوہ پس این کنایہ باشد بترکیب

فارسی۔(اردو) گھرے ہوئے محاصرے مین
آئے ہوئے لوگ۔ مذکر۔

اہل قلم | اصطلاح۔ بقول بحر معروف ومحرز آن
دفتر۔ بہار ہم ذکر این کردہ واز میرزا صائب
سند آوردہ ؎ شو سعادت دولت نصیب
اہل قلم ؏ ہماز کوچہ این استخوان بدر نرود ؏
مولف گوید کہ مرکب اضافی و بر زبان معاصرین
عجم بمعنی صاحبان نوشت وخوانداست (اردو)
اہل قلم بقول امیر لکھے پڑھے لوگ جن کا پیشہ
بھی لکھنے پڑھنے سے متعلق ہو (سودا ؎) اہل
قلم جو دفتر بخشیگری کے ہین ؏ اس مین لکھین
برائے تعقید یہ یار بار ؏

اہل مدر | استعمال۔ بقول صاحب ضمیمۂ
برہان وبحر عربانیکہ ساکنان شہر وقری باشند
مولف گوید کہ مدر بفتحتین لغت عرب است
بمعنی دہ پس اہل مدر ساکنان دہ باشند و
بعربی اہل المدر خوانند۔ جز این نیست کہ این
مرکب اضافی است بترکیب فارسی۔ پس اگر
فارسیان برائے ساکنان شہر ہم استعمال
این کردہ باشند وسند استعمال پیش شود
توانیم عرض کرد کہ بر سبیل مجاز است (اردو)
شہری عرب۔ دیہاتی عرب۔

(۱۹۴۹) **اہل مشرب** | استعمال۔ کنایہ از شراب
خوران (صائب ؎) روشناس اہل مشرب
چون در میخانہ باش ؏ آشناتر باجی از لعل
لب پیمانہ باش ؏ (اردو) شرابخوار۔

(۱۹۵۰) **اہل معنی** | استعمال۔ مرادف اہل عرفان
بمعنی اہل باطن ومقابل اہل ظاہر (صائب
؎) اہل معنی را تماشا مانع جمعیت است
حلقۂ چشمی کہ شد حیران کمند وحدت است ؏
(اردو) دیکھو اہل باطن۔

اہل نشست | اصطلاح۔ بقول برہان
کنایہ از گوشہ نشینان ودرویشان تارک دنیا
وارستہ فرماید کہ تارک گوشہ نشین۔ صاحب

سراج گوید کہ کنایہ از گوشہ نشینان و اہل توکّل۔ صاحبان بحر و بہار و جامع و انند ہم ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری و سروری درخاتمۂ کتاب این را آوردہ (ملّا شریف ؎) خرّم دل شریف کہ بایاد چشم یار ؛ بنشست گوشۂ و ز اہل نشست شد (میرخسرو ؎) خط تو گفت در آغاز خاستن کاینک ؛ منم کہ فتنۂ اہل نشست خواہم شد ؛ (لسانی ؎) در آتش محبّت شمعی نشستہ ام ؛ گزر و سے گرم فتنۂ اہل نشست شد ؛ مولّف گوید کہ مرکب اضافی است و بلحاظ معنی حقیقی استعمال معنی خاص کنایہ باشد و بس۔ (اردو) گوشہ نشینان۔ صاحب آصفیہ نے گوشہ نشین کا ذکر کیا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ خلوت نشین۔ تنہائی میں رہنے والا۔ سب سے علیحدہ رہنے والا۔ تجرّد گزین۔ تارک الدنیا۔

(۱۵۵۱) **اہل نظر** استعمال۔ بمعنی بینندگان و تماشائیان و قدر شناسان و مرادف اہل دیدہ (صائب ؎) از جلوہ کند آب دل اہل نظر را ؛ پیوستہ از ان تازہ بود سرو روانش ؛ (اردو) دیکھو اہل دیدہ۔

اہل نفس اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ شہوت پرست و نفس پرور و ہیچ تصریح نکرد کہ لغت عربی است یا فارسی و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است بترکیب فارسی و موافق قیاس کہ نفس بفتح اوّل و سکون ثانی را بقول صاحب غیاث در اصطلاح تصوف سہ قسم است اول نفس امّارہ یعنے سخت امر کنندہ بطرف لذّات و حظوظ فانی ممنوعہ دوم نفس لوّامہ یعنی بسیار ملامت کنندہ خود را بہ توقع معاصی بہ ہدایت نور دل و این نفس صلحا و اولیا را حاصل سوم نفس مطمئنہ و آن از صفات ذمیمہ صاف

شدہ باخلاق حمیدہ متصف گشتہ بقرب الٰہی فائز شدہ باطمینان میرسد و بحث مزید بجاے خودش آید انشاء اللہ۔ پس درین اصطلاح اضافت اہل بسوے قسم اوّل است (اردو) دیکھو اسیر طبع۔

اہل وبر اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان عربانیکہ مسکن آنہا صحرا باشد۔ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ **مولف** گوید کہ مرکب اضافی است بقاعدۂ فارسی۔ وکنایہ باشد بمعنی خاص کہ وَبَر بہ واو مفتوح وفتح باے موحدہ لغت عرب است وبقول منتخب بمعنی پشم شتر و بقول صاحب منتہی الارب پشم شتر و پشم خرگوش و مانند آن و چون اہل صحرا ازان بسیار کار گیرند پس فارسیان آنہا را باین اسم نامیدہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) صحرائی۔ جنگلی لوگ۔ دیہاتی لوگ۔ مذکر۔

اہل ہوا اصطلاح۔ بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرنگ شہوت پرست و رند و بے قید و زانی و تصریحے نکرد کہ لغت فارسی است یا عربی و دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ از قبیل اہل نفس باشد کہ گذشت مرکب اضافی بقاعدۂ فارسی و ہوا بفتحتین لغت عرب است بقول منتخب بہ معنی آنچہ از روے خواہش نفس باشد (اردو) دیکھو اسیر طبع۔

اہمال بقول صاحب آصفی بحوالۂ منتخب فروگذاشتن و فرماید کہ در بہار عجم است کہ اہمال از مادہ ہمل در لغت عربیہ یافتہ نشد لیکن امہال بمعنی مہلت دادن آمدہ برین تقدیر قلب این باشد۔ و فرماید کہ صاحب خلاصۂ بہار عجم (مولوی سید جمیل احمد بلگرامی) گوید کہ "ہیچو توجیہ ناشی از عدم مہارت لغت عربی است و فی القاموس الہمل محرکۃ السدی

المتروک لیلا او نہار او بعد بیان معانی دیگر میگوید کہ اہملہ خلّی بینہ و بین نفسہ او ترکہ پس در لغت عربیہ نیافتن و قلب اہمال تقدیر کردن غرابت دارد (انتہی کلامہ) **مولف** گوید کہ بالکسر لغت عربی است بقول صاحب منتہی الارب بمعنی بخود فروگذاشتن چیزے را و گذاشتن چیزے را فارسیان بترکیب خویش با مصادر فارسی مرکب ساختہ بمعنی تغافل و بے پروائی و سستی استعمال این کنند چنانکہ در ملحقات آید و بہمین معنی استعمال این بدون ترکیب ہم یافتہ شد چنانکہ ظہوری فرماید ؎ روز ہجران سخت جانیہا چہ خوش دشوار بود ٭ آہ از غیرت اگر می گشت اہمال کسی (ولہ ؎) جان ندادم باوّل ہجران ٭ گشت بیہودہ آخر اہمالم ٭ (اردو) تغافل بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر۔ غفلت۔ بیخبری۔ اپنے تئیں غافل بنانا۔ بے پروائی تساہل۔ تساہل۔ سستی۔

(۱۴۵۲) **اہمال رفتن** استعمال۔ بمعنی تغافل و تساہل واقع شدن (ظہوری ؎) مگر در غارتم از گنج کاوی رفتہ اہمالے ٭ چنین معلوم میگردد مگر صبرم گمان دارد ٭ (اردو) تغافل واقع ہونا۔

اہمال کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت **مولف** گوید کہ بمعنی تغافل و تساہل کردن است (میر حسن دہلوی ؎) ساقی بدہ مے کہ دہد راحتے بعمر ٭ تعجیل عمر بین تو چہ اہمال میکنی ٭ (عرفی ؎) کن اہمال در مکتوب عرفی بردن اے قاصد ٭ و لے بنشین کہ حسرت نامۂ انشا کنم من ہم (اردو) تغافل کرنا۔ سستی کرنا۔ دیر کرنا۔

اہمر | بقول برہان وجامع بروزن احمر شغال راگویند وآن جانوریست مانند سگ لیکن از سگ کوچک تراست گویند در عہد کسری بہم رسیدہ وپیش ازان نبودہ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بفتح الف ومیم وسکون ہا جانورے مانند آشکرہ کہ در عہد سلغر شاہ بن سلجوق شاہ پادشاہ شیراز پیدا شد وپیش ازان معلوم نبود۔ صاحب سروری گوید بروزن اسمر جانورے سگ مانند کہ در عہد یکی از سلاطین سابقہ پیدا شد وپیش ازان نبود وآن را شغال نیز گویند وفرماید کہ در یکی از نسخ بنظر رسیدہ کہ در عہد سلجوق شاہ پیدا شد۔ صاحب ناصری بحوالہٴ محققین بالا فرماید کہ درین تامل است۔ صاحب جہانگیری را با صاحب برہان اتفاق وصاحب شمس را با رشیدی مولف گوید کہ ہمر بدون الف اول بقول منتخب لغت عرب است بمعنی ریختن آب واشک پس جا دارد کہ اہمر را اسم تفضیل گیریم بمعنی بسیار ریزندہ اشک وگریہ بسیار کنندہ۔ فارسیان شغال را بدین وجہ موسوم بہ اہمر کردند کہ آوازش کلمہ ہو را تا بدیر میکشد وسامعین میگویند کہ شغال میگرید۔ این است ماخذ این واندرینصورت باید کہ اہمر را مفرس گیریم وبرخلاف این جز نباشد کہ اسم جامد فارسی قدیم قیاس کنیم واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) گیدڑ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ شغال۔ سیال۔ جمبو۔ شغر۔ ایک درندے کا نام جو کتے سے چھوٹا ہوتا اور رات کیوقت کبھی نو بجے کبھی آدھی رات کو کبھی صبح ہوتے اپنی گروہ کیساتھ بولا کرتا ہے۔

اہمہ | بقول برہان وجامع بفتح اول وثانی وثالث بہ معنی پارہ شدہ وناقص باشد وصاحب ناصری فرماید کہ بہ معنی ناقص وپارہ۔ ہمانا این نیز

ہمان الف است کہ بر آویژہ مذکور شد کہ معنی ہندی بخشد - صاحب سراج بحوالہ برہان ذکر این کردہ **مولف** گوید کہ الف نفی در فارسی قدیم مستعمل بود و حالا متروک است و ما ذکر این بر آحنیان کردہ ایم و آہمہ درینجا بمعنی نہ ہمہ بلکہ پارۂ از و باشد - صاحب سفرنگ و ساتیر ہم ذکر این کردہ (اردو) ادہورا - بقول آصفیہ - ہندی - آدہا - ناتمام - ناکمل جو پورا نہ ہوا - امیر نے فرمایا ہے کہ ادہورا - ہندی (ادھ پور) سنسکرت - ناگ بہا کا مین (ادھ اور) ہوا بہا کا مین (ادہورا) ہوگیا - پورا کی ضد - ناتمام -

اہنامہ بقول برہان بر وزن شہنامہ (۱) بمعنی کر و فر و خود آرائی و خود نمائی و دولت و (۲) عشق و رسوائی باشد و (۳) چیزے را نیز گویند کہ زود از دست برود و از انتفاع باز ماند و شکستہ شود - صاحب جامع ہمزبان برہان - صاحب سروری نسبت معنی اول فرماید کہ بمعنی خودرائے و اوش و بوش **مولف** خیال میکند کہ غلطی کتابت باشد کہ خود آرائی را خودرائے نقل کرد - صاحب سروری بذکر معنی دوم معنی سوم را ترک کردہ است - صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم بر معنی اول و دوم قانع و صاحب ناصری بر معنی دوم قناعت کردہ - صاحب سراج فرماید کہ بوزن شہنامہ بمعنی فضیحت و رسوائی و بعضی بمعنی کر و فر و خود آرائی نوشتہ اند ولیکن معنی کر و فر سند ندارد (بابا طاہر عریان ؎) شیخ اہنامہ بے ما بر نگیرد ؛ ز ہر باران صدف گوہر نگیرد ؛ (ولہ ؎) زخم اہنامہ مستوران چہ دانند ؛ ارج دیدار او دونان چہ دانند ؛ (ملا ملک قمی ع ۲) کہ شد آہ فردوسی اہنامہ کار ؛ **مولف** عرض کند کہ معنی ترکیبی این نامۂ آہ است کہ کنایہ از رسوائی و عشق باشد - قلب اضافت است

وبکثرت استعمال ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد پس معنی دوم اصل است و دیگر معانی مجاز
آن - بای حال فارسی قدیم باشد و معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند - (اردو) (۱)
کروفر (دیکھو اوش بوش) خودآرائی و خودنمائی بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث -
نمود - شیخی - نمایش - (۲) عشق بقول آصفیہ (عربی) اسم مذکر - کسی چیز کو نہایت دوست
رکھنا - ازحد محبت - پیار - حب - رسوائی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - بدنامی -
بے عزتی - فضیحت - ذلت - خواری (۳) وہ چیز جو جلد ضائع ہو جاسے - اور ہاتھ سے نکل جاے

اہنوجشی | صاحب سروری گوید کہ بنون و جیم و شین معجمہ (اعرابش غیر ظاہر) نام اہل حرفت
باشد و فرماید کہ آوردہ اند کہ جمشید خلق عالم را بر چہار قسم منقسم ساختہ اول زہاد و عباد
کوہ نشینان و ایشان را کاتوزی نام نہاد و دوم سپاہیان و ایشان را نیساری نام کرد
سوم زراع و دہاقین و ایشان را نسودی اسم گذاشت چہارم اہل حرفت و ایشان را اہنوجشی
گفت و از حکیم فردوسی سند آوردہ و فرماید کہ بجاے معجمہ اہنوخشی ہم بنظر آمدہ ۵ گروہی کہ
کاتوزیان خوانیش ⁂ برسم پرستندگان دانیش ⁂ جدا کردشان از میان گروہ ⁂
پرستندہ را جایگہ کرد کوہ ⁂ صفے گرز گر دست بنشاندند ⁂ ہمی نام نیساریان خواندند ⁂
کجا شیر مردان جنگ آورند ⁂ فروزندۂ لشکر و کشورند ⁂ نسودی سہ دیگر گروہ را شناس
کجا نیست کس را ازیشان سپاس ⁂ بکارند و ورزند و خود بدروند ⁂ بگاہ خورش سرزنش
نشنوند ⁂ چہارم کہ خوانند اہنوجشی ⁂ ہمی دست ورزان با سرکشی ⁂ کجا کارشان ہمگنان
پیشہ بود ⁂ روان شان ہمیشہ پر اندیشہ بود ⁂ **مولف** عرض کند کہ تحتانی آخرہ براے

نسبت باشد یعنی کسانیکہ منسوب بہ اہنوجش باشند فارسیان قدیم یعنی زردشتان بزبان
ژند و پاژند آلہ دست ورزی را اہنوجش میگفتند کہ بزبان ہندی آنرا آگہہ می نامند
دستور رستم جی کہ یکی از محبان کہن سال ماست و عالم ژند و پاژند تصدیق این می کند۔
حیف است کہ بسیارے از لغات فارسی قدیم را اہل لغت ترک کردہ اند۔ (اردو)
جلاہے۔ اس کا واحد جلاہا بقول آصفیہ۔ ا۔ دو۔ جامہ باف۔ کپڑا بننے والا۔ مومن۔

اہنوخشی | بقول ناصری نام صنفی از
از چہار صنف کہ جمشید قرار دادہ بود کہ بانواع
حرفتہا پردازند **مولف** گوید کہ مرادف اہنوخشی
کہ گذشت و صراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم
وجزین نیست کہ این مبدل آن باشد کہ تبدیل
جیم عربی بہ خاے معجمہ بنظر آمدہ چنانکہ اسفاناج
واسفاناخ (اردو) دیکھو اہنوجشی۔

اہنوخوشی | بقول برہان بفتح اول وسکون
ثانی وضم نون وواو ساکن وخاے نقطہ دار
مفتوح وواو معدولہ وشین قرشت تحتانی
رسیدہ اہل حرفت را گویند (الخ) صاحب
جہانگیری بنسبت اعراب فرماید کہ خاے
معجمہ مضموم است **مولف** گوید کہ ہمان اہنوخشی را
کہ گذشت واو دوم بعد خاے معجمہ براے اظہار
زیادہ کردہ اند چنانکہ افتاد را اوفتاد کردند و مخفف اہنوخشی
وصراحت ماخذ بر اہنوخشی گذشت (اردو) دیکھو اہنوخشی

اہنود | بقول برہان وجامع بفتح اول وثالث ورابع وسکون ثانی ودال ابجد
بروزن دہ عدد نام روز اول خمسہ مسترقہ قدیم است۔ صاحب سروری بحوالہ سامانی
فرماید کہ بفتح ہمزہ ونون وواو و سکون ہا نام اول روز از پنجہ مسترقہ کہ جشن مغانست
وپنجہ مسترقہ را بفرس فروردیان وبعربی فروجان بضم فا وسکون و فتح را و دال

مہلتین گویند این پنج روز بعد از آبان ماہ باشد۔ صاحب شمس فرماید کہ نام اوّل روز از فروردین باشد و بقول صاحب موید بالفتح اوّل روز از فروردیان و بالضم و بابائے موقوف پنجم روز از ماہ آبان کہ آفتاب در عقرب بود و آن روز جشن مغانست۔ صاحبان جہانگیری و ناصری ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ ما ذکر خمسۂ مسترقہ بر لفظ اسفندمذ کردہ ایم و بنسبت ماخذ این عرض میشود کہ جزین نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم و بس (اردو) خمسۂ مسترقہ کے پہلے دن کو فارسیون نے (اہنود) کہا ہے دیکھو اسفندمذ جہان خمسۂ مسترقہ کا بیان مذکور ہے۔

اہوار | بقول برہان و جامع بروزن رہوار حیران و والہ و شیفتہ را گویند۔ صاحبان ناصری و جہانگیری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (مولانا سحابی ؎) در راہ خدا ملکو کہ رہوار بماند ؛ بگذشت و ازو پس در شہوار بماند ؛ حق جو حق دید و خلق حیران ماندند ؛ شط رفت بہ بحر خویش و اہوار بماند ؛ مولف گوید کہ مرادف ابرکار و اسم جامد فارسی قدیم باشد۔ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) دیکھو ابرکار۔

اہواز | بقول برہان و جامع بروزن شہباز نام شہریست از ولایت خوزستان گویند ہوائے بسیار بدے دارد و ہر کہ یکسال در انجا مقام کند البتہ در عقل او نقصان بہم رسد و عقرب آنجا ہر کرا بزند جان بسلامت نبرد و اکنون خرابست و نام ولایتی ہم ہست۔ صاحبان جہانگیری و سروری و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند (حکیم سوزنی ؎) نہ دیر باید تا نزد تو خراج آرند ؛ ز مصر و کوفہ و بغداد و بصرہ و اہواز ؛

صاحب شمس فرماید کہ بالکسر است و صاحب ناصری گوید کہ نام نہ شہر از ولایت خوزستان
کہ بعقرب جرارہ موصوف و بہ بدی ہوا و خرابی معروف چنانکہ گفتہ ع نیشکر عقرب جرارہ
شود در اہواز ٭ و این نہ شہر درمیان بصرہ و فارس آباد بود و فرماید کہ اہواز بمنزلۂ جمع
می نماید اما ہر یک را جداگانہ ہوز نخوانند و ہمہ را متصلاً اہواز خوانند اول ابدج بروزن
احمد دوم تستر سیوم کند شاپور مشہور بجند شاپور چہارم رام ہرمز پنجم سوس ششم
سرق بروزن سکر ہفتم عسکر مکرم ہشتم مناذر نہم تیسری کہ بجاے یا الف باشد (صاحب
ناصری ۵) ایا شکستہ سر زلف ترک شیرازی ٭ کلاہائے تو جرارہا سے اہوازی ٭
مولف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این محقق نشد (اردو) ایک شہر اور ولایت کا نام
جس کی آب و ہوا نہایت خراب ہے اور جہان کے بچھو بہت زہریلے ہوتے ہین ۔
اہوتہ بقول صاحب شمس بالفتح درمیان آسمانہا و زمینہا دیگر کسے از محققین فرس
ذکر این نکرد مولف گوید کہ بخیال ما فارسیان این را از لغت سنسکرت گرفتہ اند کہ بقول
صاحب ساطع ہوتا بمعنی دولت و مال است و بزیادت الف نفی (کہ ذکرش بر لغت اجنبیان
کردہ ایم) اہوتا بمعنی بغیر دولت و مال شد یعنی ہیچ و لاشئے پس فارسیان قدیم این را
مجازاً بمعنی جو استعمال کردہ باشند کہ ہیچ و لاشئے باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ تبدیل
الف با ہاے ہوز موافق قیاس است چنانکہ یاسا و یاسہ (اردو) زمین و آسمان کا درمیانی
حصہ جسکو عربی مین جو کہتے ہین ۔ اردو مین اسی کا نام فضا ہے ۔ مونث ۔
اہور بقول برہان بروزن رہبر معشوق و مطلوب را گویند و بقول صاحبان جامع و

جہانگیری بمعنی محبوب و معشوق است۔ صاحبان سراج وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔
(منوچہری ؎) بزی ہمچنین سالہاے دراز ؛ دمان و دنان و چمان و چران ؛ دو
گوشت ہمیشہ سوے گنج گاؤ ؛ دو چشمت ہمیشہ سوے اہوران ؛ (حکیم خاقانی ؎)
در جنت مجلست چراگاہ ؛ آہو حرکات اہوران را ؛ مولف عرض کند کہ جا دارد کہ این
لغت بالف مقصورہ باشد کہ در ممدودہ گذشت یعنی آہور و با صراحت ماخذش ہمدرانجا
کردہ ایم و معنی حقیقی این ہر چیز مرغوب و مطلوب و مجازاً معشوق را گفتہ اند۔ ممدودہ
و مقصورہ چیزے نیست کہ متعلق بہ لب و لہجہ مقامی است۔ (اردو) ہر چیز مطلوب
و مرغوب نیز معشوق۔ محبوب۔ مذکر۔

اہوز بقول برہان و جامع و سراج وہفت بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و زاے
نقطہ دار نام تیر اندازے کہ بغایت قادر انداز بود در زمان انوشیروان۔ گویند کہ
پادشاہ حبشہ را بیک تیر بر روے تخت کشت و ملکش را گرفت (اردو) فارسی مین
اہوز ایک نشانہ انداز۔ تیر انداز کا نام ہے جو نوشیروان کے زمانہ مین تہا۔

اہون بقول برہان و جامع بفتح اول و ثانی بواو رسیدہ و بنون زدہ مخفف آہون است
کہ رخنۂ کوہ و غار و امثال آن باشد۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند
مولف گوید کہ اصل این (آہ و ن) بہ فتح واو باشد۔ صراحت ماخذش در ممدودہ
بجایش گذشت۔ و سند استعمال ہم ہمدرانجا مذکور را انچہ فارسیان بسکون واو بر وزن
قارون استعمال این کردہ اند تصرف محض است کہ نتیجۂ بے خبری از ماخذ نیش نباشد

ممدوده ومقصوره چیزے نیست که متعلق به لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آہون۔

آہون بر استعمال۔ بقول برہان بہ فتح باے ابجد وسکون را۔ اے فرشت نقب زننده وچاه جوے را گویند وبعربی نقّاب خوانند وفرماید که بضم باے ابجد ہم آمده است صاحبان جامع وآنند ہم ذکر این کرده اند صاحب موید بر (آہون بر با الف ممدوده) فرماید که بروزن صابون گر کسے را گویند که در دیوار یا در زمین نقب زند یعنے سوراخ کند چنانچه عمل دزد دانست وفرماید که این لفظ مرکب است از بر که به معنی برنده است وتواند که به معنی امر باشد یعنے سوراخ بکن

مولف عرض کند که بردن بقول صاحب بحر عجم بالضم بمعنی کردن نیز آمده (انتخ) پس امر این بَر بالفتح وآہون بر اسم فاعل ترکیبی است به معنی نقب کننده واگر بُر را بالضم گیریم چنانکه محققین بالا ذکرش کرده اند توانیم قیاس کرد که بُر امر است از بُریدن که بقول صاحب بحر عجم به معنی رخنه کردن در دیوار ہم آمده ولیکن اوّل اقوے است واحسن۔ وہمین استعمال در ممدوده ہم گذشت۔ وسند این از کلام ناصر خسرو بر لفظ آہون مذکور (اردو) دیکھو آہون بر۔

آہیانه بقول برہان وجامع با یاے حطی بروزن افسانه مخفف آہیانه است که (۱) شقیقه وکاسه سر (۲) دماغ و (۳) حلقوم باشد۔ صاحبان جہانگیری وناصری وآنند وہفت ہم ذکر این کرده اند **مولف** گوید که ہمین لغت در ممدوده گذشت به اختلاف خفیف در معنی۔ حیف است که سند استعمال این پیش نه شد۔ صراحت ماخذ

ہمہ را انجا کردہ ام ممدود و مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است
(اردو) دیکھو آسیانہ ۔

الف مقصورہ با یاے تحتانی

ای | صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ بکسر اوّل و سکون ثانی مجہول ترجمہ یاست کہ حرف ندا باشد و بقول بہار و انند حرف نداست کہ در عربی بالفتح و در فارسی و ہندی عوام بیاے مجہول خوانند و این از توافق لسانین بود امّا در ہندی کتابی ہی بہاے ہوز است مگر لفظ اسے کہ براے تفسیر است در فارسی نیز بفتح مستعمل میشود ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن می در عربی حرف نداست ۔ صاحب مویّد این را بذیل لغات آوردہ گوید کہ با یاے فارسی ترجمۂ یا کہ حرف ندا باشد و بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات حرف ندا و فرماید کہ گاہے با الف ندا جمع میشود چنانکہ ابوالفرج رونی کہ استاد مسلم الثبوت است میگوید (ع) اے لالہ رخا چو لالہ ام سوختہ دل ؛ پیش تو چو لالہ ماندہ ام خوار و خجل ؛ و خانخانان ممدوح عرفی شیرازی گوید ع اے دلا آن آتش شبہای بیدودت چہ شد ؛ ہر دو عالم را زیان کردی بگو سودت چہ شد ؛ صاحب سخندان فرماید کہ اسے در زبان فارسی حرف نداست و در سنسکرت ہے وا ے میگویند ۔ صاحب تحقیق القوانین بذیل حروف ندا فرماید کہ از جملۂ حروف ندا یکے اسے بیاے مجہول و ندا بمعنی آواز کردن و طلبیدن است و ہر اسم ظاہر کہ توجہ مستمع طلبیدہ شود بواسطۂ یکی از حرفہاے کہ مفید معنی طلب و موسوم بحروف ندا ایند آن را منادی گویند

وبذیل حروف محذوفہ ومقدرہ ہم آوردہ وفرماید کہ منجملہ آنہا یکے اے است وحذفش ہم روا باشد چنانکہ درین قول حزین ع خاموش حزین کہ برنتابد ٭ افسانۂ عشق را بپایاں ٭ وفرماید کہ مراد از محذوف لفظی است کہ آن را بجہت اختصار وفصاحت یا بنا بر ضرورت شعر از ظاہر عبارت حذف کردہ باشند برخلاف مقدر کہ این بحسب محاورہ در کلام خاص وعام بے ارادۂ ایشان محذوف ومستتر بود پس اطلاق محذوف بر ہر مقدر درست باشد نہ بعکس۔ وبذیل حروف زواید ہم آوردہ گوید کہ منجملہ آنہا یکے کلمہ اے است باشد چنانکہ بلفظ اے کاش واے وآے واتے دریغ واے آہ وفرماید کہ حروف زواید آنرا گویند کہ براے ضرورت شعر یا رعایت سجع ویا بنا بر تحسین لفظ بر اوایل یا در اواخر کلمات زیادہ کردہ شوند ودر معنی مقصود دخلے ندارند مولف عرض کند کہ از بیان بالا متحقق شد کہ اے بیاے مجہول وبمحاورۂ عجم بیاے معروف (۱) حرف نداست ماخوذ از زبان عرب چنانکہ ظہوری فرماید ع الفرار اے عقل سلطان جنون لشکر کشید ٭ الوداع اے سر غرور حسن خنجر برکشید ٭ و (۲) حرف زاید چنانکہ ظہوری فرماید ع کفن پروانہ را از پردۂ فانوس می باید ٭ مزارش را کسے اے کاش در پاے لگن بندد ٭ (اردو) (۱) اے۔ بقول امیر (عربی مین بالفتح فارسی مین بالکسر اور اردو مین دونون طرح مستعمل ہے) حرف ندا (غالب ع) مین بلاتا تو ہون اسکو مگر اے جذبۂ دل ٭ اسپہ بنجاے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے ٭ (۲) اردو مین بھی اے بعض الفاظ کے ساتھ بقاعدۂ فارسی بطور حرف زاید مستعمل ہے جیسے۔

(اے واہ) (اے وائے) (اے ہے) (اے ہان) جناب امیر نے انکا ذکر فرمایا۔

اے آمدنت باعث آبادی ما (۳۸۵۱)	
(مقولہ) صاحبان امثال فارسی این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم استعمال این بخیر مقدم ملاقاتیان کنند و این مصرع است از شعر مشہور و گویند کہ مال ملا حسین کاشفی است	(اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بہی مستعمل ہے ۔ ملاقاتیون کے خیر مقدم مین اہل دکن اس کا استعمال کرتے ہین اور بعض اہل زبان سے بہی ہم نے اس کو سنا ہے ۔

ایا بقول برہان بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ (۱) بمعنی اے است و بعربی یا گویند کہ حرف ندا باشد و (۲) گاہے در مقام حسرت و افسوس ہم استعمال میشود ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن حیا در عربی حرف نداست ۔ صاحب موید این را بذیل لغات عربی آوردہ گوید کہ در عربی برائے ندائے قریب است و در فارسی (۳) کلمۂ تنبیہ ۔ صاحبان ناصری و رشیدی در ممدودہ بذیل (آیا) ذکر این کردہ می فرمایند کہ بغیر کلمۂ ندا و عربی است ۔ (صاحب ناصری ع ا) ایا شکستہ سر زلف ترک کاشغری ؛ صاحب انند بذکر معنی اول و دوم گوید کہ (۴) برائے استفہام آید چنانکہ گوئی (ایا این مقصود بحصول خواہد پیوست) صاحب تحقیق القوانین این را بذیل حروف ندا آوردہ فرماید کہ منجملہ آن آیا ست بفتح ہمزہ چنانکہ فردوسی فرماید ؎ ایا شاہ محمود کشور کشائے ؛ گر از من نترسی بترس از خدائے ؛ و بذیل حروف حسرت و افسوس و حروف تنبیہ و حروف استفہام این را نیاوردہ **مولف** عرض کند کہ تسامح صاحب

مویدبیش نیست کہ این را در عربی براے نداے قریب مخصوص کردہ وحقیقت برعکس آنست
یعنی براے نداے بعید کما فی المحیط بخیال ما فارسیان این را از زبان عرب گرفتہ اند
وتخصیص این ورفارسی زبان باقریب و بعد نیست ومعنی اول محقق است ونسبت معنی دوم
طالب سند باشیم ونسبت معنی سوم اگرچہ محققین فرس ازین ساکت اند ولیکن ما استعمال این
در روزمرہ معاصرین شنیدہ ایم۔ موید الشعراے مرحوم کہ ہمدرین روز ہا رحلت فرمود
از اہل زبان بود ہمین شعر فردوسی را کہ بالا گذشت متعلق بہ معنی سوم میکرد و خدا ایش
بیامرزد می فرمود کہ آیا درین شعر بمعنی خبردار باش است وبس۔ ما خیال میکنیم کہ محققین نازک
خیال معنی دوم را ہم بسند ہمین شعر فردوسی پیدا کردہ اند ولیکن ما را با موید مرحوم اتفاق است
ومعنی چہارم بخیال ما تسامح صاحب انند ہندی نژاد باشد کہ ممدودہ را مقصورہ دانست
فتامل (اردو) دیکہو اے (۲) دیکہو آہ (۳) ہان بقول صاحب آصفیہ کلمۂ تنبیہ۔
ذوق ؎ ہان تاتل دم ناوک فگنی خوب نہین ؛ ابہی چہاتی مری تیرون سے پہنی
خوب نہین ؛ (۴) ایا دیکہو آیا۔
ایار بقول برہان وجامع بروزن بہار (۱) نام ماہ سوم بہار است از سال رومیان
وبودن آفتاب در برج جوزا و (۲) ترجمۂ حساب ہم ہست چہ آیارگیر محاسب وحسابگیر
را گویند۔ صاحب ناصری بر معنی اول قانع۔ صاحب انند بذکر معنی اول فرماید کہ با یاے
معنی بہ تشدید یا ہم آمدہ وذکر معنی دوم ہم کند۔ صاحب سروری براے معنی اول از
سعدی شیرازی سند آرد (؎) این ہنوز اول آذار جہان افروز است ؛ باش

ما خیمہ زند دولت نیسان وایار ٭ صاحب سوا السبیل فرماید کہ در اصل این لفظ سریانی است
کہ آن مطابق ماہ انگلیسی (مئی) باشد و صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ۔ بنسبت معنی
دوم خیال ما این است کہ مخفف آیارہ باشد کہ می آید یا مبدّل آدار کہ بدال مہملہ گذشت۔
بقاعدۂ فارسی دال مہملہ بدل شود بیاے تحتانی چنانکہ لاد و لاے (اردو) (۱)
رومیون کے پاس موسم بہار کے تیسرے مہینہ کا نام آیار ہے جو انگریزی (مئی)
کے مطابق ہے۔ اور مئی بقول آصفیہ (انگلش) اسم مونث۔ انگریزی پانچوان مہینہ
جو اکتیس دن کا ہوتا ہے (۲) دیکھو دار کے دوسرے معنے۔

ایارد بقول جہانگیری کہ در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند آوردہ باوّل مفتوح
و راے مکسور بمعنی ژند بود خسروانی گوید ۵ چہ مایہ زاہد و پرہیزگار صومعگی ٭ کہ ژند
خوان شدہ در عشق ہم ایارد گوے ٭ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف
گوید کہ ژند بقول برہان نام کتابی است کہ ابراہیم زردشت دعوے میکرد کہ از آسمان
بروے نازل شد۔ بخیال ما این مخفف آیاردہ باشد بحذف ہاے ہوز کہ می آید
بمعنی شرح ژند۔ صراحت کامل این ہمہ را انجا کنیم واین لغت ژند و پاژند است
(اردو) ژند کی شرح۔

ایاردہ بقول برہان بکسر اوّل و راے ہیچ و فتح دال ابجد تفسیر و چگونگی کتاب ژند است و آنرا پاژند خوانند و ژند کتابی است بملت مغان یعنے آتش پرستان بعضی آنرا کتاب آسمانی می خوانند و بفتح اوّل و سکون رابع ہم آمدہ است۔ صاحب جہانگیری

فرماید که باوّل مفتوح ورائے مکسور و دال
مفتوح شرح ژند بود ۔ صاحب سروری
فرماید که بروزن اوارجہ تفسیر ژند است
ونیز کتابے بدین معان وہمان مثال (که
صاحب جہانگیری بذیل ایارد آوردہ)
بتغیر خفیف پیش کردہ (خسروانی ۵)
چه ماید زاہد وپرہیزگار صوفی ٭ که نسک
خوان شدہ در عشقش و ایاردہ گوے ٭
وفرماید که نسک بکسر نون وسکون سین مہملہ
جزو کتاب گبران باشد ۔ صاحب ناصری
را دربیان اعراب باجہانگیری اتفاق است
وصاحب جامع را با برہان ۔ صاحب
رشیدی فرماید که بفتح الف ورائے موقوف
ودال مفتوح کتابے است در دین مجوس
وگویند شرح ژند است وبذکر شعر بالا فرماید
که ازین بیت ظاہر میشود که ذکرے باشد
یاسرودی که مجوس می گفته باشند ۔ صاحب

شمس ہمزبان رشیدی ۔ صاحب سراج بذکر
قول رشیدی فرماید که درین تامّل است
چراکه مقابلہ نسک که جزویست از اجزاے
ژند دلالت گونه دارد که بمعنی کتاب یاجزو
کتاب باشد واگر از لفظ گوے توہم کردہ
نیز بیجاست چراکه گویندہ وخوانند ہردو
مترادف استعمال می یابند چنانکه از عبارت
خودش پیدا است (انتہی کلامہ) بتحقیق ما
اباردہ که بیاے موحدہ گذشت اصل است
وصاحب پہلوی آنرا تفسیر ژند گفته وہمین شعر
خسروانی را سند آوردہ لقد اعجب که محققین
سلف بہ تحقیق لغات فارسی چه قدر کم توجہی کردہ اند
که یک سند را به تبدیل حروف وتغیر الفاظ
ہر یکے بکام خود میگیرد وخدا میداند که
مقصود مصنف شعر چه بود ۔ بارے حال ماہمین
معنی تفسیر را در کلام خسروانی مناسب تر
خیال میکنیم وخیال ما این است که محققین فرس

بوجہہ غلطی کتابت باے موحدہ را یاے تحتانی دانستند وانچہ ہمین یک سند را برای ہردو لفظ بکار بردند نیز تسامح شان است گر ہیچ (ار دو) دیکھو آبارده۔

ایارگیر بقول اننذ بحوالۂ برہان بالفتح لغت فارسی است بمعنی محاسب۔ صاحبان برہان وجامع بذیل ایار ذکراین کرده اند ودیگر محققین فرس ازین لغت ساکت وماصراحت ماخذ این برلغت (ایار) کرده ایم واین اسم فاعل ترکیبی است و (ابارگیر) بہ باے موحدۂ دوم ہم بہ ہمین معنی گذشت و (آوارگیر) در ممدوده ہم۔ (ار دو) دیکھو ابارگیر۔

ایاره بقول برہان بروزن شراره (۱) بمعنی یاره باشد کہ دست برنجن است وفرماید کہ آن حلقہ بود از طلا ونقره وغیر آن کہ زنان در دست وپاے کنند۔ صاحب جامع فرماید کہ دست برنجن وخلخال ومعرب آن ایارق۔ صاحب ناصری وجہانگیری وسروری ورشیدی ہم ذکراین کرده اند وفرمایند کہ دست برنجن باشد (لاادری از رشیدی ؎) چو آرد زینت خود در شماره ⁂ ہلالش زیبد از بہر ایاره ⁂ صاحب سراج فرماید کہ یاره مخفف این است مولف عرض کند کہ یاره بقول برہان دست برنجن است وآن حلقہ ایست کہ بیشتر در دست کنند پس تحقیق آنست کہ ایاره مزید علیہ یاره ومخصوص بہ دست است وخلخال کہ تخصیص با پا دارد غیر ایاره باشد واتفاق محققین ہمبرین ومرادف معنی اول ابرنجن ماصراحت معنیش بجایش کرده ایم۔ انچہ خان آرزو در سراج یاره را مخفف ایاره دانستہ برعکس تحقیق ماست۔ ونسبت ماخذ این عرض میشود کہ

این مرکّب است از یار کہ بمعنی محب و دوست و آشنا آمدہ۔ ہاے نسبت در آخرش
زیادہ کردند و معنی لفظی این منسوب بہ دوست است و مجازاً حلقۂ را نام کردند کہ زنان
آنرا بطور نشان دوست دوست دارند وہمچو زیورے بدست کنند۔ مؤید مرحوم
اصفہانی با ما گفت کہ آئین شاہان عجم بود کہ کسی کہ بقوت و توانائی امتیاز میداشت
حلقۂ از طلاے مرصّع دست اومی کردند و این عطاے شاہی مخصوص بہ پہلوانان
بود و بدینوجہہ کہ یارہ بمعنی قوت و توانائی آمدہ این حلقہ را آیارہ اسم شد و مجازاً دست
برنجن را ہم ہمین نام قرار یافت کہ زنان این زیور را بطور نشان معطی بدست میکردند
وبیشتر شوہران عطا میکردند وانچہ در بعض بلاد ہند نسبت زیور (کنگن) شہرت دارد
کہ ترجمۂ ہمین آیارہ باشد ذکرش در ینجا می کنیم گویند کہ بزبان سنسکرت (کرکہن) ومخفف
آن (کنگن) نام زیورے است کہ زنان بدست کنند و تقریبے راہم نام است کہ صبح
شب زفاف صورت می گیرد۔ رسم زنان ہند است کہ بالعموم حلقہ ہاے نازکے از
لک وفلزات ساختہ بدست میکنند کہ (چوڑی) نام دارد و ہمّا براے عروس حلقہ ہاے بیش بہا
ساختہ میشود چون بشب زفاف حصۂ ازین بشکنند و ضائع شود شوہران ہمان شب
بہ بدل آن دست برنجن مرصّع کہ با خود دارند بدست عروس میگذارند تا بدل حلقہ ہاے
ضائع شدہ گردد وبہمین سبب تقریب صبح شب زفاف موسوم شد بنام ہمین زیور
کہ بہ کنگن موسوم است پس عجبے نیست کہ رسم ہنود را در وجہ تسمیۂ آیارہ دخلی باشد کہ
عطاے شوہران بزنان است (اردو) دیکھو ابرنجن کے پہلے معنے۔

(۲) ایارہ بقول برہان دفتر حسابی را نیز گویند کہ زر ہاے پراگندۂ دیوانی را
دران نویسند ومعرب آن اوارجہ باشد۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ دفتر حساب
وآنرا آوارہ نیز گویند ومعرب آن اوارجہ۔ صاحب ناصری فرماید کہ تبدیل آوارہ است
کہ آوارجہ ہم نام دارد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی بمعنی دفتر حساب نیز نوشتہ اند
وظاہرا آمارہ بمیم را ایارہ بتحتانی خواندہ اند **مولف** عرض کند کہ آمارہ بجاے خود
گذشت۔ وآبارہ بہ باے موحدہ ہم۔ پس چرا نگوئیم کہ در آخر الذکر موحدہ را تحتانی
خواندند کہ قرین قیاس است وجا دارد کہ مبدل اوارہ دانیم کہ واو بہ تحتانی بدل
شود چنانکہ انگول وانگیل حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد (اردو) دیکھو اوارہ۔
(۳) ایارہ بقول برہان مرکبی باشد از ادویۂ ملینہ کہ اطبا بجہت مسہل سازند وآن
سالم تر از حبوب ومطبوخ است ومعرب آن ایارج باشد۔ صاحب جامع فرماید کہ
معجونی است مسہل۔ صاحبان جہانگیری وناصری ورشیدی وسروری وسراج
وشمس مانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ اطباے یونانی این را بہترین
ادویہ خیال کنند ودواے الہی دانند وقول شان است کہ ہیچ وقت استعمال این
نقصان نمی بخشد پس وجہ تسمیۂ این کہ بر نمبر (۱) گذشت من وجہ از براے اینمعنی ہم
صادق می آید کہ منسوب بدوست است ویارہ بدون الف اول ہم بہمین معنی آمدہ
ویارہ بمعنی توانائی وقدرت وقوت ہم۔ پس بدینوجہ کہ این داروے لطیف را از براے
ہمہ امراض مفید دانند وقوت مزاج می بخشد بہ این اسم موسوم شد اندرین صورت

ایاره مزید علیه یاره باشد - صاحب محیط ہم ذکر این کرده و بقول صاحب کنز آیارج بمدود
بہمین معنی لغت ترکی است (ارد و) ایارج - عربی - ایک مشہور مسہل دوا کا نام ہے
جو اردو مین بھی اسی نام سے مشہور ہے -

(۴) ایاره بقول برہان بمعنی قدر و اندازه و مقدار ہم آمده - صاحبان جامع و جہانگیری و
انند و ہفت ہم ذکر این کرده اند مولف عرض کند کہ مزید علیه یاره و بدینمعنی اسم جامد فارسی
زبان است (ارد و) مقدار بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - اندازه - شمار -
دیکھو اندازه کے آٹھوین معنے -

ایاره گیر بقول برہان و ہفت و بحر بفتح اوّل بروزن کناره گیر محاسب و نویسنده را گویند - مولف عرض کند کہ	اسم فاعل ترکیبی است و حقیقت ایاره برمعنی دوم ش گذشت - مرادف آیارگیر (ارد و) دیکھو ایارگیر -

ایاری بقول سروری کہ بحوالۂ فرہنگ آورده بیاے حطی و راے مہملہ بروزن
ایادی چیزیست مانند نقاب کہ بر پشت چشم بندند و اکثر سیاه باشد و فرماید کہ بزاے معجمه
نیز بنظر رسیده و از رفیع الدین لبنانی سند آورده ؎ شفق غلالۂ خورشید ارغوانی و دختیه
چو زہره بست ایاری عنبرین بر چشم ؛ و ایاسی نیز آمده مولف گوید کہ از اجزاے برقع
کہ پرده پوشان عجم و عرب روے چہره بیاویزند و سیاه رنگ باشد - خیال ما انیست
کہ تصحیف خطاطان زاے ہوز را راے مہملہ کرده محققین ناواقف از ما خذ اعتنا برین
نکردند کہ اصل این بزاے ہوز ایازی است کہ منسوب بہ آیاز و اختراع اوست

چنانکہ می آید و ہمین سند رفیع الدین لبنانی درانجا ہم مذکور و این دلیل خیالی ماست ۔ اگر این را مبدل ایازی گیریم درست نمیشود زیراکہ زاے ہوز در فارسی زبان بہ راے مہملہ بدل نمیشود۔ فاتل (اردو) دیکھو ایازی ۔

ایاز بقول برہان بروزن نماز نام غلام ترک سلطان محمود غزنوی۔ صاحب جامع بذکر این فرماید کہ ایاز در ترکی بمعنی ہواے صاف کہ ابر نداشتہ باشد۔ صاحب سراج فرماید کہ نام غلام سلطان محمود کہ براو عاشق بود و بمدہ نیز گذشت۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات آوردہ کہ معشوق سلطان محمود غزنوی از کشمیر بود چنانچہ زلالی خوانساری درصفت او گوید ؎ سرو سرکردہ سبزان کشمیر ؛ ملاحت از لب او چاشنی گیر ؛ وبحوالۂ فرہنگ جہانگیری نقل کند کہ ایاز از امراے سلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود بود و این ہمان ایاز است کہ بعد فوت سلطان کہ در ۴۲۱ھ بودہ مدتے زیست و از جانب اولاد او تا سلطان ابراہیم حکومتہا کردہ در ربیع الاول ۴۴۹ھ در لاہور فوت شد و قبرش در ہمان شہر است صاحبان شمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری ؎) ایاز آن گرم خونیہا مگر ہم درلحد دارد ؛ کہ داغش در سراغ سینۂ محمود میگردد ؛ (انوری ؎) باز گیر و بیں ازین رونق ملک محمود ؛ و ہر شوریدہ تر و تیرہ تر از زلف ایاز ؛ مولف گوید کہ ما در ممدودہ ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو آیاز ۔

ایازی بقول برہان بروزن نمازی دانہ برقع سیاہی است کہ زنان بر پشت چشم بندند۔ صاحب جامع فرماید کہ نوعی از برقع سیاہ کہ زنان بر روے کشند۔ صاحب رشیدی

گوید کہ پارچہ باریک کہ زنان بالاے چشم بر بندند و اکثر سیاہ باشد و چشم آویز نیز گویند و ظاہر ا انتزاع ایاز بود و ہمان سند پیش کند کہ صاحب سروری بر ایازی نوشت ولیکن بجاے راے مہملہ زاے ہوز نقل کردہ صاحب جہانگیری فرماید کہ نوعے از برقع کہ زنان بر روے کشند و آنرا چشم آویز گویند و از شرف شفردہ سند آوردہ ؎ دل من عشق بازی از کہ آموخت ؛ لبت عاشق نوازی از کہ آموخت ؛ ندیدم آنکہ برقع داشت خورشید ؛ رخت رسم ایازی از کہ آموخت ؛ صاحبان انند و سراج وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب شمس فرماید کہ (۲) ایازی یکے از امراے سلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی بود و از ابوالفرج رونی سندے آوردہ کہ در ممدودہ بر لفظ آیازی گذشت۔ حیف است کہ محققین از وزن شعر ہم کار نگیرند و نمی دانند کہ سند ابوالفرج برزت وزن شعر ممدودہ می خواہد نہ مقصورہ و ما در ممدودہ بیان کردہ ایم کہ از سند ابوالفرج آیازی بمعنی آیاز نیست بلکہ یاے نسبت بمعنی منسوب بہ آیاز است پس بخیال ما معنی دوم اعتبار را نشاید و بتحقیق ما (۳) ایازی بمعنی معشوقی می آید کہ فارسیان یاے مصدری بر لفظ ایاز زیادہ کردہ اند چنانکہ ظہوری گوید ؎ نتوان کرد در شہنشاہی ؛ آنچہ محمودی و ایازی کرد ؛ (اردو) (۱) مقنعہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ منہہ پر ڈالنے کا کپڑا۔ **مولف** عرض کرتا ہے کہ وہ باریک اور سیاہ کپڑا جو عورتون کے برقع کا ایک جزو ہے جو چہرہ پر لٹکایا جاتا ہے۔ روپوش۔ (۲) دیکھو ایاز۔ (۳) معشوقی۔ مونث۔ معشوق پن۔ معشوقیت۔

(۱۱۵ س)

ایاس بقول برہان و جامع بروزن مماس (۱) بمعنی ایاز است که نام غلام سلطان محمود باشد۔ صاحب مؤید فرماید که بالفتح ہمان ایاز (که بہ زاے ہوز گذشت) چراکہ زاے معجمہ را بسین بدل کنند۔ صاحب سراج بذیل ایاز گوید که ایاس مبدّل ایاز است و صاحب جہانگیری از شیخ عطار سند آوردہ ؎ گر تو مرد طالبی و حق شناس ٭ بندگی کردن بیاموز از ایاس ٭ و سند دیگرش از مولوی معنوی دادہ ؎ خویشتن را تو رہا کن چون ایاس ٭ تا زشه بینی تو لطف بیقیاس ٭ صاحب سخندان فرماید که (۲) اہل خراسان شبنم را ایاس گویند و در سنسکرت اوشاے و اوش آخر شب را گویند و اوش چیزے را گویند که در آخر شب واقع شود و لہذا در فارسی شبنم می خوانند و ہمین اوش در برج بہاشا بتغیر زبان صورت اوس گرفته است مؤلف عرض کند که بقول صاحب کنز در ترکی زبان آیاز بمعنی شب سرد و شب ماہ آمدہ و ما ذکر این در محدود و کردہ ایم پس عجیبے نیست که فارسیان بقاعدۂ تبدیل زاے ہوز را بہ سین مہمله بدل کردہ مجازاً بمعنی دوم استعمال کردہ باشند ہمچون انگژد و انگس۔ حیف است که صاحب سخندان سند استعمال اہل خراسان پیش نکرد و بقول صاحب لغات ترکی ایاس بکسر اوّل بمعنی ہواے صاف ہم آمدہ۔ باتے حالِ معاصرین بمعنی دوم بر زبان ندارند اگر سند استعمال متقدمین یا متاخرین بدست آید توانیم عرض کرد که فارسیان از لغت ترکی گرفته اند و مجازاً بمعنی شبنم استعمال کردہ (اردو) (۱) دیکھو آیاز (۲) دیکھو اپشک۔

ایاس حد خود بشناس مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال

ساکت وصاحب احسن بجاے (ایاس) آیاز آوردہ مولف گوید کہ چون کسے کہ کم رتبہ باشد برا نکاے کرم مخاطب گستاخ شود فارسیان تنبیہاً این مثل را بحق اوزنند۔ (اردو) حدسے زیادہ نہ بڑھو۔ چادرسے باہر پاون نہ پہیلاؤ۔

ان دونون کہا وتون کا استعمال دکن مین ہے۔ صاحب آصفیہ نے چادرسے باہر پاؤن پہیلانا) کا ذکر کیا ہے یعنی حدیا بساط سے باہر قدم رکہنا۔ اہل دکن کی زبان پر یہہ فارسی مثل ہی ہے۔ مگر لفظ یا زمین زاے ہوز۔

ایاسہ بقول برہان وناصری بفتح اول ورابع (۱) بمعنی آرزو واشتیاق باشد و (۲) حلقہ وقلابی را نیز گویند کہ حلقہ را بر نوار ہین نصب کردہ باشند بعد از بار کردن آن نوار را بہ بالاے بار اندازند وقلاب را بران حلقہ انداختہ محکم کنند۔ صاحب جامع بذکر معنی اول نسبت معنی دوم فرماید کہ حلقہ وقلابہ کفہ باربند چاروا داران۔ صاحب سراج ہم بحوالۂ برہان ذکر ہر دو معنی کردہ مولف عرض کند کہ نسبت ماخذ این بمعنی اول قیاس ما این است کہ فارسیان یأس را کہ لغت عرب بمعنی ناامیدی است بالف نفی بمعنی امید وآرزو گرفتند و ہاے ہوز در آخر زائد است واانچہ یاسہ ہم بدون الف اول ہمین معنی می آید مخفف ایاسہ (ما صراحت الف نفی بر لغت اجتبان کردہ ایم) وجا دارد کہ لغت ترکی آیاس را کہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی ہواے صاف است بزیادت ہاے نسبت در آخر مجازاً بمعنی آرزو واشتیاق گرفتہ باشند باتے حال این فارسی قدیم است وحالا بر زبان معاصرین عجم متروک حیف است کہ سند استعمال بہش نہ شد بمعنی دوم جزین نیست کہ اسم جامد فارسی زبان باشد مرادف اوزین کہ گذشت۔ (اردو) (۱) دیکہو آرزو کے پہلے معنے (۲) فارسی مین اوس حلقہ

اور قلاب کو آیا سہ کہتے ہیں جیسے نوار سے سی دیتے ہیں اور چارپایہ پر بار کرنے کے بعد اوس حلقہ میں قلاب کو ڈالکر مضبوط کس دیتے ہیں یعنی بکسُوا۔ بقول آصفیہ بانکا سوا۔ وہ لوہے کا کانٹا جس کے ساتھہ کسی چیز کے اٹکانے یا باندہنے کے لیے حلقہ لگا رہتا ہی۔

ایاسی بقول برہان بروزن خلاصی بمعنی ایازی باشد کہ نوعی از برقع سیاہ است کہ زنان بر روے کشند۔ صاحب جہانگیری ہمان سند آوردہ کہ صاحب سروری برایازی پیش کردہ۔ صاحبان رشیدی وجامع وانند وشمس ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سراج فرماید کہ مبدّل ایازی است۔ **مولف** عرض کند کہ ما بر لغت ایازی صراحت ماخذ کردہ ایم زاے ہوز بدل شد بسین مہملہ چنانکہ انگز وانگس (اردو) دیکھو ایازی۔

ایاغ بقول برہان وجامع بروزن دماغ۔ کاسہ وپیالۂ شرابخواری را گویند۔ خان آرزو در سراج باتفاق برہان فرماید کہ ایاق بقاف نیز آمدہ وبمدّہ نیز درست است و فرماید کہ بعضی گویند ترکی است۔ صاحب مویّد این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بالفتح کاسہ وبحوالۂ علمی فرماید کہ پیالہ باشد۔ صاحبان رشیدی وناصری وشمس ہم این را لغت ترکی گفتہ اند۔ بہار گوید کہ بالمد مشتبع این است با لفظ برکف داشتن وبرلب نہادن وریختن وزدن وکشیدن مستعمل **مولف** عرض کند کہ ایاغ باتفاق اہل لغت بفتح اول است صاحب لغات ترکی ہم ذکر این کردہ وبفتح اوّل وبمعنی کاسہ آوردہ وایاق بقاف ہم بہمین اعراب ومعنی نوشتہ پس انچہ فارسیان این را بمعنی پیالہ ہم استعمال کردہ اند مجاز است ظہوری ؎ عالم ہمہ مست است ایاغ است دل ما ٭ شبہا ہمہ روز است چراغ است

دل ما ؛ (عرفی ؎) کسے می طرب در ایاغ می ریزد ؛ کہ زہر غم بگلوے فراغ میریزد ؛
(اردو) ایاغ بقول امیر۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ شراب پینے کا پیالہ (اسیر ؎) مرا
وہن مرا چلو ہے ساقیا کافی ؛ شراب چاہیے شیشہ نہو ایاغ نہو ؛ (ناسخ ؎) یوں سے
روشن رہے ایاغ اپنا ؛ گل نہو ساقیا چراغ اپنا ؛

ایاغ خانہ اصطلاح۔ بقول صاحب بحر بمعنی شرابخانہ۔ خان آرزو در چراغ از طاہر نصیر آبادی سند آرد (شعر) مرتضی قلی بیگ ولد فرہاد بیگ کہ از غلامان شاہ بود واخل عملۂ ایاغ خانہ شد ؛ صاحبان بہار عجم و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ **مولف** گوید کہ قلب اضافت خانۂ ایاغ است از قبیل شراب خانہ۔ (اردو) شرابخانہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ میخانہ۔ میکدہ۔ خرابات۔ شراب پینے کی جگہہ **مولف** کی راے مین اُس مکان کو بھی شراب خانہ کہہ سکتے ہین جہان شراب بکے یا جہان شرابی جمع ہو کر شراب پئین۔

(1555) **ایاغ درخون زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی پیالہ را در خون زدن یعنی پر کردنش از خون باشد و از ہمین است (ایاغ در شراب زدن) و (ساغر در شراب زدن) بمعنی ساغر از شراب پر کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) نپذیرفت گو نہ بستیش ؛ ہر کہ در خون دل ایاغ نزد ؛ (اردو) خون سے بھرنا خون مین پیالہ ڈبونا۔

(1556) **ایاغ دل** استعمال۔ فارسیان دل را با یاغ تشبیہ دادہ اند باضافت ایاغ بسوے دل واین مرکب اضافی است کہ ایاغ دل دل باشد (عرفی ؎) ساقی چو می عشق تو میکرد بپیاغر ؛ ہر صاف کہ آمد بایاغ دل ما ریخت ؛ (اردو) اردو مین دل کو جام

شراب سے تشبیہہ دیسکتے ہین اور ترکیب فارسی ایاغ دل کہہ سکتے ہین۔

ایاغ زدن استعمال بمعنی ساغر زدن باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ (طغرای مشہدی ؎) چو قمری ایاغ از کف او زدہ ٭ زنادیدنش بانگ کوکو زدہ ٭ مولف گوید کہ زدن بقول بحر عجم بمعنی خوردن و نوشیدن ست چون ساغر زدن و قدح زدن و شراب زدن وکباب زدن (اردو) جام چڑہانا۔ بقول صاحب آصفیہ شراب کا پیالہ پینا۔ قدح نوش کرنا۔

ایاغ طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت۔ مولف عرض کند کہ بمعنی جام پر از شراب طلب کردن وخواستن باشد (حزین اصفہانی ؎) بعشق روے تو چون لالہ داغ میطلبم ٭ گدائے کوے مغانم ایاغ میطلبم (اردو) شراب سے بہرا ہوا پیالہ مانگنا۔ چاہنا۔

ایاغ کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف عرض کند کہ مرادف ساغر کشیدن۔ کہ بمعنی شراب خوردن باشد (قاسم مشہدی ؎) کشد بیاد تو ہر کس ایاغ چشم غزال ٭ گل نگاہ نہ چیند زباغ چشم غزال ٭ (اردو) جام چڑہانا۔ بقول آصفیہ۔ شراب کا پیالہ پینا۔ قدح نوش کرنا (ناسخ ؎) یہی وظیفہ ہے دن رات مجکو مستی مین ٭ چڑہاؤن جام کوئی نشہ کا اتارہوا ٭ پیالہ پینا۔ پیالہ لینا بہی انہین معنون مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے اسکا ذکر کیا ہے۔

ایاق بقول بہار مرادف ایاغ کہ گذشت۔ صاحب رشیدی فرماید کہ این لفظ

ترکی است مولف عرض کند کہ ما بر آیاغ اشارۂ این کردہ ایم ۔ سند استعمال این در فارسی بدست نیامد و ظاہر است کہ این لغت ترکی است (اردو) دیکھو آیاغ ۔

ایال بقول شمس بالکسر لغت فارسی است بہ معنی ظرفی کہ در شیرۂ انگور در وکنند مولف عرض کند کہ از محققین فرس کسے ہمزبانش نیست و ذکر این نکردہ و مقصودش غیر از شیرۂ انگور نباشد و یال در فارسی زبان بمعانی متعددہ می آید کہ بجایش مرقوم شود و اما معنی بیان کردۂ صاحب شمس ورای آن است ۔ نتوانیم کہ این را مزید علیہ یال گوئیم کہ ہیچ اتحاد با معانی یال ندارد و در عربی و ترکی ہم نشانے ازین لفظ نیست الا در ہندی کہ بقول ساطع ایال بالفتح مونث یال اسپ است ۔ صاحب امیراللغات ہم بہمین معنی ذکر این کردہ کہ موے دراز گردن اسپ را گویند ۔ حیف است کہ صاحب شمس این را لغت فارسی و بمعنی ظرف آوردہ معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد قولش اعتبار را نشاید (اردو) وہ پیالہ جس میں شیرۂ انگور ڈالتے ہیں ۔

ایالت بقول صاحب بول چال بمعنی صوبہ و بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بہ معنی سرکار مولف عرض کند کہ ایالت بالکسر لغت عرب است بقول صاحب منتہی الارب بہ معنی سیاست راندن ملک و رعیت خود را و والی شدن نیز پس بقول صاحب روزنامہ اگر معاصرین عجم این را بمعنی سرکار استعمال کردہ اند عجیبے ندارد (اردو) سرکار ۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مونث ۔ دربار شاہی ۔ رئیس ۔ آقا ۔ ولی نعمت

ایام بقول بہار و وارستہ بہ معنی روزہا و فرماید کہ این جمع یوم است و فارسیان بہ معنی

شد (اردو) زندگی بسر کرنا بقول آصفیہ
عمر کاٹنا۔ عمر گزارنا۔ دن بھرنا۔ جینا۔

(۱۵۵۶) **ایام تازہ شدن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی نو شدن روزگار و تازہ شدن روزہا
کنایہ باشد از خوشحالی و خوشوقتی و باز آمدن
زمانے کہ گذشت (عرفیؒ) می جوشد از
درون دلم چشمہ چشمہ خون ؎ طوفان نوح را
دگر ایام تازہ شد ؎ (اردو) زمانہ کا
تازہ ہونا۔ گیا ہوا زمانہ پھر آنا۔

(۱۵۵۷) **ایام را دگر کردن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی زیر و زبر و برہم کردن زمانہ و خستہ و تباہ
کردن روزگار باشد چنانکہ ظہوری فرماید
(ے) تصرفات تو ایام را دگر کردست ؎
ز وعدۂ تو یک امروز کو فردا نیست ؎
(اردو) زمانہ کو زیر و زبر کرنا۔ صاحب
آصفیہ نے زیر و زبر کرنا کا ذکر فرمایا ہے
بمعنی تہ و بالا کرنا۔ تباہ و برباد کرنا۔
الٹ پلٹ کرنا۔

ایام فرستادن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم بمعنی ایام آفریدن و
روزہا را پیدا کردن (درویش والہ ہروی
ے) در ہفتہ اگر جمعہ نمی بود نمی شد ؎ بر
قدرت حق نقص کہ ایام فرستاد ؎ بہار فرمایا
کہ کنایہ است و صاحب انند ہمزبان بہار
مولف عرض کند کہ استعمال مصدر فرستادن
بمعنی پیدا کردن در فارسی بنظر نیامدہ و ہمین یک
مصدر اصطلاحی است کہ ازان این معنی
پیدا میشود و ازینجاست کہ صاحب بحر عجم
ذکرش کردہ (اردو) زمانہ کو پیدا کرنا۔

اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست
مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از بیان
معنی و محل استعمال ساکت **مولف** گوید
کہ این مصرعے است مشہور کہ صورت

ضرب المثل گرفتہ است فارسیان چون بہ بینند کہ کسی مرتکب امرے شدہ است کہ موجب فساد است بحق او این مثل را زنند مقصود آنکہ اینہمہ فساد پیدا کردۂ تست (اردو) اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست۔ بقول امیر یہہ مصرع

بطور مثل اردو مین مستعمل ہوگیا ہے یعنی یہہ سارا فساد تمہارا ہی اٹھایا ہوا ہے۔ دکن مین اس موقع پر کہتے ہین "یہہ سب آپ ہی کی کرامت ہے" "یہہ آگ آپ ہی کی لگائی ہوئی ہے"

ابیاری بقول شمس با لفتح لغت فارسی است۔ آن نام جامہ ایست دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بخیال ما کاتبین جا بدست ہمان ابیاری را کہ بموحدۂ دوم و تحتانی سوم بجایش گذشت بتقدیم و تاخیر ابیاری کردند و حیف است از صاحب شمس کہ خود او ابیاری را بجایش ذکر کردہ است و در ینجا ہم آوردہ اگر تائید ش از محققین دیگر میشد و سند استعمال بدست می آمد ما این را (قلب بعض) خیال میکردیم۔ معاصرین عجم ہم ازین ساکت پس وقعت مجرد بیان صاحب شمس۔ ابین مین الامس باشد۔ (اردو) دیکھو ابیاری کے دوسرے معنے۔

ابیذ بقول برہان و جامع با بائے ابجد بروزن سرمد شرارہ و سرشک آتش را گویند۔ صاحب موید بحوالۂ دستور این را آوردہ و صاحب سروری بحوالۂ موید۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہر التصحیف است۔ صحیح آییژ است بد و تحتانی و زائے فارسی چنانکہ بیاید مولف عرض کند کہ آییژ بد و تحتانی و زائے فارسی در ممدودہ گذشت و در مقصورہ نمی آید و ما صراحت ماخذ ش ہمہ ر انجا کردہ ایم

ما با خیال خان آرزو اتفاق داریم نتیجۂ تصحیف است کہ آیثر را آیید کردند و این را مبدل
آیثر نتوانیم گرفت کہ تحتانی بہ موحدہ و زاے عربی و فارسی بہ دال مہملہ بدل نمی شود
حیف است کہ محققین بالاسند استعمال پیش نکردند (اردو) دیکھو آیثر۔

اے بران سرکہ در و مغز وفانیست

مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف گوید کہ بخیال ما صاحب خزینہ لفظ خاک را کہ بعد لفظ اے بود بہ تسامح بگذاشت و ما از معاصرین عجم این را بصورت مصرعے شنیدہ ایم یعنی (اے خاک بران سرکہ در و مغز وفانیست) فارسیان چون بینند کہ کہ کسے بر وفاے خود قائم نمی ماند و بیوفاست این مقولہ را بحق او استعمال کنند و این حقیقت مخفف (اے خاک بران سرکہ در و مغز وفانیست) باشد کہ از ان لفظ خاک انداختہ استعمال این کردہ اند (اردو) دکن مین کہتے ہین ” بے وفائی پہ پتھر پڑین “۔ بیوفائی کی شکایت مین اس کا استعمال کرتے ہین۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ | مقولہ

صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ مولف عرض کند کہ فارسیان چون آرزومندے را بحالت یاس بینند این مقولہ را بحق او استعمال کنند (اردو) اسی مقولۂ فارسی کو اہل دکن اس وقت استعمال کرتے ہین جب کہ کسی آرزومند کو حالت یاس مین مبتلا پاتے ہین۔ نیز یہ بھی کہتے ہین ” ہر ارزو نہین بر آتی “

ایبشر | بقول شمس بکسر یاے اول و سکون دوم لغت فارسی است بمعنی شرر آتش۔ چنانکہ سراج الدین راجی گوید (ع) ز آتش

خجلت آئیشر حسد صد کرت ؛ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ معلوم میشود کہ آئیشرک بہ دو تحتانی و زاے فارسی بجائے خودش در ممدود و گذشت بہ تحریف کاتبین و عدم توجہ محققین این صورت گرفت و سندے کہ بالا مذکور است بر آئیشر گذشت و اسے بر لغات فرس کہ بدست بعض محققین صورت دیگر گرفتہ (اردو) دیکھو آئیشر۔

ایبشرک صاحب شمس گوید کہ بکسر یاے اوّل و سکون دوم بحذف یا (ابشرک) نیز آمدہ و در فرہنگ بہ فتح و کسر باے موحدہ بدین معنی آوردہ پس شاید ممدودہ نیز بہ باے موحدہ باشد و در شرفنامہ یعنی بوے مادران کہ گیاہی است دوائی مولف عرض کند کہ خدا ایش بیامرزد کہ تائید کاتبین غلط نگار میکند و یے بصحت لفظے نہ برد این ہمان لغت آئیشرک است کہ بہ دو تحتانی و زاے فارسی در ممدودہ بہ معنی شرارۂ آتش گذشت ۔ محققے دیگر با صاحب شمس نیست نمے دانیم کہ چہ می نویسد و از کجا می آرد و حوالۂ فرہنگ بہ خیال اوست نہ در کتاب ۔ سند استعمال بہ الف مقصورہ از نظر ما نگذشت ۔ (اردو) دیکھو آئیشرک ۔

ایبک بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری با ثانی مجہول بر وزن زیرک (۱) بت را گویند و بعربی صنم خوانند (مولوی معنوی ؎) در گوشۂ نہ گردون تو دوش افق بودی مہ طوف ہمی کردت اے ایبک خرگاہی ؛ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ تحقیق آنست کہ ایبک لغت ترکی است نہ پارسی چہ آئی بہ معنی ماہ است

و بک بمعنی بزرگ و آتی بک بہمزہ ممدودہ بہ معنی ماہ بزرگ و تمام (الخ) مولف گوید
کہ بخیال ما این مفرس باشد و مرکّب است از آتی کہ بترکی ماہ را گویند و پک بباے
فارسی بالفتح بمعنی قوی (کذا فی الکنز) پس آتیک بہ ممدودہ و باے فارسی بمعنی ماہ قوی
و کنایہ گرفتہ اند از بت و صنم و باے فارسی را بعربی بدل کردند چنانکہ تپ و تب و تبدیل
ممدود یا مقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب و لہجہ مقامی است و جا وارد کہ بک مخفف بیگ
باشد کہ در ترکی زبان بہ معنی بلند مرتبہ آمدہ پس فارسیان آتی را با بک مرکب کردہ
بہ معنی ماہ بلند مرتبہ گرفتند و مجازاً بمعنی بت و صنم استعمال کردند۔ مخفی مبادا کہ فارسیان
از دو لفظ ترکی زبان مرکبے را بہ معنی مقصودی استعمال کردہ اند و تصرف خفیف در
حروف بر سبیل تبدیل ہم۔ ازینجاست کہ ما این را مفرس گوئیم و ابک و ایبک در ترکی زبان
عرف مرغ است و ایچ و ایبک بمعنی حریر (کما فی الکنز) حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) ویکھو استانوق
(۲) ایبک بقول ناصری بکسر ہمزہ نام غلامی از غلامان سلطان شہاب الدین غوری
بودہ کہ چندین ہزار غلام زر خرید داشتہ چہار نفر از انہا بمرتبۂ سلطنت رسیدہ
و یکے از انہا ہمین ایبک است کہ در دہلی پادشاہی کردہ و کتاب تاج المآثر بنام
اوست آخر از اسپ افتادہ در گذشت گویند آیبک کسی را گویند کہ شش انگشت
داشتہ باشد این لغت ترکی است۔ صاحب سراج فرماید کہ لقب یکے از بادشاہان
ہند کہ او را قطب الدین ایبک گویند و او غلام معز الدین سام غوری بود و ظاہراً بدین
معنی ترکی است مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ بر معنی اول کردہ ایم و این محقق

نیست کہ ایبک تبرکی مروسش انگشت رانام است بخیال ما وجہ تسمیہ این غلام نظر برحسن وملاحت او باشد کہ معنی لفظی این ماہ بلند رتبہ گذشت (اردو) سلطان شہاب الدین غوری کے ایک غلام کا لقب ایبک تھا جسکو قطب الدین ایبک کہتے تھے۔

(۳) ایبک بقول صاحب ضمیمہ برہان باول مفتوح بثانی زدہ نام قصبہ ایست از قصبات بدخشان نزدیک اندراب جانب جنوب۔ صاحب جہانگیری درخاتمہ کتاب بدل لغات زند وپازند این راآوردہ ودیگر کسے اہل تحقیق ذکر این نکردہ (اردو) بدخشان کے مضافات مین سے ایک مقام کا نام جو اندراب کی جنوب کے جانب واقع ہے۔ ایبک ہے۔

(۴) ایبک بقول اننذ بحوالہ غیاث بمعنی قاصد وغلام نیز آمدہ ومجازاً بمعنی معشوق سیت ودیگر کسے از اہل تحقیق ذکر این نکردمولف عرض کند کہ ماخذ این ہمان است کہ بمعنی اول ودوم مذکور شد۔ حیف است کہ براے معنی قاصد سندے پیش نہ شد وجز این نیست کہ بمجاز باشد کہ ایبک نام غلامی بود چنانکہ بر نمبر (۲) گذشت۔ باتی حال فارسی قدیم است وحالا برزبان معاصرین عجم متروک (اردو) قاصد۔ دیکھو اسک۔ غلام دیکھو اشاغ۔ معشوق۔ دیکھو آیت خوبی۔

ایپرا | بقول صاحب بول چال بمعنی نغمہ وسرود است مرادف اوپرا کہ بجایش گذشت ودیگر کسے ذکر این نکرد حیف است کہ تصریح حالیہ لفظ نکرد مولف گوید کہ این مبدل اوپرا باشد کہ واو بہ تحتانی بدل شود ہمچون انگور وانگیر۔ معاصرین عجم برزبان دارند ومعنی این تماشا گاہ ونغمہ گاہ است نہ مجرد سرود ونغمہ بحث کامل بر اوپرا کردہ ایم۔

(اردو) دیکھو اوپرا۔

ایپرا و کالا بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مجلس عیش و شادی کہ دران نغمہ و سرود باشد۔ صاحب بول چال این را آپیرا۔ گالہ بکاف فارسی آوردہ فرماید کہ بمعنی شادی و سرور تماشا آید **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ماخذ ایپرا بجاے خود گذشت کہ بمعنی تماشا گاہ و سرودگاہ است وکالہ بروزن لالہ بہ کاف عربی بقول برہان بہ معنی ساز و سامان وہمین معنی کالا بالف در آخر وگالا بقولش لغت ژند و پاژند است بمعنی گریستن بانگ و فریاد و پس این را بہ کاف فارسی گرفتن خطاست و قول صاحب رہنما بجاست و معنی لفظی این (سرودگاہ و ساز و سامان) یا (سرودگاہ و بانگ و فریاد) باشد و مجازاً بمعنی مجلس عیش و شادی کہ دران نغمہ و سرود باشد و میان ہر دو لغت واو عطف است (اردو) دیکھو اوپرا۔

ایپک بقول سروری بحوالہ فرہنگ بباے فارسی بر وزن زیرک بہ معنی بت باشد و ہمان بیت را سند آوردہ کہ برایبک بباے عربی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت را بر معنی اوّل ایبک بیان کردہ ایم کہ بباے موحّدہ مذکور شد و این مرادف آنست۔ (اردو) دیکھو ایبک کے پہلے معنے۔

ایپت بقول صاحب شمس لغت فارسی است و بحوالہ ابراہیمی نقل کند کہ بباے فارسی (۱) گوشت و بحوالہ مؤید فرماید کہ (۲) بکسر سرخاب و فرماید کہ بباے پارسی بہ معنی گوشت سگ باشد دیگر کسے از محقّقین فرس ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ حیف از صاحب شمس کہ زبان فارسی را خیلے پریشان کردہ است۔ صاحب مؤید بذیل لغات ترکی

صراحت کنند که آیت به ممدوده به معنی گوشت است و آیت به معنی سرخاب و سگ۔ و آیت بیاے فارسی به معنی گوشت (الخ) وجهے نیست که ما این را درین کتاب جا دهیم جز این که تصرف صاحب شمس را به دیده ناظرین کردیم (اردو) (۱) گوشت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ (۲) سرخاب۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چکور۔

آیتگی بقول مؤید با تاے موقوف و کاف فارسی بمعنی خانه داری و خداوندی باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که سند استعمال پیش نه شد معاصرین عجم هم برزبان ندارند و بدیگر السنه هم معنی آیت مطابق مقصود پیش بدست نیاید بترکیب فارسی خیال کنیم که یاے نسبت را بر لفظ آیتگ زیاده کرده اند که بمعنی منسوب به آیتگ باشد و آیتگ را اسم جامد بمعنی خانه گیریم یا آیته را بمعنی خانه گرفته بقاعدۂ فارسی به تبدیل هاے هوز بکاف فارسی و زیادت یاے مصدری آیتگی را بمعنی خانگی گیریم بهر دو صورت معنی خانه داری درست نمی شود پس بخیال ما این را با لغت آیتگین که بنون می آید تعلقے می نماید جا دارد که غلطی کتابت صاحب مؤید آیتگینی را که می آید بدین شکل نوشت۔ واللہ اعلم (اردو) دیکھو آیتگین۔

آیتگین بقول برهان با تاے قرشت بر وزن پیش بین (۱) بمعنی خانه دار و صاحب و خداوند خانه باشد و هیچ صراحت نکرد که کاف فارسی است یا تازی۔ صاحب سروری نوشته که با تاے قرشت و کاف فارسی بمعنی خداوند و خانه دار و از حکیم خاقانی سند آورده ۵

اول شب آیتگین و ساقی بدیم لیک با لب
ارسلان شدیم بپایان صبحگاه ۞ صاحب

رشیدی بذکر این فرماید کہ این لغت ترکی مینماید وصراحت نکرد کہ کاف عجمی است یا عربی ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان بذیل اینگینی ذکر این کردہ بحوالۂ رشیدی فرماید کہ لغت ترکی باشد۔ صاحب سراج صراحت کند کہ اینگ فارسی است و در ترکی بودن این لغت متفق با رشیدی۔ مولّف عرض کند کہ بر لغت اینگینی (کہ می آید) صاحب ناصری حوالۂ فرہنگ دساتیر می دہد و در لغات ترکی ازین لغت ذکرے نیست پس بسند فرہنگ دساتیر باید کہ این را مرکب ژند و پاژند دانیم کہ یا و نون در آخر کلمہ برائے نسبت می آید و اینگ بفارسی قدیم بمعنی خانہ باشد پس معنی لفظی این منسوب بخانہ و مراد از صاحب خانہ و خداوند خانہ (اردو) صاحب خانہ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ مکین۔ گھر والا۔ گھر کا مالک۔

(۲) اینگین۔ بقول انند نام غلام ترکی است و برائے این معنی ہمان سند پیش کردہ کہ بر معنی اوّل گذشت۔ مولّف گوید کہ تسامح صاحب انند است کہ کلام خاقانی را کہ بر معنی اوّل گذشت بسند این آوردہ و جا دارد کہ اینگین نام غلامے باشد و وجہ تسمیۂ آن ہمان کہ بر معنی اوّل گذشت (اردو) ایک ترکی غلام کا نام اینگین تھا۔

اینگینی بقول سروری بکسر ہمزہ و کاف فارسی و نون و سکون یائے حطی اوّل و دوم و تائے قرشت بمعنی خانہ داری و خداوندی صاحب رشیدی ہمزبان سروری و فرماید کہ این ہم لغت ترکی است۔ صاحب برہان بذیل اینگین ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی خانہ داری و صاحبی و خداوندی خانہ باشد۔ و خان آرزو در سراج بذیل اینگین ذکر این کردہ فرماید کہ تحقیق آنست کہ این لغت ترکی است امّا صاحب ناصری این را اینگینی بدون تحتانی

دوم بحوالۂ برہان آوردہ (شک نیست کہ بغلطی کتابت تحتانی دوم حذف شد) و فرماید کہ رشیدی در فرہنگ خود نوشتہ کہ این لغت ترکی است بمعنی خانہ داری و نیز فرماید کہ بقول صاحب فرہنگ و ساتیر بروزن پیش بینی بہ معنی خانہ داری است (انتہی کلامہ) مولف عرض کند کہ حقیقت این جز این نیست کہ یاے مصدری بر لفظ ایگین زیادہ کردہ اند و ایگین بزیادت یا و نون نسبت در آخر لغت ژند و پاژند است پس از فرہنگ و ساتیر قطع نظر کردن و این را لغت ترکی قرار دادن بجالتی کہ محققین ترکی ازین لغت ساکت اند جوندارد شک نیست کہ لغت ژند و پاژند است (اردو) خانہ داری بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ گھر کے معاملات۔ انتظام خانہ گھر بار کا کام کاج۔

ایگینیان بقول سفرنگ و ساتیر جمع ایگینی کہ گذشت و ہم بقولش بحذف تحتانی سوم ایگینان ہم آمدہ مولف عرض کند کہ چنانکہ درین ہر دو لفظ فرقی است ہمچنان در معنی ہر دو ہم فرقی نازک است یعنی ایگینیان جمع ایگینی بمعنی خانہ داریان و ایگینان جمع ایگین بہ معنی خانہ داران (اردو) خانہ داری کی جمع اور بلحاظ لفظ آخر الذکر صاحبان خانہ۔

(الف) **ایتوک** بقول برہان و ناصری بکسر اول و ضم تاے قرشت و سکون واو و کاف زنبیل و شرده را گویند بقول جامع و سروری و سراج و جہانگیری باول مفتوح بروزن مفلوک و صراحت کنند کہ بہ کاف تازی است (حکیم سوزنی ؎) از کلک تست نصرت دین محمدی ٭ ایتوک دو بشاہ کہ کلکم حسام تست ٭ مولف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و صورت ظاہری این لغت ترکی است و لیکن محققین ترکی زبان

ازین ساکت واز ہمین اسم است ....

(ب) **ایتوک دادن** بمعنی مژدہ دادن چنانکہ حکیم سوزنی گفتہ کہ نقلش بر لفظ ایتوک گذشت وجا دارد کہ با مصادر دیگر ہم مستعمل شود۔ (اردو) (الف) مژدہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خوشخبری۔ بشارت۔ نوید۔ (داغ ؎) ین کلمہ گو ہون خاص خدا ورسول کا ؛ آتا ہے یام عرش سے مژدہ قبول کا ؛ (ب) مژدہ پہنچانا۔ بقول آصفیہ خوشخبری دینا۔ بشارت دینا۔ (داغ ؎) دم بسمل ہوئی کیون دیر اتنی دم نکلنے مین ؛ قضا کیا مژدہ پہنچانے گئی ہے میرے دشمن کو ؛

اے تو مجموعۂ خوبی ز کدامت گویم مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از بیان معنی ومحل استعمال ساکت۔ **مولف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را حق کسے استعمال کنند کہ بجمیع صفات متصف باشد وگاہے برائے کسی نیز کہ ہمہ افعالش قبیح باشد بر سبیل طنز (اردو) ماشاء اللہ کس کس چیز کی تعریف کرون آیۂ رحمت ہو ؛ دکن مین یہہ مقولہ اُس شخص کے حق مین مستعمل ہے جو سرا پا صفات حسنہ سے متصف ہو ؛ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدہی ؛ بقول امیر (مثل) بے ڈہنگے آدمی کی نسبت کہتے ہین جسکا کوئی قول وفعل ٹہیک نہو (مسرور ؎) چرخ کجرو کے تو حق مین یہہ مثل سیدہی ہے ؛ اونٹ رے اونٹ تری کونسی کل سیدہی ہے ؛ آپ ہی نے " اونٹ کی کونسی کل سیدہی " کا ذکر بہی فرمایا ہے جو گذشتہ مثل کے ہم معنی ہی (نصیر ؎) ٹیڑہا ید قدرت نے بنایا ہی جنہونکو ؛ دیکہیگا نصیر انکی نہ تو پشت برابر ؛ مشہور ہی کل اونٹ کی ہے کونسی سیدہی ؛ کج وضع نہین رکہتے کبہو پشت برابر ؛

ایثار بقول بہار بمعنی برگزیدن و فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل ۔ صاحب موید بذیل لغات تازی آوردہ و فرماید کہ بمعنی برگزیدن و در استعمال فارسی بجاے عطا و فیض است و فرماید کہ این لازمۂ برگزیدگانست (درویش والہ ہروی ؎) چہ او چہا بخفیۂ سپر چرخ کہ کردہ برآستانۂ این روضہ سجدۂ ایثار ۔ مولف عرض کند کہ لغت عرب است بالکسر بروزن اکرام بمعنی برگزیدن و گرامی کردن و غرض دیگران را بر غرض خویش مقدم داشتن (کما فی منتہی الارب) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر معنی سوم کنند و بامصادر فرس ہم کہ در لحقات آید (اردو) ایثار بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ غیر کے نفع کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا ۔ کمال سخاوت ۔

ایثار آمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت ۔ مولف گوید کہ بمعنی واقع شدن غرض دیگران بر غرض خود است ۔ (نظیری نیشاپوری ؎) از کہ جنبہ ذات تو این ایثار می آید کہ او خویش را پوشیدہ مار آشکارا ساختہ (اردو) ایثار واقع ہونا ۔

ایثار بخش بقول برہان با ثاے مثلثہ و خاے نقطہ دار بروزن بسیار ہوشنگ پسر سیامک را گویند ۔ صاحب جامع فرماید کہ لقب ہوشنگ باشد ۔ غالب دہلوی در قاطع برہان بر صاحب برہان اعتراض فرماید کہ قطع نظر ازین خبط ایثار بخش اسم ہوشنگ چگونہ تواند بود دران روزگار و دران مردم ثاے مثلثہ کجا بود و قطع نظر ازین ہم ایثار بخش چہ معنی دارد ۔ گرفتیم کہ دران عہد نیز ایثار بمعنی بخشش مستعمل بود و بخش را معنی چیست ۔ بخشی در ترکی بمعنی نیک آید و پیشدادیان کہ

ہوشنگ نیز از انست نہ عربی می دانستند نہ ترکی۔ سیامک کہ بادشاہ بود لیقول سما ساتی نجم کہ مترجم وساتیر است پیمبر نامور نیز بودہ است در تسمیۂ پسر خود چہ رنگ آمیزی بکار بردہ یک لفظ از ترکی گرفت و یاسے تحتانی از ان براند اخت و ماقبل وسے لفظ عربی آوردہ و بخشش نیک معنی این لفظ مرکب اندیشید (انتہی کلامہ) صاحب قاطع القاطع درجوابش میگوید کہ ہر چند این لغت یعنی ایثار بخش لفظی است غریب نما و در کتب موجودہ اینا زمان دستیاب نیست و ترکیب لفظی آنہم بخیال نمیرسد کہ چون است لیکن بہ علم لغت نقلی۔ عقل را در ان ہیچ دخل نتواند شد تا وقتی کہ کتب دیگر را نخواہیم دید اعتراض معترض را زینہار نخواہیم گزید **مولف** عرض کند کہ ایثار بخش۔ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی بخشندۂ ایثار و عطا کنندۂ ایثار بدین وجہ کہ صفت ایثار در ذات مسمی بود۔ جا دارد کہ بدین لقب اورا ملقب کردہ باشند اعتراض غالب درست نیست۔ امکان دارد کہ این لقب مرکب نظر بر صفت ایثار ملقب بزمانہ مابعد ش قرار یافتہ۔ چیسے ندار دو باشد کہ وجہ تسمیۂ این چیزے دیگر باشد کہ مابعدم علم لغات از ان از ان خبرے نداریم باتسے حال۔ اسم باشد یا لغت در عرض معنی یا وجہ تسمیۂ علم پے بردن آسان نیست و اینقدر متحقق است کہ ہوشنگ پسر سیامک را (ایثار بخش) می گفتند پس اعتراض غالب بر برہان غیر ازیں۔ کچھ پلاسی معترض نیست۔ خدا ایش بیامرزد (اردو) سیامک کے بیٹے (ہوشنگ) کا لقب یا نام۔ ایثار بخش تہا۔

(۱۱۵۵۵) **ایثار شدن چیزے** استعمال بمعنی واقع شدن ایثار راست بس و معنی ایثار بجایش گذشت (ظہوری ۵) ور دو کردم

ہو سہا سینہ ایثار محبت شد ﴿ بعشق از خوشہ چینانم ولیکن خرمنی دارم ﴿ (اردو) ایثار واقع ہونا۔

ایثار کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ غرض دیگران را بر غرض خویش مقدم داشتن است (حافظ ؎) بیک دو قطرہ کہ ایثار کردی اے دیدہ ﴿ بسا کہ بر رخ دولت کنی کرشمہ و ناز ﴿ (اردو) غیر کے نفع کو اپنی مصلحت پر مقدم رکھنا۔ ایثار کرنا کہہ سکتے ہین۔

ایثار نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ مرادف ایثار کردن باشد کہ گذشت (حزین اصفہانی ؎) کند خاک خجلت بسر بحر و کانرا ﴿ کفت بسکہ ایثار گوہر نماید (اردو) دیکھو ایثار کردن۔

ایج بقول صاحب ہفت بکسر اول بشناۃ تحتانی مجہول رسیدہ و جیم زدہ بمعنی ہیچ است آ فرماید کہ بجاے جیم تازی جیم پارسی ہم بدین آمدہ مولف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این بجیم تازی نکردہ و ہمین لغت بجیم پارسی می آید اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدل ایچ باشد کہ بقاعدۂ فارسی جیم فارسی بجیم عربی بدل شود ہمچون کاچ و کاج۔ (اردو) دیکھو ایچ۔

ایجا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است کہ مخفف این جا باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ صوفیان معاصرین عجم حالا ہم بر زبان دارند بحذف نون و بقاعدۂ فارسی خلاف قیاس است (اردو) یہان۔ بقول آصفیہ ہندی (تابع فعل) اینجا۔ اس جگہہ۔ ادہر۔ اس مقام پر۔ اس طرف۔ اس جانب۔

پاسے ۔ اس رخ ۔ اس کنارے ۔

ا و | بقول بہار بمعنی در وجود آوردن و فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل ۔ مولف
کند کہ لغت عربی است بکسر اوّل و بقول صاحب منتخب در وجود آوردن و تونگر کردن
بیان این را بمعنی حاصل بالمصدر معنی اوّل و با معنا در فرس ہم استعمال کنند کہ در ملحقات آید
بہار این را با مصدر (کردن) مخصوص کند درست نیست (اردو) ایجاد ۔ بقول
عربی ۔ اسم مذکر ۔ اختراع ۔ نئی بات پیدا کرنا ۔ نئی چیز بنانا ۔ (غافل ؎) اتنی
کہاں دیکھین جو سیر جزو و کل ؛ عالم ایجاد مین تو سیکڑون ایجاد ہین ؛

د شدن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ین کردہ از بیان معنی ساکت مولف
کہ بوجود آمدن باشد (ابو الحسن فراہانی
اے نصیبم از شراب وصل گوئی چون حباب ؛
بون ایجاد شد روز ازل پیمانہ ام ؛
(اردو) ایجاد ہونا ۔ جیسے "یہہ چیز نئی ایجاد
ہے"

د کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ین کردہ و از بیان معنی ساکت بہار ہم
ایجاد ذکر این فرمودہ مولف عرض کند کہ

بمعنی نو پیدا کردن باشد (شہرت شیرازی
؎ عشق چون کار عیار افتد کند ایجاد حسن ؛
کوہکن معشوق را از سنگ پیدا کردہ است ؛
(علی خراسانی ؎) سرشت طینت شان از
وساوس شیطان ؛ نکردہ از نظر لطف شان
خدا ایجاد ؛ (صائب ؎) ایجاد میکند
شکر خندۂ صبح را ؛ روز مرا کسے کہ شب
تار کردہ است ؛ (اردو) ایجاد کرنا
امیر نے ایجاد کے ذیل مین اسکا ذکر فرمایا ہے
(داغ ؎) ایجاد ستم سے ہمین برباد کرینگے ؛

کرتیں ون ایسے ہی وہ ایجاد کرینگے ؛ **ایجان من خود کردہ خود کردہ را تدبیر نیست** مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ واز بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزید۔	**مولف** گوید کہ مرادف دا زماست کہ بہ ماست) کہ بجایش گذشت وبعض ہمادات تحت عجم کلمہ ایا اے را از اول این دور میکنند دارو را ویکھو ازماست کہ بہ ماست۔

ایچ بقول برہان وجامع وموید با جیم فارسی وثانی مجہول (۱) بر وزن ومعنی ہیچ است صاحبان رشیدی وجہانگیری وسروری وناصری وبہار عجم ووارستہ وشمس ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مبدل ہیچ است و این در اصل یک لغت بودہ بسبب کثرت استعمال ہر دو لغت علحدہ شدہ **مولف** عرض کند کہ ہائے ہوز بالف بدل شد چنانکہ ہیون واپون بالجملہ (۱) بمعنی معدوم گردیدہ ولاشئے و(۲) چیز اندک وقلیل وکم و(۳) گاہے لفظ ایچ بمعنی ہیچ چیز می آید (عرفی ۵) عرفی نخلط شہرہ برق است بہ بیند ؛ صدگل زدہ بر گوشۂ دستار دگر ہیچ ؛ اگرچہ ازین سند استعمال ہیچ بمعنی اول پیدا است نہ ایچ ولیکن عیبے ندارد کہ مقصود ما از تفہیم معنی است دیگر ہیچ۔ حاصل اینست کہ ہیچ وایچ بدین معنی بمعنی (ہیچ نیست) و(چیزے نیست) باشد ومعنی دوم از استعمال (ہیچکس وہیچگاہ) من وجہ پیدا توان کرد یعنے ہیچ یک وہیچکس بمعنی کسی یک از افراد انسان وہیچگاہ بمعنی چیزے قلیل از وقت باشد و حاصل این ہر سہ ہم بمعنی اول است کہ از ترکیب پیدا شود ولیکن ما با معنی دوم اتفاق نداریم زیرا کہ ہیچ بمعنی دوم فی الحقیقت بمعنی تنکیر است کہ بر معنی سوم ذکرش

کردہ ایم یعنی ہیچ و ہیچکس بمعنی کسے یک از انسان باشد پس ہیچی ندارد و اگر بمعنی دوم این یا
حرف تنکیر گیریم (حکیم اسدی ؒ) نگفت ایچکس راوزان بوم زود ٭ بہ ہندوستان
رفت و یکچند بود ٭ (والہ ہروی ؒ) دہان خصم تو شد ضامنش کہ باد از موج ٭ بچشم آب
حساب ایچیک از طناب نہ بست ٭ (حافظ شیرازی ؒ) یا دم نکنی و ہیچگہ من ٭ بے شرم
ندیدہ ام صبا را ٭ وجا دارد کہ درین ہر سہ شعر معنی اوّل گیریم یعنی لاشے از کس و
لاشے از یک کس و چیز و لاشے از وقت ۔ بنسبت معنی سوم عرض میشود کہ ایچ را اگر معنی
ہیچ چیز نگیریم ۔ استعمالش در منفی مقصود را باطل کند چنانکہ درین شعر حکیم سنائی (ؒ)
خلق خود بہرہ مند و ہیچ نیند ٭ ہمہ را آزمودم ایچ نیند ٭ (اردو) (۱) ہیچ بقول
صاحب آصفیہ ۔ (فارسی) صفت ۔ معدوم ۔ لاشے ۔ کچھ نہیں ۔ (بکسر اوّل و یائے مجہول)
(ظفر ؒ) خوبان جہان کا ہے تو اک محو تماشا ٭ جنکی کہ کمر ہیچ ہے جنکا کہ دہان
ہیچ ٭ (۲) ہیچ ۔ بقول آصفیہ ۔ بمعنی اندک ۔ قلیل ۔ کچھ ۔ ذرا (ہیچکس) کا ترجمہ کوئی
شخص اور (ہیچگاہ) کا ترجمہ کسی وقت اور (ہیچیک) کا ترجمہ کوئی ایک ۔ (۳) کوئی چیز ۔
(۲) ایچ ۔ بقول مؤید کہ بحوالہ قنیہ آوردہ قلابہ آہنین را گویند ۔ صاحب شمس ہم
ذکر این کردہ ۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این معنی نکرد حیف است کہ سند استعمال پیش
نشد ۔ اگر بدست آید اعتبار را شاید ۔ (اردو) لوہے کا قلاّبہ ۔ قلابہ ۔ بقول آصفیہ
عربی ۔ اسم مذکر ۔ (ماخوذ از قلب بمعنی اولٹا کرنا) گنڈا ۔ حلقہ ۔ کڑی ۔
(۳) ایچ ۔ بقول شمس نام یکے از شہرہاے فارس معرب ایک و فرماید کہ از انجاست

قاضی عضد الدین صاحب مواقف مولف گوید کہ صاحب انند اَیچ را بالکسر و جیم عربی لغت
عربی گوید کہ آن شہریست از شہرہاے فارس معرب ایک و صاحب منتہی الارب فرماید کہ
بالکسر شہریست در پارس باتے حال این لغت معرب را کہ بجیم عربی است ازینمقام تعلقی نیست
تسامح صاحب شمس است بموقع اظہارش کرد (اردو) ایچ - جیم عربی کے ساتھ
فارس کے ایک شہر کا نام ہے -

(۴) ایچ - بقول بہار امر بنوشیدن و فرماید کہ بدین معنی ترکی است و از مولوی معنوی
سند آرد (؎) ترکی قدحے پر کرد زانو زد و گفتا ایچ ؎ گفتم من و این معنی شاباش
مسلمانی ؎ صاحب انند ہمزبان بہار - وارستہ فرماید کہ امر گرفتن نیز مولف عرض کند
کہ تسامح اوست کہ امر گرفتن نوشتہ طرز بیان محققین بالا در غلط اندازد کہ تعریف لفظ ایچ
میکنند و نمی گویند کہ این امر مصدر اچمق است کہ در ترکی بمعنی نوشیدن آمدہ چنانکہ صاحب
لغات ترکی ذکر این کردہ پس امرش اَیچ بود بالکسر مگر ترکیان بقاعدۂ خود یاے تحتانی
براے اظہار کسرۂ الف زیادہ کردند - الحاصل متقدمین فرس استعمال این لغت ترکی کردہ اند
و معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) پی - پینا کا امر -

ایچا ایچ | بقول وارستہ و بہار و بحر بمعنی
نوشا نوش پیالہ شراب است (میر نجات ؎)
از فقیہان شدہ و مدتِ جام بادہ را ؎ در
صبوحی بانگ ایچا ایچ می وانیم ما ؎ مولف

عرض کند کہ این اصطلاح زبان ترکی است
و مرادف نوشا نوش فارسی و الف درمیان
دو اسم بقول محققین فرس - الف الصاق نام
دارد و افادۂ معنی اتصال دہد چنانکہ شباشب

مخفی مباد که ما بر لغت ایچ صراحت کرده ایم
که امر حاضر است از مصدر ترکی اچمق به معنی
بنوش و ترکیان ایچ ایچ را بمعنی بنوش و بنوش
متصل بنوشن استعمال میکنند و بقاعدهٔ شان
الف اتصال درمیان تکرار صیغهٔ امر افادهٔ
همین معنی کند. ما گوئیم که نوشانوش در فارسی
مرادفش بهمین معنی باشد زیرا که نوش امر حاضر است
از مصدر نوشیدن. فارسیان (نوش نوش و
نوشانوش) هر دو را بمعنی متصل بنوش استعمال
کرده اند (سنجر کاشی ؏) نشنید در لعاب
بارگاه مغفرت فردا ٭ ز نوشانوش مستان
متصل بانگ اذان ما ٭ (وله ؏) چو بیدارم
کنند از خواب مستی چشم آن دارم ٭ که همچنگ
اذان گیرند بانگ نوش نوشم را ٭ مخفی مباد
که درین هر دو شعر سنجر کاشی. نوشانوش و
نوش نوش را بانگ مستان گفته. پس معنی
آن غیر از اتصال امر نتوان گرفت و اگر
بقول مقننین فرس نوش را اسم مصدر نوشیدن
و الف نوشانوش را الف اتصال میان دو
اسم گیریم معنی آن (نوشیدن باتصال) باشد
و این معنی مصدری درین هر دو شعر درست
نمیشود و با بانگ مستان تطابق نه پذیرد. پس هیچ
نیست که این قاعدهٔ جدید را که از کلام فرس
بدست می آید از دست دهیم و بتبعیت مقننین
فرس که قواعد شان وحی آسمانی نیست مقصود
را فوت کنیم. مقننین فرس از ابنای جنس ما هستند
چیزیکه بتلاش شان نیامد نه نوشتند و ترک
شان دلیل آن است که سندے نیافتند و غور
برین مسئله نکردند هرگاه تحقیق این قسمت ما
داده اند نباید که اجتهاد را از دست دهیم
و جا دارد که نوشانوش را بدون الف اتصال
امر حاضر نوشانیدن و نوشیدن گیریم همچون
(نوش نوش) که مجرد تکرار امر حاضر هم معنی
اتصال پیدا کنند بصورت (نوشانوش)

متصلاً بنوشا ان د بنوش باشد اصل (نوشا نوش) (نوشان نوش) بود نون دوم را تخفیفاً حذف کردند دیگر ہیچ۔ بالجملہ الف بقول صاحب تحقیق القوانین بر نہ قسم بود ازینکہ ما بر لفظ آلف این اقسام را ترک کردہ ایم ہمہ رینجا تلافی مافات کنیم۔ (۱) الف دعا کہ بنا بر حصول مفہوم دعا در صیغۂ واحد غائب فعل مضارع معروف پیش حرف اخیر آوردہ شود چنانکہ بلفظ بوآد و دہاد و رساناد و گرداناد و بقیہ بحث این بر ہر یک لفظ بیاید۔ (۲) الف عطف کہ در دو کلمۂ متغائرہ واقع شدہ مفید معنی واو عطف باشد چنانکہ در تکاپو۔ سالاماہ و شبارو ز کما بیش (۳) الف الصاق کہ بمعنی مع در دو اسم متجانس آمدہ افادہ معنی الصاق و اتصال دہد چنانکہ در دمادم۔ دوشادوش۔ سالاسال شباشب۔ (۴) الف انحصار کہ بہ معنی تا سے انتہائی میان دو اسم واقع گشتہ مفید مفہوم ہمہ و تمام بود چنانکہ در سراسر۔ سراپا۔ یعنی از یک سر تا سر دیگر و از سر تا پا۔ (۵) الف ندا کہ بآخر اسم غیر صفت و اسم صفت متصل شدہ بمعنی اے باشد چنانکہ در خدایا صنما۔ بزرگا۔ بزرگی دہا۔ (۶) الف مصدر کہ باسم صفت لاحق گشتہ فائدہ معنی مصدر دہد چنانکہ در پہنا۔ ژرفا۔ درازا۔ فراخا۔ بہ معنی پہن و ژرف شدن و دراز و فراخ بودن (۷) الف فاعل کہ بآخر صیغہ واحد امر مخاطب معروف متصل شدہ مفید معنی اسم فاعل بود چنانکہ در بینا۔ دانا۔ شنوا۔ گویا۔ بہ معنی بینندہ۔ دانندہ۔ شنوندہ۔ گویندہ۔ و نماید کہ جائے چنین الف مفید معنی اسم مفعول نیز باشد و بر این تقدیر بالف مفعول موسوم گردد چنانکہ بلفظ پذیرا (مخفی مباد کہ ما بر اسم فاعل و اسم مفعول ترکیبی بحث این کردہ ایم) (۸) الف تاکید کہ بنا بر تاکید

مفہوم و عابد الف و حاآ ورد و مشو و چنانکہ
درباوا۔ میاوا۔ رساوا۔ مرساوا (۹) الف
مبالغہ کہ باسم صفت لاحق گشتہ افادۂ معنی بسیاری
وبد چنانکہ دربدا۔ خوشا۔ خنکا۔ فرخابہ
(انتہی کلامہ) **مولف** عرض کند کہ (۱۰)
الف اتصال کہ درمیان دو امر حاضر یک
مصدر آمد و افادہ معنی اتصال فرمایش و
حکم کند و این کلیہ عام نباشد بلکہ در بعض
مصادر کہ استعمال این بنظر آمد ہمچون نوشا
نوش کہ نوش امر حاضر مصدر نوشیدن است
ہرگاہ درمیان تکرار (نوش) الف اتصال
آورد ند معنی آن متصل بنوش۔ گردید چنانکہ
سندش بالا گذشت (اردو) پیے جانا
پینا پلانا۔ پیے جاؤ پیو پلاؤ۔ نوشا نوش کا استعمال
بھی انہیں معنوں مین اردو مین ہوا ہے (مونس
(ناسخ ۵) عید ہے اک شب چلو ملکر پئین
ہم تم شراب ۞ آج وہ دن ہے کہ یہان نوشا
نوشا نوش ہے ۞ (دولہ ۵) ہے یہ روزہ دلکا
سبب نفرت ہے اکل و شرب سے ۞ کیا
حسد زاہد کو ہے رندون کی نوشا نوش کا ۞
(ظہیر دہلوی ۵) واعظ نادان کو کیا
معلوم اپنا حال و قال ۞ توبہ استغفار دل مین
لب پہ نوشا نوش ہے ۞

اسے حیف | بقول بہار در مقام دریغ
و تاسف گویند۔ نورالدین ظہوری فرماید
(۵) مہر او گر پا ز دل بیرون نہد اے
حیف دل ۞ لطف او گر دست بردارد ز من
ایوائے من ۞ خان آرزو در چراغ فرماید
کہ لفظی است کہ در مقام دریغ گویند چنانچہ
ایوائے و ظاہرا منادے کہ فلان باشد
محذوف است۔ صاحبان بحر و انند ہم ذکر
کردہ **مولف** گوید کہ ما بر لغت اسے ذکر این
کردہ ایم۔ (اردو) ایوائے۔ بقول
امیر۔ فارسی۔ ایک کلمہ ہے جو حسرت و افسوس

کی جگہہ بولا جاتا ہے (جرأت ؎ مضطرب
ہون مین وہ دیوانہ کہ جس کا ایواسے ؛ نہ
گلستان مین لگے جی نہ بیابانون مین ؛
اے خاک بران سرکہ درو مغز وفا نیست
مقولہ - صاحب امثال فارسی ذکر این کردہ
واز بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ
مولف گوید کہ ما بر مقولۂ (اے بران
سرکہ درو مغز وفا نیست) ذکر این کردہ ایم
(اردو) دیکھو اے بران سرکہ درو
مغز وفا نیست ؛

ایخان بقول صاحب ضمیمۂ برہان با خاے نقطہ دار بروزن ریحان نام ولایتی از ترکستان - صاحب ہفت ہم بحوالۂ دستور ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این معلوم نشد لغت ژند و پاژند است (اردو) ترکستان کا ایک شہر کا نام ایخان ہے -

ایخشت بقول برہان وجامع بفتح اول وضم ثانی وسکون خاے نقطہ دار وضم شین قرشت وفوقانی ساکن فلزات را گویند کہ طلا ونقرہ ومس وآہن وسرب وقلعی وروی وامثال آن باشد - صاحب سراج فرماید کہ ہر یکے از فلزات مثل زر وآہن وغیرہ صاحب ناصری بذکر معنی مذکور فرماید کہ در جہانگیری وبرہان دیدہ شد ولیک در رشیدی نیافتیم - صاحب جہانگیری فرماید کہ زر وسیم ومس وآہن وروی وجیوہ واسرب وارزیز وامثال آن را گویند وبتازی فلز **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد وبعید نیست کہ ماخوذ باشد از لغات ترکی کہ بقول صاحب کنز ایکھشی بحتانی اول وخاے معجمہ وشین معجمہ وتحتانی آخر در ترکی زبان بمعنی طیب وجید وفاخر آمدہ وتبدیل حروف موافق قیاس نیست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دہات - بقول آصفیہ

ہندی - اسم مونث - وہ کانی جوہر جس مین پگلنے اور گداختہ ہونے کی صلاحیت ہو - فلز جیسے رانگ - تانبا - چاندی - سونا - سیسا - جست - پارہ - حال مین پلاٹینیم - ٹین وغیرہ اور بہی دہات دریافت ہوئی ہین -

ای خواجہ کاری کہ خود بتوانی کہ کنی از دست غلام مخواہ

مقولہ - صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بر سبیل پند و نصیحت بحق مردمان سست استعمال کنند تا محتاج خدام نباشند (اردو) دکن مین کہتے ہین "اپنا ہاتہ اپنا کام" اِئی جا کر دونون ہاتہہ - صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے "اپنا کاج مہا کاج" اپنا کام دوسرے پہ نڈالو" اور اوسکے مقابل اسی فارسی مقولہ کو لکہا ہے اور ہماری رائے مین بہی وہ مرادف ہے اسکا - جناب امیر مینائی نے "اپنا کام آپسی خوب ہوتا ہے" پر لکہا ہے کہ جیسا اپنا کام اپنی کوشش سے ہوتا ہے دوسرے سے ویسا نہین ہوتا - جہان کوئی دوسرے کے کام کو بیدلی سی کرتا ہے وہان طنز و الزام سی کہتے ہین -

ایدر - بقول برہان و جامع بکسر اول و فتح دال بروزن دیگر بمعنی (۱) اینجا و (۲) اکنون و (۳) اینک - صاحب موید فرماید کہ بالفتح والکسر است و در بیان معنی متفق با برہان - صاحبان ناصری و سروری و جہانگیری و سراج و رشیدی بر معنی اول قانع (سید حسن غزنوی سلہ) ناوردہ برون چو منی در ہزار سال ؛ اینک تو ایدری فلکا و من ایدرم ؛ صاحب سخندان فرماید کہ در سنسکرت اتر بتاے فوقانی مشدد و بہ معنی

اینجا و تہتر یعنی اینجا آمدہ و ہمان آتر در برج بہاشا بتغیر و تبدل السنہ ایدہر و ادہر شدہ است و چون در ہندوستان این تبدیل واقع شدہ است پس اگر در فارسی بتغیر صورت ایدر گرفت چہ محل تعجب است مولف عرض کند کہ ایدر را بقاعدۂ فارسی مبدل اتر توانیم خیال کرد کہ تاے فوقانی بدال مہملہ بدل شو وہمچون زردشت و زرتشت و توت و تود دستان و ہمدان و تحتانی دوم علامت کسرہ باشد بقاعدۂ ترکی کہ در فارسی ہم مروج است وجا دارد کہ لغت ہندی ایدہر را کہ صاحب ساطع ذکرش کردہ بحذف ہاے ہوز گرفتہ باشند یا بالعکس آن ہندیان بزیادت ہاے ہوز از فارسی گرفتند و معنی اوّل و دوم محتاج سند استعمال باشد و بس (اردو) (۱) ادہر ۔ بقول امیر ہندی (ادیۃ سنسکرت) یہان ۔ قریب ۔ پاس (تعلق سے) اسے بی ذرا ادہر آنا ؎ دیکھو آیا ہے ایک دیوانہ ؎ (۲) دیکھو اکنون (۳) دیکھو اینک ۔

ای در بتو میگویم دیوار تو ہم بشنو

مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ مقصود شان باطلاع چیزے بکسے باشد کہ اگرچہ او حاضر مجلس است ولیکن قائل نمی خواہد کہ خطاب باو کند و میخواہد کہ او بدون خطاب از تقریرش خبردار شود یعنی روے سخن بسوے او نیست و مقصود انیست کہ او بشنود (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ مین تو دیوار کو کہتا ہون ۔ چوہے سنین یا نہ سنین ؎ دیوار دیوار تو سن لے ؎ یہہ مقولہ اس مقام پر کہا جاتا ہے کہ جب کہ کوئی بات

کسی ایسے شخص کو سنانا مقصود ہو جو اپنا مخاطب
نہیں ہے بلکہ شریک مجلس ہے۔

ایدری | بقول رشیدی و سروری بدال
و راے مہملتین بروزن میدری بمعنی اینجائی
باشد (ناصر خسروؒ) مرا گفت اینجا غریب است
جانت ٭ بدو کن عنایت کہ تنت ایدری است
(حکیم سنائیؒ) عقل و جان آنجائی را عیب
شوچو شرع ٭ زانکہ دیوانہ است و مردہ
عقل و جان ایدری ٭ صاحبان برہان و
ناصری و سراج و شمس و جہانگیری ہم بذیل
ایدر ذکر این کردہ اند بمعنی اینجائی۔ مولف
عرض کند کہ صاحب انند بذیل ایدر این را
بمعنی آنجائی نوشتہ تسامح او بیش نیست بالجملہ
ایدر بجاے خود مذکور شد فارسیان یای
نسبت در آخرش زیادہ کردہ بہ معنی
اینجائی استعمالش کردہ اند دیگر ہیچ و
آنچہ حکیم سنائی ایدری را بہ معنی دنیا
دار آوردہ کنایہ ایست کہ اینجائی
مرادف آنست (اردو) اس جگہہ کا
رہنے والا۔ دنیا دار۔ اہل دنیا۔

اے دریغ | بقول بحر و بہار در مقام تاسف
گویند مرادف اے حیف کہ بجایش گذشت۔ صاحب
انند ہمزبان شان مولف گوید کہ دریغ بقول برہان
بکسر اول و ثانی و تحتانی مجہول کشیدہ و بغین
نقطہ دار زدہ کلمہ ایست کہ آنرا در مقام تاسف
و حسرت گویند بمعنی افسوس و اندوہ و دشوار
نیز آمدہ ما اشارۂ این براے کردہ ایم
(اردو) دیکھو اے حیف۔

ایدع | بقول برہان بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و عین بے نقطہ بلغت رومی
دوائی است کہ آنرا خون سیاوش گویند و بعربی دم الاخوین خوانند۔ صاحب
ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط بر ایدع فرماید کہ بفتح ہمزہ و سکون یای تحتانی

صمغ سرخ است که آن را دم الاخوین گویند وہم او برد دم الاخوین فرماید که بہ رومی قططا
وابدع وبسریانی دروا و مارا وبعربی قاطر الدم و دم التنین و دم الثعبان نیز و بفارسی
خون سیاوشان وبہندی ہیرادوکہی و رنگ برت وقلوز نگوٹ نیز گویند و در ماہیت آن
اختلاف است نزد بعضے صمغ چوب بقم است وبعضی گفتہ اند که صمغ بقم نیست زیرا که از جاہا ے
که دم الاخوین رامی آورند مانند حبشہ وزنگبار در ان مواضع بقم نمی شود وگویند که آن
عصارۂ قثاء الحمار است وگویند عصارۂ خشک که سرخ رنگ است وگیلانی وغیرہ گویند که
صمغے است سرخ مائل بکبودی واز جزیرۂ سقوطری آورند و درخت این صمغ شبیہ
بحی العالم است و در بلاد اقلیم اوّل و در بعض بلاد اقلیم ثانی می روید وشاخہاے آن
کج وزود شکن باریک پوست وبرگ آن شبیہ ببرگ قوطولیدون مشرف ۔ وقیق وگل آن
زرد وتخم آن سیاہ وچون ساق این نبات را شرط زنند از ان رطوبتی سرخ سریع
الجمود و تفرق کیلان میکند سرد وخشک در سوم است وگویند در دوم ۔ قاطع نزف
الدم از ہر موضعی که باشد وصرف میشود در اضمدۂ مانع انصباب مواد ملصق قروح
وجراحات تازۂ دامیہ ومصلح قروح ومامیل منفجرہ ومنافع بسیار دارد (الخ) حاصل
این است که لغت رومی است که فارسیان استعمالش کردہ اند (اردو) دم الاخوین
بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث ۔ لغوی معنی دو بھائیوں کا خون ۔ دم سیاوشان ۔
ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر رنگنے اور دواوں میں ڈالنے کے کام آتا ہے ۔

ایدمامید بقول برہان بامیم بالف کشیدہ بروزن میخ اسید بلغت سریانی درختی است

یہ بدن آن مانند پشم است و خاصیت وے آنست کہ شکم بہ بند د۔ صاحب محیط این را ایدمامیر نوشتہ فرماید کہ بکسر ہمزہ وسکون یاے تحتانی و دال مہملہ و فتح میم والف وکسر میم وسکون یاے تحتانی و راے مہملہ۔ لغت یونانی است وآن چیزے است شبیہ بہ پشم و مائل بسبزی و بر شاخ و برشاخہاے درخت دشتی متکون میشود و خشک است و بجہت اسہال مجرب و پاشیدن سوختہ و غیر سوختۂ آن جہت نزف الدم جراحات کہنہ و نو سوختۂ آن جہت قروح بغایت موثر۔ منافع بسیار دارد مولف عرض کند کہ حیف است کہ اسم این در دیگر السنہ محقق نشد این قدر متحقق شد کہ این لغت فارسی زبان نباشد (اردو) بقول برہان ایک درخت کا نام جس کا تنہ پشم کے مانند ہوتا ہے اور بقول صاحب محیط ایک چیز ہے جو پشم کے مانند ہے دکن میں اسکو قرضدار کہتے ہیں۔

ایدند بقول برہان وجامع وسروری وسراج بکسر اول بروزن بے بند بمعنی اندوآن عددے باشد مجہول کہ بدہ نرسد وآنرا بعربی بضع خوانند۔ صاحب جہانگیری وناصری فرماید کہ باول مکسور ویاے معروف ودال مفتوح بمعنی آند آمدہ کہ بتازی آنرا البضع ونیف خوانند واز فرخی سند آرد (۵) ہر کجا مردم رسید وہر کجا مردم رسند ؛ تو رسیدستی ولشکر بردۂ ایدند بار ؛ مولف عرض کند کہ بمعنی چند و مرادف آند واسم جامد فارسی قدیم وحقیقت آند بجایش مذکور شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو آند کے پہلے معنے۔

ایدون بقول برہان بفتح اول (۱) بروزن ومعنی اکنون است کہ این زمان

والحال باشد دیگر اول بمعنی (۲) اینچنین و (۳) اینجا۔ واین زمان واین دم واین ساعت۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ با ذ نون مفتوح بمعنی اکنون است واز شیخ نظامی سند آورده (شعر) گر ایدون کہ آید فریدون بمن ÷ گرفتار گردد ہم ایدون بمن ÷ (استاد فرخی شعر) مردمی آموختہ است ومردفگندن ÷ باز نیاید ہمی بعالم از ایدون ÷ و فرماید کہ با ذ نون کسور دو معنی دارد اول بمعنی اینچنین بود چنانکہ خواجوے کرمانی گفتہ (شعر) بر روے نکو این ہمہ آشفتہ نگردند ÷ سرّیست نزاد صاف تو ایدون زنکوئی دوم بمعنی اینجا آمده چنانکہ آندون بمعنی آنجا است۔ حکیم ناصر خسرو فرماید (شعر) زان ہمی خواہی کہ باشی بیخوری تا چون زمان ÷ سر زر عنائی کہے ایدون و گہ آندون کنی ÷ صاحب ناصری ہمزبان جہانگیری۔ صاحب مؤید فرماید کہ بالفتح بمعنی اکنون است وبحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ بالکسر با یاے فارسی بمعنی این چنین آمده۔ صاحب رشیدی ہمزبان مؤید و صاحب سراج نوشتہ کہ بالفتح بروزن ومعنی اکنون و بالکسر بمعنی اینچنین واینجا واین زمان واین دم وفرماید کہ در بیان اینچنین نوشتہ اما تفرقہ بیجاست اکنون واین دم مغائرت ندارند وعجب از بے پروائیٔ صاحب این نسخہ و نیز فرماید کہ تحقیق ایدون درآندون گذشت مؤلف عرض کند کہ ما۔ بر آندون صراحت ماخذ کرده ایم بنا بر علیہ ہمہ رینجا تلافی مافات کنیم کہ آن واین معروف است ودون بزبان ترکی بقول صاحب کنز شب گذشتہ را گویند پس معنی حقیقی ایدون این شب گزشتہ وآندون آن شب گزشتہ باشد۔ فارسیان بہ تخفیف نون این وآن ایدون وآندون را استعمال

کردہ اند و معنی مجازی ایدون در فارسی اینوقت و آندون آنوقت و دیگر معانی - مجاز مجاز - سند اول و دوم براے معنی اول درست است و سند سوم خواجوے کرمانی بمعنی اول ہم صادق می آید و از سند چارم حکیم ناصر خسرو معنی آنسو پیدا میشود نہ اینجا - (اردو) (۱) دیکھو اکنون (۲) ایسا - بقول امیر - ہندی (ایدرش سے مکر کرنا ہے جو سنسکرت مین انہی معنون مین ہے) اسطرح - یون - یہہ - فقرہ امیر" مینے ایسا سنا ہے کہ آج دونون بہائیون مین چل گئی" (۳) دیکھو اینجا -

ایدی بقول برہان وجامع وجہانگیری بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث و سکون تحتانی (۱) بمعنی نیز باشد کہ بعربی ایضاً خوانند و ظاہرا درین معنی بالغت اندی تصحیف خوانی شدہ باشد **مولف** عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ باین معنی مبدل اندی باشد کہ گذشت - نون بہ تحتانی بدل شود چنانکہ امنخ و اویخ - حیف است کہ سند استعمال پیش نشد حالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) بہی - بقول آصفیہ - ہندی حرف عطف - نیز - دیکھو اندی کے چھٹے معنے -

ایدون صاحب سروری بحوالہ نسخہ وفائی فرماید کہ بذال معجمہ بروزن بیرون (۱) بمعنی اکنون باشد و بحوالہ تحفہ و رسالہ میرزا فرماید کہ (۲) بمعنی چنین و فرماید کہ از اشعار استادان نیز این معنی ظاہر میشود چنانکہ حکیم فردوسی گوید ؎ در ایدون کہ اسپم نباید بدید ؛ سر انرا ایسے بخواہم برید ؛ و فرماید کہ شیخ سعدی نیز مناسب انمعنی فرمودہ ؎ در ایدون کہ دشوار آید سخن ؛ وگر انچہ دشوار باشد مکن ؛

مولف عرض کند کہ ازین ہر دو سند (۳) معنی انیجا پیدا میشود وایدون کہ بدال مہملہ گذشت شامل است بر معنی اینجا ہم باتے حالی جزین نباشد	کہ این مبدل ایدون است کہ دال مہملہ بذال معجمہ بدل شود ہمچون آذر وآذر (اردو) دیکھو اکنون وایدون۔

ایر بقول برہان وجامع بکسر اول وسکون ثانی و راے قرشت (۱) بجوششی باشد ریزہ و یا خارش وسوزش بسیار وآنرا بعربی شری گویند وبقول رشیدی وسروری بر وزن تیر وانہا سے نورد کہ بر اندام برآید وخارش وسوزش بسیار کند وصاحب ناصری فرماید کہ جوشش باشد ریزہ وباخارش وسوزش کہ بسبب خون بصفرا آمیختہ بشرہ را سرخ گرداند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ وترجمہ این بہندی پتی آوردہ وفرماید کہ پتی تہمنہ کہ آنرا باشد بنون مخفف از وب پس تو آنخواہد بود۔ صاحبان جہانگیری وشمس وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ بتحقیق ما ایر وراے قرشت است واسم جامد فارسی زبان است بعض معاصرین عجم تصدیق این می کنند۔ صاحب خزانۃ اللغات ہم این را لغت فارسی گفتہ (اردو) پتی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ ایک بیماری کا نام ہے جو خون کے جوش کہانے سے دفعتہ ددوروں کی شکل مین جسم پر ظاہر ہوجاتی ہے اور اس کی سبب سے تمام بدن مین خارش ہونے لگتی ہے چونکہ یہ صفراوی مادہ ہے اس لئے اس نام سے موسوم ہوا۔

(۲) ایر بقول برہان وجامع بہ معنی وتل ہم آمدہ است۔ صاحب ناصری وہفت ہم ذکر اینہا کردہ۔ صاحب سراج نسبت این فرماید کہ بعضی بہ معنی وتل نیز گفتہ اند واین اصل

ندارد مولف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ گذشت گاہی بحقوق مرض شری و مبل ہم پیدا
می شود (اردو) دنبل ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ پھوڑا ۔ و لدار پھوڑا ۔
(۳) اير ۔ بقول برہان بفتح اول آلۂ تناسل را گویند ۔ صاحبان ناصری و جامع ہم
ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ باین معنی عربی است مولف عرض کند کہ صاحبِ
این را بذیل لغات تازی آوردہ فرماید کہ بمعنی ذکر یعنی کیر باشد و صاحب محیط المحیط
ہم کہ محقق محاورۂ عرب است ذکر این کردہ پس ظاہر ست کہ باین معنی لغت فارسی نیست
(اردو) آلہ تناسل (دیکھو ایو الحیۃ)
(۴) اير ۔ بقول صاحب شمس بالکسر لغت فارسی است بہ معنی باد گرم و ماخوذ است
از آوار بالضم کہ بمعنی باد شمال باشد و فرماید کہ بدین معنی بالفتح نیز آمدہ است دیگر کسے
از محققین فرس ذکر این معنی نکرد مولف عرض کند کہ باین معنی لغت عرب است چنانکہ صاحب
منتہی الارب گوید کہ آیر بالفتح نرہ و باد صبا و باد شمال و بالکسر باد صبا و باد شمال
و ہر باد گرم (اردو) گرم ہوا ۔ مونث ۔
ایرا بقول برہان بر وزن و معنی زیرا و از برائے آن و ازین جہت ۔ صاحب
موید فرماید کہ بایائے فارسی بمعنی زیرا است ۔ صاحب ناصری گوید کہ بہ معنی زیرا بود
کہ از زیرا نیز آمدہ یعنے ازین جہت و باین جہت (حکیم خاقانی ؎) دانی زچہ سرخ
رویم ایرا ✿ بسیار رو میدم آتش غم ✿ صاحب سروری فرماید کہ بمعنی از بہر آن باشد
(خواجہ شیراز ؎) شیراز معدن لب لعل است و کان حسن ✿ من جوہری مفلسم ایرا

مشنوشم ؛ صاحبان جامع و رشیدی وجہانگیری وانند وشمس ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر (ازیرا) کردہ ایم کہ بجا لیش گذشت وصراحت ماخذ این ہمہ رانجا مذکور بالجملہ این مخفف ازیرا باشد (اردو) دیکھو ازیرا ۔

ایراد | بقول بہار بہ معنی فرود آوردن وفرماید کہ بالفظ کردن وگرفتن مستعمل۔ صاحب موید بذیل لغات عربی آوردہ گوید کہ بہ معنی حاضر کردن وفرود آوردن باشد مولف عرض کند کہ لغت عرب است بروزن اکرام بقول منتخب بہ معنی فرود آوردن وچیزے برکسے وارد کردن وبقول محیط المحیط ومنتہی الارب آوردن وحاضر آوردن برمورد۔ بالجملہ فارسیان این را با مصادر فرس مرکب کردہ بمعنی وارد کردن وشدن وپیش کردن واعتراض کردن استعمالش کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) ایراد۔ بقول امیر۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وارد کرنا۔ (اعتراض کا) کرنا اور ہونا کیساتھ مستعمل ہے اس کی مثال ملحقات مین آئیگی ۔

ایراد کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وبہار ہم بذیل ایراد این را آوردہ ولیکن بپرداز بیان معنی سکوت ورزیدہ اند مولف عرض کند کہ بہ معنی پیش کردن ووارد کردن باشد (علی ترکمان ۵) زوستگاہ سخن بازمطلعی دیگر ؛ بہ دوم وشمن شاہ جہان کنم ایراد ؛ (اردو) بیان کرنا۔ پیش کرنا۔ وارد کرنا۔ لانا۔

ایراد گرفتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وبہار بذیل ایراد این را آوردہ مولف عرض کند کہ بہ معنی اعتراض کردن باشد (سنجر کاشی ع) اگر طفل نگاہم

دید گستاخانہ بر رویت ؎ کرم فرما کہ بر نادان
کسے ایراد کم گیرد ؎ (اردو) ایراد کرنا۔
اعتراض کرنا۔ گرفت کرنا۔ امیر نے ایراد
کرنا کا ذکر ایراد کے ذیل مین فرمایا ہے۔
(آتش ؎) شاعرون نے قد موزون کو
ترے دیکھا ہے ؎ مصرع سرو پہ ایراد
کیا کرتے ہین ؎ (قلق ؎) قول اپنا یہ
ہے یہ عین مراد ؎ معترض شوق سے
کرے ایراد ؎

ایراد نمودن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت
مولف عرض کند کہ بہ معنی بیان کردن و
وارد کردن باشد مرادف ایراد کردن
کہ گذشت (و اغلاط کاشفی نثر) "از ابیات
عربی و فارسی و فقرات خطابی و جوابی
آنچہ احسن و اشہر بود ایراد نمود" (اردو)
دیکھو ایراد کرنا۔

ایراد یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت **مولف**
گوید کہ بہ معنی وارد شدن و بیان شدن
باشد چنانکہ منشی اصفہانی گفتہ (نثر) "چون
بمقتضائے طبع ایراد یافتہ (اردو) بیان ہونا

ایراف بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و ثالث بالف کشیدہ و بفاے زدہ
نام پدر آزر است کہ پارسیان او را پیغمبر میدانستہ اند۔ صاحب ناصری فرماید کہ
نام پدر آزر است کہ او را آزر ایراف خوانند و پارسیان زردشتی او را حکیم مرتاض
کامل دانند۔ صاحب سراج فرماید کہ بیاے معروف و راے مہملہ بالف کشیدہ
و فا نام پدر زردشت پیغمبر مجوس صاحبان جامع و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مولف**
عرض کند کہ صاحب انند صراحت کردہ است کہ این لغت فارسی است و دیگر تحقیق

کہ ذکر این کردہ اند پابند لغت فرس اند و معلوم نشد کہ وجہ تسمیۂ این چہ باشد ہمین لغت در عربی زبان بمعنی فراخ افتادن سایہ و دور از گردیدن آنست (کذا فی منتہی الارب)۔
(اردو) ایراف - زردشت کے باپ کا نام جو مجوسیون کے پاس پیغمبر سمجھا جاتا ہے۔

ایراک | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی زیراکہ۔ صاحب ناصری بذیل ایرا ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج این را ایراکہ (بہ ہائے مختفی) آوردہ فرماید کہ بروزن و معنی زیراکہ برائے تعلیل و بمعنی ازین جہت و فرماید کہ ظاہرا مخفف دازیراکہ و زیرا نیز مخفف آن است **مولف** عرض کند کہ چرا نہ گوئیم کہ مبدل زیراک باشد کہ زائے ہوز بالف بدل شود ہچون زروغ و اروغ (اردو) دیکھو ایرا۔

ایرامان خانہ | استعمال - بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی ایرمان سرا است کہ خانۂ عاریتی و سرائے فانی باشد دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ عجمیان در اکثر لغات فارسی حرف ساکن را متحرک خوانند و ایرمان را کہ سکون رائے مہملہ باشد بفتحش خواندہ باشند و بنظر بر تلفظ شان الف اظہار فتحہ را بعد رائے مہملہ جا دادہ باشند باتے حال مزید علیہ ایرمان خانہ است کہ می آید و صراحت ماخذ ہمدر انجا کنیم (اردو) دیکھو ایرمان خانہ۔

ایران | بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بروزن پیران (۱) نام ہوشنگ بن سیامک باشد **مولف** گوید کہ علم است و وجہ تسمیہ دریافت نشد (اردو) فارسی مین ایران - ہوشنگ بن سیامک کا نام ہے۔

(۲) ایران - بقول برهان ولایت عراق و فارس و خراسان و آذربایجان و اهواز و طبرستان و بیشتر از حدود شام را نیز گویند - صاحب ناصری آنچه در بیان این معنی گفته از ان وجه تسمیه هم پیدا میشود و فرماید که نام هوشنگ بن سیامک است و ولایت منتقل باو را بنام او ایران خواندند و بعد ازو چون ملک به پسرش پارس نام رسید ایران را پارس خواندند و زبان پارسی منسوب بدوست و فرماید که ایران ملکی وسیع بوده و هر جاے دیگر نامی داشته که تغیر یافته اکنون چنین معروف است - بلوچستان - گنج - مکران کرمان - غور - بامیان - هندوکش - سیستان - زابلستان - خراسان - ماوراءالنهر - رشت - اصفهان - مازندران - استرآباد - گرگان - فارس - لارستان - خوزستان - قندهار کابلستان - پنجاب - کردستان - شیروان - بابل - موصل و دیاربکر - و اکنون بعض این بلاد بدست دیگران است و کل ولایات ایران را ایران شهری نامیده اند - استاد فرخی فرماید ؎ بایرانی چگونه شاد خواهد بود تورانی ٭ پس از چندین بلا کامد ز ایران شهر بر توران ٭ انوری فرماید ؎ کارها بسته بود بیشک در وقت و کنون ٭ وقت آنست که راند سوے ایران لشکر ٭ - خان آرزو در سراج فرماید که ملکی معروف و ولایت عراق و خراسان و آذربایجان و اهواز و طبرستان و بیشتر از حدود روم داخل آنست و نام هوشنگ بن سیامک نیز نوشته اند و ظاهرا ملک مذکور در تصرف پادشاه مذکور بود که بدان نام شهرت گرفته و اغلب که منسوب است بایرج که پسر سوم فریدون بود و جیم را حذف کرده الف و نون نسبت دران داخل کرده اند و نظیر این توران است که

بہ تور کہ ہم پسر فریدون بود نسبت دارد (اردو) ایران - بقول امیر - عرب سے پورب طرف ہے تخمیناً نوے لاکھ آبادی اور ساڑھے چار لاکھ میل رقبہ ہے - طہران اسکا دار السلطنت جس کی آبادی قریب قریب ساٹھ ہزار کے ہے - انگور سیب اور خوشنما میوے وہاں کثرت سے پیدا ہوتے ہیں -

ایران شہر - بقول برہان بروزن ویرانشہر نام اول نیشاپور است - صاحبان جامع وسراج وجہانگیری وہفت ہم ذکر این کردہ اند وصاحب ناصری بذیل ایران این را آوردہ	مولف عرض کند کہ منسوب بہ ہوشنگ کہ او را ایران می گفتند یعنی شہریکہ آباد کردہ ایران است قلب اضافت (اردو) فارسی مین ایران شہر اسے نیشاپور کو کہتی تھی - مذکر -

ایرج - بقول برہان وجامع بکسر اول وسکون ثانی مجہول وثالث مفتوح بجیم زدہ (۱) نام پسر فریدون است - صاحب ناصری گوید کہ بکسر اول وسکون ثانی وفتح ثالث نام پسر فریدون فرخ است کہ بدست برادران خود سلم وتور کشتہ شد - ایران را باو منسوب داشتہ ایران خواندند وتوران را کہ از تور بود توران نامیدند (ہمین وجہ تسمیۂ ایران را صاحب سراج بر ایران نقل کردہ کہ بجایش گذشت) وفرماید کہ نقش آفتاب را نیز ایرج خوانند وبمناسبت خوبروئی وخوش پیکری این نام باونہا دند کہ ہر کس او را دیدے مہر او گزیدے فردوسی در ہنگام ملاقات سلم وتور ولشکر ایشان با ایرج گفتہ ؎ بایرج نگہ کرد یکسر سپاہ ٭ کہ او بُد سزاوار تخت وکلاہ ٭ بے آرام شان شد دل از مہر او ٭ بدل مہر ودیدہ پر از چہر او ٭ تا آخر الامر چنانکہ در تواریخ است

اتفاق کردہ او را بکشتند ۵ برفتند باز آن دو بیداد شوم ؛ یکے سوئے چین و یکے سوئے روم ؛ آخر بدست منوچہر کیفر یافتند و از قرار تواریخ این واقعہ در چہار ہزار و چہار صد سال پس از ظہور آدم بودہ است واللہ اعلم (انتہی کلامہ) صاحب سراج فرماید کہ بیائے مجہول و رائے مہملہ مفتوح و جیم نام پسر خورد ترین فریدون کہ ملک ایران باو دادہ بود و فرماید کہ قصۂ کشتہ شدن او در کتب تواریخ مبسوط مکتوب است صاحب سفرنگ و ساتیر ہم ذکر این کردہ (اردو) فریدون کے سب سے چھوٹے بیٹے کا نام ایرج ہے جسکی جانب ایران منسوب ہے۔

(۲) ایرج - بقول برہان نفس فلک آفتاب را نیز گویند - صاحبان ناصری و جامع و سراج و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ نام فلک چہارم است و عزیز نیست کہ اسم جامد زبان فارسی است - (اردو) چوتھے آسمان کو فارسیون نے ایرج کہا ہے۔

(۳) ایرج - بقول صاحبان برہان و جامع نام یکے از بادشاہان بابل ہم بودہ است - صاحب شمس فرماید کہ نام پادشاہ شہر بابل کہ یکے از سران لشکر کیخسرو شاہ بن سیاوش بود - صاحبان سراج و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) شہر بابل کے ایک پادشاہ کا نام بھی ایرج تہا جو کیخسرو بن سیاوش کی لشکر کا سردار تہا۔

ایرس	بقول صاحب مخزن الادویہ اسم فارسی الاصل است مرادف آورس کہ

بجایش گذشت و حقیقت اورس - بر آورس مذکور شد باتے حال این را مبدل اورس

گوئیم کہ واو بہ تحتانی بدل شو ہمچو ن انگور و انگیر (اردو) دیکھو ارس -

ایرسا | بقول برہان بکسر اول وسکون ثانی و ثالث وسین بے نقطہ بالف کشیدہ و بیونانی (۱) قوس قزح را گویند - صاحب رشیدی بذکر معنی فرماید کہ در فارسی بودنش نظر است بلکہ ظاہر آنست کہ یونانی است - صاحبان سروری و ناصری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف گوید کہ انچہ صاحب شمس این را لغت عربی قرار دادہ تسامح او بیش نیست (اردو) دیکھو اغلیسون - (۲) ایرسا - بقول برہان نام بیخ سوسن - آسمان گون ہم ہست وچون گل آن زرد و سفید و کبودمی باشد بنا بران ایرسا نامیدہ اند چہ شبیہ بقوس قزح است - صاحب رشیدی فرماید کہ سوسن آسمان گون و بحقیقت نام قوس قزح است و بمجاز سوسن را گویند بعلاقہ الوان مختلفہ (کذا فی القانون) صاحب ناصری فرماید کہ سوسن آسمان گون و بحقیقت نام قوس قزح است و بمجاز سوسن را گویند بملاحظہ الوان مختلفہ بدین معروف و فرماید کہ در فارسی بودنش شبہ است اما در فرہنگ و برہان آوردہ اند - صاحبان سروری و انند و شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند - صاحب محیط برایرسا فرماید کہ بلغت یونانی معنی آن قوس قزح بجہت مشابہت رنگ گل این بدان و کسورس نیز گویند و بر ومی آبرمیون و سریانی عقار اسوسائی نامند و بفارسی مشہور بہ بیخ بنفشہ است و آن بیخ سوسن آسمانجونی یعنی کبود کوہی است حشیشہ آن با برگہاے طویل وسطبر و بلند شبیہ ببرگ سوسن تری مگر این درازتر ولزج تر از ان واز وسط گیاہ آن ساقی برمی آید و برسر آن گل مختلف رنگ مرکب از سفیدی و زردی و کبودی و بران نقطہ ہاے متوازی و برگ آن گل سہ

برگشتہ واندک خوشبو وبیخ آن سخت وذی گرہ وپہن و دراز بقدر انگشتے وخوشبو وپوست آن کبود وسرخ ورنگار رنگ ومغز آن مائل بزردی وسرخی وبعض بسیار سفید می باشد وچون کہنہ شود کرم خوردہ گردد۔ بقول شیخ الرئیس گرم وخشک در آخر دوم وگویند در اول آن ملطف ومسخن ومفتح ومنقی ومنضج ۔ جالی مع قبض اندک وآن حافظ صحت ارواح وقوی است وضماد وجوش داوہ آن ملین صلابات واورام غلیظہ مزمنہ است ونافع قروح چرک ناک ومنافع بسیار دارد مولف گوید کہ ذکر این برابرس وابرسا ہم گذشت (اردو) سوسن کی جڑ دیکھو ابرسا

ایرسون | بقول برہان باسین بے نقطہ بروزن نیلگون بیونانی طلق وزرورق را گویند وبشیرازی برتک خوانند۔ صاحب جہانگیری بذکر این فرماید کہ بہندی آبھرکھہ نامند۔ صاحبان جامع وسروری وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ ما خاصیت وطبیعت این را برابرک بیان کردہ ایم۔ لغت یونانی است ودر فارسی قدیم مستعمل۔ حالا معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو ابرک۔

ایرش | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اول وفتح ثالث وسکون شین معجمہ لغت فارسی ست وآن نام ملکی است دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ترک این بربیان تقویق داشت (اردو) فارسی مین ایک ملک کا نام ایرش ہے۔

ایرقان | بقول برہان باقاف بروزن مہمان بلغت رومی حنا راگویند وآن برگ دختی باشد کہ بکوبند وخمیر کنند وبر دست وپاے بندند۔ صاحب ہفت ہم زبان برہان مولف عرض کند کہ مزید علیہ ارقان کہ بجایش گذشت تحتانی بعد الف زیادہ شد چنانکہ ستدن و

الیتاون (اردو) دیکھو ارجان۔

ایرگ بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و ثالث و کاف فارسی لغت ژند و پاژند بمعنی مردم باشد چہ ایرگان مردمان را گویند۔ صاحب ناصری ذکر معنی بالا کردہ فرماید کہ برہان نیز گوید و در فرہنگہا ندیدہ ام۔ صاحبان انند و ہفت ہفت زبان برہان **مولف** عرض کند کہ ثابت است کہ فارسیان ایرگان را بمعنی مردمان استعمال کردہ اند و از ہمین استعمال تحقیق نازک خیال آیرگ را واحدش قرار دادہ اند مگر بخیال ما واحدش ایراست کہ بمعنی مرد۔ لغت ترکی باشد چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ فارسیان ہمان لغت ترکی را بزیادت یاے نسبت آیرہ کردند و بقاعدہ فارسی ایرگان جمعش آوردند ما و اتفاقاً قواعد و ماخذ لغت خیال کردند کہ ہرگاہ الف و نون جمع رادور کنیم واحدش ایرگ باقی می ماند و در حقیقت نہ چنین باشد بلکہ کاف فارسی متعلق است بقاعدہ جمع براے الفاظیکہ در آخرش ہاے مختفی باشد چنانکہ بندہ و بندگان بخشندہ و بخشندگان۔ پس اگر سند استعمال آیرگ بدینمعنی بدست آید توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی زائد است کہ در بعض لغات فارسی زبان کاف فارسی را زائد ہم آوردہ اند چنانکہ مروری و مرورگ و صاحب قوانین دستگیری ذکر این کردہ (اردو) مردم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ (چونکہ یہ اسم جنس ہے۔ لہذا مفرد و جمع دونوں کے واسطے آتا ہے) عام لوگ۔ مرد۔ آدمی۔ مانس منش۔ انسان۔ آدم۔

ایرگان بقول صاحب برہان با کاف فارسی بر وزن میہمان لغت ژند و پاژند بمعنی مردمان کہ جمع ایرگ باشد۔ صاحب جہانگیری در خاتمہ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر

این کردہ و ہیچ تصریح نکرد کہ کاف فارسی است
یا عربی - صاحب ہفت ہمزبان برہان - صاحب
موید ہم ذکر این کردہ - صاحبان ناصری و
انند ہم بذیل ایرگ ذکر این کردہ اند **مولف**
عرض کنند کہ بحقیقت ماخذ این بر آیرگ عرض
کردہ ایم (اردو) لوگ - بقول آصفیہ ہندی
اسم مذکر - مردم - اناس - اشخاص - خلائق
خلق اللہ - خلقت - بہت سے آدمی -

ایرمان | بقول برہان (۱) بر وزن و معنی مہمان است (۲) مہمان طفیلی کہ برفاقت یاران و دوستان کہ بجائے بروند یا خود بے آنکہ او را طلبیدہ باشند بر ود - شخصے را نیز گویند کہ بے رضا در خانہ یا ملک کسی فرود آید - صاحب جامع فرماید کہ مہمان طفیلی ناخواندہ و شخصے کہ بے رضا در خانہ کسے فرود آید - صاحب موید فرماید کہ بایائے فارسی و راے موقوف است - صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ بہ معنی مطلق مہمان آوردہ و از کلام رفیع لبنانی سندے پیش کردہ (ع) بدخواہ تو زخانۂ ہستی چو رفت و گفت ٭ جاوید زی تو خانۂ خدا کا یرمان برفت ٭ صاحبان جہانگیری و ناصری و انند و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کنند کہ بخیال ما این مفرس است - فارسیان از لغت ترکی ایرمک مفرس کردہ باشند و آیرمک بقول صاحب کنز بہ معنی وصول - وفد - بلوغ - پس بتخفیف میم و کاف آیر را بالفظ مان کہ در فارسی زبان بہ معنی مانند و شبیہ آمدہ مرکب کردہ ایرمان را بہ معنی مہمان و طفیلی استعمال کردند بالجملہ در اسم جامد بودن این شکے نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند و مہمان و طفیلی را برائے ہر دو معنی استعمال کنند و عجبے نیست کہ مزید علیہ ارمان باشد بزیادت تحتانی ہمچون استادن و ایستادن و مجاز این را بہ معنی مہمان و طفیلی استعمال

...ند - بعض محققین ارمان را لغت ترکی گفته اند و مزید علیہ آن را بمعنی مغرس توان گفت -

(اردو) (۱) مہمان - دیکھو آیندہ - (۲) طفیلی - بقول آصفیہ (ع - ف) دوسرون کی طفیل ... کرنیوالا - اور ان کے وسیلے سے ضیافت اڑانے والا - بن بلائے لوگون کے ساتھ ... کر دعوتون مین چلا جانیوالا - چپکلو - دوسرے کا کھانے والا (۳) سیر (۵) اسپغول ... یا ... کے ساتھ آگے ہا ... ہے مناسب طفیلی ہی ہو مہمانی مین ⁂

(۳) ایرمان - بقول برہان بمعنی عاریت - صاحب سروری براے این معنی از خلاق المعانی ... سند آورده ـه اے شرع پروری کہ گذشت از جناب تو ⁂ اقبال ہر کجا کہ بود کا یرمان بود ⁂ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کرده و این بیت را مال کمال اسمٰعیل گفته - صاحب رشیدی ہم ذکر این کند و براے سندش ہمان شعر رفیع لنبانی را بسند گیرد کہ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ براے معنی اوّل آورده - خان آرزو در سراج ید کہ ہمہ معانی ایرمان فرمائید کہ عجب است از رشیدی کہ مجرد ایرمان را بمعنی عاریت گفته و بیت رفیع لنبانی بسند آورده ایرمان را بمعنی عاریت درین بیت گرفتن بے معنی مطلق یا آنکہ اگر عاریت را بمعنی عاریتی گویند عبارت و الفاظ بیت غلط میشود زیرا کہ چیزی را عاریت گویند نہ شخص صاحب آن چیز را (انتہی کلامہ) صاحبان جامع و مؤید و ناصری و جہانگیری دانند ہم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند کہ معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و بس - معاصرین عجم بدینمعنی بر زبان ندارند و جاداد کہ بدینمعنی ہم مزید علیہ ارمان باشد کہ بجایش گذشت - و ارمان بمعنی ہر چیز عاریتی ہم آمده کہ بر معنی چہارمش ذکر کرده ایم (اردو) عاریت - بقول آصفیہ - عربی - اسم مونث مستعار - ادھار - قرض -

(۳) ایرمان - بقول برہان بہ معنی آرزو و ارمان ہم گفتہ اند - صاحبان جامع و موید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بمعنی آرزو امالہ آرمان است بمد و چنانکہ گذشت مولف را با خان آرزو اتفاق است (اردو) دیکھو آرمان کے پہلے معنے -

(۴) ایرمان - بقول برہان بہ معنی حسرت و ندامت و پشیمانی ہم آمدہ است چہ ایرمان خور حسرت خورندہ را گویند - صاحب شمس گوید کہ افسوس و دریغ باشد - صاحبان سروری و موید و بہار واننددہم ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ قوسے بہ معنی دریغ و افسوس نیز آورد و ظاہر اتمنا و حسرت است و وجہ اشتباہ آنست کہ در معنی آن حسرت نوشتہ اند و این لفظ مشترک است کہ در استعمال بہ معنی دریغ و افسوس و آرزو و تمنا ہر دو می آید و قوسی بہ معنی اول فہمیدہ (انتہی کلامہ) مولف عرض کند کہ بدین معنی ہم امالہ آرمان تواں گفت وہمین است ماخذ این و معنی حسرت و ندامت ہم مجاز آرزو باشد (اردو) حسرت - بقول آصفیہ - عربی - اسم مونث - افسوس - تاسف - کسی چیز کے نہ ملنے کا افسوس - پشیمانی - ذاسلم

۵) پہول تو دو دن بہار جانفزا دکہلا گئے ٭ حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کہلے مرجہا گئے ٭

(۵) ایرمان - بقول برہان نام شہرے و مدینہ ہم ہست - صاحبان جامع و موید و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ایرمان فارسی مین ایک شہر کا نام ہے - مذکر -

ایرمان خانہ بقول بحر - (۱) خانۂ عاریتی و (۲) دنیا را گویند - صاحب موید فرماید کہ با یاے فارسی و راے موقوف خانۂ عاریتی - این جہان - لفظ مرکب با ایرمان کہ معنی آن حسرت و عاریت و خانہ کہ بمعنی بیت است - صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مولف عرض کند

کہ قلب اضافت است و بس معنی اول حقیقی است بمعنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) عاریتی گھر (۲) دنیا ویکھوا چاک۔

ایرمان خور بقول انند بحوالۂ برہان ہفت قلزم۔ بالکسر و فتح خاسے بمعنہ بسہرت خورندہ را گویند۔ صاحب برہان ہفت بذیل ایرمان ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بسہرت کرنیوالا۔

ایرمان سرا بقول برہان برہان جامع بروزن مہمان سرا (۱) خانہ وسرائے عاریتی را گویند (۲) سرکوے مطلوب وحسرت خانہ را نیز گویند و (۳) دنیا را بطریق مجاز۔ صاحب بحر فرماید کہ خانۂ عاریتی و دنیا باشد و بقول صاحبان ناصری و جہانگیری و سراج و رشیدی بمعنی خانۂ عاریت و کنایہ از دنیاست مولف عرض کند کہ مرادف ایرمان خانہ بمعنی اول حقیقی است و دیگر معانی بمجاز و قلب اضافت باشد (اردو) (۱) عاریتی گھر (۲) حسرتکا گھر۔ کوچۂ یار۔ (۳) دنیا۔

ایرن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اول و فتح ثالث وسکون نون۔ لغت فارسی است بمعنی مایۂ شیر مولف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکردہ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ نمیدانیم کہ مقصود صاحب انند از (مایۂ شیر) چیست وحیف است کہ ما در مصطلحات فارسی (مایۂ شیر) را نیافتیم کہ تصفیہ مے کردیم و لیکن بہ تحقیق ما این لغت فارسی نیست و بدین معنی مستعمل نشد البتہ لغت ترکی است بمعنی دوغ چنانکہ صاحب کنز آوردہ وجا دارد کہ تسامح صاحب انند باشد کہ ترکی را فارسی نوشت و مقصودش (از مایۂ شیر) ہمان دوغ باشد۔ واللہ اعلم۔

(اردو) وہی - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - جھاڑ - ہوا دودہ - جھنجرات -

ایرنجن | بقول صاحب سروری - میلے از طلا و نقرہ وغیرہا که بر دست و پا کنند و اورنجن و اورنجین نیز گویند - فرہنگ - بفتح ہمزہ نیز آمدہ - دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف عرض کند که تصحیف ابرنجن است که به یاے موحدہ گذشت و تصرف کاتبین که بر یاے موحدہ یک نقطہ زیادہ کردہ اند حیف است از محقق اہل زبان که حلیہ لفظ را ذکر نکرد اگر این را مبدل ابرنجن گیریم خلاف قیاس است که موحدہ به تحتانی بدل نه شود - البتہ این را مبدل اورنجن توان گرفت که به ہمین معنی گذشت واو به یاے موحدہ بدل شود ہچو آو و آب اندرین صورت مبدل مبدل باشد که خود اورنجن - مبدل ابرنجن است بخیال ما تصحیف است و بس - و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و سندے پیش نشد (اردو) دیکھو ابرنجن -

ایرنجین | بقول سروری مرادف ایرنجن که گذشت دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید که نسبت این ہم خیال ماہمانست که بر ایرنجن ظاہر کردہ ایم و این ہم تصحیف ابرنجین است که به یاے موحدہ گذشت (اردو) دیکھو ابرنجین -

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی

مثل - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مولف عرض کند که فارسیان این مثل را بجائے زنند که لیاقت و طباعی کسے باعث ضرر و تکلیف او شود (اردو) بقول امیر یہی فارسی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے اس جگہہ کہتے ہین جہان اپنی ہی ذہانت ولیاقت اپنی مصیبت اور ضرر کا باعث ہو -

ایرون | بقول برہان با واو و نون و حرکت مجہول ۔ گوگرد را گویند کہ جزو اعظم باروت است و فرماید کہ آن از کوه مانند آنار روانہ بر می آید ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن بیرون گوگرد و کبریت است ۔ صاحب ہفت بہ نسبت حلیۂ لفظ گوید کہ بضم اوّل و سکون مثناۃ تحتانی و ضم رای مہملہ بواو مجہول رسیده و نون زده باشد و معنیٔ با برہان متفق ۔ صاحب محیط فرماید کہ ایرون بکسر اوّل زرنیخ زرد است و ہم او بذیل زرنیخ فرماید کہ بیونانی ایرون خوانندش مولف عرض کند کہ محقق شد کہ لغت یونانی است و ایرون گوگرد نیست چنانکہ محققین اوّل الذکر تسامح فرموده اند بلکہ زرنیخ باشد کہ ذکرش بر (ارسانیقون) گذشت و حقیقت گوگرد بجای خودش مذکور شود (اردو) ہرتال ۔ دیکھو ارسانیقون ۔

ایرمی | بقول برہان بروزن میری بلغت ژند و پاژند (۱) مردم و (۲) مردمی را گویند صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند و پاژند ذکر این کرده و بر معنیٔ اوّل قانع صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کرده اند بہر دو معنی **مولف** عرض کند کہ ایر بتقدیم کسرۂ ہمزه و سکون را بترکی مرد را گویند چنانکہ صاحب لغات ترکی ذکرش کرده ۔ پس جزین نیست کہ فارسیان یاے مصدری در آخرش زیاده کرده ایرمی بمعنی مردمی استعمال کرده اند و معنی اوّل بمجاز باشد ۔ حیف است کہ سند معنیٔ اوّل پیش نہ شد ۔ اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ بدینمعنی تحتانی آخر زائده باشد چنانکہ پاے و جاے (اردو) (۱) دیکھو ایرک (۲) مردمی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مونث ۔ انسانیت وفا ۔ رعایت ۔ مروّت ۔ لاحظہ ۔ خلق ۔ اہلیت ۔ جوانمردی

دبیر ع ہاں دل پہ ضرب ہو کوئی تیغ نگاه کی

دیکھیں تو مردمی تری چشم سیاه کی

ایرین بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بالکسر دہے کہ سلطان اویس بسلمان ساوجی بخشید و فرماید کہ سلمان وقتی کہ این دہ را درخواست سلطان بر کاغذ التماس او نوشتہ دہ ایرین کہ درحد و درے است ٭ بدہید پیش التماس وے است ٭ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد (اردو) ایرین فارسی مین ایک قریہ کا نام ہے جو رے کے مضافات مین واقع ہے۔

ایزار پایی بقول بہار کہ بدیل ازار آوردہ باشباع تحتانی مرادف ازار پاکہ بجایش گذشت۔ صاحب انند ہمزبان بہار **مولف** عرض کند کہ (ازارپا) بدون ہر دو تحتانی بجائے خود گذشت و جزین نیست کہ این مرادف آنست بزیادت تحتانی بعد الف اول ہمچون آستا و ایستا و تحتانی آخرہ ہم زائد باشد چنانکہ جا و جاے (اردو) دیکھو ازار پا۔

ایزارہ بقول برہان و جامع بازاے نقطہ دار بروزن بیچارہ ازارۂ خانہ راگویند و آن از دیوار مقدارے باشد از زمین خانہ تا کنار طاقچہ مرتبہ پائین کہ در ہنگام نشستن پشت بران گذارند۔ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ و فتح راے مہملہ منفصل از جدران خانہ از جانب اسفل گچ وغیرہ۔ صاحب موید فرماید کہ بالکسر آنکہ فرود دیوار دارند و گچ کنند۔ صاحب شمس ہمزبان موید۔ صاحب انند و ہفت ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ این غلطی برہان است بدو وجہ یکے آنکہ لفظ عربی است دوم آنکہ ازارہ بدون تحتانی است بروزن اجارہ۔ صاحب بول چال و صاحب ہنگامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این بہمین معنی کردہ

مولف عرض کند کہ ما برآزارہ حقیقت ناخدشہ را ذکر کردہ ایم پس علیے نیست کہ فارسیان
تتمانی را چہ الف اول زیادہ کردہ اند ہمچون اشتاد و استاد و بوجہ این زیادتی توانیم کہ این را
مشتبہ گوئیم محققین عرب این را (ازارۃ الجدار) گویند و فارسیان مجرد آزارہ یا ایزارہ
را بدین معنی استعمال کردہ اند (اردو) آزارہ یا ایزارہ تے لفظی معنے ہاسے نسبت کے
ساتھہ وہ چیز ہے جو ازار سے منسوب ہو اور ازار عربی زبان میں چادر تہ بند اور شلوار
کو کہتے ہیں۔ الحاصل جس طرح عربون نے دیوار کے حصۂ زیرین کو جو پہلے طاقچہ کے نیچے
واقع ہو (ازارۃ الجدار) کہا ہے اسی طرح فارسی میں (ازارۂ دیوار) یا بقاعدۂ تبدیل
(ازجارۂ دیوار) کہنا صحیح ہے اسلیئے کہ زاے ہوز قواعد فارسی کی روسے جیم سے بدلی
جاتی ہے جیسے سوز و سوج اور صرف آزارہ انہیں معنون میں (ازارۂ دیوار) کا مخفف
سمجھا جائیگا۔ الحاصل دکن میں اسکو ترنچہ کہتے ہیں اور ترنچہ دیوار کے اوس حصہ کا نام ہے
جو زمین سے تین یا چار فیٹ کی بلندی تک یعنی پہلے طاقچے کے نیچے بہ نسبت دیوار بالائی
کے کسی قدر ابھرا ہوا ہو یہ ابھار چونے کی استرکاری یا مٹی کے گلابہ یا کہگل میں نمود
کیا جاتا ہے اور سارے مکان کے اندرونی حصہ میں دیوار کا یہہ ابھار ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ گویا دیوار کو تہبند پہنا دیا گیا۔ اسی مشابہت سے فارسیون نے اس کو
(ازارۂ دیوار) یا صرف آزارہ کہا ہے دلی اور لکھنو کی بول چال میں ترنچہ کے لیئے ہمکو کوئی
لفظ نہین ملا۔ جب ہمنے اپنے علمی رسالہ (لسان الہند والعجم) میں اس بحث کو چھیڑا اور
معاصرین محاورہ دان سے استصواب کیا تو مولوی بشیر الدین احمد اول تعلقہ دار

سلطنت آصفیہ خلف الرشید شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد مرحوم نے یہہ جواب دیا
کہ دہلی کے معمار (تلینچا) کہتے ہین ۔ تلے کے معنے زیرین کے ہین یعنے حصّہ زیرین تلینچا او
حصہ مکان کو کہتے ہین جو چھت سے نیچے ہو چنانچہ جناب شمس العلماے مرحوم نے ترجمۃ القرآن
مین (رفع سمکہا فسوّاہا) کا ترجمہ یہہ کیا ہے کہ اس کا تلینچا ۔ خوب اونچا رکھا اور حاشیہ پر
لکھا ہے کہ معمارون کی اصطلاح مین تلینچا چھت کی اونچائی کو کہتے ہین ۔ دکن کا ترٹنچہ ذرا
ثقیل لفظ معلوم دیتا ہے ۔ پس یا تو اسے تلینچا کہنا چاہئے یا ازارہ دیوار (انتہی کلامہ)
ہم نے خیال کیا کہ دکن کا ترٹنچا بیشک وہی تلینچا ہے جو زبان اردو کا لفظ ہے ۔ جاہل معمارون
نے اس مین تصرف کرکے ترٹنچا بنا لیا ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر بقول شمس العلماے
مرحوم دلّی والون نے تلینچا کا استعمال بمعنی (چھت کی اونچائی) کیا ہو تو وہ مجازی معنے
ہین لیکن لفظ کی حقیقت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ بیشک تلینچا وہی ہے جس کو دکن کے معمار
ترنچا کہتے اور ممکن ہے کہ تلینچا کی اصل تلنچہ ہو تل زبان فارسی مین بقول برہان بفتح اول
و سکون ثانی پشتۂ بلند کو کہتے ہین فارسیون نے اسپر نون زائد اور کلمۂ چہ (جو بحالت
ترکیب تصغیر کے معنے پیدا کرتا ہے) بڑہا کر تلنچہ اوس حصۂ دیوار کا نام رکہا ہو جسکو بذریعہ
استرکاری بلند اور ابہرا ہوا بناتے ہین اور فارسی مین نون زائد کا قاعدہ یہی ہے
جیسے گذارش و گذارشن پس تل کو تلن کر لینا خلاف قیاس نہین ہے ۔ اور لام کے بعد
یاے تحتانی کی زیادتی بہی قواعد فارسی کے مطابق ہے جیسے استاد و ایستاد ۔ پس تلن کو
تلین کر لینا بہی قواعد فارسی کے مطابق ہے اور ہاے ہوز کو الف کے ساتھہ بدل

دیتا بھی قواعد فارسی مین داخل ہے جیسے یآسہ کو یآسا کر لیا ہے پس تلنچہ کا مبدّل و مزید علیہ
تلینچا قرار پاتا ہے اور کچہہ عجیب نہین کہ دہلی کا تلینچا۔ فارسی: ہان ہی کا لفظ ہو جس کے حقیقی
معنے وہی ہین جنکا بیان ہم اوپر کر آئے ہین اور مجازی معنے وہ جن کو شمس العلمای مغفور نے
بیان فرمایا ہے۔ اور ممکن ہے کہ تلینچا کی اصل (تلے اونچا) ہو جو کثرت استعمال سے تلینچا
رہ گیا اس صورت مین (تلے اونچا) سے دیوار کا وہ حصّہ زیرین مراد ہوگا جو کسی قدر ابھرا
ہوا ہو۔ اسی کو معماران دکن تڑنچا کہنے لگے۔ اس قدر تحقیق کے بعد جناب مولوی سید احمد
دہلوی مولّف فرہنگ آصفیہ نے ازارہ فارسی کے ترجمہ محاورہ اردو سے ہمکو آگاہ فرمایا
آپ فرماتے ہین کہ چونکہ جیم تازی اور زاے معجمہ کا باہم بدل ہے اور زاے منقوطہ کی نسبت
جاہلون اور خاص کر ہندی نژادون سے (جن کے ہان نہ تو یہہ حرف حروف تہجّی مین موجود
ہے اور نہ ان کی زبان اسے آسانی سے نکال سکتی ہے) بآسانی ادا ہو سکتا ہے لہذا
زاے منقوطہ کی جاے جیم معجمہ سے بولا جانے لگا پس معمارون نے اسے اجارہ مشہور
کر دیا اور اس شہرت کے سبب یہہ بھی غلط العام کے زمرہ مین آگیا۔ ملّا عبد الحمید
مورّخ تاریخ شاہجہان نے جو شاہجہان کے وقت مین موجود اور تاریخ نگاری کی
خدمت پر ممتاز تہا۔ قلعہ معلّے کی عمارات کے ذکر مین لفظ ازارہ ہی استعمال کیا ہے اور
خان بہادر شمس العلما منشی ذکاء اللہ مرحوم نے بھی مسلمانون کے عہد سلطنت کی تاریخ مین
لفظ ازارہ ہی قائم رکھا ہے۔ البتہ سر سید احمد خان مغفور نے اپنی کتاب (آثار الصنادید)
مین جہان دہلی کی جامع مسجد کی عمارت کا حلیہ لکہا ہے وہان لفظ اجارہ برتا ہے جس سے

خاص بول چال کی پابندی پائی جاتی ہے۔ دہلی مین معمار ابتک اس لفظ کا استعمال کرتے
ہین۔ ہان جن لوگون کا یہہ خاندانی پیشہ نہین ہے جیسے ہندو کمہار۔ جولاہے۔ چوڑے
چمار وغیرہ وہ ان باتون کو کیا جانین۔ جن لوگون کو اکثر اپنے ہان عمارتین بنوانے بنانے
کا کام پڑتا ہے وہ بھی سب جانتے ہین۔ معمارون کی اصطلاح مین تہ سے لیکر حد طاق تک
کی عمارت کو اجارہ کہتے ہین جو گز یا پون گز تک ارتفاع مین خیال کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ
دہلی کی جامع مسجد مین جو تہ سے ڈیڑھ یا دو گز کے قریب سنگ مرمر کی سلین لگی ہوئی ہین اور
اون کے اوپر سنگ سرخ کی عمارت شروع ہوئی ہے اس سنگ مرمر کی حد کو اجارہ کہتے
ہین چونکہ ازار کی حد کمر کی حد تک ہوتی ہے غالباً اسی وجہ سے یہہ نام رکھا گیا اور طاق
کا دستور بھی تہ سے سوا گز۔ پونے دو گز کے فاصلہ تک ہوتا ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ عمارت
کے تین حصہ ہوتے ہین اول کرسی جو بنیاد سے اوپر رکھی جاتی ہے دوسرے اجارہ جو
تہ سے طاق کی حد تک مقرر ہے تیسرے اجارہ سے اوپر تلیچہ تک جسے تلنچہ بھی کہتے ہین پس
اجارہ فارسی الاصل ہے۔ اور تلیچہ چھت کے نیچے کا وہ حصہ ہے جو ذات سے کنگنی یعنی
زہ تک ہوتا ہے یا محراب کے اوپر کا حصہ کہو یا اجارہ کے اوپر کا حصہ قرار دو (الخ)
مولف عرض کرتا ہے کہ دہلی والون نے اپنی بول چال مین فارسی کے لفظ ازار
کا مبدل یعنے اجارہ کا استعمال کیا ہے لہذا ہم بلا تامل کہہ سکتے ہین کہ دکن کے معمارون نے
تلیچہ اور اجارے کے معنوی فرق کو نہ سمجھ کر تلیچہ کو بگاڑ کر ترنچہ کر لیا اور اجارہ کے
معنون مین استعمال کیا اور حقیقت یہہ ہے کہ اجارہ خود اہل دہلی کی زبان سے اتر گیا

یہی وجہہ ہے کہ مولف فرہنگ آصفیہ نے لفظ اجارہ پر یہہ معنے نہین لکھے جن کی صراحت آپ نے مولف حقیر کے استفسار پر فرمائی۔ مولف حقیر نے اپنی ایک اردو غزل مین اسی لفظ اجارے کا استعمال اس غرض سے کیا ہے کہ شعر وسخن مین اس کا وجود قائم ہوجائے۔ تاکہ یہہ بہرآیندہ زمانہ مین سینے پیتا نہ ہونے پائے۔ ہمارے استاد جلیل الشان استاذ سلطان حضرت جلیل۔ جانشین حضرت امیر مینائی نے ہماری اس غزل کو نظر اصلاح سے ملاحظہ فرمایا ہے جسکو ہم اسی موقع پر ہدیۂ ناظرین کرتے ہین اور اس لفظ کے ترجمہ مین ناگزیر جو طوالت ہوچکی ہے اس کو اس مختصر نظم پر ختم کرتے ہین (غزل) آہ جو دل سے نکلتی ہے غبارے کی طرح ؛ جھلملاتی ہے سر چرخ وہ تارے کی طرح ؛ اشک سوزان سے مرے آگ نہ لگجائے کہین ؛ خون دل آنکھون سے اڑتا ہے شرارے کی طرح ؛ شیشۂ سطح سے مین پا گیا میلان ترا ؛ جب مرے دل مین تڑپ آگئی پارے کی طرح ؛ نقش دیوار ہین عشاق تری منزل مین ؛ سر سے آنکھین نکل آئی ہین اجارے کی طرح ؛ سنگ سینہ سے مرے خانۂ دل کی چھت ہے ؛ سر نکالی ہوی آہین ہین منارے کی طرح ؛ گوہر اشک سے پار اتر ینگے ہم مقصد مین ؛ سامنے گر ویتیمی ہے کنارے کی طرح ؛ رنگ لایا ہے **ولا** خون جگر آج نیا ؛ قطرۂ اشک جھکتا ہے ہزارے کی طرح ؛

ایزاری | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بہ معنی دستمال و رومال۔ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** گوید کہ از وضع لغت خیال میکنیم کہ

ترکی است ولیکن صاحبان کنز و لغات ترکی ازین ساکت و دیگر کسے از محققین فرس ہم ذکر
این نکردہ و سند استعمال پیش نشد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند وہمان دستمال
و رومال را استعمال کنند۔ مجرد بیان صاحب انند اعتبار را نشاید۔ (اردو) رومال۔
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ منہ پونچھنے کا کپڑا۔ بینی پاک۔ دست مال۔
دمحسن ۵) آلہی کس کے غم مین نکلے آنسو چشم قتان سے پڑ کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہے رومال اس سہی قد کا

ایزان | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی روزسی ام ہر ماہ
و مر باید کہ براے فارسی ہم آمدہ است۔ صاحب شمس گوید کہ سی ام روز از ماہ مولف
عرض کند کہ بخیال ما تصحیف کاتبین است کہ انیران راکہ بانون وتحتانی و راے مہملہ بود
ایزان نوشتند ونقطہ نون را بر راے مہملہ منتقل کردہ زاے ہوز کردند۔ ما صراحت
ماخذ بر انیران کردہ ایم (اردو) دیکھو انیران۔

اے زبردست زیردست آزار **گرم تا کے بماند این بازار** مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مولف گوید کہ معنیش ظاہر است چون فارسیان بینند کہ کسے بر زیردستان	خود ظلم وستم کند بحق او این مقولہ را استعمال کنند کہ مال سعدی است (اردو) ظالم کا خانہ خراب "ظالم کبھی نہین پنپتا" دکن مین مروج ہے۔ صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "ظالم کی داد خدا کے گھر" یعنی زبردست کا بدلہ خداہی دیتا ہے۔

ایزد | بقول برہان بکسر اول وثالث وسکون ثانی و دال ابجد۔ نامی است از نامہاے

باری تعالی جلّ جلالہ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بروزن خیزد نام مبارک خداست و فرماید کہ آنرا ایزدان نیز گویند کہ یزدان اسم ذات است وآنرا اسم اعظم دانند وایزد بمعنی اللہ ترجمۂ اوست بلکہ اللہ ترجمہ ایزد است وایزد ضمیر نسبت براے یزدان هرگاه یزدان واهرمن گویند قرینۂ رحمان وشیطان است و در وساتیر کہ دازنامہاے پیمبران باستانی دانند واصل آنرا زبان آسمانی خوانند) آمده کہ بن بو دیزدان تواں شناخت یعنی کنہ هستی یزدان شناختن محال است۔ صاحب سروری از شیخ شیرا رسند آرد

ﻫ اوّل دفتر بنام ایزد دانا ٭ قادر روزی رسان حیّ توانا ٭ صاحب موید فرماید کہ بایاے فارسی است وصاحب جامع گوید کہ بروزن بے صند نام خدا تعالی وصاحب جہانگیری هم ذکر این کرده۔ صاحب رشیدی گوید کہ نام حق تعالی و در وجہ ترکیب این نام ازین حروف گفتہ اند کہ چون مدار احوال عالم وعالمیان بر تاسع وعاشر وسابع ورابع کہ آنہا را وتا وا ربعہ گویند پس این نام را ازین حروف ترکیب کردن تنبیہ است بر آنکہ استقامت احوال عالم ازین اسم ومسمی است ویزدان نیز بدین معنی باشد امّا محقق طوسی در نقد محصّل گفتہ کہ یزدان ملکے است کہ مصدر خیرات است واهرمن دیوے است کہ مصدر شرور است بزعم مجوس وحق همین است چہ ظاهر آنست کہ یزدان مخفف ایزدیان بود یعنی منسوب بایزد ونیز مقابلۂ اهرمن بہ یزدان بمعنی ملک نیکوتر است نہ بمعنی خدا۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بیاے مجہول نام بزرگ حضرت باری تعالی وبعد ازان قول رشیدی کہ مذکور شد نقل کرده فرماید کہ عجب از رشیدی کہ حساب جمل را کہ مقرر عرب است ونسبت

حروف دران داخل اند۔ وخلی در ترکیب لفظ فارسی داده واین طبیعت آزمائی بیش نیست
غایتش نکتہ بعد و توسع است ونیز فرماید کہ از اکثر کتب یزدان مرادف ایزد معلوم میشود
لیکن بعضی از محققان گفتہ اند کہ یزدان ملکی است مصدر خیر واہرمن دیوے است مصدر
شر نزد مجوس وحق نیز ہمین است چراکہ یزدان مخفف ایزدان است کہ بالف ونون نسبت
ترکیب یافتہ یعنی منسوب بایزد ونیز مقابلۂ اہرمن بہ یزدان بہ معنی ملک نیکوتر است نہ بہ معنی
خدا تعالیٰ شانہ ولیکن درین ہردو وجہہ نظر است زیراکہ الف ونون زائد نیز میتواند بود
چنانکہ شاد وشادان وآباد وآبادان ونیز مقابلۂ اہرمن اقتضاے آن ندارد کہ بہ معنی
فرشتہ باشد چراکہ در کلام مجید نیز بعض جا مقابلہ شیطان است باذات باری تعالیٰ و
ہمچنین بانفس واین میخواہد کہ رب یا اللہ نام ملک باشد فافہم (انتہی کلامہ) (انوری
۵) کے بود عالم از وخالی کہ از بہر بقاش پُر کردا ایزد روز مولودش فنا را شکسار ؛
مولف عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است صراحت کردہ کہ این لغت
فارسی است وصاحب سفرنگ وساتیر ہم این را آوردہ فرماید کہ بیاے تحتانی مجہول
وفتح زاے معجمہ وسکون دال مہملہ نام خداے بخشایندہ (اردو) ایزد۔ بقول امیر
فارسی۔ جناب باری تعالے کا نام (وزیر ۵) مین وہ طوطی نہین گو یا کرے جو آینہ
مجھکو ؛ وزیر الطاف ایزد ہے یہہ میری خوش بیانی ہے ؛

ایزد پناہ استعمال۔ بقول بحر وبہار	گردون بارگاہ یا آنکہ پناہندہ بایزد بود
آنکہ پناہ ایزدی داشتہ باشد از عالم	از عالم خیر خواہ کہ بمعنی خواہندہ خیر است

مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است رجا دارد کہ پناہ گرفتہ شدہ از ایزد۔ اسم مفعول ترکیبی گیریم (خواجہ نظامی ؎) پناہ بایزد بہ بیگاہ وگاہ ؛ نیفتد بہ بد مرد ایزد پناہ ؛ (اردو) خدائے تعالیٰ سے پناہ لینے والا۔ یا لیا ہوا۔

ایزد تراش استعمال۔ بقول بحر و بہار چیزے کہ تراشیدہ ایزد باشد نہ تراشندۂ ایزد و چون سنگ تراش کہ بمعنی تراشندۂ سنگ است۔ ملا طغرا در تعریف مُہر نبوت گفتہ۔ مذکر۔
؎ نگینی چو یاقوت در بیخراش ؛ چو فیروزۂ چرخ ایزد تراش ؛ صاحب انند ہمزبان شان مولف عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است (اردو) مصنوع باری تعالیٰ۔ خدائے تعالیٰ کا بنایا ہوا کہہ سکتے ہیں۔

ایزد تعال استعمال۔ بہار فرماید کہ متعارف و مستعمل است مولف گوید کہ بمعنی خدائے کہ بلند است شان او اصل این ایزد تعالیٰ شانہ بود۔ مرکب توصیفی شانہ را حذف کردند و (ایزد تعالیٰ) ترجمہ اللہ تعالیٰ باشد و فارسیان تحتانی آخرہ را حذف کردہ استعمالش کردہ اند۔ (ملا شانی تکلو ؎) فریب شعبدہ بازی حریف داغ کنی ؛ دو چار من شدہ ایزد تعال تا چہ کند ؛ (اردو) اللہ تعالیٰ یا خدای تعالیٰ۔

ایزد خواست استعمال۔ بقول ناصری شہرکے است درمیان عراق و فارس و اوّل خاک فارس از انجا می باشد۔ صاحب انند ہمزبان ناصری مولف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این چنین بنا شد کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی خواستۂ ایزد و خواہش ایزد۔ خواست اسم مصدر خواستن است

دبہ معنی عطاے خدا ہم تواں گرفت کہ خواستن
بمعنی داون ہم می آید ۔ (اردو) ایزدخواست
فارسی مین ایک چھوٹے سے شہر کا نام ہے
جو فارس اور عراق کے درمیان واقع ہے۔

ایزدگشسپ | استعمال ۔ بقول برہان
وجامع وسراج وجہانگیری وبحر بکاف فارسی
وشین نقطہ دار مفتوح وبسین بے نقطہ وبای
ابجد زدہ (۱) بہ معنی خداپرست باشد ۔
مولف عرض کند کہ گشسپدن بزبان ژند
وپاژند مصدر ریست بمعنی پرستیدن وگرشسپدن
بہ معنی جہیدن وگشسپ را کہ محققین فرس
بہ معنی پرستندہ نوشتہ اند تسامح اوشان است
کہ کار از غور نگرفتہ اند بہ تحقیق ما گشسپ
بہ معنی پرستش است اسم مصدر روامر حاضر
از مصدر مذکور نیز پس ایزدگشسپ) بہ معنی
خداپرست ۔ وپرستش کنندۂ خدا ۔ اسم
فاعل ترکیبی است کہ بترکیب اسم با امر حاضر
صورت گرفت پس آنانکہ گشسپ را بمعنی
پرستندہ دانستہ اند غلط کردہ اند وبر
قواعد فارسی اعتنا نہ کردہ ۔ وہمین است
ترکیب آذرگشسپ ہم کہ در ممدودہ بجایش گذشت
(اردو) خداپرست ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی
زاہد ۔ عابد ۔ بھگت ۔ خدا کو پوجنے والا ۔
حق پرست ۔

(۲) ایزدگشسپ ۔ بقول برہان نام یکی
از امراے بہرام چوبین ہم ہست ۔ صاحب
سروری ہم ذکر این کردہ واز حکیم فردوسی
سند آوردہ کہ در صفت صف سپاہ بہرام گوید
؎ بیکدست بر بود ایزدگشسپ ٭ کہ بگذشتی
از آب دریا بسپ ٭ صاحب ناصری نسبت
این فرماید کہ نام یکے از امراے بہرام
بودہ کہ بمعنی ایزدپرست است ۔ صاحب
رشیدی بذکر این معنی فرماید کہ ظاہرا
آذرگشسپ است کہ چنین خواندہ اند چنانکہ

معنی تسمیہ بر آن دلالت میکند۔ صاحب سراج
ابہ بقول رشیدی فرماید کہ وجہ این ظاہر نشد
صاحبان جہانگیری و جامع و اسدیم ذکر این
کردہ اند **مولف** گوید کہ آنچہ صاحب شمس این
را ایزدگشسپ نوشتہ غلطی کاتبش بیش نیست کہ بیچارہ
مولف بدست قدرت اوست عجیب است کہ سند
خودش ہمان شعر فردوسی آوردہ کہ بالا گذشت
فاتل۔ دخیال صاحب رشیدی نسبت تصحیف
این بے دلیل است چہ خطا شد اگر معنی حقیقی
این را کہ خدا پرست است وجہ تسمیہ این گیریم
ما درین خصوص با خیال صاحب ناصری الفاظ متفق
واریم (اردو) بہرام چوبین کے ایک امیر کا
نام ایزدگشسپ تہا۔ مذکر۔

(۱۴۶۰) **ایزد متعال** استعمال۔ ایزد بمعنی خود
گذشت و متعال لغت عرب است کہ اسم فاعل
باشد از تعالی پس معنی متعال بلند شوندہ۔
فارسیان استعمال این کنند چنانکہ انوری فرماید
؎ نہ زانکہ از دل و جان مخلصت نبودستم ؎
گواہ دوار . تو آن کیست ایزد متعالی ؎ عرفی
گوید ؎ بسوے کاتب اعمال بانگ بر زد
و گفت ؎ کہ اے رقم کش کردار خوب و زشت
عباد ؎ بشوے نامہ عرفی کہ ایزد متعال ؎
زبندگان خودش برگزید و کرد آزاد ؎
مولف گوید کہ مرکب توصیفی است و
بس (اردو) ایزد متعال۔ خدای تعالی۔ مذکر

اے زر تو خدا نۂ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ
ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت۔
مولف عرض کند کہ این مقولہ مشہور در
نظم است و ہیچ بر نگشود کہ مال کیست فارسیان
بحق کسے استعمال این کنند کہ با وجودے کہ
حق نداشت و مستحق چیزے نبود ولیکن بوسیلہ
زر کامیاب شد (اردو) بقول امیر یہی

فارسی ضرب المثل اردو مین مستعمل ہی۔ آپ فرماتے ہین کہ روپیے کے کاربرار ہونے کی تعریف مین مبالغۃً کہتے ہین کہ ہر عیب اس سے چھپ جاتا ہی اور تمام حاجتین رفع ہو جاتی ہین۔

ایزغنج بقول برہان و سراج بکسر اوّل و سکون ثانی مجہول و زاے ہوز و غین نقطہ دار مضموم بنون و جیم زدہ جوال را گویند و فرماید کہ بضم زاے فارسی ہم بنظر آمدہ۔ صاحبان جہانگیری و سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند **مولّف** عرض کند کہ جوال بقول برہان بضم اوّل بر وزن زغال ظرفی باشد از پشم بافتہ کہ چیزہا دران کنند و یک لنگ بار را نیز گویند و غنج بہمین معنی در فارسی زبان مستعمل بخیال ما غنج و ایزغنج مرادف یکدیگر نباشد اگر مرادف گیریم آیزغنج را اسم جامد فارسی زبان دانیم و غنج را مخفّفش و لیکن انچہ بخیال ما میرسد چیز دیگر است یعنی آیر براے مہملہ در آخر بقول صاحب کنز در ترکی زبان بمعنی سرج آمدہ فارسیان این را با لغت غنج مرکب کردند و ایزغنج۔ قلب اضافت غنج ایر۔ باشد بمعنی جوال سرج و این چیزے است کہ بد و طرف زین اسپ بندند تا تفنگچہ و دیگر سامان ضروری را دران محفوظ کنند انچہ فارسیان از لغت ترکی یعنی آیر۔ راے مہملہ را بہ زاے عربی و فارسی بدل کردند برخلاف قیاس است اندرینصورت توانیم عرض کرد کہ ایزغنج مفرّس باشد بترکیب لغت ترکی و فارسی بتصرف قلیل۔ معاصرین عجم این را قبورۂ زین و جوال زین خوانند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) خرجی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ خرجین۔ خرج۔ زنبیل۔ بیگ۔ وہ تھیلا جو ٹٹو کی پیٹھ پر ضروری اسباب وغیرہ کے واسطے باندھ دیتے ہین۔ قبور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ پستول کا چرمی

جو گھوڑی کی کاٹھی میں بنا ہوا ہوتا ہے (اس معنی میں مفرد بولتے اور قبورین اسکی جمع لاتے ہیں)

اے ز فرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

مقولہ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ اند **مولف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این بحق کاہل کنند مقصود آن باشد کہ آدمی را باید کہ در کارہاے خود تاخیر نکند بلکہ ہر چہ کند بر وقت کند تا فرصت از دست نرود۔ مرادف "کار امروز بفردا مگذار" (اردو) مہلت کو غنیمت سمجھ۔ جو کرنا ہے جلد کر "آج کا کام کل پر نہ رکھ" دکن میں کاہل و بیہودہ اشخاص کو بطور نصیحت کہتے ہیں "آج کا کام آج ہی کرنا چاہئے" بقول امیر جو کام آج کرنے کا ہے اسے آج ہی کر لینا چاہئے (ناصر ۵)
دیکھ کل پہ نہ چھوڑ اے ناداں ؎ آج کا کام آج ہی کر لے (ناسخ ۵) کوئی دن فرصت جسے ملجائے سمجھے مغتنم ؎ رہگیا بس جسنے رکھا کام کل پر آج کا ؎

ایزک بقول جامع بر وزن ہنجک شرارۂ آتش را گویند دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد و مرادف ایژک کہ می آید **مولف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر ایژک کنیم کہ بزاے فارسی می آید (اردو) دیکھو ایژک۔

ایزور بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وضم ثالث لغت فارسی است بمعنی اینک و ایندم **مولف** عرض کند کہ اے مخفف این است و اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ زور بمعنی وقت و دم باشد حیف است کہ معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و محققین فرس ہم زور را بدین معنی ذکر نکردہ اند و در کلام متقدمین

ومتاخرین ہم یافتہ نشد وجا دارد کہ این را مخفف اخترون گیریم کہ بہمین معنی گذشت ہاے ہوز بدل شد بہ تحتانی ہچون شاہگان وشائگان ونون بہ راے مہملہ چنانکہ تان وتار باے حالی معاصرین عجم برزبان ندارند ودیگر محققین فرس ہم ازین ساکت حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اخترون کے پہلے معنے۔

ایژان بقول انند کہ بذیل (ایزان بہ زاے تازی) آوردہ بالکسر لغت فارسی مرادف ایزان دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکردہ وما خیال خود را ہمدرانجا ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو ایزان۔

ایژغنج اصطلاح۔ بقول برہان کہ بذیل (ایزغنج بزاے ہوز) آوردہ مرادفش۔ صاحب سراج وانند ہم بذیل ایزغنج ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم۔ جز این نیست کہ این مبدل آن باشد کہ زاے ہوز بہ زاے فارسی بدل شود ہچون آزیرہ وآژیر (اردو) دیکھو ایزغنج۔

ایژک بقول برہان بایاے مجہول وزاے فارسی بروزن میخک شرارۂ آتش را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بیاے مجہول وزاے فارسی مفتوح وکاف شرار آتش لیکن آتیشریدہ ودو تحتانی بدین معنی گذشتہ ظاہر امخفف ومصغر آن باشد وہاے مختفی در کلمۂ اصلی داخل نبود والا در تصغیر دو کاف می بایست **مولف** عرض کند کہ ہمان آیژک باشد کہ در ممدودہ ذکرش گذشت وصراحت ماخذش ہم بدرانجا کردہ ایم۔ الف ممدودہ ومقصورہ چیزے نیست کہ نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است (اردو) دیکھو آیژک۔

ایژہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وزاے فارسی لغت فارسی است مرادف

ایژک کہ گذشت دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد بخیال ما جزین نیست کہ ہمان آییژہ باشد کہ در ممدودہ بہ دو تحتانی گذشت تصحیف کاتبین تحتانی دوم را فوقانی کرد و اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ یک تحتانی را حذف کردند یا ایژک را بہ تبدیل کاف عربی با ہاے ہوز ایژہ کردند کہ کاف بہ ہا بدل شود چنانکہ پروانک و پروانہ معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) دیکھو ایژک ۔

ایسیا بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و سین بے نقطہ بالف کشیدہ (۱) نام پیغمبریست از پیغمبران بنی اسرائیل ۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن عیسی نام پیغمبران بنی اسرائیل ۔ صاحب ناصری گوید کہ در فرہنگہا نیافتم و درین باب متامّلم ۔ خان آرزو در سراج ہم بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ در فارسی بودن این لفظ بمعنی نظر است مولف عرض کند کہ لغت عبرانی باشد (اردو) عبرانی زبان مین بنی اسرائیل کے پیغمبرون مین ایک پیغمبر کا نام ایسیا تہا ۔

(۲) ایسیا ۔ بقول برہان نام صحف ابراہیم علیہ السلام ہم ہست ۔ صاحب موید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ و صاحب ناصری بحوالۂ برہان این را آوردہ فرماید کہ در فرہنگہا نیافتم و درین باب متامّلم ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ بعضی نام صحف ابراہیم علیہ السلام گفتہ اند و صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ لغت عبرانی باشد نہ فارسی (اردو) ایسیا اُن آسمانی صحیفون کا نام ہے جو حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام پر نازل ہوے تہے ۔

(۳) ایسیا ۔ بقول برہان بہ معنی این زمان و این دم و الحال ہم باشد ۔ صاحب ناصری

فرماید کہ بالکسر وسین مہملہ قبل از الف بہ معنی اکنون و این روز و این ساعت است و این لغت
دری است۔ اہل تبرستان والوارجبال بسیار استعمال کنند۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بالکسر
وسین مہملہ قبل از الف بہ معنی اکنون و فرماید کہ این روز مرۂ اہل کاشان است۔
خان آرزو در سراج بذکر این معنی فرماید کہ این محاورۂ اہل کاشان باشد۔ صاحبان
جہانگیری و جامع و شمس ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض میکند کہ ظاہر مخفف این ساعت
معلوم میشود کہ از این نون حذف شد و از ساعت دو حرف آخر ش و در اکثر لغات فارسی
انیقسم تخفیف یافتہ میشود (اردو) دیکھو اکنون۔

ایستا بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وسین مہملہ و فوقانی بالف کشیدہ لغت فارسی است
بہ معنی ایستندہ و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ از قبیل بینا و
شنوا کہ الف در آخر امر حاضر ایستادن زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ۔ ما ذکر این قسم الف
بر لغت ایچاایچ۔ بہ نشان (۷) کردہ ایم (اردو) کھڑا رہنے والا۔

(الف) **ایستاد** بہار ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ و از کلام میر خسرو
سند آوردہ کہ از ان استعمال ----------

(ب) **ایستادادن** پیدا است کہ بہ معنی ایستادہ کردن باشد میر خسرو ؎ شکیب
کو کہ سر شک سبک رکاب مرا ؛ عنان بگیرد و یک ساعت ایستا دہد ؛ **مولف** عرض
کند کہ استاد بہ معنی قیام اسم مصدر استادن است و ایستاد بزیادت تحتانی ہم اسم مصدر
ایستادن۔ پس الف مزید علیہ (استاد بالکسر) باشد کہ گذشت و (ب) مصدر مرکب از الف

پس ایستادن بمعنی قیام دادن چیزے را و استادہ کردنش و بحث کامل الف بر ایستادن می آید (اردو) (الف) دیکھو استاد (ب) استادہ کرنا۔ ٹھہرانا۔

ایستادگی استعمال۔ حاصل بالمصدر ایستادن است کہ می آید) بمعنی قیام و مرادف استادگی کہ بدون تحتانی بعد الف گذشت۔ (صائب ؎) چنانچہ گردش پرکار از فشردن پاست ؛ روانی سخن از ایستادگی باشد ؛ (اردو) دیکھو استادگی۔

ایستادن بقول بحر بایاے معروف و سین موقوف (۱) برپا شدن و راست کردن قامت کہ ضد نشستن است و (۲) برپا کردن و فرماید کہ مضارع این ایستد (کامل التصریف) صاحب موارد معنی دوم را ترک کردہ فرماید کہ (۳) بمعنی توقف کردن و ماندن (نثر نگار دانش) پس از خوردن خون و گوشت باز ایستادہ و بہ میوہ قناعت کرد" صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ فرماید کہ برپا و قائم شدن و باز ماندن است۔ **مولف** عرض کند کہ جز این نیست کہ بر مصدر استادن کہ بجاے خودش گذشت فارسیان تحتانی بعد الف زیادہ کردہ اند و بہمہ معانی مرادف استادن باشد و بیان ماخذ این ہم ہمانجا مذکور شد (ایست) امر حاضر این و ایستاد بروزن ماضی مطلق و ایستادگی حاصل بالمصدرش وجا دارد کہ ایستا در اسم مصدر ہم گیریم کہ چون علامت مصدر (دن) برین زیادہ شد دو دال مہملہ جمع گردید و یکے را ازان حذف کردند۔ استعمال معنی دوم از نظر ما نگذشت حیف است کہ صاحب بحر سندے پیش نکرد و سند موارد براے معنی سوم متعلق از (باز ایستادن) است نہ (ایستادن) و سند معنی (باز ماندن) بیان کردۂ صاحب

انند ہم پیشانعشد تاکمہ بحث این بر (ایستادن باران) کنیم کہ می آید (اردو) دیکھو استادن۔

ایستادن باران استعمال۔ بقول وارستہ (۱) بمعنی باز ماندن بارش باشد چنانکہ وحید گوید ؎ کجا ز دیدۂ من ضبط گریہ می آید؟ کہ ایستادن باران بدست مردم نیست ؟ و فرماید کہ مولوی جامی در نفحات درجا ہاے متعدد ایستادن باران بمعنی (۲) آمدن باران نیز نوشتہ چنانکہ در حال باب فرغانی گوید (نثر) ویکی درآمد و گفت اسے باب دعا کن تا باران آید۔ دعا کرد و در زمان باران ایستاد ہفتۂ دیگر ہمان مرد آمد و گفت دعا کن تا باز ایستد دعا کرد و باز ایستاد ؟ صاحبان بحر و بہار و انند ہم زبان وارستہ مولف گوید کہ از کلام طاہر وحید معنی دوم ہم توان گرفت او میگوید کہ چون قیام باران بدست مردم نیست ضبط گریہ ہم بدست دیدۂ ما نباشد و از حسن بیانش یعنی بے اختیاری در قیام باران معنی بلیغ بی اختیاری در بند شدن باران ہم پیدا میشود حاصلش اینکہ گریہ در اختیار من نیست چنانکہ قیام باران در اختیار کسے نیست اندرین صورت ہر دو سند نظم و نثر بکار معنی دوم می خورد و براے معنی اوّل (باز ایستادن باران) در سند نثر موجود است۔ وارستہ از بلاغت طاہر وحید کارے نگرفت کہ از کلامش معنی اوّل پیدا کرد معلوم میشود کہ محققین ہندی نژاد معنی سوم را بر مصدر (ایستادن) از ہمین سند پیدا کردہ اند و صاحب انند کہ ہمہ را انجا معنی (باز ماندن) آوردہ و بند او ہم ہمین شعر طاہر وحید باشد۔ معاصرین عجم تائید خیال ما میکنند (اردو) (۱) بارش بند ہونا۔ (۲) بارش ہونا۔

ایستیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بالکسر لغت فارسی است (۱) بہ معنی

ایستادن و (۲) بمعنی آغاز نمودن۔ دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ گر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ امالہ استادن است مخفف وبیائش اعتبار معنی دوم روانشاید تاآنکہ استعمالش بنظر نیاید (اردو) (۱) دیکھو ایستادن کے تمام معنے (۲) دیکھو آغاز فرمودن۔

(الف) ایستی کردن	استعمال (الف)
(ب) ایستی کردہ	مصدر رے است

مرکب کہ وجودش از (ب) ثابت میشود و (ب) بقول صاحب رہنما کہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار نوشتہ۔ بہ معنی قدرے توقف کردہ۔ مولف عرض کند کہ (ب) اسم مفعول الف یا ماضی معطوف باشد (اردو) (الف) ذرا توقف کرنا۔ (ب) خفیف توقف کیا ہوا۔ ٹہرا ہوا۔ یا توقف کرکے۔ ٹہر کر۔

ایسو اوسو استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی این جانب وآن جانب و این طرف وآن طرف است مولف عرض کند کہ مخفف این سو وآن سو باشد کہ نون را از ہر دو لفظ و واو عطف را حذف کردند (اردو) اِدہر اُدہر۔ بقول امیر اِس طرف اُس طرف آپ فرماتے ہیں کہ کئی جگہہ اس کا استعمال ہوتا ہے (۱) آس پاس۔ اردگرد۔ چار طرف۔ (فقرہ امیر) اِدہر اُدہر دیکھا کسی کو نپایا (۲) یہان وہان۔ ایسی ویسی جگہہ (فقرہ امیر) تم ہمیشہ اِدہر اُدہر جنپر ڈالدیتے ہو اور پہر دہونڈتے پہرتے ہو (۳) دونون طرف۔ دہنے بائین۔ (نسیم ۵) قربان ہورہی ہے مری جان اِدہر اُدہر ٭ وان رخ پہ ہے جو زلف پریشان

اِدہر اُدہر ۵ (۴) پراگندہ منتشر تتر بتر (فقرۂ امیر) سب کا غذات ترتیب سے رکھے ہوئے تھے تمنے لیکر اِدہر اُدہر کر دئے ۔

ایشا بقول اننڈ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وشین معجمہ لغت فارسی است بہ معنی جاسوس انندا مسمہفت گوید کہ بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ وشین منقوطہ زدہ جاسوس را گویند ان حیف ضمیمۂ برہان فرماید کہ بحرکت مجہول است و ذکر معنی بالا کند دیگر کسے از محققین امران ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ این مخفف آیشہ باشد کہ بزیادت ہاے ہوز در آخر می آید ما صراحت ماخذ را در ممدودہ بر آیشتہ بیان کردہ ایم انچہ محققین بالا معنی دوم را حذف کردہ اند حزین نباشد کہ استعمال این بہ معنی دوم آیشہ از نظر شان نگذشتہ باشد عیبی ندارد (اردو) جاسوس ۔ دیکھو آیشتہ کے پہلے معنے ۔

ایشا بقول اننڈ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است کہ مخفف ایشان است مولف عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد و حیف است کہ سند استعمال ہم پیش نشد ولیکن خلاف قیاس نیست کہ فارسیان در اکثر لغت این را بحذف نون آنی نوشتہ اند و معاصرین عجم در گفتگو ہم اظہار نون کم کنند (اردو) دیکھو ایشان ۔

ایشان بقول برہان بروزن خویشان ضمیر است نسبت بذوی العقول حاضر بطریق تعظیم و جمع نیز استعمال کنند ۔ صاحب ناصری ذکر معنی بالا کردہ فرماید کہ صند ارشان کہ بر غائب اشارہ بود ۔ خان آرزو در سراج نسبت این فرماید کہ صیغۂ جمع است ومفرد آن (این) و این را در محل تعظیم گویند والا اینہا (ظہوری ۵) بہ نیک و بدسر دگاے

نمی خواہم باغیار رش ٭ بایشان کینہ گر روز محبت برنمی تابد ٭ (انوری ؎) آصف کہ
زسیر قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم کہ ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ اوصاف تو در نسبت
آوازۂ ایشان ٭ وصف نفس عیسی و آواز خز آمد ٭ (ہم او گوید ؎) تا مجلس و دیوان
فلک را ہمہ وقتی ٭ ناہید زن مطربہ و تیر دبیر است ٭ در مجلس و دیوان تو صد با دچو
ایشان ٭ تا نام صریر قلم و نالۂ زیر است ٭ بہار نسبت این گوید کہ ضمیر جمع غائب ست
و گاہے بجہت تعظیم بر ضمیر واحد غائب نیز آرند لیکن ہمین لفظ فقط و فرماید کہ ایشان
در موضعی استعمال می یابد کہ تعدد در مرجع متحقق بود نہ فرضاً کہ یک کس را من حیث التعظیم
قائم مقام جماعت گردانیدہ باشند و بعضی از محققین می فرمایند کہ لفظ ایشان در محل تعظیم
و ایشان در محل تحقیر مستعمل می شود و این محل نظر است (میر معزی ؎) بندگان در خدمت
او چون خداوندان شدند ٭ از بس اکرام خداوندی کہ با ایشان کند ٭ و در قصیدہ
دیگر آوردہ ؎ بدان حصار کہ ایشان مقام ساختہ اند ٭ ز آب و خاک ندارند ہیچگونہ خبر
مگر کہ صاعقہ بارید چرخ بر سرشان ٭ کہ آب ایشان خون گشت و خاک خاکستر ٭ پس ارجاع
ضمیر ایشان بطرف مخالفان و بندگان دلالت صریح دارد بر تحقیر نہ تعظیم ایشان
پس تخصیص ایشان در محل تعظیم صحیح نباشد و نیز باید دانست کہ ایشان را بالف و نون
جمع آوردن پر نامانوس و بے محاورہ می نماید چنانچہ درین عبارت علامی شیخ ابوالفضل
(نثر) کہ برمکامن خواطر بائعان و مشتریان و فنون آرایش و نکوہش ایشانان کالا را
نظارہ کردہ سخنے چند با خود درمیان آوردہ لیکن در توجیہہ آن میتوان گفت کہ چون

بآنان فرقه ایست وضمیر ایشان لائق است که با و راجع شود و همچنین مشتریان نیز گروهی است وبطرف آنهم لائق است ضمیر ایشان بگرداند پس چون بطرف این هردو فرقه ارجاع ضمیر مطلوب باشد ضمیر جمع بجمع آوردن لائق بود چه فارسیان برای تثنیه هم صیغه جمع می آرند (خواجه جمال الدین سلمان ؎) غمزه و چشم تو شوخ اند ولے آمده اند ٭ ابروان تو به پیشانی از ایشان برسر ٭ کذا افاد الاستاد وحق آنست که تا لفظ آمده نباشد استعمال نباید کرد و شیخ خود سند است که تتبع بسیار کرده برای اثبات کلام او سند نمی باید و معهذا ازین قبیل است لفظ ناکسانان درین بیت حکیم سوزنی ؎ اندر ایام تو برخوان غرور روزگار ٭ ناکسانان کس شده خوردند در لوزینه سیر ٭ (انتهی کلامه) صاحب انند همزبان بهار - صاحب تحقیق القوانین گوید که او برای واحد غائب و ایشان برای جمع غائب موضوع است و استعمال لفظ اوشان بجای ایشان اگرچه صحیح بود ولیکن مستحسن نباشد و لفظ شان مخفف ایشان است (الخ) مؤلف عرض کند که بخیال ما ایشان مرادف اینان باشد و اوشان مرادف آنان و شک نیست که ایشان و اوشان هردو از ضمائر غائب باشد ولیکن ایشان برای کسانے است که بیان شان قریب است و اوشان برای کسانے که بیان شان بعید است و به تحقیق ما شان مخفف ایشان نیست چنانکه صاحب تحقیق گفته و صاحب برهان هم همچنین نوشته بلکه شان بمعنی (کسان غائب) و من وجه تخصیص دارد با اوشان و مخفف اوشان توان گفت نه مخفف ایشان وحق آنست که لفظاً مخفف هردو می نماید که اشاره این و آن در نسبت

یعنی ایشان مخفف این شان ومرادف اینان واوشان مخفف آن شان کہ مبدل آن
شان ومرادف آنان باشد۔ ہرگاہ این وآن را دور کنیم۔ شان باقی ماند پس چگونہ درست
باشد کہ شان را مخفف (مجرد۔ ایشان) گوئیم بخیال ما شان فی الحقیقت مرادف الف ونون
جمع باشد۔ خیال خان آرزو و سراج بر اشان ہویدا ماست و جا دارد کہ ایشان را من وجہ
ضمیر نسبت ذوی العقول حاضر مجلس گیریم نہ مخاطب چنانکہ صاحب برہان اشارۂ آن
در آغاز این بحث کردہ وشک نیست کہ فارسیان ایشان را برائے واحد بر سبیل تعظیم استعمال
کنند و ہرگاہ استعمالش برائے جمع آید تعظیم باقی نماند۔ آنانکہ ایشان را مخصوص بہ تعظیم
جمع و اینہا را بدون تخصیص دانند۔ غور کامل نکردہ اند و درین خصوص ما با صاحب
بہار عجم اتفاق داریم۔ عجب است از خان آرزو کہ او عالیش۔ مخالف خیال ماست۔
و حق آنست کہ استعمال ایشان برائے تثنیہ وجمع تخصیصے بہ تعظیم ندارد و مرادف اینان
و اینہا ست۔ و استعمال این یکے آنست کہ ایشان را فاعل گیریم چنانکہ "ایشان چنین
نی فرمایند" و دیگر آنکہ ایشان را مفعول قرار دہیم چنانکہ "ایشان را نمی پسندم" و
بہ ایشان میگوئیم" سوم آنکہ ایشان را مضاف الیہ قرار دہیم چنانکہ کتاب ایشان (اردو)
(۱) یہ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم اشارہ۔ یہ کی جمع۔ اینہا۔ ایشان۔ محاورۂ حال
مین (یہ) جمع کے لئے بھی مستعمل ہے۔ انہون۔ بقول امیر بکسر اوّل۔ فاعل کے لئے
تعظیماً آتا ہے۔ جیسے (فقرہ امیر) انہون نے کیا کہا تھا جو آپ نے ایسی سخت بات کہہ ڈالی
(۲) انہین۔ (فقرہ امیر) یہ بڑے ذات شریف ہین انہین کوئی کم نہ سمجھے" (الخ)

(۴) انکی۔ انکے۔ جیسے ان کی بات درست نہیں ہے " ان کے اطوار اچھے نہیں ہیں " انکی کتاب بہت خوشخط ہے۔

ایشتی | بقول شمس بکسر الف وشین معجمہ لغت فارسی است وآن اسمی است کہ مدح زنان گویند چون بی بی چنانکہ بعربی ستی گویند (حکیم انوری ۵) بندہ ایشتی وعاہمی گوید ؛ بدعا سے شبت ہمی جوید ؛ مولف عرض کند کہ تحریف کاتبین بیش نیست کہ ایشی را کہ بدون فوقانی بود ایشتی نوشت ودر مصرع اول سند ہم۔ این ہمان است کہ بر ایشی می آید بالف وتحتانی وشین معجمہ وتحتانی آخرہ (اردو) دیکھو ایشی۔

ایشک آقاسی | استعمال۔ بہار گوید کہ در ترکی داروغۂ دیوان خانہ را گویند چہ ایشک بہمزہ وتحتانی وشین معجمہ وکاف تازی فضاے دروازہ وآقاسی سردار را گویند لیکن از فرہنگ ترکی اشک بدون تحتانی معلوم شدہ ظہیراے تفرشی گوید (نثر) ایشک آقاسیان جبار باعصاے مرصع بنظم ونسق بزم خسروی استادہ " وبقول وارستہ (ایشیک آقاسی) بہ تحتانی دوم وچہارم ودہم لفظ ترکی است بہ معنی داروغہ دیوانخانہ وبہ نقل فقرۂ ظہیراے تفرشی (کہ بالا مذکور شد) فرماید کہ ایشک بدون تحتانی دوم نیز از فرہنگ ترکی معلوم شد۔ صاحب انند ہمزبان بہار مولف عرض کند کہ ایشک بکسر الف و تحتانی ساکن وکسر شین معجمہ واشک بدون تحتانی ہردو لغت ترکی است مرادف یکدیگر کہ بقول غیاث کنز بہ معنی عتبہ آمدہ کہ بمعنی آستان است وبقول صاحب لغات ترکی ایشک بہ تفخیم کسرۂ الف وکسرہ شین معجمہ بمعنی دروازہ ودربار و این لفظ مرکب را محققین ترکی ذکر نکردہ اند

وجز این نیست که فارسیان بترکیب خود وضع کرده اند بمعنی داروغهٔ دربار. یا مهتمم دربار پادشاه شک نیست که هردو لغت ترکی است. و معاصرین عجم همین عهده دار را (ایشک آقاسی باشی) گویند که می آید و (آقاسی) در ممدوده گذشت. قلب اضافت باشد. (اردو) منتظم دربار کو فارسیون نے ایشک آقاسی کہا ہے جسکے ہاتھ مین عصاے مرصع ہوتا ہے اور اوس کی مثال بادشاہ دکن کے دربار مین بہالدار ہے۔

ایشک آقاسی باشی استعمال. صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده که بمعنی داروغهٔ دربار شاہی است مولف عرض کند که اکثر اسمای عهده های خدمتیان دربار شاہی الی الآن در ترکی زبانست از همین قبیل است این عهده هم که مرکب است از هر سه لفظ ترکی و کاتب رہنمای سهولت (ایشیک) را بد و تحتانی نوشته. تسامحش بیش نیست و جا دارد که تحتانی دوم را علامت کسرهٔ شین معجمه گیریم و ما بر لغت گذشته تحقیق این کرده ایم که محققین ترکی بعد شین معجمه تحتانی را ننوشته اند و ایشک در ترکی زبان بمعنی عتبه یعنی آستان و دربار و دروازه آمده و آقاسی بجایش گذشت که در ترکی بمعنی داروغهٔ دربار است و باشی بقول بهار بزبان ترکی بمعنی سردار همچون توپچی باشی و ملا باشی و قحبه باشی پس درین لغت مرکب قلب اضافت باشد یعنی اصل این (باشی آقاسی ایشک) و معنیش سردار داروغهٔ دربار. بهار بذیل (ایشک آقاسی) سندے که از کلام نصیرآبادی آورده که درا حوال علی بیک نواده علی قلی خان شاملو نوشته بکار ما می خورد (نثر) جد مشار الیه در زمان شاه عباس ماضی دیوان بیگی و ایشک آقاسی باشی دیوان بود. (اردو)

افسر وارو غۂ دربار۔ یہالداروں کا افسر بھی
کہہ سکتے ہین۔ اس لئے کہ لغت گذشتہ مین یہہ
صراحت ہوئی ہے کہ (ایشک آقاسیون)
کے ہاتھہ مین ایک مرصع عصا بھی رہا کرتا ہے۔

ایشہ بقول برہان (۱) بروزن و معنی بیشہ
وجنگل باشد و (۲) جاسوس و (۳) چاپلوس را
نیز گفتہ اند۔ صاحب موید بحوالۂ اداوات وشرفنامہ
ولسان الشعراء فرماید کہ بروزن شیشہ جاسوس
کردار و چاپلوس را گویند۔ صاحب جہانگیری
فرماید کہ یاء اول مکسور و یاے مجہول و شین
منقوطہ مفتوحہ و ہاے مختفی است و بر معنی اول
و دوم قناعت کردہ از شہیدی سند آوردہ
ع درکوے تو چو ایشہ ہمی کردمے نگاہ ۞
وز دیدہ تا کمرت بہ بینم بہ بام بر ۞ صاحب شمس
معنی اول را ترک کردہ نسبت معنی دوم گوید
کہ جاسوس کردار باشد و نسبت معنی
سوم فرماید کہ چاپلوسی را گویند
خان آرزو در سراج ذکر معنی اول
کردہ بحوالۂ برہان معنی دوم و سوم
را آوردہ فرماید کہ این تصحیف است صحیح بدین
معنی انیشہ است بنون چنانکہ گذشت
صاحبان جامع و آنند و ہفت ہمزبان برہان
مولف عرض کند کہ بہ معنی اول
مخفف ابیشہ کہ مزید علیہ بیشہ باشد
یاے موحدہ حذف شد و نسبت معنی
دوم و سوم عرض می شود کہ مخفف
آیشہ کہ در ممدودہ گذشت و صراحت
ماخذ بر آیشتنہ کردہ ایم (اردو)
(۱) دیکھو اغریوس (۲ و ۳) دیکھو
آیشتنہ کا نمبر (۱ و ۲)

ایشہریار استعمال۔ بقول برہان (۱) نام روز سی ام است از ماہہاے ملکی و
(۲) خطاب پیلکا نیز و شہریار ہم۔ صاحب ناصری ہم بحوالۂ برہان ذکر این کردہ

فرماید کہ در فرہنگہا نیافتم صاحبان جہانگیری و جامع بر معنی اول قانع واند و صفت ہمزبان
بہ ہاں ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ و نسبت معنی اول فرماید کہ وجہ تسمیہ
آن ظاہر نیست **مولف** عرض کند کہ در ترکی زبان آی ماہ را گویند کہ ترجمہ آن قمر است
و بمعنی شہر نیز ۔ فارسیان این را با شہریار مرکب کردہ ۔ وزرویت ماہ نو را خواندہ باشند
و مخفف (ماہ شہریار تو) مستعمل شد برائے سلخ ماہ بر سبیل مجاز ۔ و معنی دوم حقیقی است
چنانکہ در سلطنت حیدرآباد دکن ہم فرمانروا را بہ (سرکار) مخاطب کنند و نیز ہمین خطاب
بہ حکام سلطنت کہ مقرر کردہ پادشاہ اند (اردو) (۱) ہر شمسی مہینہ کی آخر تاریخ کو
فارسی مین (ای شہریار) کہتے ہین (۲) سرکار ۔ پادشاہ یا حکام سلطنت کو اسی لفظ
سے مخاطب کیا جاتا ہے اور (جہان پناہ) کا خطاب مخصوص ہے پادشاہ کے ساتھ ۔

ایے شہ لب جوے اصطلاح ۔
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت
فارسی است بہ معنی صعوہ کہ طائرے است
معروف **مولف** عرض کند کہ دیگرکسے از
محققین فرس ذکر این نکردہ وحیف است کہ
سند استعمال پیش نشد واگر سند استعمال این
بنظر آید توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد
کہ این جانور را بہ شاہ لب جوے مخاطب
کردہ اند ۔ جائے کہ آب لطیف باشد آشیان
سازد و نغمہ ہائے گوناگون می سراید
حق آنست کہ در نغمہ سرائی نام بلبل شنیدہ ایم
و این طائر را موصوف بدان صفت
ویدہ ایم در خانہ باغ ما بکثرت یافتہ میشود
(اردو) ممولا ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔
اسم مذکر ۔ ایک چھوٹے سے پرند کا نام
جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے اس کے پیٹ پر

کالی کالی دہاریان ہوتی ہین اور اپنی دُم کو زمین پر	مارتا رہتا ہے۔ صعوہ - سیرچہ - جہانپو - دہوین -

ایشی | بقول برہان بثانی مجہول بروزن خویشی وصف زنان است ہمچو بی بی وبیگہ وبیگم - صاحب رشیدی فرماید کہ بکسر الف وشین معجمہ اسمی است کہ در مدح زنان گویند چون بی بی چنانکہ بعربی ستی گویند (انوری ۵) بندہ ایشی دعاہی گوید ۂ بدعاے مثبت ہمی بویہ ۂ صاحب ناصری آوردہ کہ وصف زنان است ہمچو بی بی وبیگہ و بیگم کہ ترکی است یعنی بزرگ من وبذکر شعر بالا فرماید کہ بعضی (بندہ ستی) خواندہ اند کہ در عربی بمعنی بی بی آمدہ است - صاحب جہانگیری ذکر این کردہ ونسبت شعر مذکور فرماید کہ حکیم انوری در مثنوی ہجو قاضی کیرنک نظم کردہ وسند دیگر از کلام حکیم سوزنی آوردہ (۵) تا بنیم وورد ما اے شہ شادی فزاے ۂ پرخون بر لبط کند ایشی بیگانہ شناسے ۂ آنکہ بروے وے بریست چو خورشید و ماہ ۂ دخت علی نامے آنکہ ست عطا از خدا ۂ صاحبان سروری وجامع وسراج وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ صاحب لغات ترکی گوید کہ ایشی بالکسر بمعنی جوان کارآمدنی وصاحبان کنز وموید کہ محقق ترکی زبانند ذکر این نکردہ اند وصاحب کنز محرر د آیش را بدون تحتانی بہ معنی صنعت وعمل وشغل نوشتہ - جا دارد کہ فارسیان این را بزیادت یاے نسبت بالتش کہ بالا مذکور شد بلقب زنان استعمال کردہ باشند - اندرین صورت مفرس باشد -

(اردو) بی بی - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - بول چال مین (بیوی) کلمہ تعظیم - جب کسی عورت کا نام عزت کیساتہہ لینا منظور رہوتا ہے تو اس کے نام کے اوّل

مین بہی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے **مولف** عرض کرتا ہے کہ اسی طرح بیگم بہی نام کے آخر پر بڑہایا جاتا ہے یا صرف بی بی یا بیگم سے مخاطب کیا جاتا ہے ۔

ایشیم بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر اول و ثالث لغت فارسی است بہ معنی ازار و شلوار و تنبان و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ سند سے پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد مخفی مباد کہ فارسیان اشیمہ چرم و پوست خامی را گویند کہ بزور دست مالش رسانیدہ باشد ۔ کذا فی البرہان ۔ پس عجبے نیست کہ از ہمین لغت بزیادتِ الف وصلی و تحتانی دوم بعد شین معجمہ و حذف ہاے ہوز از آخر برا ے ازار و شلوار لغتے ساختہ باشند واللہ اعلم (اردو) دیکہو ازار کے تیسرے معنے ۔

ایطا صاحب انند بحوالہ مطلع السعدین و منتخب آوردہ فرمایند کہ بالکسر و طاے مہملہ لغت عرب است بمعنی پامال کردن و مکرر کردن قافیہ و آن بر دو قسم است (۱) ایطاے خفی و (۲) ایطاے جلی ۔ خفی آنست کہ تکرار ظاہر نباشد چون دانا و بینا و آب و گلاب و جلی آنست کہ تکرار ظاہر باشد چون زیبا تر و خوشتر و ستمگر و افسونگر و زرین و سیمین و گریان و خندان و گفتن و شنیدن و یاران و عزیزان و این عیب فاحش است ۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (انتہی ملخصاً) کہ مکرر بود ایطاے درین قافیہ چون ضروری است شہا پردہ این نظم بدر ** **مولف** عرض کند کہ لغتے خاص براے معنی اصطلاحی ۔ در فارسی زبان نیافتیم ازینجاست کہ این لغت عربی را درین کتاب

جا دادیم کہ فارسیان بضرورت ہمین لغت را استعمال کنند (اردو) ایطا ۔ بقول اہل عربی ۔ اسم مذکر ۔ لغوی معنی پامال کرنا اور اصطلاح عروض مین تکرار قافیہ کو کہتے ہین یہہ فن شاعری مین عیب ہے ؎ کہکے معیوب قوافی مین یہہ اے عرش غزل ؛ ہمکو ابیات کا ایطا ہی جتایا تو نے ؛ اس کی دو قسمین ہین ۔ ایطائے جلی و ایطائے خفی جس مین قافیہ کی تکرار خوب واضح ہو وہ ایطائے جلی ہے جیسے اس شعر مین (درد ؎) مدرسہ یا دیر تہا یا کعبہ یا بتخانہ تہا ؛ ہم سبہی مہمان تہے وان تو ہی صاحب خانہ تہا ؛ اور اسی طرح یاران و دوستان ۔ دردمند و حاجتمند ۔ سونگر و ستمگر وغیرہ مین بہی جلی ایطا ہے اور یہہ قسم معیوب تر ہے اور جن قافیون مین تکرار کیطرف ذہن فوراً منتقل نہو وہ ایطائے خفی ہے جیسے اس شعر مین (ناسخ ؎) معطر ان کے نہانے سے لبسکہ آب ہوا ؛ حباب بحر ہر اک شیشۂ گلاب ہوا ۔ اور علی ہذا القیاس دانا و بینا وغیرہ مین بہی ایطائے خفی ہے ۔

(الف) **ایغدہ** بقول برہان بکسر اوّل و ضم غین نقطہ دار بر وزن بیہدہ بہ معنی سبکسار و بیہودہ گوے باشد و فرماید کہ باین معنی بفتح اوّل ہم آمدہ است ۔ صاحب سروری فرماید کہ بکسر ہمزہ و فتح غین و دال مہملہ باشد و از شمس فخری سند آردہ ؎ تا نباشد ایغدہ مانند خاموش و صبور ؛ تا ہدہ بنود بنزد ہیچکس چون بیہدہ ؛ یا دو در حکمش ہدہ بر بیہدہ کار و سپہر ؛ دشمنش خوار و خجل دائم بسان ایغدہ ؛ صاحب رشیدی گوید کہ بکسر الف و فتح غین معجمہ و دال است ۔ صاحبان جامع و ناصری در

بیان اعراب متفق با برہان۔ صاحب شمس فرماید که بقول بعض بحذف یا ہم آمده وبحوالۂ تنجبری فرماید که بروزن میکده باشد وازاستادے سند آورده اے الغده سرے بچه کار آیدت ترا چو دریاب آتش وسخن بیهده مگو۔ خان آرزو در سراج فرماید که بیاے مجهول وفتح غین ودال ودر برہان بروزن بیهده وبضم غین آورده بمعنی سبکسار وبیهوده گوے که ہرزه چانه نیز گویند وبفتح اوّل نیز گفته اند ودر جہانگیری بجاے غین قاف گفته وآن تصحیف است۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کرده اند مولف عرض کند که آرغده بمعنی خشمگین وحریص وچیزہا در ممدوده گذشت وبمقصوره ہم که اشارۂ آن ہمدرانجا مذکور وبجایش ہم ذکرش کرده ایم وآلغده به ممدوده وغین معجمه ہم بدین معنی آمده پس جا دارد که فارسیان لام را به تحتانی بدل کرده الغده را مجازاً بمعنی بیهده وبیهوده گوے وسبکسار استعمال کرده باشند والله اعلم وباشد که اینہم بمعنی خشمگین باشد که ہمین معنی در ہردو شعر بالا درست می شود۔ سیمّا در شعر ثانی معنی خشمگین بہتر از بیهوده گو (الغده سری) به معنی خشمناکی بلحاظ معنی مصرع دوم بسیار بہتر است وبوسیلۂ سند ثانی باید (ب) **الغده سری** به معنی خشمناکی قائم کنیم۔ ممدوده ومقصوره چیزے نیست که نتیجۂ لب ولہجۂ مقامی است واختلاف اعراب ہم وابستۂ استعمال است وبس۔ فتأمّل وجا دارد که الغده را که بباے فارسی بجایش گذشت۔ الغده به تحتانی کرده باشند واین کارسازی کاتبین وعدم توجهٔ محققین بشنیست وحیف است ازین که ہمین شعر اوّل الذ بسند الغده بباے فارسی ہم نقل شده است (اردو) (الف) بیهوده اور بیہوده گو

کہہ سکتے ہیں اور بلحاظ معنی خشمگین دیکھو آلغدہ (ب) خشمناکی غضبناکی ـ مونث ـ غصیلا پن ـ مذکر ـ

ایغر بقول بہار و انند بفتح اوّل و ثالث و سکون راے مہملہ لغت فارسی است بہ معنی اسپ (در کناے مسیح ۵) ہر کس رہ قرب لی مع اللہ برد ٭ اوّل پے این عروس دلخواہ برد ٭ آن ایغر تیز گند گرد و ناگاہ ٭ گز شوق بپاے ماویان راہ برد ٭ صاحب موید این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بکسر کیم و سوم معجمہ بمعنی کشتن است **مولف** عرض کند کہ خطاے او نیست ما خبر داریم کہ مقصود او ازگشن است کہ بمعنی فحل و نر آمدہ کاتب مطبع گشن را کشتن نوشت لاحول ولا قوۃ الا باللہ ـ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست آیغر را بفتح اوّل و کسر غین معجمہ بمعنی اسپ نر آوردہ و از کلام رکناے مسیح ہم معنی اسپ نر پیدا است پس فارسیان لغت ترکی را بہ معنی حقیقیش استعمال کردہ اند ـ تصفیہ اختلاف اعراب از سند مذکور نشود و جز این نیست کہ فارسیان در اعراب لغت زبان غیر تصرف کردہ باشند اما صاحب لغات ترکی ذکر این نہ کرد و آیغری بیاے تحتانی در آخرہ بہ معنی اسپ نر نوشت اندرین صورت جا دارد کہ آیغر را مفرس گیریم کہ فارسیان بحذف تحتانی و تصرف اعراب استعمالش کردہ اند ـ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) نر گھوڑا ـ مذکر ـ

ایغری بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر ثالث لغت فارسی است بہ معنی جماع کردن حیوانات دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ ما بہ آیغر صراحت این کردہ ایم کہ صاحب لغات ترکی آیغری را بمعنی اسپ نر نوشت و صاحب کنز کہ ہم محقق ترکی زبان است مجرد آیغر را بدون تحتانی بہ معنی اسپ نر

آوردہ پس بخیال ما تحقیق آخر الذکر صحیح باشد
مخفی مباد کہ صاحب مؤید بر لغت الیغر معنی
گشتن آوردہ و گشتن در فارسی زبان بقول
صاحب غیاث بمعنی جفت شدن نر و مادہ و لیکن
مکسور بقولش جفتی نر با مادہ پس ہم برین قیاس
عجیب نیست کہ فارسیان الیغر را کہ بمعنی اسپ نر
بود بزیادت یائے مصدری الیغری کردند
و بمعنی جماع کردن حیوانات استعمال ساختند
اندرین صورت باید کہ این را مفرس گیریم
حیف کہ سند استعمال پیش نشد (اردو)
حیوانات کا جماع کرنا جسکو عربی مین سفاد کہتے
ہین جفتی۔ بقول آصفیہ (فارسی) اسم مؤنث
نر مادہ کا باہم ملنا۔ نر کا مادہ پر چڑھنا۔

الیفدن | بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ
تحتانی رسیدہ و ضم فا و فتح دال ابجد و نون
زدہ بمعنی الیغدہ بضم غین منقوطہ است کہ
بیہودہ گوئی و سبکساری باشد و فرماید کہ
در فرہنگی بفتح اول ہم بدین آمد دیگر کسے
از محققین فرس ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند کہ ما بر لغت الیغدہ صراحت ماخذش
کردہ ایم و خیال ما انیست کہ تصحیف کاتبین
این را بدین صورت آوردہ۔ غین معجمہ را
فا نوشتند و ہائے ہوز را نون۔ اگرچہ
تبدیل غین معجمہ بہ فا می آید چنانکہ غلیو و فلیو
ولیکن تبدیل ہائے ہوز بنون بنظر نیامدہ
و معنی بیّنۂ صاحب ہفت ہم متقاضی آنست
کہ نون آخر را غلط دانیم اگر الیفدی بہ تحتانی
آخرہ می بود فی الجملہ با معنی بیان کردہ اش
مطابق می شد بالجملہ مجرّد بیان محقق ہندی
نژاد بلا وجود سند استعمال اعتبار را نشاید
(اردو) بیہودہ گوئی۔ مؤنث۔

الیفدہ | بقول برہان با فا بر وزن و معنی
الیغدہ است کہ بیہودہ گو و سبکسار باشد
کہ ہرزہ چانہ گویند۔ صاحب جہانگیری فرماید

که باوّل مکسور و یاے مجہول و فا و دال مفتوح و ہاے مختفی است ۔ صاحب موّید فرماید که بہمزۂ مکسور و یا و فاے ساکن و دال مفتوح است و بحوالۂ ادات گوید که بباے فارسی است و فرماید که بعض گویند که باے عربی است به معنی بیہوده گوے و سبکسار ۔ صاحب جامع ہمزبان برہان ۔ صاحب انند ہم ذکر این کرده سندے که از کلام شمس فخری پیش کرده است ہمان است که بر (ایغد و بغین معجمه) گذشت لله العجب چه قدر آسانی است که یک شعر

را یکے از محققین براے آیغده پیش میکند و دیگرے باستناد آیفده می گیرد غین را به فا بدل کردن مشکلے نیست که فارسیان غلیو را فلیو کرده اند ۔ خان آرزو در سراج بر لغت آیغده ذکر تصحیف این ہم کرده و ہمین لغت بباے فارسی بعوض تحتانی و به غین و فاے سوم به ہمین معنی گذشت و سندے که از کلام استادے در انجا مذکور است ہمان است که بر (آیغده بغین معجمه) نقل شد بالجمله جا دارد که این را مبدل آیغده گوئیم و خدا می داند که حقیقت حال چیست (اردو) دیکھو ایغده

(الف) **ایقاغ** | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر و غین معجمه در آخر لغت فارسی است بمعنی (۱) مرد سبکسار و بیہوده گو و (۲) جاسوس و (۳) متہم را نیز گویند و فرماید که بجاے غین معجمه قاف ہم آمده دیگرکسے از محققین فرس ذکر این نکرد موؤلف عرض کند که محقق نازک خیال حرف سوم را ذکر نکرد که فاست یا قاف سلسلۂ ردیف لغت البته تصدیق قاف میکند و ----------

(ب) **ایقاق** | به قاف آخر ہم بمعنی ہرزه گوے آورده و از فرہنگ و صاف استناد

کردہ۔ و ایقاغ بہ فاے سوم و غین آخرہ بقولش لغت عربی است بہ معنی غماز و غنودہ و بہلول۔ صاحب غیاث نسبت ایقاغ بہ فا و غین معجمہ گوید کہ در مدار الافاضل بمعنی غماز و غنودہ و بہلول آمدہ شارح دیوان حافظ بمعنی روستاے و قطب علی بمعنی شوخ نوشتہ (انتہی) اگرچہ لغت زیر بحث را اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است ولیکن شان لغت برخلاف آن است۔ اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان ہمان لغت عربی را کہ بہ فاے سوم بود بہر سہ معنی خاص استعمال کردند کہ مجاز معنی حقیقی است و تصحیف در کتابت فا را قاف کرد واللہ اعلم (اردو) (الف) (۱) دیکھو ایغدہ (۲) دیکھو آیشتنہ کے پہلے معنی (۳) متہم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جس پر تہمت لگائی گئی ہو (ب) دیکھو ایغدہ۔

اے قناعت توانگرم گردان	این را در مدح قناعت استعمال کنند
کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست	مقصود آنکہ قناعت نعمتے است کہ قانع
مقولہ۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این	را توانگر می گرداند و مستغنی می کند
کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال	(اردو) قناعت بڑی دولت ہے
ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان	صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے۔

ایقون بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و قاف بواو رسیدہ و بنون زدہ بہ لغت رومی گلی است بغایت بدبوے و گندہ و بعربی وردالمنتن خوانند و رنگ آن برنگ گل سرخ ماند۔ صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب

محیط ایقون را ترک فرموده و بر ورد منتن فرماید که بضم میم وسکون نون وکسر
تاے فوقانی وسکون نون ثانی اسم عربی است که قسمی از گل سرخ باشد که دران
بوے نیست و آنرا بیونانی الفقون گویند و بهندی بهانٹل و سدا گلاب۔ گرم و
خشک است و بیخ آن محرّق زبان مثل عاقر قرحا (الخ) مولف عرض کند که
مبدّل انقون باشد که فارسیان بقاعدۂ خود نون را به تحتانی بدل کردند چنانکه
اونج اویج ۔ پس بلحاظ تبدیل این را مفرّس توان گفت که در لغت رومی نون
بعوض تحتانی است ۔ صاحب برہان غور نکرده که ایقون را ہم لغت رومی گفته
ما ذکر انقون بجایش کرده ایم (اردو) دیکھو انقون ۔

ایک (۱) بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیده وکاف زده شرارۂ آتش
را گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد مولف عرض کند که (۲) صاحب
ناصری ہمین لغت را نام ولایتے از پارس گفته باتے حال بر ادّعاے صاحب ہفت
سندے پیش نه شد و از محققین فارسی کسے با او نیست اگر سند استعمال پیش شود
توانیم عرض کرد که ہم جامد فارسی قدیم باشد (ابگ) بہ ہمین معنی گذشت ۔ جا دارد که
بہ تصحیف کاتبین ہمان ابگ بدین صورت نقل شد والله اعلم (اردو) (۱) دیکھو
ابگ (۲) پارس کی ایک ولایت کا نام ۔

ایکاش (۱۷۲) لفظی است که از ان تمنّا و
آرزو را ظاہر کنند چنانکه ظہوری فرماید

ع کفن پروانه را از پردۂ فانوس می بایدش
مزارش را کسے ایکاش در پای لگن بندد

وتحقیقش آنکہ کاش بقول برہان کلمہ الیست از اسمائے تمنی و ترجی کہ خواہش و آرزو وحسرت باشد و در محل طلب چیزے بطریق آرزو گویند واے حرف ندا باشد و زائد ہم چنانکہ بجایش ذکر کردہ ایم بالجملہ این مرادف حیف باشد (اردو) ایکاش اردو مین مستعمل ہے۔ اگرچہ صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے مگر لفظ کاش کے ذیل مین اسیر کے کلام سے جو سند پیش کی ہے اوس مین اس کا استعمال موجود ہے چنانچہ فرماتے ہین۔ کاش۔ فارسی کلمہ تمنا۔ خدا ایسا کرے۔ کیا اچھا ہو۔ کیا اچھی بات ہے۔ حسرت۔ خواہش۔ آرزو ان سب موقعون پر بولتے ہین (اسیرؔ) رو محشر کو گناہون کا نہ کھٹکا رہتا ﴿ کہین ایکاش جو ہوتی تہین سزائین ہوتین ﴿

ایکدش بقول اننذ کہ بحوالہ غیاث آوردہ بکسر اول و یاے تحتانی غیر ملفوظ وسکون کاف عربی وکسر دال وشین معجمہ لغت فارسی است بمعنی (۱) دو چیز بہم آمیختہ و (۲) کسیکہ مادر و پدرش چینی و رومی و فرنگی و ہندی باشند و (۳) اسپ مجنس یعنی اسپیکہ از جفتی اسپ ترکی و تازی پیدا شدہ باشد و صاحب غیاث این را بحوالہ جہانگیری آوردہ فرماید کہ این لفظ ترکی است۔ صاحب موید این را بذیل لغات ترکی نوشتہ گوید کہ ہمان اکدش مذکور۔ **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ اکدش یعنی یاے تحتانی بعد الف بطور علامت کسرہ باشد بقاعدہ ترکی۔ صاحب کنز این را بکاف فارسی و بمعنی حصان مختفی آوردہ و صاحب لغات ترکی بالف مکسور وکسر کاف عربی نوشتہ گوید کہ کسے کہ مادر او ہندی بود و آنچہ از دو جنس پیدا آید۔ ما صراحت کامل این

بر اگدش - بدون تحتانی کردہ ایم - بخیال ما این شامل باشد برہمہ معانی آن (اردو) دیکھو اگدش -

اشتی غرق شو منم ہم بخہم | مثل | صاحب خزینۃ الامثال کلمۂ این بجائے اتے آوردہ ولیکن بہ تحقیق ما اتے درابتدا صحیح است فارسیان این مثل بجی کسے زنند کہ باعث بربادی دیگر شدہ باشد مقصود آنست تو برباد شدی و مارا ہم باخود بردی - (اردو) خود ڈوبا سو ڈوبا ہمکو بھی ڈبویا'' خود مرا ہمکو بھی لے مرا'' دکن مین ان دونون کہاوتون کا استعمال اوس مقام پر ہوتا ہے جب کہ کوئی شخص کسی کو برے کام کا اغوا دے اور اوس کو اپنا شریک کار بنا لے اور آخر پر خود بھی مبتلاے مصیبت ہو اور دوسرے کو بھی مبتلا کرے امیر مینائی نے فرمایا ہے "آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈوبے" جب کوئی اپنے ساتھ دوسرے کو بھی مصیبت مین پھنسائے اسوقت یہ مثل بولتے ہین -

اِیگ | بقول برہان بکسر اول وسکون ثانی وکاف فارسی ولایتی است از ولایات فارس صاحب سراج ہم تصریح فرماید کہ بکاف فارسی است واز رسم الخط صاحب جامع کاف عربی مفہوم میشود مولف گوید کہ این ہمانست بکاف عربی گذشتہ ازین ہر دو یکی را اصل گیریم و دیگر را مبدل آن کہ کاف عربی بفارسی بدل شود ہمچو ن کند و گند حیف است کہ محققین بالاصراحت مزید این نکردند (اردو) دیکھو ایک -

ایگ بادن | بقول صاحب برہان ایگ معلوم و باے ابجد بالف کشیدہ و دال مفتوح بنون زدہ نام کتابی است در مذہب مغان و کیش آتش پرستان و فرماید کہ باین معنی بجاے باے ابجد میم و بجاے واو دال ہم بنظر آمدہ و ہیچ تصریح نکردہ

کاف فارسی است یا عربی۔ صاحبان جہانگیری وہفت ہم ذکر این کردہ اند وہیچ تصریح نکردند
کہ کاف فارسی است واز رسم الخط صاحب جامع کاف فارسی مفہوم میشود
خان آرزو در سراج فرماید کہ بکاف فارسی و بائے موحدہ بالف کشیدہ و واو مفتوح
و نون نام کتابے در مذہب گبران ونسبت تبدیل حروف کہ ذکرش بالا گذشت فرماید
کہ تصحیف باشد مولف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این جزین نباشد کہ بمعنی ایمان باشد گان
ملک اگ باشد یعنی مذہب ومشرب ایگیان۔ مبدل (ایگ باور) و باور بقول محققین
بمعنی قبول وتصدیق سخن واستوار ور است آمدہ و صاحب کنز گفتہ کہ باور در فارسی
بمعنی صادق وصحیح وایمان آمدہ پس رائے مہملہ را بہ واو بدل کردہ باون کردند
چنانکہ تار وتان (اردو) ایگ باون فارسی مین ایک کتاب کا نام ہے جو آتش
پرستون کی مذہبی کتاب ہے۔

ایگر | بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وکاف فارسی مفتوح برائے قرشت زدہ
نام دوائیست کہ بہ اگر شہرت دارد وبعربی وج وبیونانی اقارون خوانند سفید و
سطبر وگرہ داری باشد۔ صاحب جامع فرماید کہ دوائے است کہ بترکی اگر وبعربی
وج گویند۔ صاحبان انند وہفت ہمزبان برہان۔ صاحب محیط بر (اگر ترکی)
فرماید کہ اسم وج وبر (وج) فرماید کہ اسم ترکی آن اگر است واسم رومی اش اقارون
مولف عرض کند کہ بقول صاحب محیط لغت ترکی است ومحققین ترکی ازین
ساکت وبقول ساطع اگر بمعنی لغت سنسکرت باشد وجا دارد کہ فارسیان تحتانی

زائدہ بعد الف زیادہ کردہ باشند چون استاد وایستاد ما ذکر خواص این برا تہ (دوی) کردہ ایم (اردو) دیکھو اگر کے تیسرے معنے۔

اے گل بتو خرسندم تو بوی کسی داری مثل لہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ لیکن از بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ **مولف** گوید کہ فارسیان این مقولہ را برائے اظہار محبت معشوق زنند دیگر ہیچ (اردو) گل سے مین خوش ہون کہ محبوب کی بو رکھتا ہے۔ فی البدیہہ مصرع حضرت جلیل جانشین حضرت امیر مینائی مرحوم کا ہے۔ جب ہمکو اس مقولۂ فارسی کے مقابل کوئی مقولہ اردو زبان کا نہین ملا تو آپ نے اس کا ترجمہ فی البدیہہ مصرع کے ذریعہ سے فرما دیا۔ مصرع ذیل ہی اسی کا ترجمہ ہے ع کسی گلرو کی بو آتی ہے گل سے۔

ایک ماون بقول جامع بروزن نیکسازن نام کتابی است در مذہب آتش پرستان صاحب برہان بذیل ایگ باون ذکر این کردہ چنانکہ گذشت۔ صاحب سراج بذیل ایگباون فرماید کہ بعضی بجائے موحدہ میم وبجائے واو دال گفتہ اند اغلب کہ تصحیف باشد۔ صاحب ہفت ہم بذیل ایگباون ذکر این کردہ وما ہمدرانجا ذکر این کردہ ایم (اردو) دیکھو ایگباون

ایل بقول برہان ومویّد بکسر اوّل وسکون ثانی مجہول ولام (۱) بلغت سریانی یکے از نامہاے خداے تعالی است جلّ جلالہ۔ صاحب جامع فرماید کہ بیونانی یکے از نامہاے حق تعالی باشد وبقول صاحب منتہی الارب نام باری تعالی است بعبرانی۔ صاحب جہانگیری درخاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند ذکر این کردہ

فرماید کہ باوّل مکسور و یاے معروف اسمی است از اسماے حق تعالی **مولف** عرض کند کہ فارسیان قدیم این لغت را از سریانی یا عبرانی یا یونانی گرفتہ باشند و این قدر محقق است کہ لغت فارسی زبان نیست ۔ صاحب سوا ر ایل ہمزبان صاحب منتہی الارب است (اردو) **اللہ** بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ اسم ذات واجب الوجود (امیر مینائی) مفلسی منعم کی منعم کی بجاے منعمی پہ مصلحت سے کب کوئی خالی ہے کام اللہ کا ۔

(۲) **ایل** بقول برہان بزبان ترکی بہ معنی مردمان و جماعت باشد و بہ معنی دوست و دوستی و رام نیز کہ نقیض وحشی است ۔ صاحب جامع گوید کہ بترکی قبیلہ و طائفہ را گویند و بقول رشید بکسر اوّل و یاے مجہول در ترکی زبان بہ معنی مردمان و قوم و جماعت و سال و دوست و موافق و رام ہم ۔ صاحب ہفت ہمزبان برہان و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی قوم و قبیلہ و خیل و ذات و صاحب بول چال تصریح فرماید کہ لفظ ترکی است و فرماید کہ جمع این ایلات آمدہ **مولف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است بمعنی ولایت و بلد قناعت کردہ و بقول صاحب لغات ترکی بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ و سکون یاے حطی و لام بمعنی مردم و بتوفیق کسرۂ ہمزہ بمعنی مطیع و بقولش الخچہ بمعنی سال و یادی آید ایل بہمزۂ دوم است و آیل بالفتح بہ معنی فرزند و ولایت (الخ) ما را از ہمہ معانی این لغت کہ بزبان ترکی است سروکارے نیست ۔ معاصرین عجم ہمین لغت ترکی را بہ معنی قوم و قبیلہ استعمال می کنند (اردو) **قوم** بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث

فرقہ۔ خاندان خیل ۔ دودمان ۔ قبیلہ ۔ (عربی) اسم مذکر ۔ خیل ۔ فرقہ ۔ خاندان
(۳) ... بقول برہان ہیل را ہم میگویند کہ قافلۂ صغار باشد ۔ صاحب جامع فرماید
کہ بمعنی ہیل و قافلہ ۔ صاحب محیط ذکر ایں نکرد و برآیلا فرماید کہ اسم الاچی است
مولف عرض کند کہ ما ذکر خواص این بر الاچی کردہ ایم و خیال ما انیست کہ ایل
مبدل ہیل است کہ الف بہ ہاے ہوز بدل شود چنانکہ ہپیون و اپیون و ہنبازو
انباز ۔ الخ بعض محققین ہیل را مرادف ایل بہ الف و باے موحدہ قرار دادہ اند
چنانکہ بجایش گذشت نتیجۂ کم التفاتی شان بر ماخذ باشد ۔ کہ تصحیف کاتبین تحتانی را
موحدہ کردہ الخ صاحب محیط آیلا را بدینمعنی آوردہ تصحیف کتابت بیش نیست کہ اپلا
بہ باے فارسی بزبان سنسکرت ہیل را گویند و ذکرش بر الاچی کردہ ایم پس ہمان
اپلا (بباے فارسی) را بجاے دیگر ایلا بہ تحتانی نوشتہ باشد دارد کہ ایلا بزبان
ہندی مخفف ایلاچی باشد (اردو) دیکھو الاچی ۔
(۴) ایل ۔ بقول برہان بکسر اول و فتح ثانی مشدد گاؤ کوہی را گویند و گویند کہ
چون بیمار شود بینی خود را بر سوراخ مار نہد و بنفس مار را بجانب خود کشد چنانکہ
مقناطیس آہن را چون ماررا بخورد شفا یابد و بعربی بقر الوحش خوانند و بعضی گویند
۔ آیل گوسفند کوہی است و خون او علاج کسے است کہ زہر بادہ دادہ باشند
بضم اول ہم گفتہ اند ۔ صاحب ہفت ہم زبان برہان ۔ صاحب جامع فرماید کہ
این معنی لغت زبان عرب است ۔ صاحب انند ہم تصریح کند کہ آیل بمعنی گوزن

دبز کوہی عربی است مولف عرض کند کہ باتفاق محققین لغت عرب این لغظ باین معنی معربیت تسلیم صاحب برہان است کہ این را لغت فارسی خیال کرد (اردو) پہاڑی ٹکلے ۔ مونث ۔

ایلا بقول برہان وسراج بروزن زیبا (۱) نام پہلوانے بودہ از ترکستان ۔ صاحب جامع فرماید کہ نام پہلوانے بود تورانی ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ وصاحب جہانگیری درخاتمۂ کتاب بذیل الفاظ زند وپازند آوردہ گوید کہ باول کسور ویاے معروف نام یکے از مبارزان افراسیاب ترک است کہ او را ایدا (بہ دال مہملہ عوض لام) نیز گویند (اردو) ایلا فارسی زبان مین ایک پہلوان کا نام ہے جو افراسیاب سے نبرد آزما ہوا تہا ۔

ایلات قالموق استعمال ۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی قوم قالموق است مولف عرض کند کہ بر معنی دوم ایل ذکر ایلات کردہ ایم کہ جمع ایل است بہ معنی قبیلہ ہا واقوام واین تصرف معاصرین عجم باشد کہ لغت ترکی ایل را گرفتند وبقاعدۂ عربی جمع آن ایلات آوردند ۔ پس درینجا اضافت ایلات بسوے قالموق باشد وقالموق را محقق بالا صراحت نکرد وبخیال ما ہمان قلماق باشد کہ مملکتیست وذکرش بر ایلاق می آید ۔ قلماق را معاصرین عجم قالموق گویند بہ لام سوم ومیم چہارم (اردو) قبائل قلماق ۔ مذکر ۔ اور قلماق ایک ملکت کا نام ہے ۔

ایلاق بقول برہان بروزن قپاق (۱) نام شہریست از ختا و قلماق۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن بیلاق نام شہریست از خطا۔ صاحب سروری بحوالۂ ادات ذکر این کردہ فرماید کہ بفتح ہمزہ و سکون یاے حطی نام شہریست۔ صاحب موید بذیل لغات فارسی ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ لغت ترکی یافتہ بیشو وکہ صاحب اکثر این را بمعنی رطال آوردہ وصاحب لغات ترکی بمعنی جاے تابستان نوشتہ۔ وجہ تسمیۂ این شہر معلوم نہ شد کہ چرا باین نام موسوم شد وجزین نباشد کہ مقام سبز باشد کہ در تابستان ہمہ را انجا بسر کنند وحقیقت این معنی از معنی سوم ظاہر میشود (استاد منوچہر) اگر خان را بترکستان فرستد مہر گنجوری ؛ پیادہ از بلاساغون دواند تا بایلاقش ؛ (اردو) ایلاق فارسی مین ایک شہر کا نام ہے جو ملک خطا مین واقع ہے۔ مذکر۔

(۲) ایلاق۔ بقول برہان نام درختی ہم ہست۔ صاحب سروری بحوالۂ شرفنامہ ذکر این کردہ۔ صاحبان موید وجامع وانند وہفت ہم ذکر این کردہ اند اما صاحب محیط ذکر این نکرد مولف گوید کہ ترک این بر این اجمال تفوق داشت۔ بخیال ما این ہمان درخت باشد کہ صاحب جامع الادویہ نامش آیلا نوشتہ فرماید کہ درختیست کہ برگ آن دراز وثمرش مثل تمر ہندی شیرین او گرم وترش او سرد۔ مقوی اعضا مفتح ریاح غلیظ وفساد صفرا۔ اکثر ہنود استعمال این کنند۔ غیر سمی۔ سرد باشد۔ اسم این در السنۂ غیر بیان نکرد وصراحت نکرد کہ ایلاق لغت کدام زبان است محققین اول الذکر

این را فارسی قرار دادہ اند۔ لہٰذا ہر لغت ترکی زبان یافتہ میشود۔ صاحب لغات ترکی این را بمعنی جاے تابستان نوشتہ۔ جا دارد کہ این درخت موسوم شد بنام شہر ایلاق کہ بر معنی اوّل گذشت واللہ اعلم (اردو) ایلاق فارسی مین ایک ولایت کا نام ہے جسکا اردو نام متحقق نہو سکا۔

(۳۳) ایلاق۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ وصاف بالکسر در ترکی جاے سرد را گویند سلاطین بوقت گرمی آنجا روند با حشم خود و بعربی مصیف خوانند۔ صاحب بول چال فرماید کہ ترکی است بمعنی مقام سرد سیر و مقامی کہ دران موسم گرما بسر کنند۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کند و فرماید کہ مقامات سرد را گویند کہ گرمی در انجا گذارند و بمعنی ہواے سرد نیز آید مولف عرض کند کہ بائین ییلاق بد و تحتانی ہم آمدہ چنانکہ صاحب غیاث آوردہ و این ضد قشلاق کہ بقول صاحب غیاث بالکسر جا ہاے گرم را گویند کہ زمستان دران بسر برند و این لفظ ہم ترکی است و صاحب لغات ترکی ایلاق را بمعنی جاے تابستان آوردہ مقصود ش ہمین باشد کہ جائے کہ تابستان در انجا بسر کنند (اردو) ایلاق فارسی مین اُس سرد مقام کو کہتے ہین جہان موسم گرما بسر کرتے ہین ٹھنڈا مقام۔ سرد مقام۔ مذکر۔

ایلاوس | بقول برہان بکسر اوّل و ضم واو و سکون سین بے نقطہ بلغت یونانی نسمی از قولنج است و آن مہلک می باشد۔ صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ بیونانی ایلیوس گویند و آن در ویست ردی و مہلک

کہ در اسماے ترقاق حادث شو و فارسیان استعمال ہمین لفظ کنند (اردو) قولنج کی قسم کا ایک درد جسکو یونانی مین ایلاوس کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے قولنج کا ذکر فرمایا ہے۔ قولنج (یونانی معرب کولنج) اسم مذکر۔ وہ درد جو قولون انتڑی مین پیدا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا درد شکم۔

ایلاول بقول برہان بفتح اوّل وکسر واو بر وزن دریادل نام کوہی است صاحبان جامع وجہانگیری وسراج وانند ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صراحت مزید ووجہ تسمیۂ این بیان نہ شد (اردو) فارسی مین ایلاول ایک خاص پہاڑ کا نام ہے۔ مذکر۔

ایلچی بقول صاحب ضمیمۂ برہان بہ معنی رسول وپیغامبر باشد۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ وصاف فرماید کہ بالکسر وکسر جیم فارسی۔ لغت ترکی است بمعنی پیامبر ورسول وقاصد وبفارسی پیک وپیامبر باشد چہ ایل بہ معنی پیام است وچی افادۂ معنی فاعلی کند یعنی پیامدار یا پیغام گذار۔ صاحب سوارالسبیل بر لفظ ایلچی فرماید کہ ایلچی در ترکی سفیر وقاصد را گویند **مولف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این کردہ ومجرد ایل بمعنی ولایت وبلا د گفتہ وایل بقول صاحب لغات ترکی بمعنی مطیع آمدہ امّا ہر دو محققین ترکی ایل را بمعنی پیام نہ نوشتہ اند وکلمۂ چی را اہم ترک کردہ اند۔ صاحب برہان نسبت کلمۂ چی می فرماید کہ مخفف چیز است وچون در آخر کلمات ترکی افزایند بمعنی صانع وفاعل آنچیز شود ہمچو تشبا قچی۔ معاصرین عجم ایلچی بہ معنی

پیامبر بر زبان دارند (اردو) ایلچی - بقول امیر - ترکی - قاصد (رندؔ) بولا غ نامہ برکو کرکے ذبح ؛ یہ سزا ہے ایلچی کے واسطے ؛

ایلچی را چہ زوال مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند و از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت **مولّف** عرض کند کہ این مقولہ ایست کہ فارسیان نسبت پیامبر استعمالش کنند مقصود آنست کہ اگر پیام ملک کہ بزبان پیامبر بمقابلِ ملک رسید ناگوار خاطرش ہم شود پیامبر را نقصانے نمیرسد زیرا کہ او فریضۂ خدمت خود ادا کردہ است و کفیل مضمون و نتیجۂ آن نیست (اردو) ایلچی کو زوال نہیں - بقول امیر - مقولہ - پیام کی نفع و ضرر سے پیام رسان محفوظ رہتا ہے (اشکؔ) ایلچی پر بھی سنا ہی کہیں دنیا میں زوال ہے سبب میرے کبوتر سے ہی پرخاش ہمیں ؛

ایلچی کبیر استعمال - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار سفراء روس و انگلیند و روم و فرانس را گویند **مولّف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) روس اور انگلینڈ اور روم و فرانس سے ہر ایک کے سفیر کو معاصرین عجم ایلچی کبیر کہتے ہیں جسکے معنے بڑے ایلچی کے ہیں (مذکر)

ایلخ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی رمۂ اسپان باشد - صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و صاحب آنند بحوالۂ غیاث این را آوردہ فرماید کہ بکسر اوّل و یاے رسم الخط و سکون لام و خاے معجمہ لغت ترکی است بمعنی گلۂ اسپان و فرماید کہ از بعض ترکان ایلخی بزیادت یا در آخر مسموع گردیدہ **مولّف** عرض کند کہ بقول صاحب لغات ترکی ایلقی بہ قاف و ایلغی بہ غین معجمہ - گلۂ اسپان را گویند

نمیدانیم که صاحب غیاث دانند ایلغ وایلچی را به خاے معجمہ چگونہ ترکی گفت وازکجا
این معنی را آوردہ۔ صاحبان کنز ولغات ترکی ہرد وازین دو لفظ آخرالذکر ساکت
صاحب لغات ترکی ایلغ را بغین معجمہ بدون تحتانی آخر بمعنی فرس آوردہ۔ بخیال ما
تصحیف کتابت بیش نیست کہ صاحب رہنما بعوض غین معجمہ خاے معجمہ نقل کردیا فارسیان
غین معجمہ را بہ خاے معجمہ بدل کردند ہمچون تاغ وتاخ وچرغ وچرخ وانیہم تصرف
فارسیان است کہ ایلخ را بمعنی رمۂ اسپان استعمال کردند بدون تحتانی آخرہ پس
جزین نیست کہ این مفرس باشد (اردو) گھوڑون کا گلہ۔ مذکر۔

ایلخان بقول برہان باخاے نقطہ دار بروزن فیلبان (۱) لقب سلاطین مغول است
ہمچنانکہ قیصر از سلاطین روم وخاقان از چین۔ صاحب سروری فرماید کہ نام ملوک مغول مرکہ باشد
وخان آرزو وسراج فرماید کہ لقب سلاطین مغول چنانکہ قیصر روم وخاقان چین ورای ہندوستان وشاہ
ایران وخان توران۔ صاحبان جامع وانند وہفت ہم ذکراین کردہ اند **مولف** عرض کند کہ
این مفرس باشد کہ فارسیان ایل راکہ بترکی بمعنی ولایت است بالفظ خان مرکب
کردند کہ بقول صاحب کنز در فارسی زبان امیر وپادشاہ راگویند وہم این لفظ
مرکب را بصراحت نوشتہ کہ فارسی است۔ صاحب برہان ذکر لفظ خان کردہ فرماید
کہ پادشاہان ختا وترکستان راگویند چنانکہ شاہان روم را قیصر وچین رافغفور نامند
پس بہ تحقیق ما اصل این خان ایل بود۔ مرکب اضافی وبقلب اضافت ایلخان شدہ۔ شک
نیست کہ این مفرس باشد مخفی مباد کہ خان بقول صاحب لغات ترکی در ترکی زبان

ہم لقب پادشاہ است و فرماید کہ گاہے بر امیر بزرگ نیز اطلاق کنند اندرین صورت ہم ایلخان را مرکب فارسی خیال کنیم از ہر دو لغت ترکی و بدینوجہ مقربن گوئیم کہ محققین ترکی این مرکب را فارسی گفتہ اند (اردو) فارسی مین ایلخان قوم مغل کی پادشاہوں کا لقب ہے ۔ جیسے قیصر بادشاہان روم کا اور خاقان چین کے سلاطین کا لقب ہے ۔

(۳) ایلخان ۔ بقول صاحب شمس بکسرہ و بالام موقوف نام ممدوح بندگی شیخ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ و صاحب سراج نسبت این فرماید کہ در نسخہ ابراہیمیہ وارد شدہ کہ ایلخان نام پادشاہی است کہ ممدوح سعدی بود و قوسی گوید کہ این تفسیر بغایت سقیم است چہ ایلخان لقب تولیخان پسر چنگیز خان است زیرا کہ چنگیز خان حکومت ایل والوس خود را باو دادہ بود و بعد از تولی ایلخان مخصوص ہلاکو خان شد و تا ہلاکو در مغلستان بود برسم عم و پدر ایلخان بود و این خطاب باو مخصوص تا آنکہ بایران آمد وہمان لقب باو بازماند بعد از و اولاد او را ایلخانی می گفتند یعنی منسوب بہلاکو خان و در دیوان شیخ سعدی ہرگز نیافتیم کہ مدح ہلاکو گفتہ باشد بلکہ ممدوح او سعد بن زنگی و ابوبکر بن سعد اند و اگر مدح کسے از ایلخانیہ گفتہ باشد چگونہ تواند بود کہ تفسیر ایلخان بہ ممدوح سعدی کنند (انتہی) **مولف** عرض کند کہ ہرگاہ بمعنی اول مذکور شد کہ ایلخان لقب سلاطین مغول است ۔ عیبے ندارد کہ سعد بن زنگی و ابوبکر بن سعد ۔ (ممدوحین شیخ شیراز) را ایلخان گوئیم و انچہ خان آرزو این لقب را با حکومت ایل مخصوص کند باشد کہ ایل نام سلطنتے ہم باشد ولیکن ہرگاہ بہ تحقیق رسید کہ

ایل بترکی زبان بمعنی مطلق و ولایت ہم آمدہ وایلخان لقب سلاطین مغول گردیدہ اندرین صورت اعتراض خان آرزو باقی نمی ماند (اردو) شیخ سعدی کے ممدوح کا نام ایلخان تہا۔

ایلخی بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) گلۂ اسپ را گویند۔ صاحب انند فرماید کہ بالکسر وکسر خاے معجمہ لغت ترکی است بمعنی رمہ وگلۂ اسپان و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار این را آوردہ فرماید کہ بمعنی گلۂ بزرگ اسپان است صاحب بول چال این را مرادف ایلخ قرار دہد مولف عرض کند کہ ما بر ایلخ صراحت کافی کردہ ایم واشارہ این ہم ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو ایلخ۔ (۲) ایلخی۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی جاے بچہ کشی دیگر کسے ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر ایلخ کردہ ایم وجزین نیست کہ این مجاز معنی حقیقی است کہ بر ایلخ گذشت (اردو) چارپایوں کی بچہ کشی کا مقام مذکر۔

ایلدانہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بیای مجہول و دال ابجد بروزن فیلخانہ ہیل را گویند کہ قاقلۂ صغار باشد۔ صاحب موید بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بالکسر بالام موقوف الاچی بزرگ باشد۔ صاحب محیط این را ترک کردہ مولف گوید کہ ما ذکر ماخذ این بر معنی دوم ایل کردہ ایم وجزین نیست کہ این مبدل ہیل دانہ باشد و ذکر خواص این بر الآچی گذشت (اردو) دیکھو ایل کے دوسرے معنی اور الآچی۔

ایلدگز بقول برہان بکسر اول و دال

بے نقطہ وکاف فارسی وسکون ثانی و ثالث وزائے نقطہ دار نام پادشاہی است مشہور گویند کہ این لغت ترکی است۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات ترکی آوردہ فرماید کہ بالکسر باکاف فارسی نام پادشاہے وفرماید کہ بدون تحتانی الدگز ہم گویند۔ صاحب سروری ہمزبان شان مولف عرض کند کہ گز با دال مہملہ وکاف فارسی ہم است بقول صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بمعنی بحر وایل بمعنی ولایت۔ بجایش مذکور پس معنی نیست کہ حکومت بحری ہم بدست اختیار آن پادشاہ باشد کہ لقبش ایلدگز شد۔ حیف است کہ محققین بالتفصیل مزید نکردند (اردو) ایلدگز مشہور پادشاہ کا نام ہے۔

ایلنجی بقول صاحب ضمیمۂ برہان [illegible] ایلنجی [illegible] مولف عرض کند کہ دیگرے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و [illegible] پیش شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند تا حقیقت این بر ایلچ بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو ایلچ۔

ایلک بقول برہان وجامع و سروری بفتح اول بر وزن نغزک (۱) نام شہریست در ترکستان منسوب بخوبان و فرماید کہ بکسر اول نیز آمدہ و بقول صاحب رشیدی و ناصری بالکسر و فتح لام و یائے مجہول ملکی است در ترکستان بحسن معروف (ہندو شاہ سے) بیا اے خسرو خوبان ایلک ﴿ کہ بے تو جان شیرین گشت مہلک ﴾ (اثیر الدین امانی سے) زہرہ مشاطہ عروس حشمت و جاہ تو باد ﴿ تا فلک آرایش خوبان ایلک میکند ﴾ خان آرزو در سراج فرماید کہ بیائے مجہول بر وزن پیلک و بعضی بفتح اول نیز گفتہ اند اول صحیح است نام شہرے حسن خیز در ترکستان بحسن معروف۔ صاحبان انند و ہفت

ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است
این را بفتح الف و کسر لام آوردہ گوید کہ بمعنی احسان باشد و بقول صاحب لغات
ترکی بالکسر و سکون تحتانی و سکون لام و کاف بمعنی آبادان و ہر دو محققین بالا ذکر ے
از اسم شہر نکردند۔ جا دارد کہ شہرے بدین نام موسوم باشد و تصرف فارسیان
در حرکات حروف چیزے نیست و در وجہ تسمیہ این معنی آخر الذکر را دخل است و باشد کہ بر
ایل کہ بترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی ولایت و بلد آمدہ کاف تصغیر زیادہ کردند
انچہ صاحب ناصری این لغت را ترکی گفتہ من وجہ درست است (اردو) ایلک فارسی
مین ایک ملک کا نام ہے جو ترکستان مین واقع ہے اور جہان کے لوگ حسن مین مشہور ہین۔
(۲) ایلک۔ بقول برہان و رشیدی و ناصری نام پادشاہ یغما ہم ہست کہ ترکستان باشد
صاحب سروری بذکر معنی اول فرماید کہ امّا ازین بیت استاد ابو الفرج ؎ تا ایلک
و خان قبلۂ یغما و تتارند؛ جز درگہ تو قبلہ مبا د ایلک و خان را؛ چنان مستنبط میشود کہ نام پادشاہ یغماست کہ
شہریست حسن خیز و فرماید کہ مسعود سعد نیز موید این معنی گوید ؎ بر زمگاہ تو شاہان و خسروان خدام؛
بہ بزمگاہ تو خانان و ایلکان حجّاب؛ و نیز فرماید کہ از بیت لامعی جرجانی ؎ نہ راحت یابد
از ہمیش ہمی ایلک بفرغانہ؛ نہ لذّت یابد از ہوش ہمین قیصر بقسطنطین؛ مستفاد میشود کہ ایلک
نام پادشاہ فرغانہ باشد۔ صاحب سراج بذکر این فرماید کہ صحیح ہمان نام شہر است
و ایلک لقب سلاطین آنجا نیست بلکہ ہر صاحب ایل و الوس را ایلک گویند (انتہیٰ) و بقول
صاحب جامع نام پادشاہ و ایلک شہر باشد **مولف** عرض کند کہ محققین ترکی از ینمعنی ساکت

ما با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) ایلک - بادشاہان ایلک کا لقب ہے - مذکر -
(۳) ایلک - بقول صاحب رشیدی بمعنی سردار و سرخیل نیز چون مقابلہ خان واقع شود
درسند خود ہمان بیت استاد ابوالفرج پیش میکند کہ بر معنی دوم گذشت و مثال ثانی از
کلام مسعود سعد آوردہ کہ آنہم بر معنی دوم مذکور شد - صاحب سراج بذکر این فرماید کہ
صحیح ہمان نام شہر است و ایلک لقب سلاطین آنجا نیست بلکہ ہر صاحب ایل و الوس را
ایلک گویند و خان پادشاہ را گویند کہ چندین ایلک فرمان بردار او باشند و از کلام
ابوالفرج ہمان سند پیش کند کہ بر معنی دوم گذشت - صاحب شمس ہمزبان رشیدی دیگری
از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ محققینیکہ ذکر معنی دوم کردہ اند
اہل زبانند - پس بمقابلۂ شان ہمعنی را پیدا کردن قابل غور است و از ہر دو اسناد
مذکورۂ بالا ہر دو معنی پیدا میشود اما از کلام مسعود سعد کہ بر معنی چہارم می آید تائید ہمعنی
میشود (اردو) دیکھو ازخون کے دوسرے معنے -
(۴) ایلک - صاحب سروری فرماید کہ بر بندہ و چاکر و وشاق ہم اطلاق کنند
(مسعود سعد ؎) کدام خان کہ بنود است پیش تو ایلک * کدام میر کہ او نیست نزد تو
سرہنگ * دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ ازین سند تصدیق
معنی سوم میشود پس دعواے صاحب سروری بلا دلیل است (اردو) بندہ
بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - غلام - داس - پابند - نوکر - چاکر - ملازم - فرمانبردار
ایلوچ | بقول صاحب شمس بروزن محمود و بجیم فارسی لغت فارسی است (۱)

شربتی است از قند سفید و (۲) نیز بو او فارسی حلوائیست مانند قرص آفتاب بغایت نرم فارسیان تند را ایلوج کرده اند و دیگرے از محققین فرس ذکر این نکرد مولف گوید که ویلانج بالام والف و نون و جیم و حرکت غیر معلوم بقول برہان و سراج بمعنی مطلق حلوا ست جاوارد که ایلوج را مبدل ویلانج گیریم که الف به واو بدل شود و چون ناریج و آرنج و تانغ و توغ و جیم عربی به فارسی هم چنانکه کاج و کاچ و نون حذف هم شود چنانکه اینشان و اینشا و این و ای ولیکن استعمال این نه بزبان معاصرین عجم است و نه در کلام متقدمین و متاخرین یافته شد و نه محققین ذاہبی ذکر این کرده اند و نه سند استعمال پیش شد پس خبره و بیان صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) (۱) قند سپید کا شربت۔ مذکر (۲) ایک خاص قسم کا نرم حلوا۔ مذکر۔

ایلول بقول برہان بروزن مقبول بلغت سریانی نام ماه دوازدهم از سال رومیان باشد و آن بودن آفتاب است درین زمان از اواسط برج سنبله تا اواسط برج میزان۔ صاحب موید بحواله شرفنامه گوید که مدت ماندن آفتاب در برج سنبله که رومیان یک ماه شمرند و بهندش بهادون خوانند و بحواله قنیه فرماید که آخرین ماه خریف است بزبان رومیان۔ صاحب سروری فرماید که نام ماه اول از سال رومیان چنانکه امیر مختاری گوید ؎ از فتح باد و نصرت مرداد و تیر تو ٭ وز بخت باد و دولت ایلول و آب تو ٭ و بقول صاحب سواد السبیل لفظ سریانی است و آن مطابق ماه ستمبر باشد۔ صاحبان انند و بول چال هم ذکر این کرده اند (اردو)

ایلول سریانی زبان میں ایک مہینہ کا نام ہے جو ماہ سپٹمبر کے مطابق ہے۔ مذکر۔

ایلی بقول انند بحوالۂ فرہنگ وصاف بالکسر لغت فارسی است بمعنی اطاعت و فرمانبری دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ ما معنی دوم را برلغت ایل ذکر کردہ ایم کہ در ترکی زبان بمعنی مطیع ہم آمد و پس فارسیان یاے مصدری در آخرش زیادہ کردہ بمعنی اطاعت استعمالش کردند کہ مفرس باشد (اردو) دیکھو اطاعت۔

ایلیا بقول برہان و جامع بروزن کیمیا بلغت سریانی کہ لغت ترسایان باشد (۱) نام امیر المومنین علی علیہ السلام و (۲) نام یکی از پیغمبران بنی اسرائیل و (۳) نام شہریست کہ ایلیای پیغمبر منسوب است بآن شہر و (۴) نام بیت المقدس ہم و (۵) بعضی گویند نام اصلی خضر علیہ السلام و (۶) نام یکے از فتح ہاے عمر خطاب و (۷) معنی آن صدیق اکبر است صاحب شمس گوید بکسر اول بروزن کیمیا قبلۂ پیشینیان و آن مسجدیست در شام و آن را بیت المقدس خوانند و نام پیغمبرے و نیز نام شہرے کہ بنام آن پیغمبر خوانند و آن از جملۂ مفتوحات عمر بن خطاب است (رضی اللہ تعالی عنہ) و بحوالۂ حل اللغات فرماید کہ نام حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام بیت المقدس و ایلیا بن ملکا نام خضر علیہ السلام نیز و فرماید کہ بکسر و بغیر ہمزہ نام شہر قدس خلیل اللہ و صاحب جہانگیری در خاتمۂ کتاب بذیل لغات ثہ ندو پاژند ذکر این کرد و فرماید کہ باول مکسور سہ معنی دارد اول نام حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ و ایشان را ایلیلا نیز خوانند دوم بیت المقدس را نامند سوم نام حضرت خضر است و او را ایلیاے بن ملکان نیز گفتہ اند۔ صاحب سروری

آورده که نام های حضرت علی کرم الله وجهه و نام بیت المقدس و نام یکے از پیغمبران بنی اسرائیل - صاحبان انند و بهفت هم ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند که بظاهر عبارت صاحب برهان معلوم میشود که ایلیا بهفت معنی آمده چنانکه صراحتش بالاگذشت ولیکن تحقیق آنست که درحقیقت ایلیا را بیش از چهار معنی نباشد. (۱) معنی حقیقی آن صدیق اکبر و (۲) نام حضرت علی رضی الله عنه و این مجاز معنی اول باشد چنانکه استاد وے فرماید ؎ درین معنی که نفتی بگیا هم ؛ به پیغمبر بحق ایلیا هم ؛ و (۳) نام بیت المقدس و این هم مجاز باشد چنانکه حکیم اسدی فرماید ؎ بدانگه که ضحاک شد باد شا ؛ همی خواند آن خانه را ایلیا ؛ و (۴) نام پیغمبر خضر علیه السلام که از پیغمبران بنی اسرائیل است چنانکه شیخ شیراز فرماید ؎ بحق ایلیا ادریس و یحیی ؛ باسمعیل واسحاق وعیسی ؛ پس معنی دوم وپنجم برهان همان یک معنی چهارم ماست ومعنی سوم وچهارمش همان یک معنی سوم ما ومعنی ششمش چیزے نیست زیراکه همان بیت المقدس است که بزمانه خلیفه دوم فتح شد (اردو) (۱) صدیق اکبر لفظی معنون مین - بڑا سچا - نہایت سچا - نہایت راستگو - عربی - صفت (۲) ایلیا سریانی زبان مین حضرت علی کرم الله وجہہ کا لقب ہے - علی - بقول آصفیہ - عربی - خلیفہ چہارم کا نام جو رسول مقبول کے داماد اور چچازاد بھائی تھے - (۳) بیت المقدس - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - مسجد اقصی کا دوسرا نام - یروشلیم کا عبادت خانہ جو شام یعنی الشیای روم مین واقع اور قوم یہود کا قبلہ ہے - مکہ سے پیشتر اور انبیا کا یہی قبلہ رہا ہے اس مقدس مکان کو داؤد علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کے علت طاعون کے

عذاب شدید سے نجات پائے نہ کہ لشکر یہ مین جبکہ ستر ہزار آدمی طعمۂ اجل ہو چکے تھے ہوا
بعض مورخون کا بیان ہے کہ حضرت داؤد نے صرف سنگ مرمر سے اس کی بنیاد ڈالی اور
حضرت سلیمان نے اس کی تعمیر شروع کی اس کے بارہ برج تھے جو سونے چاندی اور
بیش قیمت جواہرات سے جگمگا رہے تھے جب بخت نصر اس پر قابض ہوا تو وہ تمام چاندی
سونا اور جواہرات اکھڑوا کر اپنے ملک بابل مین لے گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ
مین پھر اس مسجد کی تعمیر اور مرمت ہوئی (۲) خضر - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر
ایک پیغمبر کا نام جن کا معجزہ یہ تھا کہ جہاں بیٹھتے وہاں سبزہ نمودار ہو جاتا یا جس جگہ سے
گزر جاتے وہ جگہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی چنانچہ اسی وجہ سے یہ لقب پڑ گیا کیونکہ
خضر بمعنی سبز و سبزہ کلام عرب مین آیا ہے -

ایم بقول برہان و جامع و ہفت بر وزن جیم مردے را گویند کہ زنش مردہ باشد
صاحب شمس فرماید کہ ایم بالفتح و ایوم بفتحتین لغت فارسی است بمعنی بیزن شدن مرد و
بیمرد شدن زن و صاحب اند فرماید کہ ایّم بہ تشدید تحتانی بر وزن کیّس زن بے
شوہر (بکر باشد یا ثیبہ) و مرد بے زن (کتخدا باشد یا نہ) خان آرزو در سراج نسبت
این فرماید کہ بر وزن جیم مرد زن مردہ کہ بعربی عزب خوانند و تحقیق آنست کہ بہ تشدید
تحتانی است بر وزن قیّم بہ معنی مذکور و لفظ عربی است - صاحب منتخب کہ محقق لغات
عرب است می فرماید کہ ایّم بالفتح بے زن بودن مرد و بے شوہر بودن زن و
بالفتح و کسر یاے مشدد مرد بے زن و زن بے شوہر (الخ) **مولف** عرض کند کہ

تصرف فارسیان است کہ این بابہ مردِ زن مردہ مخصوص کردہ اند (اردو) رنڈوا
بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - مرد بے زن - وہ مرد جس کی بیوی مرگئی ہو -

ایما | بقول صاحب آصفی بحوالۂ منتخب و بہار بمعنی اشارہ مولف گوید کہ بالکسر لغت عرب است بمعنی اشارہ کردن چنانکہ صاحب منتخب ذکر کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب کردہ اند چنانکہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) ہمہ بانیش دو ش ریمی بود ۔ آفت انداز رمز وایما نند ۔ (والہ ؎) اگر لنگر شود صد کوہ تمکین کشتی دلرا ۔ بیک ایما کشاند گردش چشمے بگرد ابش ۔ (اردو) ایما - بقول امیر - عربی - اسم مذکر - اشارہ - حکم (صبا ؎) ایما ہے عاشقوں سے یہی چشم یار کا ۔ وہ ترک ہی نہیں جو نہ کھیلے شکار روز ۔

ایمارفتن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف عرض کند کہ بمعنی واقع شدن اشارہ چنانکہ ظہوری گوید ؎ رفتہ خواہد بود ایماے درنگے از وصال ۔ ہجر را درگشتن من اینقدر تعجیل نیست ۔ نثر ابوالفضل اکبرآبادی "وانکہ ایمائی رفتہ بود کہ التجا نمودن شاہرخ مرزا و فرزندان محمد حکیم مرزا" (اردو) دیکھو اشارہ شدن -

ایماق | بقول بہار بالفتح و قاف الوس را گویند و ایماقات جمع و فرماید کہ این لفظ غیر فارسی است (فوقی یزدی ؎) کلید قفل جامع است زر ولے کو زر ۔ بسر گنش ازچہ بلد گیرم و کدام ایماق ۔ صاحب انند گوید کہ بضم اول و سکون یاے تحتانی

لغت ترکی است بمعنی تبار و قبیله باید دانست که الوس بضمتین و واو غیر ملفوظ و سین مهمله ساکن در ترکی قوم را گویند۔ کما فی الغیاث مولف عرض کند که بقول صاحب لغات ترکی اویماق بتفخیم ضمه همزه و سکون تحتانی و فتح میم بالف و سکون قاف بترکی زبان قبیله را گویند پس تصرف فارسیان است که بحذف واو و تبدیل حرکات بمعنی مذکور استعمال کرده اند۔ بخیال ما مفرس است (اردو) قبیله۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گروه۔ ایک دادا کی اولاد۔ خیل۔ فرقه۔ زمره۔ جتھا۔ ٹولی۔ (دیکھو ایل)

ایما کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از بیان معنی ساکت مولف گوید که بمعنی اشاره کردن باشد چنانکه وحشی بافقی فرماید ؎ سینهٔ ماهی و پشت گاو باهم داشت راه ۞ تیغ را تا دست او ایما به ملیمان کرده است ۞ ذہوری ؎ غمزه از شوخی بقصد فصد من ایما کرده ۞ خون رگ در گردن مژگان نشتر زنان بماند ۞ (اردو) ایما کرنا دیکھو ابرو کشیدن کے پہلے معنے ۔

ایمان بقول بهار بمعنی گرویدن و یعدی بالبا و ایمن گردانیدن و یعدی بنفسه و فرماید که بالفظ آوردن و تازه کردن بصله با و بالفظ بر افشاندن بنفسه مستعمل۔ صاحب انند گوید که بالکسر گرویدن و ایمن گردانیدن و امان دادن و فرماید که این ماخوذ از امن است صاحب موید فرماید که گرویدن و بے بیم گردانیدن و در شرع تصدیق بدل و اقرار بزبان وحدانیت خدائے تعالی را و حقیت پیغمبر علیه السلام را مولف عرض کند که لغت عرب است بالکسر بروزن اکرام بقول صاحب منتخب بمعنی گرویدن و ایمن گردانیدن و امان دادن۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر۔ معنی شرعی استعمال کنند و ترکیبیه

معنا و در فرس ہم کہ در ملحقات می آید ۔ و آنچہ بہار تخصیص سہ معنا در میکند قلت تا اش اوست (ظہوری ؎) شعلۂ عشق بت از عقل بر آورده دمار ÷ چشم زخمی نرسانند بشورش ایمانہ را ÷ (ولہ ؎) رشتۂ باید چہ در کفر و چہ در ایمان بکف ÷ گر گره کشنود ز تسبیح ز نار رست بجز ÷ (انوری ؎) تا ہیچ نسب بود ز ایمان ÷ در دیدۂ مردمی حیا را ÷ (اردو) ایمان ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بیخوف کرنا ۔ امن دینا ۔ شریعت اسلام مین دل سے خدا پر یقین لانا اور زبان سے اوس کی خدائی اور توحید کا اقرار کرنا ۔ دین و ہرم ۔ (ذوق ؎) زاہد شراب پینے سے کافر ہوا مین کیون ÷ کیا ڈیڑھ چلّو پانی سے ایمان بہ گیا ÷

ایمان آوردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از بیان معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ (۱) بمعنی قبول کردن اسلام و بصفت ایمان متصف شدن باشد مرادف اسلام آوردن کہ گذشت و (۲) بمعنی تسلیم کردن و یقین داشتن (صائب ؎) از تماشاے تو چون خلق نیارند ایمان ÷ کافر است آنکہ ترا بیند و بے دین نشود ÷ (حافظ ؎) دیده نا دیده باقبال تو ایمان آورد ÷ مرحبا اے بہمہ لطف خدا ارزانی ÷ (اردو) ایمان لانا یا لے آنا بقول امیر ۔ (۱) دین اسلام قبول کرنا ۔ مسلمان ہونا (آتش ؎) برہمن کہتے ہین تیرا مصحف رخ دیکھکر ÷ کفر سے باز آئیے ایمان لانا چاہیئے ÷ (۲) ماننا ۔ برحق جاننا ۔ کسی پر یقین لانا ۔ (مومن ؎) اگر مشہور ہوا فسانہ اپنی بت پرستی کا ÷ برہمن کیا عجب ایمان لے آئین بنارس مین ÷

(داغ ؎) سمجھے معجزہ ایمان نہ لائین لوگ اس پر ٭ خدا کرے غلطی کچھ مرے سخن مین رہے ٭

ایمان افشاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی نثار کردن ایمان باشد (صائب ؎) بیا در جلوہ اے سرو روان تا جان بیفشانم ٭ بیفشان زلف کافرکیش تا ایمان بیفشانم ٭ بہار برہمین سند را برائے ایمان برافشاندن ذکر کردہ و بجائے بیفشانم برافشانم نوشتہ و صاحب آصفی ہم شعر مذکور را موافق بہار نقل کردہ و مصدرش ایمان افشاندن قائم کردہ ولیکن در دیوانے کہ پیش ماست ردیف غزل (بیفشانم) است و خندان و ریحان قافیہ آن (اردو) ایمان کو فدا کرنا۔ نثار کرنا۔

ایمان باختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی سکوت ورزیدہ مولف گوید کہ بمعنی از دست دادن ایمان باشد (کاتبی نیشاپوری ؎) اے دل گرشتہ بے خانمان ٭ باختی از ہجر تن ایمان جان ٭ (اردو) ایمان کھونا۔

ایمان بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ بمعنی خلل انداختن در ایمان و زائل کردن ایمان و کافر کردن و خراب ساختن ایمان باشد (حزین اصفہانی ؎) برہمن زادۂ زنار بندے بردایمانم ٭ کہ سودا میکنم با کفر زلفش دین و دنیا را ٭ (اردو) ایمان لیجانا۔ ایمان مین خلل ڈالنا۔ کافر بنا دینا۔ کافر کردینا

ایمان بریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت

موٓلف عرض کند کہ بہ معنی سلب و زائل کردن ایمان باشد مرادف ایمان برلت کہ گذشت (زلالی خوانساری ؎) چہ زلعنی کافرے ایمان بریدہ ؛ سیاہی پاسے بر مصحف کشیدہ ؛ (اردو) ایمان کو سلب کرنا۔ زائل کرنا۔

ایمان پذیرفتہ، | استعمال۔ صاحب اصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ موٓلف عرض کند کہ بمعنی ایمان را درست داشتن و قدر ایمان کردن۔ (حزین اصفہانی ؎) نے کفر پذیرد سر زلف تو نہ ایمان ؛ در بندگی عشق تو شد طاعت ما ہیچ ؛ (اردو) ایمان کو درست رکھنا۔ ایمان کی قدر کرنا۔

ایمان تازہ کردن | استعمال۔ بہار بذیل ایمان ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت موٓلف عرض کند کہ بمعنی تازہ کردن یعنی تجدید ایمان چنانکہ مومن دم واپسین ایمان خود را تازہ کند (صائب ؎) بیا و تازہ کن ایمان بنو بہار امروز ؛ کہ شد قیامت موعود آشکار امروز ؛ (انوری ؎) ایمنی یافتنہ جاہت چو مسازی گرفت ؛ فتنہ را گفتند ایمان تازہ کن کاخر دم است ؛ (عرفی ؎) صنم گفتم دلا جان تازہ کردی ؛ مبارکباد ایمان تازہ کردی ؛ (اردو) ایمان کو تازہ کرنا کہہ سکتے ہیں جیسے موت کیوقت ہر مومن کیا کرتا ہے۔

ایمان حقیقی | استعمال۔ مرکب توصیفی است بقول صاحب بحر در اصطلاح متصوفہ تصدیق بوحدانیت حق است بے شائبہ تشکل۔ صاحب شمس بذکر معنی بالا فرماید کہ این وقتی میسر شود کہ از فنائے خود و بقائے حق متحقق گردد و عین وحدت شود (اردو) ایمان حقیقی۔ صوفیہ کی اصطلاح ہے جسکے معنے یہ

ہیں ۔ وحدانیت حق کی اسطرح تصدیق
کی جاے کہ اس میں شکل وصورت کا شائبہ ہو

ایمان دادن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت
مولف گوید کہ بمعنی عطا کردن ایمان و
وسپرد کردن آن باشد (شفائی اصفہانی
۵) جبریل گر ایمان دہدش مفت نگیرد ؛
در عشق تو آن بہ کہ ز سر دین خاست ؛
(اردو) ایمان عطا کرنا ۔ دینا بخشنا ۔

ایمان داشتن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت
مولف گوید کہ (۱) بمعنی یقین داشتن و
ویقین کردن و (۲) ایمان را قائم وبر
قرار داشتن ۔ مخفی مباد کہ داشتن بقول
صاحب بحر بمعنی نگاہبانی کردن ہم آمدہ
(عرفی ۵) چنان از بے زری شاد است
عرفی ؛ کہ پنداری بزر ایمان ندارد ؛
(ظہوری ۵۲) آنکہ خواہد داشت فردا
رحمتش ایمان ما ؛ گشتہ وصفش آفتاب
مطلع دیوان ما ؛ (اردو) (۱) یقین
کرنا ۔ (۲) ایمان کو قائم رکھنا ۔ برقرار رکھنا ۔

ایمان ربودن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی
سکوت ورزیدہ ۔ **مولف** گوید کہ مرادف
ایمان بردن باشد کہ گذشت (حزین
اصفہانی ۵) زلف بربودہ ایمان حزین
را زلف او زاہد ؛ مگو از سبحہ دیگر کافر
زنار رلئے مارا ؛ (اردو) دیکھو
ایمان بردن ۔

ایمان سپردن | استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت
مولف عرض کند کہ بمعنی بخشیدن ایمان
وعطا کردن آن باشد مرادف ایمان
دادن (حزین اصفہانی ۵) بخود نسپردہ ام

در عاشقی ہر چند ایمانے ز دست انداختی ٭
آن زلف کافر کیش می ترسم (اردو)
دیکھو: ایمان دادن ۔

(الف) ایمان فروختن | استعمال
صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان
معنی ساکت مولف عرض کند کہ بہ معنی
بیع کردن ایمان و بے ایمان و کافر شدن
حزین اصفہانی ؎) رنج تو بود راحت
ما دل فتادگان ٭ اے زہد مژدہ باد
کہ ایمان فروختیم ٭ و ازین مصدر راست ۔
(ب) ایمان فروشی | کہ حاصل بالمصدر
الف باشد چنانکہ ظہوری فرماید ؎
ببازار سودائے ہندو نژادے ٭
کشادیم دکان ایمان فروشی ٭ (اردو)
(الف) ایمان کو بیچنا ۔ ایمان فروخت کرنا ۔
(ب) ایمان فروشی کہہ سکتے ہین ۔

ایمان کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ و از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ ساختن ایمان
باشد چنانکہ کفر را ایمان کردن (نظیری نیشاپوری
؎ ہیچ اکسیر بتاثیر محبت نرسد ٭ کفر آوردم و در
عشق تو ایمان کردم ٭ (اردو) ایمان
کر دینا ۔ ایمان بنا لینا جیسے ٭ کفر کو ایمان بنا دیا ۔

ایمپراطور | بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر الف و سکون تحتانی و
میم و بائے فارسی و رائے مہملہ بالف کشیدہ و ضم طائے مہملہ بزبان لاطینی شہنشاہ
را گویند ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد ۔ معاصرین عجم بزبان دارند ۔
(اردو) شہنشاہ یا شہنشہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ (شاہان شاہ کا
مخفف) شاہوں کا شاہ ۔ بادشاہوں کا بادشاہ ۔ شہریار ۔ بڑا بادشاہ ۔
جسکے ماتحت اور بادشاہ بھی ہون ۔

ایمۃ الاسمار | استعمالی۔ بقول صاحب بحر و بہار اسمائے سبعۂ الٰہیہ کہ عالم و قادر و حی و مرید و سمیع و بصیر و متکلم است۔ صاحب شمس فرماید کہ بالفتح اسمائے سبع را گویند چنانکہ اللہ و عالم و مرید و قادر و سمیع و بصیر و متکلم و فرماید کہ این اسمائے سبعہ اصول جمیع اسمائے الٰہی اند مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است بقاعدۂ عربی و معنی لفظی این امامان اسما و مراد از اصول کل اسمای الٰہی صاحب انند ہم ذکر این کردہ بالتفصیل بیان کردہ صاحب بحر عجم متفق۔ فرماید کہ اصطلاح عربی است (اردو) ائمۃ الاسماء۔ فارسی میں اللہ تعالیٰ کے سات ناموں کو کہتے ہیں جو بقول بعض عالم و قادر و حی و مرید و سمیع و بصیر و متکلم ہے۔

ایمد | بقول برہان و جامع بر وزن امجد (۱) گاو آہن را گویند و آن آہنی است کہ زمین را بدان شیار کنند و بعضی گویند کہ (۲) ایمد چوبی است کہ گاو آہن را بران نصب کنند و زمین۔ البتہ گاو فن و آن را بالعربی سنہ خوانند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ باول مفتوح بیائے تحتانی زدہ و میم مفتوح با دال زدہ آہن پارۂ سر تیز است کہ بر سر قلبہ نصب کنند و بدان زمین را شدیار کنند۔ صاحبان جامع و ناصری این را مرادف آیمر براے مہملہ گویند مولف عرض کند کہ بخیال ما اسم جامد فارسی قدیم است بہ دال مہملہ در آخر و آنچہ بذال معجمہ ہمین معنی می آید مبدل این کہ دال مہملہ بذال معجمہ بدل شود ہمچون آدر و آذر و استاد و استاذ و عجبے نیست کہ اہل عرب ہمین اسم جامد فارسی زبان را تعریباً بذال معجمہ خواندہ باشند حیف است کہ محققین عجم

ذکر این نہ کردہ اند و آنچہ ہمین لفظ بہ راے مہملہ عوض دال مہملہ می آید غیر از تصحیف نباشد کہ دال مہملہ با راے مہملہ یا بالعکس آن اصلا بدل نمیشود - وجا دارکہ آیر را بہ راے مہملہ ہم اسم جامد گیریم بالجملہ این ہمان است کہ حقیقتش بر آہن جفت و آہن گاو در ممدودہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو آہن گاو - (۲) ہل کی وہ لکڑی جس کی نوک پر پہال نصب کرتے ہین -

اید بقول رشیدی چوبے کہ بر گردن گاو نہند و آن را خیش نیز گویند و آہنے کہ بر ان چوب نصب کنند و زمین بدان بشگافند (آہن اید) گویند و بعربی سنہ خوانند اما در سامی بذال معجمہ گفتہ و بعضی بہ راے مہملہ گفتہ اند - صاحب شمس ہمزبان رشیدی و صاحب سروری بذیل آیر فرماید کہ اما در سامی فی الاسامی - ایذ بذال معجمہ بہ معنی آن چوبے آمدہ کہ بر گردن گاو نہند و آن را خیش نیز گویند (الخ) صاحب سراج ہم بذیل آیر تصحیح این نمودہ چنانکہ قولش بذیل آیر می آید مولف عرض کند کہ ما صراحت این بر لغت گذشتہ کردہ ایم کہ بدال مہملہ گذشت و اختلافے کہ در معنی این پیدا ست ہمان اختلاف بر لغت خیش ہم موجود پس اید را چوبے گیریم یا (آہن پارۂ سر تیز کہ مرادف است بہ آہن گاو) تحقیق ما بر آیر می آید کہ بہ راے مہملہ می آید - (اردو) دیکھو ایر -

ایر بقول برہان بفتح اول بر وزن خنجر آہن سر تیزے را گویند کہ بر چوب قلبہ نصب کنند و بدان زمین را شیار کنند و فرماید کہ بکسر اول ہم آمدہ است - صاحب

شیدنی زمین را ماد وف بکذ ز بذال معجمه)
او. رواده وبقول صاحب جامع سروف
ایمد (بدال مهمله) صاحب سروری بحواله
شرفنامه ذکر این کند و فرماید که گاو آهن
باشد و صاحب مؤید بحواله شرفنامه فرماید که
بفتح میم و سوم - آن آلتی آهنی است که برزگران و
کدیوران زمین بدان شیار کنند و اهل هند
آن را پهال گویند - صاحب شمس همزبان مؤلف
- خان آرزو در سراج فرماید که بفتح اول و
میم بروزن خنجر در اکثر کتب - آهن سرتیزی
که بر چوب قلبه نصب کنند و زمین شیار کنند
وصواب آنست که ایمذ است بذال معجمه نه
براے مهمله و آن چوبے است که برگردن
گاو نهند و غنیش نیز گویند و آهنے که بر ان
نصب کنند آن را (آهن ایمذ) گویند و بعربی
سنة خوانند کما فی السامی فی الاسامی -
مولف عرض کند که حیف است که خان آرزو

ایمد: محققین حقیقت ناشناس نقل عبارت کرد
نمیدانند که قلبه را چوبها است و بر طرف زیرینش
آهن سرتیز که بوسیله آن زمین را شیار کنند
پس اگر آن چوب را فارسیان آیمد - یا ایمد
یا - آیمر - گفته باشند جا دارد و اگر آهن سرتیز
را گفته باشند که به طرف زیرین آن چوب
نصب میشود هم عیبے نیست و از (آهن ایمذ)
اگر همین آهن سرتیز مراد باشد متحقق میشود که ایمد
یا ایمذ یا آیمر نام همان چوب است که آهن
سرتیز بطرف زیرینش نصب میکنند ولیکن آن
چوب را بر گردن گاو نمی نهند و همین چوبست
که با آهن سرتیز مرکب شده موسوم می شود
به قلبه و چوبے که بر گردن گاو نهند آن چیزے
دیگر است که با قلبه تعلق ندارد و فارسیان
این را جوغ و توغ گویند و هندیان جوا
نامش نهند و بمحاوره عرب نیر نام است بکسر
نون و سکون تحتانی و راے مهمله و آتشی -

پس قابل غور است کہ آیَد یا آیَذ یا آیمر چوبے را چگونہ توانیم گفت کہ بر گردن گاو نہند ۔ بتحقیق ما اینست کہ آیَد بدال مہملہ بدل آیَذ بہ ذال معجمہ ہمان چوب است کہ بہ طرف زیر پیش (آہن گاو) نصب کردہ میشود فارسیان مجموعۂ این ہر دو را ہم آیَد آیَذ گفتہ باشند بر سبیل مجاز و آنانکہ مجرد آہن سر تیز را آیَد و آیَذ گفتہ اند آنہم مجاز باشد ۔ بہ ہر حال بر سبیل استعمال آیَد و آیَذ مرادف آہن جفت و آہن گاو است و بس ۔ یا رثبوت این کہ بہ معنی چوبے ہم باشد کہ بر گردن گاو نہند بر گردن محققین بالاست فتامل و آیمر بہ رای مہملہ بخیال ما تصحیف است کہ کاتبین دال مہملہ را راے مہملہ کردند یا اینکہ اسم جامد فارسی زبان باشد بہ رای مہملہ ہم و تعلقی ندارد با آیَد و آیَذ کہ تبدیل دال مہملہ و ذال معجمہ با رای مہملہ نیامدہ (اردو) دیکھو آہن جفت ۔

ایمن | بقول بہار (۱) بمعنی بے ترس و فرماید کہ این در اصل آمن بر وزن ضامن است کہ فارسیان با امالہ و فتح میم استعمال کردہ اند و با لفظ شدن و نشستن مستعمل و نفی آن بلفظ نا (میر معزی ؎) قمر ز قبضۂ شمشیر نشست نا ایمن ٭ زحل ز پیکر پیکان نشست ناپروا ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ اصل این آمن صیغہ اسم فاعل از امن ۔ الف را امالہ کردہ ایمن ساختند چون حسیب و کتیب و آمن اسم فاعل بمعنی مامون اسم مفعول است مثل عامر بمعنی معمور و اشرف مازندرانی بفتح میم می آرد و میگوید ؎ مرور النقش را از خصم ایمن میکند ٭ موم صاحب مہر کار قفل آہن میکند ٭ صاحب غیاث گوید کہ بالکسر و میم مکسور بمعنی بیخوف و بیدہشت امالۂ

آمن بکسر میم کہ اسم فاعل است از امن و آمین بالکسر و میم مفتوح بمعنی بیخوفتر و این امالۂ آمن است بفتح میم کہ اسم تفضیل از امن است مولف عرض کند کہ مفرس باشد کہ فارسیان از امالہ تصرفے کردہ اند ، بقول صاحب انند استعمال آمین بزبان عرب نیست (اردو) امین ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ محفوظ بیخوف (ناسخ لہ) ولین امین ہو نہ خونخوار و جو دشمن ہے ضعیف ؛ مورچہ دیکھو تو کہا جاتا ہے کیا تلوار کو ؛

امین آباد | اصطلاح ۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان و بحر و مویدو شمس (۱) جاے امن ۔ بہار بحوالۂ عنصر دانش آرد کہ (۱) محل امن و (۲) بہشت و (۳) کعبۃ اللہ و فرماید کہ امین آباد بمعنی معمورۂ امین است از عالم خرم آباد کہ بعد ازین بیاید پس ترکیب محمول بر قلب و آباد بمعنی معمورہ باشد و اگر بمعنی امینی آباد گفتہ شود پس امین بہ معنی امینی بود بر قیاس خاموش و فراموش کہ بہ معنی خاموشی و فراموشی ہم آمدہ (خواجہ نظامی لہ) بنود اعتماد ش دران مرز و بوم ؛ کہ ہست امین آباد و رومی بہ روم ؛ (ولہ) خردمند را خوبی از داد اوست ؛ پناہ خدا امین آباد اوست ؛ (امیر خسرو لہ) خدا را بدر ماندگی یاد کرد ؛ حصار دعا امین آباد کرد ؛ (میر حسن دہلوی لہ) امین آباد ہست مارا عشقت از ہر آفتے ؛ ماہیان بحر بین از شست طفلان جستہ اند ؛ مولف عرض کند کہ معنی دوم و سوم مجاز باشد بر سبیل کنایہ (اردو) (۱) امن کا مقام مذکر ۔ (۲) دیکھو اودیس خانہ (۳) کعبہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بیت اللہ کا نام ۔ مکہ ۔ بیت الحرام ۔ قبلہ وہ مربع عمارت جو عرب مین اہل اسلام کا

ایک مقدس اور متبرک مقام ہے جہاں ہر سال حج ہوتا ہے (امیر رہ) سجدے کرتے ہیں طاق ابروئین ؛ ہمنے کعبہ بنایا ہے ؛

امین بودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ بمعنی بے بیم بودن (انوری رہ) برلو واقف نشود عقل کل از ہیچ قیاس ؛ در تو امین [illegible] از ہیچ قبل ؛ [illegible] رہ) آفتابیکہ بود امین از آسیب زوال ؛ قرص نانیست کہ بر سفرۂ درویشان است ؛ (ظہوری رہ) ظہوری در خطر خود نیفگندی خطر داری ؛ کہ امین بودن صید حرم باشد حرام اینجا ؛ (اردو) بیفکر رہنا - بیخوف ہونا -

امین ساختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت - مولف گوید کہ بمعنی بے ترس و بے بیم گردانیدن است (رفیع قزوینی رہ) افتادگیم [illegible] امین ؛ ہرگز [illegible] (ظہوری رہ) [illegible] است (اردو) بیفکر کرنا -

امین شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت - مولف گوید کہ بمعنی بے ترس و بے بیم شدن است (حافظ رہ) امین مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز ؛ مکارہ می نشیند و محتالہ [illegible] (ظہوری رہ) از غم [illegible] امین ؛ خطر [illegible] وصال است ؛ (صائب رہ) امین [illegible] خطر بر زمین زر رفتن خود مار میکشد ؛ (انوری رہ) با آنکہ مہر نوح تواند رسفینہ شدہ ؛

ایمن شود زغرقۂ طوفان روزگار ۞ (اردو)
بیفکر ہونا ۔

ایمن کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وازبیان معنی سکوت ورزیدہ ۔ مولف گوید کہ مرادف ایمن ساختن کہ گذشت (حافظ شیرازی ؎) زخوف ہجرم ایمن کن اگر امید آن داری ۞ کہ از چشم بداندیشان خدایت در امان دارد ۞ (انوری ؎) دین تازی را زبیم ترکتاز چینیان ۞ چون حریم ایمن بدان تیغ ہند کردہ اند ۞ (اردو) دیکھو ایمن ساختن ۞

ایمن گردیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وازبیان معنی ساکت مولف گوید کہ مرادف ایمن شدن کہ گذشت (جناب اصفہانی ؎) ایمن از گرمی خورشید قیامت گردد ۞ آنکہ در سایۂ دیوار تو خوابش ببرد ۞ (اردو) دیکھو ایمن شدن

ایمن گشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ وازبیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ مرادف ایمن گردیدن و ایمن شدن کہ گذشت (حافظ شیرازی ؎) نگارمے فروشم عشوۂ داد ۞ کہ ایمن گشتم از مکر زمانہ ۞ (ظہوری ؎) اگرچہ از خطر مرگ گشتہ ام ایمن ۞ بصد کشندگی حسرت آرزوے توہست ۞ (اردو) دیکھو ایمن شدن ۔

ایمن نمودن استعمال ۔ مرادف ایمن ساختن و ایمن کردن کہ گذشت (صائب ؎) ز انتقام حق ایمن نمود دشمن را ۞ ز خصم ہرکہ بزور خود انتقام کشید ۞ (اردو) دیکھو ایمن ساختن ۔

ایمنی صاحب آصفی بحوالۂ بہار فرمایدکہ بمعنی بے خوف بودن است مولف گوید کہ در نسخ موجودۂ بہار این لفظ موجود نیست

(۱۹۲۳)

وحقیقت این جزین نیست کہ یاے مصدری
بہ لفظ امین زیادہ کردہ اند ومعنی این
بے خوفی است (انوری ؎) دانکہ باقی
بہ ددادن جاہش بودی ٭ نعمت امینی
امروزنہ درحال بقاست (ولہ ؎)
چون ستد امینی لکد چرخ رخنہ کرد ٭ آن رخنہ
را بہ تیغ وبہ راے التیام داد ٭ (اردو)
بے خوفی - بیفکری -

امینی جستن استعمال - صاحب آصفی
ذکراین کردہ ولیکن ازبیان معنی ساکت
مولف عرض کند کہ بے خوفی خواستن
باشد (خسرو دہلوی ؎) امینی امت
ازانگونہ جست ٭ کامن خود از امنہ خود
بشست ٭ (اردو) دیکھو بے خوفی چاہنا ٭

امینی خواستن استعمال - صاحب
آصفی ذکراین کردہ ازبیان معنی ساکت
مولف گوید کہ مرادف امینی جستن کہ گذشت
(خسرو دہلوی ؎) عدل توچون امینی
دہرخواست ٭ نرگس رعنا ززمین خفتہ
خاست ٭ (اردو) دیکھو امینی جستن -

امینی یافتن استعمال - صاحب آصفی ذکراین
کردہ وازبیان معنی سکوت ورزید **مولف** گوید کہ معنی
بیخوفی حاصل کردنست وبیخوف شدن (فردوسی طوسی ؎)
زبس لابہ وہرسوگند بند ٭ بروامینی یافت شد ازگزند ٭
(انوری ؎) خون کہنا بریخت کان سماش ٭ کوہ ازان یافت
امینی زخناق ٭ (اردو) بیفکر ہونا - بیفکری حاصل کرنا -

ایمہ بقول برہان بفتح اوّل بروزن خیمہ (۱) بمعنی اکنون واین زمان واین دم
باشد - صاحب ناصری بحوالہ برہان ذکراین کردہ فرماید کہ بقول صاحب رشیدی
مخفف اینہمہ ازخلاق المعانی حکیم خاقانی سند آرد ؎ ایمہ دوران چہ سراسیمہ سرانست
نسبت جورید وران چہ کنم ٭ صاحبان جہانگیری وسروری وجامع وانند وہفت

وبسیار ہم ذکر این کرده مولف عرض کند که جا دارد که این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم ولیکن از حقیقت این چیزے که بفہم ما می آید عرض میکنیم که مبدل اینه باشد به ہاے نسبت بمعنی منسوب به این و مراد از ایدون واکنون واین زمان نون به میم بدل شد چون چنین وچنیم و صاحب کنز که محقق زبان ترک است فرماید که مه بالفتح در ترکی ترجمۂ کلمۂ عربی (ہاک وہوذا) باشد پس جا دارد که فارسیان آنی که مخفف این است بران زیاده کرده استعمال کرده اند چنانکه (این دون) را (ایدون) کردند پس آخر اقوی است اندرینصورت باید که این را مفترس گوئیم وبه تحقیق ما ازہمین سند حکیم خاقانی که مذکور شد ایمه بمعنی (اینہمین) باشد که بعربی (ہا) گویند چنانکه (ہاہو معی) پس معنی اکنون که بیان کردهٔ محققین است قابل غور – (اردو) دیکھو اکنون اور ہمارے خیال کے لحاظ سے اس کا ترجمہ (یہ دیکھو)

(۲) ایمه – بقول برہان بمعنی ہرزه و یاوه وبیہوده را نیز گویند – صاحب سروری بحوالۂ تحفه آرد که یاوه باشد که یافه نیز گویند و از کلام خلاق المعانی سند آرد ؎ ایمه مگو که آسمان اہل ہنر و ن نمیه بد ؛ اہل چو نامد از عدم چیست گناه آسمان ؛ (حکیم فردوسی الف ؎) تو اینه سخن چند گوئی ہمی ؛ گل زہر خیره چه بوئی ہمی ؛ و فرماید که اگرچه معنی مرقوم برائے این لغت بعنوانیکه در بیت مذکور و دیگر ابیات استادان واقع شده پر مناسبت ندارد اما چون در تحفه و دیگر نسخ باین معنی آمده و معنی دیگر بنظر نرسیده بود بنا برین ہمان طریق نوشته شد – خان آرزو و سراج فرماید که در ابیات

که آیه و یاوه مرادف اند و بحوالهٔ قوسی گوید که لفظ آیه را درین بیت حمل بر معنی یاوه نمودن ـ ما صدق همان معنی است چه جاے مواضع دیگر زیراکه درانجا قطعاً بدین معنی نسبت نمی توان کرد چنانکه هم خاقانی گوید (ب ۵) آیه نه بغداد جاے شیشه گرانست ؛ بهر گلاب طرب فزاے صفاهان ؛ وامثال این بیت که از حد بیرون است در کلام فضلا و تورع یافته و تفسیر آن بیاوه صین یاوه است اما تحقیق آیه آنکه لفظی است دال بر معنی استفهام و بلفظ آخر ازان تعبیر توان کرد بنا براین تفسیر معنی هر دو بیت صحیح میشود و نیز می توان گفت که آیه مخفف این همه باشد غایتش در بعض موارد مناسبت تمام ندارد (انتہٰی کلام القوسی) و باز فرماید که درین نظر است بچند وجه اول آنکه معنی استفهام در بیت اول خاقانی بهیچ وجه درست نمی شود چراکه جمع نهی که هم انشاست یا استفهام که نیز انشاست در یک جمله از اغرب غرایب و تجویز آن از مثل قوسی نهایت بعید و مخفف این همه چه قسم درست باشد زیراکه آیه بفتح اول روایت است و این همه بکسر اول و بهر تقدیر تسلیم بمعنی این همه در بیت خاقانی درست نمی شود (خاقانی ج ۵) بس مگو کاینه همه آدمی اند ؛ آدمی نیست که شیطان شیم است ؛ و نیز درین بیت سیف اسفرنگی (د ۵) گوهر عمرم شکسته شد ز فراقت ؛ آیه لعبد پاره شد کدام شکسته ؛ پس قول رشیدی نیز که مخفف این همه بمعنی یاوه گفته درست نباشد و صحیح بمعنی این چنین و همچنین بود و بحوالهٔ جهانگیری گوید که در بیت اسفرنگی بمعنی اکنون گفته لیکن بفتح و در بیت اول خاقانی به معنی این چنین

گفتہ اما بکسر واین تفرقۂ بیجاست بلکہ خطا زیراکہ در شعر اسفرنگی بہ معنی اکنون درست نمی شود وصحیح ہمان معنی اینچنین است ولفظی است علیحدہ ۔ مخفف این ہمہ نیست (انتہی کلام صاحب ناصری فرماید کہ در بعضی فرہنگہا بمعنی ہرزہ وبیہودہ آمدہ ۔ صاحب شمس گوید کہ بفتح یکم ودوم وسوم در فارسی بیہودہ ویاوہ وگوراگویند ۔ صاحبان رشیدی وجہانگیری وجامع وانندو بہار ہم ذکر این کردہ اند مولف عرض کند کہ محققین ہندنژاد را نمیرسد کہ بر خلاف زباندانان روند ۔ صاحب برہان را واگذاریم اما از صاحب سروری وجامع قطع نظر نتوان کرد کہ فارسی ۔ زبان مادری ایشان است وہرد وآیہ را بہ معنی یاوہ گفتہ اند اگر ماخذ این معلوم نہ شود توانیم گفت کہ اسم جامد است سند (الف) از فردوسی بدعوی شان ولیل باشد کہ ایہ سخن در مصرع اولش بہ معنی (یاوہ سخن) باشد وہمین معنی چسپان تر ومناسب تر است از دیگر معانی وسند (ب) از خاقانی متعلق بہ معنی اول بیان کردہ ماست کہ ترجمۂ آن در عربی (ہا) باشد واین سند را برا ے معنی یاوہ آوردن خطاے ماست وسند (ج از خاقانی) متعلق است بہ معنی چہارم کہ مرادف این باشد کہ می آید در مصرع اولش (ایہ ہمہ) بمعنی اینہمہ باشد وسند (د از سیف اسفرنگی) متعلق است بمعنی سوم کہ مرادف اینچنین می آید وخان آرزو را ہم درین معنی کلام نیست ۔ مختصر اینست کہ با ختلاف معانی اسناد پیش شدہ بر خلاف اصل مقصد بحث کردن ایلگی است والہی و شک نیست کہ بقول محققین تبریزی وکاشانی آیہ بمعنی یاوہ آمدہ (اردو) یاوہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ صفت ۔ بیہودہ ۔ لغو ۔ پوچ ۔ ہرزہ ۔ نامعقول ۔ لچر ۔

(۳) ایمہ - بقول برہان بکسر اوّل بمعنی این چنین و ہمچنین است - صاحب رشیدی گوید که بفتح الف و میم بہ معنی این چنین و فرماید که ظاہر امخفف (این ہم) باشد بہار گوید کہ از بیت سیف الدین اسفرنگی بہ معنی این چنین مستفاد میشود (و نقلش در بحث معنی دوم بر (د) گذشت) و بقول ناصری و جہانگیری و سروری و جامع و شمس ہم تصدیق معنی این چنین می شود و صاحب سراج ہم بصحت این معنی اعتراف دارد مولف عرض کند کہ معنی اوّل اہلی است چنانکہ از ماخذش پیدا است و دیگر معانی مجاز آن باستثنا ے معنی دوم و تحقیق ما این است ایمہ را بہ معنی این چنین گیریم نہ ہمچنین کہ فرق نازک این ہر دو را صاحب برہان از دست داده است (اردو) ایسا - بقول امیر - ہندی - (ایدرش سے بگڑ کر بنا ہے جو سنسکرت میں انہیں معنوں میں ہے) اسقدر - اتنا - فقرہ امیر "ایسا مارا کہ ادھ موا کر دیا" - (برق ۵) اس بادہ کش کا جسم ہے ایسا لطیف و صاف ٭ زنار پر گمان ہے موج شراب کا ٭

(۴) ایمہ - بقول بہار بالفتح بہ معنی این کہ اسم اشارہ بقریب است - صاحب انند ہمزبان بہار و سند این ہمان است کہ از کلام خاقانی (ج) در بحث معنی دوم گذشت (اردو) دیکھو این

ایمہ دار استعمال - صاحب انند بحوالۂ غیاث بر آیمہ گوید کہ انچہ در کو اغذ اراضی و املاک نویسند کہ (ایمہ داران پرگنۂ فلان) غلط است بجاے آن یمہ داران صحیح باشد	بدون الف اوّل چہ یمہ بکسر تحتانی و فتح میم در ترکی خوراک و روزینہ را گویند و ایمہ بکسر الف و یاے تحتانی غیر ملفوظ و فتح میم ہم باین معنی آید و این تفاوت از تفاوت لہجۂ

بعض ترکان است مولف عرض کند که شنیده ایم
که چون وجود آیمه را هم به معنی یمه تسلیم کرده است
پس چرا بر استعمال ایمه داران حرف می‌نهند
صاحب لغات ترکی ذکر یمه به تفخیم کسرهٔ یا و فتح
میم و هاے وقفی به معنی خوراک کند
فارسیان الف وصلی در اولش
زیاده کرده (ایمه داران) معاشداران
را گفته اند چنانکه از فرامین شاهان
سلف که به زبان فارسی است تصدیق
این میشود - پس ایمه دار در فارسی
زبان به معنی معاشدار باشد (اردو)
معاشدار -

این | بقول صاحب ضمیمهٔ برهان (۱) ضد آن باشد - صاحبان موید و شمس هم ذکر این کرده اند - بهار فرماید که اسم اشاره بقریب چنانکه آن اسم اشاره ببعید و فرماید که جمع هردو بالف و نون و بها و الف نیز می آید و نیز فرماید که هرگاه کلمهٔ آز یا در یا بر بالفظ این یا آن مقارن شود حرکت ماقبل الف نحو و شائع است و سکونش جائز - (بابا فغانی ؎) بکوے در دنوشان می فشانم قطرهٔ اشکے ؛ که از این خاک بوے مردم آزادی می آید ؛ (ابوطالب کلیم ؎) یک مرغ فارغ البال دراین چمن ندیدم ؛ در قید دام اگر نیست در بند آشیانست ؛ صاحب انند فرماید که بالکسر لغت فارسی است مولف عرض کند که (بر اسمائے اشاره) اشارهٔ این هم کرده ایم - اسم اشاره بقول صاحب تحقیق القوانین اسمیست که موضوع بود بنا بر تعین مشارالیه یعنی چیزے که بطرفش اشاره کرده شود و چون مشارالیه یا واحد باشد یا جمع و هریک ازینها یا بعید بود یا قریب لهذا ام مقرر است

لفظ آن براے مشار الیہ واحد بعید و این براے مشار الیہ واحد قریب ولفظ آنہا و آنان براے جمع مشار الیہ واحد بعید ولفظ اینہا و اینان براے جمع مشار الیہ قریب لیکن استعمال آنہا و اینہا در ذوی العقول وغیر ذوی العقول ہردو واقع است برخلاف آنان و اینان کہ در ذوی العقول مستعمل فقط و فرماید کہ باعتبار معنی حقیقی اشارۂ مشار الیہ باید کہ حسی باشد یعنی مشار بیکی از اعضاے ظاہری پس بمعنی جاغیر حسی و متصور در ذہن بودنش برسبیل مجاز باشد برخلاف مرجع ضمیر کہ آن بحسب حقیقت مشار باشارۂ ذہنی است نہ حسی وہمین است در ضمیر و اسم اشارہ فرق معنوی و جائیکہ لفظ آن وچنان یا لفظ این وچنین ہم آیند در آنجا باید کہ لفظ لاحق را بمعنی مانند گیرند یا لفظ سابق را زاید شمارند چنانکہ (حزین ع) دل آن چنان وسینۂ سوزانم اینچنین ٭ (اردو) یہہ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم اشارہ ایک لفظ ہی جو اشارۂ قریب کیواسطے آتا ہے - اِس - سامنے کا - حاضر - موجود - جیسے یہہ مرد - یہہ عورت - یہہ بیل - یہہ کبوتر وغیرہ (غالب ۵) کیون ردّ قدح کرے ہے زاہد ٭ مے ہے یہہ مگس کی قے نہین ہے ٭

(۲) این بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی شک ہم آمدہ است - صاحبان موید و شمس بمعنی شکر نوشتہ اند مولف عرض کند کہ مندانیم کہ کاتب ضمیمۂ برہان شکر را شک نوشتہ است یا کاتبین موید و شمس شک را شکر کردہ اند - حیف است کہ ہر سہ محققین بالا از سند این ساکت و محققین دیگر این معنی را ذکر نکردہ اند - ما صرین عجم

ہم بر زبان ندارند و در کلام متقدمین و متاخرین ہم استعمال این بدین معنی ندیدیم -
مخفی مباد کہ آین بفتح الف و سکون تحتانی و نون غنہ در ہندی زبان کلمہ ایست کہ براے
تعجب و استفہام و تنبیہ و تہدید می آید اگر مقصود محققین بالا ازہمین استعمال باشد کہ
از ان من وجہ شک ہم پیدا میشود - جا دارد و شک نیست کہ ما ہمین کلمہ را در تقریر معاصرین
عجم شنیدہ ایم و خیال ما این بود کہ سکونت ہند ایشان را تعلیم این محاورہ ہند کردہ است
و قول شان است کہ در فارس ہم مستعمل - پس جزین نباشد کہ فارسیان از کلمات
ہندی این را گرفتہ اند و بہ تصرف خفیف در معنی مفرس کردہ (اردو) آین - بقول
امیر - ہندی - ایک کلمہ ہے جو مختلف مقامات پر استعمال کیا جاتا ہے (۱) تعجب کی جگہ
جیسے "محمد عاقل نے حیران ہو کر پوچھا" این کیونکر گئین کہاں گئین (۲) استفہام کی جگہہ
جیسے "این کیا کہا" موٗلف عرض کرتا ہے کہ یہہ استفہام شبہ و شک کی
حالت میں ہے اور استعمال فارسی کا ترجمہ ہے (۳) تنبیہ و تہدید کی جگہہ جیسے
"این تم نہین مانتے" "این تم کیا کرتے ہو"

(۳) این - بقول بہار بمعنی از براے این مثل ازین - صاحب انند ہمزبان بہار -
موٗلف عرض کند کہ صاحب موٗید گوید کہ (این عندآن یعنی اتمام اشارت قریب است
و ہم از بہر کنایت (از یخہان) بود) مقصود موٗید جزین نیست کہ این کنایہ باشد از
(از یخہان) کہ ذکرش بمعنی پنجم می آید - پس صاحب بہار بعجم از ہمین عبارت صاحب موٗید
معنی (از بہر) پیدا کردہ باشد پس فارسی دانان و از تلاش طبیعت او و ہند ایجاد اوست

وہم او بسند دعواے خود فرماید کہ مثل (ازین) یعنی بدینوجہہ کہ (ازین) بمعنی (از براے
این) آمدہ خیال او انیست کہ (این) ہم معنی (از براے) دارد۔ فتامل فی تاملہ بخیال ما
کم غوری اوست و آین بمعنی (از براے این) ہرگز نباشد۔ معاصرین عجم خندہ می زنند
ومحققین فرس ازین معنی سکوت ورزیدہ اند (اردو) اسلئے۔ اسواسطے۔

(۴) این۔ بقول بہار بمعنی چنین و از کلام ظہوری سند دہد (ــہ) عالی ہمت بناے
پستی نکند ٭ این طرح بجز دراز دستی نکند ٭ بر خاستہ اندگا و ماہی بفغان ٭ سنگین ہست
بنا زین نشستی نکند ٭ دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد۔ **مولف** عرض کند کہ از
سند پیش کردہ اش این بمعنی چنین ظاہر میشود ولیکن آنانکہ ذوق محاورۂ فارسی دارند
بخیال شان رآ۔ بعد لفظ طرح محذوف است و آین بمعنی اولش (اردو) ایسی
ایسا۔ دیکھو ایہہ۔

(۵) این۔ بقول موید کنایۂ ازین جہان بود دیگر کسے از محققین فرس ذکر این معنی
نکرد **مولف** عرض کند کہ در ہمۂ مرکباتے کہ بسبیل کنایہ در ملحقات آین بمعنی دنیا آمدہ
کلمۂ این داخل است و ہمین است چیزے کہ صاحب موید را در غلط انداخت ورنہ
مجرد آین بمعنی دنیا نیست و نباشد حیف است کہ سندے پیش نکرد (اردو) دنیا۔ مونث۔

این آبگون پل اصطلاح۔ بقول صاحب ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ ولون زدہ اشارہ بفلک است دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد و**مولف** عرض کند کہ کنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے

پیٹے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان میں پل کا ذکر فرمایا ہے (ناسخ ؎) افق سے تا افق بس ایک ہی سطح ہے پانی کا ہمارے اشک کا دریا ہے عالم آسمان پل بنے ۔

این آتش در استعمال۔ بقول صاحب شمس لغت فارسی است کنایہ از دنیا دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ بہ واو باشد نہ دال مہملہ۔ مانجو منتطقان صراحت این کردہ ایم و در ذیل بقول برہان بہ واو مفتوح افادۂ معنی صاحب و خداوند۔ و دارندہ کند پس معنی لفظی این (این صاحب آتش) باشد۔ کنایۂ لطیف نیست و تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ (اردو) دنیا۔ مونث ۔

اینان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است کہ جمع این باشد بہار و انند بذیل کلمۂ آین ذکر این کردہ مولف عرض کند کہ ما ہم صراحت این در بحث آین کردہ ایم جز این نیست کہ الف و نون جمع بر آین زیادہ کردہ اند مخصوص است برائے ذوی العقول مقابل آنان ۔ (اردو) یہہ لوگ۔ اسم اشارۂ قریب کی جمع۔ صاحب آصفیہ نے ئیے کا ذکر فرمایا ہے یہ کی جمع۔ لیکن محاورۂ حال میں (یئے) متروک ہے۔

این بارگاہ اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول بمثناۂ تحتانی رسیدہ و سکون نون و موحدۂ تحتانی بالف کشیدہ و را ے مہملۂ ساکن و کاف پارسی بالف کشیدہ و ہاے مدورۂ زدہ (۱) اشارہ بسوے فلک۔ صاحب انند فرماید کہ لغت فارسی است بمعنی (۲) این جہان و (۳) اشارت بسوے سینۂ زنان نیز بمعنی اول را

ترک کرده - صاحب موید ذکر این بہر سہ معنی کرده
مولف عرض کند کہ استعاره باشد بہر سہ
معنی کہ بارگاه بقول برہان خیمۂ پادشاہان
و سلاطین آمده پس اشاره اش بسوے
فلک و دنیا و پستان زنان نظر بر تشبیہ بلندی باشد
و بس سیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے -
(۲) دیکھو چاک (۳) عورتوں کی چھاتیاں
صاحب آصفیہ نے پستان کا ذکر فرمایا ہے -
فارسی - اسم مونث - چھاتی - چوچی - امیر نے
تشبیہات آسمان مین خیمہ کا ذکر فرمایا ہے
(ناسخ ؎) تیرے رہنے کو ای رفیع القدر شہ
خیمۂ آسمان بلند ہوا ؎

این بلغ | اصطلاح - بقول ہفت
کنایہ از دنیاست - صاحبان موید و
شمس ہم ذکر این کرده اند - **مولف**
عرض کند کہ استعاره باشد کہ وجودش مبنی
حقیقی موجود است و نظر بر نیرنگی دنیا تشبیہا
استعاره باشد (اردو) دیکھو چاک -

این بہ بیداری است یارب یا بخواب
مقولہ - صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی ساکت
مولف عرض کند کہ این مصرعے است
از بیت مشہور ملا حسین واعظ کاشفی (صاحب
انوار سہیلی) کہ صورت مقولہ گرفتہ ؎ اینکہ می بینم
بہ بیداریست یارب یا بخواب ؎ خویشتن را در
چنین نعمت پس از چندین عذاب ؎ فارسیان
این را بجائے استعمال کنند کہ خلاف توقع
چیزے بدست آید کہ حصول آن تعجب خیز
باشد (اردو) جب خلاف توقع کوئی
کامیابی ہوتی ہے تو فرط مسرت اور تعجب
کی حالت مین اہل دکن کہتے کہ "الہی خواب
تو نہین ہے "

این بیک انگشت او بستہ است | مقولہ

بقول وارستہ و بحر یعنی بہ کمتر توجہ او سرانجام
شود مولف عرض کند کہ مقصود ازین انگشت
کہ این کار والبتہ یک انگشت اوست یعنی بیک ایما و
اشارۂ انگشت او درست شود (اردو)
ولی مین کہتے ہین" یہ تیرے اشارہ کا محتاج
ہے" "تیرے ایک اشارہ پر کام نکلتا ہے"
اسی طرح " انگلی ہلے تو بلا ٹلے " " انگلی ہلے تو
بیڑا پار" " انگلی ہلے تو سب کچھ ہوجاتا ہے"

این پردہ | اصطلاح - بقول صاحب
موید (۱) کنایہ از آسمان و (۲) حجاب
نفس - صاحب ہفت بر معنی اول قانع - جناب
شمس فرماید کہ (۳) کنایہ از دنیا باشد و معنی
اول و دوم را ترک کردہ **مولف** عرض
کند کہ استعارہ باشد حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو
آسمان کے پہلے معنی (۲) پردۂ دل -
مذکر - جس سے وہ پردہ مراد ہے جو
پھیپڑے اور دل کے درمیان ہوتا ہے
امیر نے تشبیہات آسمان مین پردۂ نیلگون
کا ذکر فرمایا ہے -

این پردۂ دیرسال | اصطلاح - بقول موید
و ہفت (۱) سپہر و (۲) دہر را گویند
صاحب شمس ہمزبان موید **مولف** عرض
کند کہ کنایہ باشد - حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو آسمان
کے پہلے معنے (۲) زمانہ دیکھو اچاک

این پردۂ نیلگون | اصطلاح - بقول
صاحب ہفت بکسر ہمزہ و مثناۃ تحتانی رسیدہ
و نون زدہ پردۂ نیلگون معلوم - اشارہ
بفلک است - صاحب موید ہم ذکر این
کردہ **مولف** عرض کند کہ استعارہ باشد
و معنی لفظی این پردہ ایست کہ ہمرنگ نیل است
و از آنکہ پردۂ نیلگون بہ معنی حقیقی ہم موجود است
پس بہ تشبیہ نیلگونی فلک - فلک را استعارۃً

(این پردۂ نیلگون) توانیم گفت۔ حیف است که سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ دیکھو (این پردہ)

این پردۂ ہفت رنگ اصطلاح۔ بقول صاحب ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ (پردۂ ہفت رنگ) معلوم (۱) کنایہ از فلک است و (۲) زمانہ را نیز گویند۔ صاحب شمس گوید کہ بالکسر و بایا و کاف فارسی است و تبرک معنی اوّل ذکر معنی دوم کردہ فرماید کہ (۳) دنیا را نیز گویند۔ صاحب موید ہم ذکر این کردہ و بر معنی دوم و سوم قانع **مولف** عرض کند کہ بخیال ما استعارہ باشد و معنی لفظی این پردہ کہ ہفت رنگ دارد و وجودش بمعنی حقیقی مسلم۔ پس بہ معنی اوّل اشارہ بہ ہفت آسمان و بہ معنی دوم اشارہ بہ نیرنگی زمانہ باشد و معنی سوم ہمان معنی دوم کہ زمانہ و دنیا ہر دو یکی است

(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے (۲)(۳) دیکھو اچاک۔

این پشت گوز اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اوّل بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ و ضم بائے پارسی و سکون شین منقوطہ و کسر مثناۃ فوقانی و ضم کاف بواو رسیدہ و زائے ہوز زدہ کنایہ از فلک است۔ صاحبان موید و شمس ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ این استعارہ باشد بہ تشبیہی کہ فارسیان صورت ظاہری فلک را خمیدہ گیرند و معنی حقیقی این یعنی کسے کہ پشت او دوتا بحال خود است ازین است کہ ما این را کنایہ نہ گفتیم حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔

این پنج گنج (اصطلاح) بقول موید حواس خمسہ را گویند۔ صاحب ہفت فرماید کہ کنایہ است از حواس خمسہ **مولف** عرض کند

کہ پنج گنج معروف از گنج ہاے حقیقی کہ غیر موہوم است
ازینجاست کہ این استعارہ گرفتہ اند حیف است
کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) حواس خمسہ
کہہ سکتے ہیں - صاحب آصفیہ نے حواس کا
تو ذکر فرمایا ہے - شرح یہ ہے اسم مذکر - حاسہ
کی جمع - اندام مدرکہ - قوتیں - وہ قوت
جو حس کرتی ہے آپ ہی فرماتے ہیں حواس
اکثی ہیں دس ہیں پانچ ظاہری جیسے قوت
باصرہ - سامعہ - شامہ - لامسہ - ذائقہ
اور پانچ باطنی - جیسے حس مشترک - خیال
وہم - حافظہ - متصرفہ -

این پنج گنج یاد آوردہ (ف) اصطلاح
بقول مؤید حواس خمسہ را گویند - صاحب
ہفت گوید کہ اشارہ بحواس خمسہ است ناصر حق
این بر اصطلاح (این پنج گنج) کردہ ایم
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد -
وصفت آخرین زائد از ضرورت است
و دیگر کسے از محققین فرس ذکر این نکرد -
(اردو) دیکھو این پنج گنج -

این پیرزن (ف) اصطلاح - بقول مؤید دنیا
را گویند - صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ
بدنیاست **مؤلف** گوید کہ استعارہ باشد
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
(اردو) دیکھو اچاک -

اینت (ف) بقول برہان بکسر اول وسکون
ثانی و نون و فوقانی (۱) بمعنی اینت بفتح نون
یعنی ترا این چنانکہ گویند (اینت می رسد)
یعنی ترا این میرسد - صاحب سراج فرماید
کہ بیاے معروف و نون موقوف و فوقانی بمعنی
این تراست - صاحبان ناصری و انند
و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض
کند کہ متاخرین استعمال این کردہ اند
بفتح نون و بسکون آن ہر دو چنانکہ "اینت
کافی است" و حالا معاصرین عجم استعمال

نمی کنند و (این بتو) بر زبان شان است (اردو) یہ تمکو - جیسے یہ تمکو کافی ہے - (۲) اینت بقول برہان بمعنی زہی و بہ بہ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی خہ خہ و لفظ تحسین نیز می آید - خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی زہی و خہ خہ کہ کلمہ تحسین است **مولف** عرض کند کہ صاحب ہفت قلزم علیہ لفظ فرماید کہ بکسر اول و سکون یاے حطی و نون و مثناۃ فوقانی زدہ باشد پس جزین نیست کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم یا مفرس - ترکیب آین و تاے ضمیر مخاطب و آین بقول صاحب لغات ترکی بہ تفخیم کسرۂ ہمزہ و کسر یاے حطی و سکون نون بہ معنی روشن - آمدہ پس اینت بمعنی حقیقی روشنت - اشارہ باشد براے تحسین و آفرین - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - (اردو) زہی - بقول آصفیہ - فارسی - کلمہ تعجب و تحسین - واہ وا - کیا کہنا ہے - (۳) اینت بقول ناصری گاہی افادۂ معنی طعن و ملامت می کند (حکیم سنائی ؎) اندران میدان کہ خود را اندر انداز و جہود ؛ و ندران مجلس کہ بت را می بسوزد برہمن ؛ اینت بے ہمت شگرفے کو برون ناید زجان ؛ وانت بیدولت سوارے کو فرو ناید زتن ؛ (حکیم خاقانی ؎) جرم زشا گرد و لیس عتاب براستاد ؛ اینت براستاد ازکیا سے سپاہان ؛ (حکیم سنائی ؎) اینت بی ہمت کہ در بازار صدق و معرفت ؛ روے از عیسی بگردانید و سم خر گرفت ؛ (انوری ؎) نوحہ زارہمی کردم و بگفتم واے ؛ اینت بے سیمی و باسیم ہمی آید بار ؛ **مولف** گوید کہ بمقام تف و حیف استعمال این شدہ دیگر ہیچ (اردو) تف بقول آصفیہ - اردو - اسم مذکر - زوف - لعنت -

ملامت ۔ کلمۂ نفرین ۔ اور حیف بقول آصفیہ عربی اسم مذکر ۔ دریغ ۔ افسوس ۔ ہائے ۔

این تخم واین زمین مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند واز معنی ومحل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان اگر از خاندان بزرگ نا اہلے را ببینند گویند (پناہ بخدا این تخم واین زمین) ہمچنان اگر از خاندان اراذل نامورے پیدا شود گویند کہ (سبحان اللہ این تخم واین زمین) (اردو) دکن مین کہتے ہین " سبحان اللہ یہہ خاندان اور یہہ شیطان " یہ اس موقع پر کہا جاتا ہے جب کہ کسی شریف خاندان سے کوئی ظالم پیدا ہو ۔ اسیطرح کہتے ہین " خدا کی قدرت شیطانون مین فرشتہ پیدا ہوا " یہہ اس موقع پر کہتے ہین جب کہ ایک ہلکی قوم اور خاندان مین ایک نامور شخص پیدا ہو ۔

این ترک سلطان شکوہ اصطلاح ۔ بقول موید وشمس وانند وہفت اشارہ بآفتاب عالمتاب **مولف** گوید کہ سلطان شکوہ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی کسیکہ شان وشکوہش مثل ملوک وسلاطین باشد معنی لفظی این ترکے کہ شکوہ سلطان دارد وکنایہ باشد از آفتاب کہ مجرد وجود ش عالمی را روشن کند ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے

این تنگ نشیمن نہنگ اصطلاح بقول صاحب شمس بالکسر وباہردو کاف فارسی (۱) فلک را گویند وفرماید کہ بقول البعض (۲) معنی دنیا ست **مولف** عرض کند کہ نشیمن بقول برہان کہ بر لفظ نشیم نوشتہ جا ومقام نشستن است مطلقاً وآشیانۂ مرغ نیز ونہنگ بقولش بروزن پلنگ جانوریست آبی بصورت سوسمار کطول بدنش تا شصت

گز و پہ و شد ۔ معنی لفظی این نہنگے کہ نشیمن او
تنگ باشد و عادتاً نہنگ را کہ جانوری است
طویل نشیمن بزرگ باید پس فارسیان دنیا
را کنایۃً این نام نہادہ اند کہ من وجہ موافق
بہ قیاس است و برائے فلک درست نیست
ماتے حال طالب سند استعمال باشیم کہ
مجرّد بیان صاحب شمس کنایہ را روشن
نمیکند (اردو) دیکھو ! چاک ۔

اینجا | معنی این مقام و این منزل مرکب ۱۲۹۲۸
از کلمۂ این و لفظ جا ۔ بہ معنی در اینجا مستعمل
و مقابل آنجا باشد کہ در محدود گذشت
چنانکہ انوری فرماید ؎ چون نہم سر در زمین
اینجا چنان دانم کہ پاے ٭ از رہ رفعت
بر اوج آسمان آوردہ ام ٭ (اردو)
یہاں ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ تابع فعل
اینجا ۔ اس جگہ ۔ ادہر ۔ اس مقام پر ۔

اینجا حسب نگنجد و اینجا نسب نہ باشد
مقولہ ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی
ساکت و صاحب محبوب الامثال در آخر این
بجاے (نباشد) (نمانند) نوشتہ مولف
عرض کند کہ مقصود ازین آنست کہ در دنیا
حسب و نسب بکار نمی آید بلکہ ہنر ذاتی ۔
(اردو) بقول صاحب محبوب الامثال (ع)
آدمی وہ ہے کہ جس نے یاں ہنر پیدا کیا
دکن مین کہتے ہین ؎ نسب سے کسب بہلا ؎

اینجا مقام دم زدن جبرئیل نیست
مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال
فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی
ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان چون
رفعت شان حکم پادشاہ بیان کنند کہ دیگر کسی
یکسر مو بر خلاف آن نمی توان کرد این مثل را
زنند اگرچہ معنی حقیقی این متعلق بہ شان
کبریائی است ولیکن بہ بیان جبروت حکمرانان

صورت مثل گرفتہ (اردو) یہان کسیکو دم مارنے کی مجال نہین ؛ دکن مین یہ اس مقام پر کہا جاتا ہے جبکہ فرمان شاہی کی تعمیل ہوئی ہو۔ صاحب آصفیہ نے (دم مارنیکی بات نہین) کا ذکر کیا ہے۔ یعنی خاموشی وصبر اختیار کرنے کی جاے ہے۔

اینجا موش بعصا راہ می رود مقولہ

صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت مولف عرض کند کہ فارسیان چون دشواری امرے ونزاکت مقامی بیان کنند این مصرع را آرند مقصود آنکہ دشواری این مقام بغایتی است کہ اگر موش ہم درین راہ درآید بدون عصا راہ رفتن نمی تواند پس کار باحتیاط وحزم کردن لازم است۔ وقدم درین کار باحتیاط نہادن اولی (اردو) بڑے بڑے لوگ یہان پہونک پہونک کر قدم رکہتے ہین ؛ دکن مین یہ مقولہ اُس مقام پہ استعمال کیا جاتا ہے جہان ہر قسم کے اندیشے ہون اور احتیاط سے کام کرنیکی ضرورت ہو۔ صاحب آصفیہ نے (پہونک پہونک کر پاون رکہنا) (پہونک پہونک کر قدم رکہنا) کا ذکر فرمایا ہے بہ معنی کمال احتیاط سے چلنا۔

این جامہ را بر قامت فلانی بریدہ اند

مثل۔ بقول بہار یعنی لیاقت این کار ہمین او دارد وبس چنانکہ درین بیت مجرد سہ

ہر کس کہ لاف گوشہ نشینی زند خطاست ؛ این جامہ را بقامت عنقا بریدہ اند ؛ (سلیم سہ) لباس فقر براندازۂ من است سلیم ؛ کہ جامہ الیست کہ بر قدّ من بریدہ خدا ؛

صاحب انند ہمزبان بہار۔ صاحب بحر این را (این جامہ برابر قامت فلانے بریدہ اند) آوردہ و در معنی متفق با بہار

(اردو) وہی اس کام کے لیے پیدا ہوئے ہین ۔ بس یہا نہین کا کام ہے ۔ وہ اسی کام کیلئے پیدا ہوے ہین ۔ اون سے بہتر کوئی یہہ کام نہین کرسکتا ۔ یہ انہین کا حصہ ہے ۔

این جبۂ ہزار میخ اصطلاح ۔ بقول صاحب شمس کہ بذیل (این حصن ہزار میخ) آوردہ بمعنی فلک است وبعضی گویند کہ جبۂ درویشان باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این تعلق با فلک ندارد و خرقۂ درویشان را توان گفت کہ با پارہ ہا سے رنگا رنگ می دوزند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و کنایۂ لطیف ہم نیست (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے اور بقول بعض گدڑی ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مونث ۔ دلق ۔ خرقہ ۔ فقیرون کا جبہ جس مین بہت سے پیوند رنگ برنگ کے لگے ہوے ہوتے ہین ۔ ژندہ ۔ بادامہ ۔ پیوند لگا ہوا پرانا جامہ ۔ گودڑی ۔ گودڑ کا لباس (آتش ؔ) ولعل لب ہے میرے شہنشاہ حسن کا ؎ سودے مین جس کے بکتی ہے گدڑی فقیر کی ؎

اینجو بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر وضم جیم تازی وسکون واو لغت فارسی است وآن نام پادشاہ خوارزم است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ انجو بقول صاحب کنز بکسر الف وسکون نون وضم جیم عربی تبرکی زبان بمعنی لولو وجواہر آمدہ زیادت تحتانی باظہار کسرہ باشد وصاحب کنز ذکر این ہم کردہ (اردو) اینجو فارسی مین ایک پادشاہ کا نام جو خوارزم کا والی تھا ۔

اینجیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر لغت فارسی است بمعنی (۱) ریزہ ریزہ

کردن نان را و (۲) تباہ و ضائع نمودن کرم چیزی را و (۳) برانگیختن و (۴) پریشان نمودن ۔ دیگر کسے از محققین معاصر ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ انجیدن بمعنی ریزہ ریزہ کردن و بیرون کشیدن بجاے خودش گذشت و دیگر معانی بالا بر سبیل مجاز باشد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان یاے تحتانی بعد الف زیادہ کردہ اند ہمچو آستادن و ایستادن (اردو) (۱) روٹی چورنا ۔ صاحب آصفیہ نے چورنا کے ذیل میں اس کا ذکر فرمایا ہے (۲) کیڑون کا کسی چیز کو ضائع کرنا اور ریزہ ریزہ کرنا تباہ کرنا (۳) برانگیختہ کرنا ۔ ابھارنا ۔ (۴) پریشان کرنا ۔

این چاہ بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و سکون نون و جیم فارسی بالف کشیدہ و ہاے مدورہ زدہ اشارہ بدنیاست ۔ صاحب شمس ہم بذیل (این دائرہ) ذکر این کردہ مولف عرض کند استعارہ باشد کہ دنیا ہم ہمچون چاہے محل خطر است (اردو) دیکھو اچاک ۔

این چاہ و این ریسمان مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت مولف گوید کہ چون کسے لاف امرے زند فارسیان این مثل را زنند و گویند بسم اللہ کارے کن و آنچہ لافش میزنی شیوتش دہ مرادف (ہمین گو و ہمین میدان) کہ بجایش می آید یعنی ہرگاہ چاہ و ریسمان ہر دو موجود است اکنون کار باختیار تست کہ آب برداری و ثابت کنی کہ اہل آن باشی (اردو) جو کہتے ہو کر دکھلاو ۔ دکن مین مستعمل ہے صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے ''ہمین گوے ہمین میدان '' ترت اہی امتحان ''

اینچنین | بمعنی ہمچو این - مثل این نظوری
آید ... شد کار من ز ... تو مشتغل اینچنین شد
پاسے کہ ... فرو در گل اینچنین شد - این لفظ
مرکب است از (این) و (چنین) گذشت چنین با
... باشد چنانکہ ذکرش ہمچو ... پیش
می آید مقابل آنچنان - صاحب تحقیق القواعد
فرماید کہ جائیکہ لفظ آن و چنان یا این چنین
بہم آید در انجا باید کہ لفظ لاحق را بمعنی مانند
گیریم یا لفظ سابق را زاید شماریم (اردو) ایسا
بقول آصفیہ. صفت - مانند اس قسم کا -
اس طرح کا -

اینچنین سان | (اصطلاح) بقول بہار
بمعنی اینگونہ (میر معزی ؎) بود دستور
و مشیر پدرت خواجہ نظام شد فخر ملک است
کنون پیش تو دستور و مشیر شد اینچنین سان
کہ وزیر است پسر پیش پسر شد ہمبران سان
کہ پدر پیش پدر بود وزیر شد **مولف**
گوید کہ از (اینچنین سان) معنی (مثل این زمان
و چنانکہ درین عہد) پیدا می شود (اردو)
جیسا کہ اسوقت جیسا کہ اس زمانہ میں -

این حصن ہزار میخ | (اصطلاح)
بقول صاحب ہفت و شمس - فلک را گویند
صاحب موید بحوالہ قنیہ فرماید کہ اشارہ
بسوے فلک باشد و بعضی گویند کہ اشارہ
بسوے شب (انتہی) **مولف** عرض کند
کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
و این کنایہ باشد و مراد از ہزار میخ ستارگان
(اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے - امیر
تشبیہات آسمان میں حصار - حصار فیروزہ
حصار کبود - حصار معلق کا ذکر کیا ہے -

این خاک تاریک | (اصطلاح)
بقول ہفت و شمس (۱) اشارہ بسوے
زمین و (۲) قالب بشر - صاحب موید
بمعنی دوم قانع **مولف** عرض کند کہ طا...

سند باشیم وبخیال ما کنایہ باشد ومناسب
تر است کہ دنیا را گوییم (اردو) (۱) زمین
مونث ۔ (۲) انسان کا قالب ۔ انسان کا
بدن ۔ جسم ۔ مذکر ۔

این خاک تیرہ (اصطلاح) بقول
موید وشمس وہفت وانند اشارہ بسوے
قالب بشر است **مولف** عرض کند کہ
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
کنایہ باشد ومرادف معنی دوم اصطلاح
گذشتہ (اردو) دیکھو این خاک تاریک
کے دوسرے معنے ۔

این خاکدان (اصطلاح) بقول
بہار وانند کنایہ از دنیا میرزا صائب
(ع) بیک ہوا نبود چون کمان دو خانہ
او ۔ خوشا کسے کہ ازین خاکدان چو تیر گذشت
مولف عرض کند کہ بخیال ما استعارہ
باشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

این خاک گون (اصطلاح) بقول
ہفت بکسر ہمزہ وبشناہ تحتانی رسیدہ ولون زدہ
وخاک گون معلوم ۔ کنایہ از فلک است ودیگر
کسے از اہل لغت ذکر این نکرد ۔ **مولف**
عرض کند کہ معنی حقیقی این چیزے کہ رنگ
خاکی دارد وبہ معنی اصطلاحی استعارہ
باشد ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
(اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔

این خانہ تمام آفتاب است مثل ۔
صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی
واحسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان
معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان
این مثل را در مدح خانوادہ زنند کہ ہر
فرد آن لائق وفائق باشد یا حسین وخوب
وغیر ذالک وگاہے بطور ہجو ملیح ہم ۔ بحق
زشت روئی وحمق وغیرہ کہ در جمیع افراد
یافتہ شود (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں

مستعمل ہے جناب امیر مینائی مغفور نے اسکو امیر اللغات مین لکہا ہے۔ یعنی گہر کا ہر شخص لائق و فائق اور قابل تعریف ہے کبہی واقعی تعریف اور کبہی ہجو ملیح کے طور پر کہتے ہین۔

این خشن ہزار میخ (اصطلاح) بقول ہفت بکسر اوّل وسکون مثناۃ تحتانی و نون زدہ و فتح خاے منقوطہ و شین قرشت و نون زدہ بمعنی آسمان است۔ صاحب موید بذیل (این حصن ہزار میخ) بحوالۂ ادات ذکر این ہم کردہ فرماید کہ مرادف اوست ونیز فرماید کہ بدانکہ اطلاق لفظ خشن بر سپہر در کلام خاقانی نیز آمدہ و چنانکہ (ﺳ) تیر باران سحر دارم سپر چون نفگند ٭ این کہن گرگ خشن بارانی از غوغاے من ٭ یعنی فلک زیرا کہ آن درشت است و ہزار میخ کنایہ از ستارگان است ونیز ہزار میخ نوعے از اسلحہ کہ ہیچو سیاہ پشیو دو مانند ولق د خرقۂ درویشان و می تواند بود کہ لفظ خشن از خطاے کاتب باشد (انتہی کلامہ) مولف عرض کند کہ در کلام خاقانی اطلاق لفظ خشن بر سپہر نیست بلکہ (گرگ کہن خشن بارانی) فلک را گفتہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکہو آسمان کے پہلے معنے۔

این خم آہن گون (اصطلاح) بقول موید کنایہ از آسمان است ودیگر کسے ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ موافق قیاس باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکہو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین خم اور خم لاجورد کا ذکر کیا ہے (ناسخ ﺳ) میکشو روز ازل سے ہین وہ صاحب ظرف ہون ٭ جس کے اک پیمانہ سے خالی خم گردون ہوا ٭

این خیلگی کار نیست مقولہ۔ بقول وارستہ وبہار و بحر و آنند یعنی عظیم کار نیست

وشکل امرے (خان خانص ۵) ہر کسے
با بیقراران بر نمی آید بزور پشستن مانیلگی کار ستہ
سیا بیم ما ؎ (اردو) یہ بہت مشکل کام ہے۔

این دامگاہ (اصطلاح) بقول مؤید
و ہفت کنایہ از دنیا باشد۔ صاحب شمس بذیل
(این کارگاہ) ذکر این کردہ مولف عرض
کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
(اردو) دیکھو اچاک۔

این دائرہ (اصطلاح) بقول شمس
کنایہ باشد از دنیا دیگر کسے از اہل لغت ذکر
این نکرد۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
وبخیال ما استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو)
دیکھو اچاک۔

این دائرۂ دیرپاے (اصطلاح)
بقول مؤید (۱) دہر۔ و این را دیرپاے
گفتہ است بہ نسبت موجودات دیگر کہ درست
از حیوانات و نباتات و بحوالۂ شرح مخزن

فرماید کہ این دائرہ (۲) اشارت بفلک است
بہ سبب طول مدت و خلقت آدمی۔ گویند
از آفرینش آسمان و زمین بر قول حکما و
اصحاب زیج و صاحب کفایہ یک لک ہشتاد و
ہزار چہار صد و نود و شش سال است
و بر قول حکماے ہندی ہشت لک و نود و
ہزار و چہار صد و نود و پنج سال است و ہر
فلک تا قیامت خواہد بود و بدین سبب دیرپای
گفت و بحوالۂ تنزیل آوردہ کہ بعض میگویند کہ
آنچہ فرود فلک قمر است عالم کون و فساد است
و آنچہ بالاے فلک قمر است عالم بقا و ثبات
و بعد چہل و نہ ہزار سال قیامت عظمی میشود
و در قیامت عظمی زمین بیکبارہ در زیر آب فرو رود
و آب محیط خاک گردد و بعد از مدتے آن
نیمہ دیگر کہ در آب بود پیدا آید (تم کلام التنزیل)
و بنقل این فرماید کہ ازین لازم نمی آید کہ
آسمان جاوید خواہد ماند میتواند کہ بعد از

چیند گاہ یک قیامت این چنین آید کہ آسمان ہم نماند چنانچہ از قرآن ہم معلوم میشود واذا السماء انفطرت و اذا السماء انشقت و مانند آن در قرآن بسیار است و روز قیامت را ندانند مگر خدائے تعالی (انتہی) صاحبان اند وصفت ہمزبان موید۔ صاحب شمس بر معنی اول قانع **مولف** عرض کند کہ دیر با صفت دائرہ باشد وعیبے ندارد اگر از فلک و دنیا کنایہ گیریم۔ (اردو) (۱) دیکھو چاک ۔ (۲) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان میں دائرۂ مینا کا ذکر کیا ہے۔

این دختر (اصطلاح) بقول شمس سہ ستارہ کہ متصل یکپایۂ بنات النعش اند و دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مولف** عرض کند کہ بخیال ما غلطی کاتب مطبع باشد کہ (این سہ دختر) را کہ می آید (این دختر) نوشت و دیگر ہیچ (اردو) دیکھو این سہ دختر۔

این دژ روئین (اصطلاح) بقول موید و ہفت کنایہ باشد از فلک **مولف** عرض کند کہ دژ بکسر اول و سکون ثانی بقول برہان قلعہ و حصار را گویند و روئین بقولش با ثانی مجہول و یائے حطی بروزن روزین ہر چیزے را گویند کہ از فلزات ساختہ باشند (انتہی) یعنی بزیادت تحتانی و نون نسبت در آخر روے کہ یکے از فلزات است ازیں یا قلعی گداختہ روئین شد یعنی منسوب بہ یکی از فلزات مذکورہ پس (این دژ روئین) یعنی این قلعہ مسی یا این قلعۂ قلعی گداختہ باشد و چون فلک مشابہ قلعہ ایست و ہمرنگ قلعی گداختہ بنابر علیہ فارسیان فلک را (این دژ روئین) گفتند بر سبیل کنایہ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔

این دست را مباد آن دست احتیاج

مقوله - صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از بیان معنی و محلّ استعمال سکوت ورزیده **مولّف** عرض کند که چون فارسیان کسے را در عالم احتیاج بینند به مذمت احتیاج این مقوله را استعمال کنند و این دعائے است که خداوند کریم کسے را محتاج نکند (اردو) دکن مین کہتی ہین " خدا کسیکو محتاج نکرے "

این دعا از من و از جمله جهان آمین باد

مقوله - صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت **مولّف** عرض کند که فارسیان چون برائے ممدوحے دعا کنند به ختم دعا این مقوله را استعمال کنند (اردو) جب کسی کے حق مین کوئی دعا دیتا ہے تو ختم دعا پر حاضرین مجلس سے کہتا ہے که آمین کہو (حزین ع) مین دعا مانگون تم کہو آمین "

این دغل دوستان که می بینی مگسانند گرد شیرینی -

مقوله - صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از بیان معنی و محلّ استعمال ساکت **مولّف** عرض کند که فارسیان این مقوله را در مذمت دوستان دغاباز و نا راست میزنند که اعتماد بر ایشان نباید کرد (اردو) دکن مین کہتے ہین " دسترخوان کے بلاؤن سے بچو " یعنی اون دوستون سے پرہیز کرو جو خود غرض اور جھوٹے ہین - نیز کہتے ہین " خود غرض دوستون کو منه نه لگاؤ "

این دو خواہر (اصطلاح) بقول موئید اشاره بسوے دو ستاره است که عرب آن را اختا سہیل گویند - صاحب ہفت قلزم ذکر این کرده و صاحب شمس ایضًا بدا نذیل

این دو دختر آورده که می آید **مولف**
عرض کند که حیف است که سند استعمال این
پیش نه شد۔ بخیال ما این استعاره باشد
(اردو) این دو خواہر فارسی ہیں اُن
دو ستارونکو کہتے ہیں جن کو عربی ہیں اختا سہیل
کہتے ہیں۔

این دو دختر (اصطلاح) بقول
شمس دو ستاره که عرب آن را اختا سہیل
گویند مرادف این دو خواہر که گذشت
دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد (اردو)
دیکھو این دو خواہر۔

این دو رنگ (اصطلاح) بقول
شمس و موئید بالکسر و با کاف فارسی یعنی
روزگار ابلق۔ صاحب ہفت گوید اشاره
به روزگار است که روز و شب باشد
مولف عرض کند که از لیل و نہار زمانه
دو رنگی او پیدا است پس کنایه باشد از
دنیا (اردو) دنیا۔ مونث۔ زمانه۔ مذکر۔

این دو زنگی و رومی (اصطلاح)
بقول شمس (۱) کنایه از روز و شب و (۲)
پیری و جوانی و (۳) نیک و بد را نیز گویند۔ صاحبان
موئید و ہفت بر معنی اول و دوم قانع **مولف**
عرض کند که حیف است که سند استعمال
پیش نه شد و بخیال ما استعاره باشد تشبیه
سیاه و سپید که زنگی سیاه رنگ است و رومی
سپید رنگ۔ مثل روز و شب و (پیری و
جوانی باعتبار موے) مجرد بیان صاحب
شمس نسبت معنی سوم اعتبار را نشاید۔
(اردو) (۱) رات دن۔ لیل و نہار۔
مذکر۔ (۲) جوانی بڑھاپا (۳) نیک و بد۔ مذکر۔

این دو سه چنبر (اصطلاح) بقول
ہفت بکسر اول و سکون مثناۃ تحتانی و نون
و ضم دال مہمله به واو رسیده و کسر سین مہمله
و ہاے مدورہ زده و فتح جیم پارسی و سکون

نون وفتح موحدہ و تحتانی و راے مہملہ زدہ
کنایہ از افلاک است ۔ صاحب موید فرماید
کہ افلاک را گویند **مولف** عرض کند چنبر بقول
برہان محیط دائرہ را گویند مطلقاً اعم از چنبر
دف و چنبر گردن و افلاک وغیرہ و بہ معنی
حلقہ ہم آمدہ است پس این دوسہ چنبر بمعنی
این دوسہ حلقہ باشد و کنایہ باشد از افلاک
زیرا کہ آنہم بصورت حلقہ و محیط بر زمین است
لفظ دوسہ براے تعداد نیست بلکہ براے
اندازۂ قلت است بہ معنی چند حیف است کہ
سند استعمال بیش نہ شد (اردو) دیکھو افلاک

(الف) **این دوسہ ویرانہ** (اصطلاح)
بقول شمس (۱) اقالیم سبعہ و (۲) حواس
خمسہ را نیز گویند دیگر کسے از اہل تحقیق فارسی
ذکر این نکرد بلکہ صاحبان موید و ہفت....
(ب) **این دوسہ ویرانہ دہ** را بہ معنی
اول ذکر کردہ اند حیف است کہ سند استعمال

پیش نہ شد ۔ نسبت معنی دوم مجرد بیان
صاحب شمس اعتبار را نشاید و جز این نیست
کہ این را استعارہ گیریم و مراد از (دوسہ)
بیان قلت است بہ معنی چند ۔ (اردو)
(الف و ب) (۱) ہفت اقلیم ۔ بقول آصفیہ
اسم مونث ۔ سات ولایت ۔ کل دنیا ۔
دنیا کی وہ تقسیم جو حکماے سابق نے سات
مشہور سیاروں یا اون خطوط سے کی ہے
جن سے ربع مسکون کا عرض معلوم کیا جاتا
ہے اور زمین کے سات حصہ کر دئے ہیں
مگر اب زمین کل پانچ بر اعظموں پر تقسیم
کی گئی ہے) (۲) دیکھو اینج گنج ۔

این دو کلمہ دار (اصطلاح) بقول
انند و موید و ہفت بہ کاف تازی لغت
فارسی است کنایہ از مہر و ماہ باشد
صاحب شمس این را (این دو کلمہ دار)
نوشتہ و غلطی کتابتش بیش نیست کہ کلمہ را

بزیادت میم کلمه نوشت مولف گوید که کله دار
مخفف کلاه دار هست و کلاه دار بمعنی صاحب
تاج یعنی بادشاه پس این کنایه خلاف قیاس نیست
ولیکن حیف است که سند استعمال پیش نه شد
(اردو) آفتاب - مذکر - دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنے - چاند - مذکر -

این دو مریخ ذنب فعل و زحل سیما

(اصطلاح) بقول مؤید بحواله قنیه اشاره
بسوئے دو حلقه زاولانه است دیگرے از
اہل لغت ذکر این نکرد مولف گوید که زاولانه
بقول برہان بند آہنی است که بر پاے ستوران
و گریز پایان گذارند (الخ) پس بدینوجه که
بند آہنی جفت باشد و آن را بر دو پاے
انسان می گذارند فارسیان آنرا دو مریخ
نام نہادند و (ذنب فعل) و (زحل سیما) صفت
در نحوست (اردو) بیڑیان - صاحب آصفیه
نے بیڑی کا ذکر کیا ہے - ہندی - اسم مونث

جولان - زنجیر پا - سلاسل - وہ لوہے کی
زنجیر جو مجرمون کے پاؤن مین ڈالتے ہین -

این دو منزل (اصطلاح) بقول مؤید
شمس و ہفت اشاره بدنیا و عقبی مولف
عرض کند که کنایه ایست مرادف دو جہان
بخیال ما عالم عدم و وجود را این نام مناسب
تر بود زیرا که منزل - مقام سکونت دائمی نباشد
و عقبی را منزل گفتن قابل غور - حیف است
که سند استعمال پیش نه شد (اردو) دنیا و
آخرت - مونث -

این ده دیوان (اصطلاح) بقول
مؤید و ہفت اشاره بدنیا مولف عرض
کند که اگر ده را بالفتح گیریم از قبیل ده روزه
باشد که دنیاے ده روزه و گویند یعنی کم مدت
و غیر بقا - یعنی مقامی که چند تا دیوان دارد
و بس و اگر بالکسر خوانیم قلب اضافت باشد
بمعنی این دیوان دِه - و مقصود از تحقیر و

کنایہ از دنیا ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک ۔

این دہ ویران (اصطلاح) بقول مؤید وہفت بکسر دال مہملہ اشارہ بدنیا مؤلف عرض کند کہ دنیا را کہ آبادیش غیر مستقل است و فانی تحقیراً دہ ویران نام کردند و این استعا۔ باشد و مرکب توصیفی حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک

این دہ ویرانہ (اصطلاح) بقول مؤید وہفت (۱) اشارہ بدنیا و (۲) قالب انسان را نیز گویند ۔ صاحب شمس ہم بذیل این دائرہ ذکر این کردہ و در بیان معنی متفق با مؤید مؤلف گوید کہ وجہ تخصیص یا ہیچ معلوم نہ شد اہل تحقیق مجرد (دہ ویران) را بمعنی دنیا و قالب انسان آوردہ اند کہ بجایش می آید ۔ باتے حالی مرکب اضافی است بمعنی دہے کہ از ویرانہ باشد یا مرکب توصیفی بمعنی دہے کہ منسوب بہ ویران است یعنی مراد (دہ ویران) مقصود از تحقیر وبہر دو صورت کنایہ باشد برائے دنیا و قالب انسان ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) دیکھو اچاک (۲) آدمی کا بدن ۔ آدمی کا جسم ۔ مذکر ۔

این را بکسے گو کہ ترا نشناسد مقولہ ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن و محبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسے زنند کہ بہ لاف و گزاف حرف زند در مجلسے کہ مجلسیان از عادت او خبر دارند (اردو) یہ داؤ پیچ اُن سے کرو جو تمہیں نہیں جانتے ۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے ۔

این را نیامدہ ام (مقولہ) بہار گوید یعنی این را ے من نسبت مثلاً چند نفر

باہم نشستہ باشند وہمہ بگویند کہ امروز بیائی
نی رویم و یکے ازان بیاید و بگوید کہ این را
نیامدہ ام و فرماید کہ از اہل زبان تحقیق
پیوستہ - صاحب انند ہمزبان بہار مولف
عرض کند کہ مرادف (ازبراے این نیامدہ ام
مقصود از انکار و اظہار اختلاف باشد
معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو)
مین اسلیئے نہین آیا ہون - یعنی مین وہ کام
نہ کرونگا جو آپ کرنا چاہتے ہین -

این روزگار رفتگان (استعمال)
بقول شمس کنایہ از بے دولتان دیگر کسے
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مولف
گوید کہ روزگار بمعنی زمانہ و نیز بمعنی شغل و
نوکری بجاے خودش می آید - پس جا دارد
کہ روزگار رفتگان مفلسان را گوئیم - معاصرین
عجم بر زبان ندارند و سند استعمال پیش نہ شد
ودر اکثر لغات بے تحقیق صاحب شمس اظہر من الشمس
بیچارہ ندانست کہ ضرورت اسم اشارہ با
این نبود کہ بدون آن ہم معنی لفظی پیدا می شد
وجز این نیست کہ ایجاد بندہ باشد باتمہید
کنایہ (اردو) یہ بے روزگار لوگ -

این روم و حبش (اصطلاح) بقول
شمس وہفت بمعنی (۱) روز و شب و (۲) سپید
و سیاہ و (۳) روے و موے - صاحب
موید بحوالہ قنیہ ذکر این کردہ و بر معنی اول قانع
مولف گوید کہ جا دارد کہ بمعنی اول و دوم
این را مرادف (این دوزنگی و رومی)
گیریم کہ بجایش گذشت و براے معنی سوم مشتاق
سند باشیم (اردو) (۱) دن رات (۲)
سپید و سیاہ (۳) چہرہ اور بال -

این زال ابرو (اصطلاح) بقول
موید وہفت کہ بحوالہ قنیہ آوردہ و اشارہ است
بسوے آسمان مولف گوید کہ کنایہ باشد
کہ ابروے سپید از ہلال و ازو زال درینجا

مجازاً بمعنی سپید۔ باید کہ بدون اضافت خوانیم (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔

این زال رعنا اصطلاح۔ بقول مؤید اشارت بسوے دنیاست **مؤلف** گوید کہ کنایہ باشد دیگر ہیچ نظر بر کہن سالی دنیا آنرا بزال تشبیہ دادند و بدین وجہ کہ رعنائی او مسلّم است بنظرِ دنیاداران کہ زیبا و خوشنما است (زال رعنا) گفتند (اردو) دیکھو اچاک۔

این زال عقیم اصطلاح۔ بقول مؤید دنیا را گویند صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را آوردہ فرماید کہ بزاے ہوّز لغت فارسی است و کنایہ باشد از دنیا صاحبان شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** گوید کہ زال بمعنی پیرزن است و عقیم بمعنی نازائیدہ دنیاداری کہ این زال را میگیرد نتیجۂ او بے حاصلی است کہ بارور نمی شود از اینجاست کہ فارسیان بر سبیل کنایہ دنیا را بدین اسم مرکب موسوم کردند (اردو) دیکھو اچاک۔

این زال مستحاضہ اصطلاح۔ بقول مؤید و انند و ہفت دنیا را گویند **مؤلف** عرض کند کہ زال بمعنی پیرزن مستحاضہ بقول صاحب منتہی الارب زنے کہ خون آید اورا از رگ عاذل نہ از حیض و بقول صاحب غیاث بالضم زنیکہ اورا زیادہ از ایام حیض خون آید انتہیٰ و ظاہر کہ زن مستحاضہ ناپاک باشد بسبب کثرت سیلان خون پس فارسیان بر سبیل کنایہ دنیا را بدین نام موسوم کردند (اردو) دیکھو اچاک۔

این زمان استعمال۔ بمعنی این وقت و این ساعت و ترجمۂ الحال و مقابل آنزمان و مرادف اکنون کہ بجایش گذشت (عرفی ؎) فتاد چشم تو بیمار و ترک عشوہ گرفت کہ زپشت پاے برآرد سر این زمان نرگس کہ

(اردو) دیکھو اکنون۔

این زن اصطلاح۔ بقول مؤید دنیا را گویند دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد حیف است کہ سندے پیش نشد وجز این نیست کہ استعارہ باشد (اردو) دیکھو اچاک۔

این زور اصطلاح۔ بقول شمس اشارہ بہ دنیا ست مؤلف گوید کہ زور بہ زائے ہوز مضموم بقول منتخب بالضم بمعنی دروغ وچون دنیا ہم ناراست است بر سبیل کنایہ بدین نام موسم کردند بدون سند استعمال مجرد بیان صاحب شمس از اعتبار ساقط۔ (اردو) دیکھو اچاک۔

این سادہ دشت اصطلاح۔ صاحب ہفت فرماید کہ عالم ناسوت را نامند زیرا کہ درین عالم ہیچ نیست ہرچہ ہست دران عالم است وبقول بعض گوید کہ آسمانِ دنیا را نامند کہ درین ہیچ ستارہ نیست وستارگان ہمہ در فلک البروج اند وآن فلک ہشتم باشد دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد وبس۔ قلب: فضا ئیست (اردو) عالم ناسوت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دنیاے فانی۔ عالم اجسام اور بقول بعض پہلا آسمان جس پر قمر ہے۔

این سبز طاؤس اصطلاح۔ بقول مؤید فلک را گویند صاحب ہفت ہمزبانش مؤلف گوید کہ استعارہ باشد وبس۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین طاؤس آبگون۔ طوطی طاؤس پر۔ کا ذکر کیا ہے۔

این سبز طشت اصطلاح۔ بقول مؤید اشارت بسوی فلک است صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ کنایہ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔

آسیر نے تشبیہات آسمان میں طشت کبود کا ذکر فرمایا ہے۔

این سبو گر نشکند دہر و زنہر داب شکند مثل - صاحبان خزینۃ الامثال واشال فارسی ومحبوب الامثال ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چون فارسیان بہ بینند کہ معنی در اخفاے رازے وچیزے می کنند کہ بد باشد این مثل را زنند وبجائی کہ اسباب خرابی را جمع بینند ہم این را استعمال کنند۔ (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی" "کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبیگی"۔

این ستم کدہ اصطلاح - بقول بہار ود انند اشارہ بدنیا (میرزا صائب ۵)
جنون دوری من بیش میشود از سنگ ؍ درین ستمکدہ حاصل فلاخن است مرا؛ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد کہ دنیا جاے ستم است (اردو) دیکھو اچاک۔

این سرش وآن سرش استعمال - بہار گوید کہ در اصطلاح کشتی گیران است کہ کسے سوار حریف غالب را گوید (این سرش کن وآن سرش کن) یعنی این طرف وآن طرف بگردان تا از پا درآید وفرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ وارستہ وصاحبان بحر وانند ہم ذکر این بتابعت بہار کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این سر وآن سر بمعنی این سو وآن سو باشد دیگر ہیچ ومخصوص باکشتی گیران نباشد بہر جا وموقع مناسب استعمال این می شود وضرورت نداشت کہ این را باشین ضمیر بیان کنیم۔ (اردو) ادہر اور اودہر۔

این سر وآن سر استعمال - بقول بحر وبہار ووارستہ وانند یعنی ازین سر تا آن سر۔

(میر نجات ۵) خوش بود گوشهٔ زندان بمن
زندانی را ٭ این سر و آن سر گلزار بگل ارزانی را
(اردو) اس سرے سے اوس سرے تک

این سگ نشیمن نهنگ اصطلاح
بقول مؤید کنایه باشد از فلک دیگر کسے
از اہل لغت ذکر این نکرد مؤلف گوید که
حیف است که سند استعمال پیش نشد و
بخیال ما قلب اضافت (این نهنگ سگ
نشیمن) باشد و کنایه از فلک که بظاهر
ہمچو سگے است بی خطر و فی الحقیقت نهنگ
خطرناک و (سگ نشیمن) اسم فاعل ترکیبی
است (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی

این سواد اصطلاح - بقول مؤید بمعنی
این جہان مؤلف گوید که صاحب شمس
(این سوار) برای قرشت بہمین معنی
آورده است تحریف کاتبین پیش نباشد
که سواد بالفتح لغت عربیست بقول منتخب بمعنی
ده ہای شہر و بقول صاحب غیاث حوالی شہر
و نواحی آن پس جز این نیست که این استعاره
باشد (اردو) جہان - بقول آصفیہ
ہندی - اسم مذکر - دنیا - عالم - پرتھی -
سنسار - جگت - گیتی - مؤلف عرض
کرتا ہے کہ یہ فارسی زبان کا لفظ ہے -
جو اردو میں مستعمل ہوا ہے -

اینسه بقول برہان بکسر اول و سکون ثانی و فتح ثالث و سین بے نقطہ ہر چیز بستہ را
گویند که بدشواری وا شود و دیر حل گردد و فرماید که ظاہر این لغت با انیسه که بانون و
یای حطی است تصحیف خوانی شده باشد و اصل این لغت انبسته بر وزن برجسته
است چنانچه در بیان ہمزهٔ با نون گذشت صاحب جامع فرماید که باسین چو ہمزه ہر چیز بسته
که بدشواری منحل و کشاده گردد گویا انبسته و مشتبه شده صاحب ہفت ہم ذکر این کرده

مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ بدل بعض انیسہ باشد وحالا رجحان ما ہم بسوے تصحیف است۔ (اردو) دیکھو انبستہ۔

این سہ جوہر اصطلاح۔ بقول صاحب شمس جوہر حیوانی و نباتی و کانی۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد اگر پیش شود توانیم عرض کرد کہ کنایہ باشد۔ (اردو) جوہر حیوانی و نباتی و جمادی۔ مذکر

این سہ دختر اصطلاح۔ بقول مؤید وہفت کنایہ از سہ ستارہ کہ متصل بہ بنات النعش است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود شان جز این نباشد کہ سہ ستارہ کہ متصل بہ نعش است آنرا فارسیان (این سہ دختر) گفتہ اند و ترجمۂ (بنات النعش) و استعارہ باشد (اردو) بنات النعش عربی۔ مؤنث۔ اُن تین ستارون کو کہتے ہین جو نعش کے شرق اور شمال مین واقع ہین اور نعش اون چار ستارون کا نام ہے جو قطب شمالی کے قریب چارپائی کی شکل مین ہین (غالب ؎) تھین بنات النعش گردون دن کو پردے مین نہان شب کو اون کے جی مین کیا آیا کہ عریان ہوگئین۔

این سیلگاہ اصطلاح۔ بقول مؤید و آنند وہفت کنایہ از دنیا۔ **مؤلف** گوید کہ معنی لفظی این رہگذر سیل آب و جاے سیل آب است کہ ہر کجا گذرد نقصان جان و مال کند پس فارسیان کنایۃً دنیا را بدین اسم موسوم کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو اچاک۔ دنیا۔ مؤنث۔

اینش | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی معشوقہ را گویند و صراحت کند کہ لغت فارسی است ولیکن محققین فارسی ازین ساکت شک نیست کہ این لغت ترکی است بفتح اول وکسر نون بمعنی (انش بدون تحتانی) و انش بمعنی تلہ چنانکہ صاحب کنز آوردہ۔ اگر سند استعمال پیش شود و استعمال فارسی بدین معنی متحقق شود توانیم عرض کرد کہ بمعنی معشوقہ مفرس باشد کہ معشوقہ ہم بلاے جان عاشق است (اردو) معشوقہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ محبوبہ۔ پیاری۔

این شاہد رخ زرد | اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ (۱) از می زعفرانی و (۲) آفتاب نیز صاحب ہفت ہم ذکر ہر دو معنی کردہ و صاحب انند این را (این شاہد زرد رخ) آوردہ فرماید کہ کنایہ باشد از شراب مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) (۱) می زعفرانی یا زعفرانی شراب کہہ سکتے ہیں (مؤنث) (۲) آفتاب مذکر۔

این شش در | اصطلاح۔ بقول شمس وہفت و مؤید اشارہ بدنیاست باعتبار شش جہت مؤلف عرض کند کہ استعما

باشد (اردو) دیکھو اباک۔

این شمع یہودی وش | اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت بحوالۂ شرفنامہ می زعفرانی را گویند و بقول شمس اشارہ بمی و بقول انند کنایہ از شراب مؤلف عرض کند کہ رنگ یہودیان ہم سرخ و سپید و حدت شمع ہم در مزاج شراب موجود پس عجب نیست کہ این کنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) دیکھو این شاہد رخ زرد۔

این شیرین | اصطلاح۔ بقول شمس

آم عنبری است (انوری ص۹) خواب بحر گوی
بد اندیش تو خوش چند است ٭ کابن سیرین
ز قضا دم نزدش در تاویل ٭ **مؤلف** عرض
کند که ابن سیرین از اکابر تابعین است
و ماهر در علم تعبیر خواب بود - صاحب غیاث
ذکر این کرده است - این است حالت تحقیق
محققین هند که صاحب شمس یک نقطه را از
حرف دوم زیاده کرده و سین مهمله را بشین
معجمه بدل فرموده و سلسله ردیف الفاظ
کاتب مطبع را برأت می بخشد که قصور صاحب
شمس است نه کاتب لله العجب بضمن تحقیق
چه قدر تصحیف راه یافته است ما بیان این
واقعه را بر ترک لغت مرجح خیال کردیم تا
تحقیق جویان از حقیقت حال خبردار شوند
(اردو) ابن سیرین اکابر تابعین سے
ایک شخص گزرا ہے -

ابن طارم اصطلاح - بقول مؤید
فلک را گویند صاحب هفت فرماید که اشاره به
فلک دنیا است **مؤلف** عرض کند که
طارم بقول برهان بروزن آدم خانه را گویند
که از چوب سازند مانند خرگاه وغیره و بام خانه
را نیز گویند و بمعنی گنبد هم آمده است پس فارسیان
نظر بر بلندی فلک استعارةً فلک را بدین نام
استعمال کردند (اردو) دیکھو آسمان
کے پہلے معنی امیر نے تشبیہات آسمان میں
طارم اخضر - طارم فیروزه - طارم نیلگون
کا ذکر کیا ہے -

ابن طاق نیلوفری اصطلاح - بقول
هفت اشاره بفلک قمر است - دیگری ذکر
این نکرده **مؤلف** عرض کند که طاق بقول
برهان بروزن ساق معروف است که
آن محراب و ایوان و عمارت و پل رودخانه
باشد و بقول صاحب غیاث بنا خمیده و
صاحب برهان ذکر (طاق نیلوفری) کرده

فرماید کہ بمعنی طاق لاجوردی است کہ کنایہ از آسمان باشد (نظامی ۵) چنان بستی این طاق نیلوفری ؛ کہ اندیشہ را نیست زو برتری ؛ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ آمیر نے تشبیہات آسمان میں طاق نیلوفری کا ذکر فرمایا ہے۔

این طبقات اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت اشارہ بسوے افلاک **مؤلف** عرض کند کہ استعارہ باشد کہ ہر یک فلک طبقہ را ماند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو افلاک۔

این طلل اصطلاح۔ بقول شمس بفتح طاے مہملہ (۱) دنیا و (۲) فلک دنیا را گویند صاحب ہفت فرماید کہ بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ و طلل باطاے حطی معلوم۔ اشارہ بدنیا و فلک دنیاست صاحب مؤید بر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ طلل بفتحتین بقول منتخب شخص ہر چیزے و نشان خانہ و سراے ویران شدہ کہ بجا ماندہ باشد۔ پس دنیا ہم بنظر اہل عرفان ویران است و خراب و عمارت فلک ہم غیر آبادی نماید بنا بر علیہ ہر دو را بر سبیل کنایہ بدین نام موسوم ساختند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) (۱) دیکھو اچاک (۲) پہلا آسمان۔ مذکر۔

این ظلل اصطلاح۔ بقول مؤید باظاے معجمہ مضموم یعنی آسمانہا و زمین ہا صاحب شمس بذیل (این طلل) کہ بطاے مہملہ گذشت فرماید کہ باظاے معجمہ مضموم آسمان و زمین را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ظلل بضم اول و فتح ثانی لغت عرب است کہ جمع ظلہ باشد و ظلّہ بقول منتخب بالضم و تشدید لام بمعنی سائبان و آنچہ سایہ کند و ہر چہ بدان از حرارت و برودت پناہ برند

پس آسمانہا را کہ مثل سائبان اند ظلل گفتن درست
است اما زمین ہا را این ظلل گفتن محل تأمل
حیف است کہ سند استعمال این پیش نہ شد
وآنچہ صاحب شمس بمعنی واحد آوردہ تسامح
او بیش نیست (اردو) آسمانین اور
زمینین۔

این عدّت دار اصطلاح۔ بقول شمس
وہفت بکسر اشارہ بسوے خمی است کہ
سرش ہنوز نکشادہ و می آن نخوردہ باشند
مؤلف عرض کند کہ عدّت لغت عرب است
بالکسر و دال مشدد و بعدہ فوقانی بقول صاحب
منتہی الارب ایام حیض یا طہر زن و مدت سوگ
زن بمرگ شوہر پس معنی لفظی (عدت دار)
زنے کہ در عدت باشد و فارسیان بہ
شابہت آن خمی را کہ سرش باز نکردہ
باشند استعارۃً بدین اسم موسوم کردند
کہ از دخل و تصرف می کشان محفوظ است
چنانکہ زن بزمانۂ عدت۔ (اردو) شراب
کا وہ خم جو کھولا نہ گیا ہو۔ مذکر۔

این عدّت دارِ بکر اصطلاح۔ بقول
مؤید و انند اشارہ بسوے خم است کہ سرش ہنوز
نکشادہ باشد صاحب شمس فرماید کہ اشارہ
بسوے آن خم است کہ سرش ہنوز بجوش نیامدہ
مؤلف عرض کند کہ تحقیق (عدت دار) بر لغت
گذشتہ گذشت و بکر بالکسر لغت عرب است بقول منتخب
بمعنی زن دوشیزہ و معلوم است کہ زن بعد
طلاق یا موت شوہر تا زمانۂ معین عدت دار است
و بکر صفتش یعنی عدت دار باکرہ۔ پس فارسیان
خم سربند را استعارۃً (عدت دارِ بکر) گفتند دیگر
ہیچ (اردو) دیکھو این عدت دار۔

اینفت بقول برہان و جامع بفتح ثالث بروزن میرفت بمعنی حاجت از کسے خواستن
واستدعاے مطلبی نمودن۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ و خان آرزو

در سراج فرماید که صاحبان تحقیق این را اگرچه بمعنی حاجت از کسی خواستن نوشته اند
ولیکن آنفت بمدّه گذشت مؤلّف عرض کند که آنفت به ممدوده نیامده و
صاحب سراج هم نیاورده نمیدانیم که درینجا چگونه حواله اش می دهد البته انفت
بمقصوره - بدون تحتانی) بجایش مذکور شد که بمعنی نقصان وخسارت و زیان است
پس جا دارد که بزیادت تحتانی این را بمعنی احتیاج و محتاجی گیریم که حاصل بالمصدر
باشد از حاجت خواستن اندرین صورت این معنی را بر سبیل مجاز من وجه تعلق باشد با
معنی (انفت) باختلاف اعراب وخیال ما اینست که همین معنی در سند مختاری هم خوشتر
می نماید که بر آنفت گذشت وجز این نیست که در آنجا بعوض معنی احتیاج و محتاجی -
معنی نقصان مرقوم شد - باقی حالِ این مفرّس است از لغت عرب (انفته) که بقول
منتخب بالفتح بمعنی ننگ و عار آمده و احتیاج و محتاجی مجاز اوست و تصرّفی در اعراب
شده از اینجاست که این را مفرّس گفته ایم و زیادت تحتانی درین لغت از قبیل
استاد و استاد باشد و بس - (اردو) احتیاج - محتاجی - مؤنث -

این قبای مُعلّم اصطلاح - بقول هفت
بکسر اول بمثناة تحتانی رسیده و نون زده
و بفتح قاف بمعنی فلک دنیا باشد و بعضی
مراد از هشتم فلک گیرند - صاحب مؤید
فرماید که آسمان دنیا را گویند - صاحب
شمس ذکر این کرده ولیکن از بیان معنی
ساکت مؤلف عرض کند که سهو کتابتش
بیش نباشد و قبا بالفتح لغت عرب است
بقول منتخب بمعنی جامهٔ معروف و صاحب
منتهی الارب گفته که عَلَم بفتحتین بمعنی نشان

جامہ باشد پس (قبائے علم) قبائی باشد کہ بران نقش ونگار کردہ باشند وظاہر است کہ فلک ہم نقش ونگار از ستارگان دارد پس فارسیان بر سبیل استعارہ فلک را بدین اسم موسوم کردہ باشند وتخصیص فلک دنیا یا فلک ہشتم قابل غور است مشتاق سند باشیم (اردو) پہلا آسمان۔ آٹھوان آسمان۔ مذکر۔

اینقدر مقابل آنقدر باشد کہ گذشت یعنی باین مقدار۔ مرکب است از این وقدر و قدر بقول صاحب منتخب لغت عرب وبفتحتین بمعنی اندازہ (انوری ؎) چہ کنم باز گیرم از تو مدیح ؛ بندہ را آخر اینقدر بصر است ؛ (عرفی ؎) ہست ہشیاری آسودہ دلان قابل راز ؛ اینقدر ہست کہ بیہوشی ازان بیشتر است ؛ (اردو) اسقدر۔ امیر نے اتنا کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مقدار بتانے کے لئے۔ (آتش ؎) گرد اسقدر کہ آبروے ابرتر رہے ؛ اتنا ہنس کہ برق کبھی خندہ زن نہو۔ (غالب ؎) اب جفا سے بھی ہین محروم ہم اللہ اللہ ؛ اسقدر دشمن ارباب وفا ہو جانا ؛

این قلعہ کہربا گون اصطلاح۔ بقول شمس دنیا را گویند صاحب ہفت فرماید کہ کنایہ از دنیاست باین اعتبار کہ مردمان را ہمچو کاہ ربا بجانب خود می کشد یا ہمچو کہربا زیباست مؤلف گوید کہ کہربا بقول غیاث مہرۂ باشد زرد رنگ چون آن را بر جرم سودہ بکاہ قریب کنند کاہ را بخود می کشد (الخ) حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دنیا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ جگ۔ سنسار جہان۔ جگت۔ عالم۔ دہر۔

اینک بقول برہان و جامع و ناصری بفتح ثالث بر وزن میرک (۱) مصغر این است که اشارت بقریب و نزدیک باشد صاحب مؤید بحوالۂ قنیه گوید که مصغر این چنانکه آنک مصغر آن و صحیح آنست که اینک بمعنی این زمان یعنی زمان حال و زمانیکه اندک و لطیف است (الخ) و فرماید که اینک با یاے فارسی لفظی است علیحده موضوع براے این معنی زیراکه اگر مصغر این بودی استعمال آن عام شدے در ہر مشار الیه حاضر (مولوی معنوی ه) چون سنگر مرگ است او گوید که اجل کوکو ٭ مرگ آیدش ازشش سو گوید که منم اینک ٭ (ظهوری ه) دل به تحقیق خبرہاے زسر ساخته بود ٭ اینک از پیش کسے رو بقفا می آید ٭ (وله ه) سجدۂ دائمی بود تمناے جبین ٭ کرده پیری مدد اینک بخمیدن رفتم ٭ (انوری ه) اے از ان برتر که در طی زبان آید ثنات ٭ طوطی معنی منم اینک زبانم ابکم است ٭ (عرفی ه) اے کفر و دین حلال کنندم که می برم ٭ اینک ز دیر و کعبه سلامی بکوی دوست ٭ **مؤلف** عرض کند که بتحقیق ما از معاصرین عجم (اینک) ترجمۂ (ہا ہمو) باشد بمعنی (این ببین) و (ببین این را) و جز این نباشد که کاف تشبیه گیریم یعنی (مثل این) یا کاف نسبت بمعنی (منسوب به این) صاحب کنز که محقق ترکی زبانست ذکر این کرده است و طرز بیانش مصدق خیال ماست و صراحت کند که کلمۂ فارسی زبانست (اردو) یه دیکھ۔

(۲) اینک بقول برہان بضم ثالث آبله را گویند که از بدن اطفال بر می آید صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب ناصری بذکر این معنی فرماید که این قول برہان است

نہ دیگران صاحب انندہم زبان ناصری مؤلف گوید کہ آنک درممدوده بہ ہمین معنی گذشت و آن اسم جامد فارسی زبان باشد واین مبدّل آن باماله که الف دوش بہ تحتانی بدل شد ہمچون اگدش و یگدش (اردو) دیکھو آنک۔

(۳) اینک بقول مؤید حنجره راگویند کذا فی بعض اللغات دیگر کسی از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ حنجره بالفتح حلقوم راگویند کذا فی المنتخب۔ طالب سند استعمال باشیم و بحالت وجود سند توانیم عرض کرد کہ فارسیان این را از لغت سنسکرت آنک بقاعدۂ تبدیل کہ بر معنی دوم مذکور شد مفرّس کرده اند و آنک بقول صاحب ساطع بممدوده بزبان سنسکرت جسم و تن راگویند۔ (اردو) حلقوم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ حلق۔ گلو۔ نرخره۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند مقوله۔ صاحب خزینہ الامثال و احسن ذکر این کرده اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان بحق کسے این مقوله را استعمال کنند کہ کار نمایان کند و مستحق ستایش باشد (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ بقول امیر۔ کیا کہنا ہے یہہ کام تمھین سے ہوسکتا ہے اور مرد ایسا ہی کرتے ہین۔ بیشتر طنز کی جگہ بولتے ہین۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین کسی شخص کی عمدہ کارگزاری اور نمایان خدمت کے موقع پر کہتے ہین۔ یہہ آپ ہی کا کام تھا۔

این کارخانه اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس و ہفت و انند مراد از دنیا باشد مؤلف

عرض کند که استعاره کارخانه ولبس حیف
است که سند استعمال پیش نشد (اردو)
دیکھو اچاک ۔

این کار دولت است کنون تا کرا رسد مقوله ـ صاحبان خزینة الامثال
و امثال فارسی ذکر این کرده اند ولیکن
از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که چون خدمتی خاص و اعلیٰ ترین
عهدهٔ ـ خالی شود فارسیان این مقوله را
استعمال کنند مقصود آن باشد که به بینیم که
این عهدهٔ جلیله بکدام کس عطا می شود
(اردو) جب کوئی جلیل القدر خدمت
خالی ہوتی ہے تو دکن میں کہتے ہیں خدمت
تو بہت بڑی ہے دیکھئے کون بازی لیجاتا ہے
یعنی وہ خدمت کون پاتا ہے ۔

این کارگاه اصطلاح ـ بقول مؤید و
شمس و انند و هفت کنایه از دنیاست
مؤلف عرض کند که استعاره ایست و
حیف است که سند استعمال پیش نشد
(اردو) دیکھو اچاک ۔

این کاسه اصطلاح ـ بقول مؤید مراد
از (۱) فلک و (۲) زمین و (۳) دنیا و
(۴) آفتاب باشد صاحب شمس بر معنی
اول و دوم و چهارم قانع و صاحب هفت
بر معنی اول و دوم ـ **مؤلف** عرض کند
که کاسه بقول محیط المحیط مرادف کاس
لغت مولد است عربی نیست و کاس
بقول منتهی الارب جام با شراب را گویند
و صاحب منتخب فرماید که جام شراب و
بمعنی مطلق جام نیز آمده (انتهیٰ) پس فلک
و زمین و آفتاب را به تشبیه کاسه استعاره
توان گرفت ولیکن تشبیه کاسه با دنیا محل
نظر جز این که دنیا شامل است بران هرسه
حیف است که سند استعمال پیش نه شد

(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنی (۲) دیکھو ارتا (۳) دیکھو اچاک۔ (۴) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین کاسہ کا ذکر فرمایا ہے (ذوق ۵) پوچھین گر مجھسے می عیش ہوئی کب سے تلخ ؛ کہون جبدن سے فلک کاسہ زہر آبجوا ؛ کاسہ سرنگون۔ کاسہ پشت بھی کہا ہے اور آفتاب کی تشبیہات مین قدح۔ کاسہ (صبا ۵) اون کے روی آتشین کے عشق کا یہ جوش ہے ؛ کاسۂ خورشید بنتا ہے حباب شیر صبح ؛

اینک بسر راہ رود خوش بسلامت مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ چون از فارسیان کسے با مخاطب خود ناخوش شود واز مجلس برخیزد این مقولہ را استعمال می کند ومی رود (اردو) خانہ آباد دولت زیاد " صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ دعا۔ دولت وافر او رگھر معمور۔ تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش " مؤلف کی راے مین آپنے کافی صراحت نہین فرمائی ہے کہ یہ مقولہ کس موقع پر استعمال کیا جاتا ہے دکن مین جب کوئی شخص کسی مجلس یا مخاطب سے بگڑ کر اوٹھہ کہڑا ہوتا ہے اور ناراضی سے جانے لگتا ہے تو اس مقولہ کا استعمال کرتا ہے۔

این کبود حصار اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ از آسمان اول۔ صاحب ہفت فرماید کہ اشارہ بہ آسمان دنیاست۔ صاحب شمس گوید کہ آسمان را گویند۔ مؤلف عرض کند کہ کبود بہ وزن حسود

بقول غیاث بمعنی نیلگون وحصار بالکسر بقول منتخب بمعنی قلعہ وچون آسمان ہم بصورت قلعہ است ورنگش نیلگون لہٰذا فارسیان باین اسم موسوم کردند مخفی مباد کہ کبود حصار بقلب اضافت حصار کبود گیرم بمعنی این قلعۂ نیلگون حیف کہ سند استعمال پیش نشد وتخصیص وتعمیم معنی منحصر است بران (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین کبود حصار کا ذکر فرمایا ہے۔

این کبود وش اصطلاح۔ بقول مؤید وشمس باکاف فارسی ودال موقوف فلک راگویند صاحب ہفت فرماید کہ بمعنی فلک اول است مؤلف عرض کند کہ کبود بمعنی نیلگون ووش بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی بمعنی شبہ ومانند است ہمچو شاہ وش وماہ وش پس معنی لفظی این نیلگون صورت باشد وکنایہ از فلک حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وتعمیم وتخصیص معنی بدون آن دشوار و بخیال ما وجہ تخصیص پیدا نیست۔(اردو دیکھو این کبود حصار۔

این کرہ اصطلاح۔ بقول مؤید وشمس بمعنی فلک است مؤلف گوید کہ کرہ بقول غیاث بضم اول وتخفیف رائے مہملہ بمعنی گوئے کہ بدان بازی کنند وہر چیز مدور وگرد کہ مثل گوے باشد (انتہی) پس اگر سند استعمال پیش شود استعمال (این کرہ بمعنی فلک استعارہ باشد (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین کرہ کا ذکر فرمایا ہے (ناسخ سہ تصور ہے جو اک خورشید رو کا ؛ کرہ دل کا مثال آسمان ہے ؛

این کرۂ وہم سوز اصطلاح۔ بقول مؤید

وہفت کنایہ باشد از فلک **مولف** گوید
کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد
کہ کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ (وہم سوز) درینجا
اسم فاعل ترکیبی وصفت گرہ واقع شدہ۔
(اردو) دیکھو این کرہ۔

این کعبتین بے نقش اصطلاح۔
بقول مؤید وشمس وہفت کنایہ از ماہ و
آفتاب صاحب انند این را (این کعبتین
دو نقش) آوردہ فرماید کہ مہر و ماہ را گویند
مؤلف عرض کند کہ کعبتین بقول غیاث
دو پانسہ باشند کوچک از استخوان مربع
شش پہلو کہ بر پہلوی ہر یک پانسہ از یک
تا شش عدد نقش کنند و بدان نرد بازند۔
(انتہی) پس (بے نقش) یا (دو نقش)
درینجا صفت کعبتین است زیرا کہ در مہر و ماہ
نقش کعبتین نیست و اگر (دو نقش) را صحیح
خیال کنیم جز این نباشد کہ آن نشان و
داغ سیاہ مقصود باشد کہ در مہر و ماہ موجود۔
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔
(اردو) آفتاب ومہتاب۔ مہر وماہ۔ چاند سورج۔ مذکر۔

اینک من و تو ہر انچہ دانی می کن مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال
واشال فارسی ذکر این کردہ اند ولیکن
از بیان معنی ومحل استعمال ساکت۔
مؤلف گوید کہ معنی این مقولہ ہمین قدر
است کہ من و تو ہر دو موجود اند پس ہر چہ
خواہی بکن فارسیان این مقولہ را بجائی
استعمال می کنند کہ میان دو کس نزاع
باشد و یکی از آنہا دیگری را منحصر علیہ گرداند
(اردو) مین بھی ہون اور آپ بھی جو
مناسب ہو کیجئے۔

این کوچۂ باستان اصطلاح۔ بقول ہفت
کنایہ از دنیا باشد صاحب مؤید این را (این
کوچۂ پاستان) بپای فارسی آوردہ۔

مؤلف عرض کند کہ باستان بقول برہان (کہ در لغات بائے عربی آوردہ) بروزن داستان کہنہ و گذشتہ و قدیم و دیرینہ را گویند و صاحب غیاث بائے فارسی را غلط خیال سکند و بخیال ما دعوی او بے دلیل باشد کہ بائے عربی بہ فارسی بدل شود چنانکہ تب و تپ۔ پس معنی لفظی این کوچہ قدیم است و کنایہ از دنیا حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو) دیکھو اچاک۔

این کوز اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ از فلک باشد صاحب شمس ہم بذیل این پشت کوز کہ گذشت ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ مراد ف و مخفف (این کوزپشت) کہ می آید (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنی۔ امیر نے تشبیہات آسمان میں کوزہ پشت کا ذکر فرمایا ہے۔

این کوزپشت اصطلاح۔ بقول انند و مؤید و ہفت (۱) کنایہ از آسمان باشد و بقول مؤید (۲) دنیائے دون مؤلف عرض کند کہ معنی دوم را بدون وجود سند تسلیم نتوانیم کرد (اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنی اور (این کوز) (۲) اچاک۔

این کوئے ہفتاد راہ اصطلاح۔ بقول مؤید و انند و ہفت کنایہ از دنیا است۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این۔ این کوچہ ہفتاد راہ و باعتبار ملل متفرقہ کہ بقول محققین زائد از ہفتاد است کنایہ شد از دنیا و ہفتاد در اینجا برائے اظہار کثرت است و بس (اردو) دیکھو اچاک۔

اینکہ مرکب است از (این) کہ اسم اشارہ قریب است و (کہ) کہ برائے بیان باشد مقابل (آنکہ) کہ در ممدودہ گذشت بہ معنی (اینکس کہ) و (این چیز کہ) (انوری ۵) اینکہ رحمت کم کنی۔ نوعی ز تشویر است

از آنکہ ﴿ نقدہاے بس نقایہ است این
و ناقد بے بصیر﴿ (ملاحسین واعظ کاشفی
۵) اینکہ می بینیم بہ بیداریست یارب
یا بخواب ﴿ خویشتن را در چنین راحت
پس از چندین عذاب ﴿ (اردو)
یعنی کہ - یہ چیز -

این کہن گرگ اصطلاح - بقول مؤید
وشمس بالکسر و باکاف فارسی فلک را
گویند - صاحب ہفت این را (این کہنہ
گرگ) آوردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو
درست است - سند این از کلام خاقانی
بذیل (این خشن ہزار میخ) گذشت -
(اردو) دیکھو آسمان کی پہلے معنی -

این کہنہ طاق اصطلاح - بقول مؤید
وشمس وہفت کنایہ باشد از فلک مؤلف
گوید کہ طاق لغت عرب است بمعنی بناے
خمیدہ ومحراب پس فارسیان کہن طاق
یا طاق کہنہ فلک را گفتہ اند بر سبیل تشبیہ
و این استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو)
دیکھو آسمان کے پہلے معنے - آمیر نے
تشبیہات آسمان این طاق خضرا - طاق
فیروزہ رنگ - طاق کحلی - طاق
منقش - طاق نیلوفری کا ذکر فرمایا ہے

این گل پروردہ اصطلاح - بقول
مؤید وشمس و انند کنایہ از قالب بشر
مؤلف عرض کند کہ بکسر کاف فارسی
باشد یعنی پروردۂ گل قلب اضافت -
(اردو) آدمی کا قالب - انسان کا کالبد
- مذکر -

این گل دیگر شگفت مثل - صاحبان
خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن
ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی
ومحل استعمال سکوت ورزیدہ مؤلف
گوید کہ چون امرے برخلاف توقع حادث

...شود فارسیان این مثل را زنند۔
...ر اردو) یہی فارسی مقولہ اردو میں
...ی مستعمل ہے بقول آسیر کوئی نئی بات
...واقع ہونے پر کہتے ہیں (وزیر ؎)
...جنس کے بولا وہ گل تر این گل دیگر
...شگفت ہے دانۂ گوہر کف رنگین میں
...ب گلگون ہوا ہے

...ین گوہر نیم سُفت | اصطلاح۔ صاحب

...ذید فرماید کہ در کلام خواجہ نظامی(۱) اشارت
...سوے سکندر نامہ است ؎ تو دانی کہ
...ین گوہر نیم سُفت ٭ چہ گنجینہا دارد اندر
...نفت ٭ و فرماید کہ نیم سُفت نیم چکیدہ را
...گویند بدینکہ سُفتن مرادف تراویدن است
...تراویدن۔ رفتن آب ببالا اندک اندک
...چکیدن بنرمی و آہستگی و سخن نیز اندک
...اندک فراہم می آید لعدہٗ باآہستگی در تحریر
...تقریر می آرند و نیم سُفت کہ گفتہ یا

بدین جہتہ گفت کہ بیان استعداد خود می کند
کہ تمام استعداد خود درین ریختیم با این ہمہ
اینچنین مشکل فہم شدہ است اگر تمام استعداد
خرچ میکردم ازین ہم زیادہ تر مشکل شدی
یا بیان مشقت خود می کند بنا بران کہ گفتہ
بزرگان است کہ سخن را با سخن ضم کردن
قطرۂ از خون جگر کم کردن است پس میگوید
درین کتاب نیمی خون جگر صرف کردم یعنی
مشقت بسیار نمی کردم می گوید کہ از نیمۂ خون آن
جگر شدہ است و یا نیم سُفتہ بمعنی نیم گفتہ
است بدینکہ سکندر نامۂ بری و دیگر سکندر نامۂ
بحری است پس گوئیا نیمی گفتہ شدہ است
و سُفتن بمعنی گفتن بسیار آمدہ است بدین
جہتہ کہ ع سخن گفتن و بکر جان سُفتن است
٭ (انتہی) مؤلف عرض کند کہ گوہر نیم سُفتہ
بمحاورۂ فارسی کلام سربستہ و مُغلق و کلامی را
گویند کہ تمام قواعد و قوانین و صنایع و بدایع

سخن در آن صرف نشده باشد۔ صاحب
بحر عجم ذکر این کرده و این بحذف ہاے
ہوز آخر است و معنی (نیم سفتہ) و (نیم سُفت)
نیم سوراخ کرده و ناتمام کہ صفت گوہر باشد
گویند کہ گوہر سفتہ بہتر از نیم سفتہ و گوہر نیم سفتہ
بہتر از ناسفتہ پس نظامی گنجوی بر سبیل استعارہ
تصنیف خود را گوہر نیم سفتہ گفت و (۱) معنی بہتی
اگر استعارۃً چیزے دیگر را گوییم کہ ثمین باشد و
ازین حیث التشبیہ درست بود (اردو) (۱)
سکندر نامہ۔ (۲) ہر قیمتی چیز۔ مؤنث۔

این گوی و این میدان | مثل۔ صاحب
خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند
ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت۔
مؤلف عرض کند کہ چون کسی لاف سرہنگی زند
یا دعوی چیزے دیگر کند فارسیان این مثل بحق
او زنند مقصود آن باشد کہ گوی و میدان
ہر دو پیش تست پس چوگان بازی کن تا ثابت
شود کہ ذوق این داری و این مرادف
(این چاه و این ریسمان) باشد کہ بجایش
گذشت بعض معاصرین عجم (ہمین گوی
و ہمین میدان) ہم گویند (اردو) دیکھو
(این چاه و این ریسمان)

این لعاب لعل | اصطلاح۔ بقول شمس
کنایہ از (۱) می انگوری و (۲) آفتاب را
نیز گویند صاحب مؤید و ہفت بر معنی دوم قانع
مؤلف گوید کہ لعاب بقول منتخب بالضم
لغت عربست بمعنی آب دہن و آب غلیظ
کہ از دارو ہاے خیسانیده بر آید مثل لعاب
بذر قطونا وغیره پس ازین لغت مرکب کنایۃً
می انگوری گرفتن بر سبیل تشبیہ درست
باشد ولیکن معنی دوم قابل غور۔ مخفی مباد
کہ بقول منتخب لعاب الشمس مانند تار ہاست
کہ در شدت گرما پیدا میشود پس جاداشت
کہ ازین اصطلاح۔ لعاب الشمس را کنایہ گیریم

با بحملہ مشتاق سند استعمال باشیم بمعنی دوم۔
(اردو) (۱) انگوری شراب۔ مؤنث (۲) دیکھو آفتاب کے پہلے معنے۔

این مدر اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ (۱) اشارت بسوے زمین است و (۲) بمعنی ان دریدن نیز یعنی این را مدر مؤلف عرض کند کہ مدر لغت عربست بقول منتخب بفتحتین کلوخ را گویند فارسیان بطور استعارہ کرۂ زمین را این مدر نامند این است حقیقت معنی اول۔ صاحبان ہفت وشمس ہم ذکر این کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو ارتا۔ (۲) مت پھاڑ (پھاڑنا) کے مصدر سے نہی۔

این مردہ باین شیون نمی ارزد مثل۔ بقول بہار یعنی این کار باین محنت سزاوار نیست دیگر کسے ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ما این مثل را با لفظ (زہے بعد لفظ شیون) شنیدہ ایم کہ مصرعی است معروف نمیدانیم کہ مال کیست فارسیان چون سعی کسے را بہ کارے بے فائدہ بینند این مثل را زنند یعنی اینقدر سعی سزاوار این کار خفیف نیست (اردو) جب کسی بے نتیجہ کام مین کوشش کیجاتی ہے تو دکن مین کہتے ہین "بے کار محنت کرتے ہو۔ ناحق کوشش کرتے ہو"

این مشدد اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ باشد از دنیا دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ تشدید بالفتح بقول منتخب لغت عرب است بمعنی استوار کردن و بر کسے سختی کردن (الخ) پس مشدد بہ کسر دال مہملہ اسم فاعل ہمین مصدر راست بمعنی سختی کنندہ وبدین سبب کہ دنیا جفا کار و بے رحم است بدین اسم موسوم کردند بر سبیل کنایہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) دیکھو اچاک۔

این مطبخی باغ اصطلاح۔ بقول مؤید و

ہفت (۱) کنایہ از آفتاب عالم تاب باشد صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکراین کردہ فرماید کہ (۲) کنایہ از دنیاست **مؤلف** عرض کند کہ مطبخی بمعنی باورچی و طباخ است وچون آفتاب عالمتاب ہم در باغ دنیا کار مطبخی انجام می دہد یعنی تمازت او چیزہا را پختہ گرداند لہذا فارسیان ۔ (این مطبخی باغ) را از آفتاب عالمتاب کنایہ کنند اندرین صورت باید کہ مطبخی را مضاف گیریم بسوے باغ کہ آفتاب ثمرات باغ را از تموز خود پختہ کند۔ آنچہ صاحب انند بمعنی دنیا آوردہ محل نظر است طالب سند باشیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے (۲) دیکھو اچاک۔

این مہد اصطلاح ۔ بقول مؤید بحوالۂ ادات بمعنی این ہواے زمین دیگرکسے از اہل تحقیق ذکراین نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مہد بالفتح لغت عرب است بقول منتخب بمعنی گہوارہ و زمین و صاحب منتہی الارب ہم ذکراین کردہ وچون زمین دائما متحرک است پس براے اہل زمین بمنزلۂ گہوارہ جادادہ کہ این را بر سبیل استعارہ بمعنی دنیا استعمال کنند حیف است کہ صاحب مؤید براد عاے خود سندے پیش نکرد (اردو) دیکھو ارض۔

این مہرد ہان روزہ داران اصطلاح بقول انند بحوالۂ بہار کنایہ از آفتاب است ولیکن در بہار نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ خاقانی در تحفۃ العراقین خطاب بآفتاب کردہ فرماید کہ (ع) اے مہر دہان روزہ داران ہو گردۂ آفتاب را بمہر تشبیہ می دہد وچون آفتاب غروب شود روزہ داران افطار کنند و مہرے کہ بر دہان شان بود باقی نماند پس ہمین است وجہ کنایہ (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

ینسند بقول برہان و جامع و جہانگیری بروزن رتیوند (۱) بمعنی اند است
آن عددے باشد مجہول میان سہ و نہ وآن را بعربی بضع خوانند و فرماید کہ
عنی چندان و چندین ہم آمدہ است صاحب رشیدی فرماید کہ بکسر الف و فتح
ن اول وسکون دوم شمار مجہول۔ مرادف (اند) و (ایدند) صاحب ناصری
رماید کہ عددے بود مجہول کہ آنرا (اندوایدند) گویند کہ بدہ نمی رسد صاحب
روری فرماید کہ بروزن بینسند شمار مجہول را گویند و بحوالۂ ادات آوردہ۔
اندو اینسند) بمعنی عدد مجہول است کہ میان سہ و دہ باشد۔ خان آرزو در سراج
وردہ کہ بمعنی شمار مجہول از دو تا نہ و بقول جہانگیری عددے مجہول کہ بدہ رسیدہ
شد (ناصر خسرو ؎) از خور دو بر دو رفتن بیہودہ ہر سوئی کہ اینسند سال بود تنت
سر ستورہ (استاد رودکی ؎) جہان اینست و چونینست تا بود ہا وہم چونین بود اینند
راہا (اردو) دیکھو اند کے پہلے معنے۔
۲) اینند۔ بقول برہان سخن عجیب و سخن از روے شک و ریب را نیز گویند
ماحب جامع ہمزبان برہان صاحب رشیدی بحوالۂ شمس فخری فرماید کہ بمعنی مطلق
فن گفتن باشد صاحب سروری ہم بحوالۂ فخری ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی مطلق
فن گفتن است۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضے بمعنی سخن گفتن نیز آوردہ اند۔
ماحبان انند و ہفت ہمزبان برہان۔ مؤلف عرض کند کہ ایمعنی بہ مجاز باشد و
این خیال پر معنی چہارم آند ہم ظاہر کردہ ایم و برای معنی مطلق سخن گفتن طالب سند

باشیم وظاہراغیراز تسامح اہل تحقیق چیزے بنظرنمی آید (اردو) دیکھو آند کے چوتھے معنے۔

(۳) ایند۔ بقول سروری بمعنی امید داشتن۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مرادف آند بمعنی ششمش حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد۔ (اردو) دیکھو آند کے چھٹے معنے۔

(۴) ایند۔ بقول رشیدی بمعنی اندایش باشد صاحب سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است معاصرین عجم بر زبان ندارند و مجرد قول دو محققین ہندنژاد بدون سند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو اندایش۔

(۵) ایند۔ بقول سروری و رشیدی و سراج کہ بحوالۂ فرہنگ آوردہ نام درختے نیز باشد کہ جہک نیز گویند و بتازی سوس و بیخ آن را اصل السوس گویند۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف آند بمعنی سومش (اردو) دیکھو آند کے تیسرے معنے۔

این نشیمن تنگ اصطلاح۔ بقول ہفت بکسر اول بمثناۃ تحتانی رسیدہ و نون زدہ و (نشیمن تنگ) معلوم۔ اشارہ بدنیاست مؤلف عرض کند کہ کنایہ است باشد کہ عرصۂ دنیا برائے ہرکس تنگ است و مہلت کم (اردو) دیکھو اچاک۔

این نقرہ گیران اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) کنایہ از طالبان دنیائے فانی (۲) بمعنی شراب خواران کہ می بہ پیالہ خورند و (۳) بمعنی قحبگان نیز مستعمل۔ صاحب ہفت بذکر معنی اول و سوم نسبت معنی دوم گوید کہ بمعنی می خواران باشد کہ در پیالۂ

نقرہ می خورند مؤلف عرض کند کہ ظاہراً
طالبان دنیا مراد جمع مال اند و می خوار ان
اکثر در پیالۂ نقرہ ای شراب می خورند و قحبگان
ہم قحبگی را وسیلۂ جمع مال کردہ اند کنایۂ
خوب نیست برائے ہر سہ معنی طالب سند باشیم
(اردو) (۱) طالبان دنیا۔ دنیا داران
کہہ سکتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ نے طالب
دنیا کا ذکر فرمایا ہے ۔ جو اس کا واحد ہے
عربی۔ دنیا دار ۔ لالچی ۔ حریص ۔ مذکر ۔
(۲) میخوار ۔ شراب خوار جو چاندی کے
پیالوں میں شراب پیتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے
شراب خوار کا ذکر فرمایا ہے ۔ فارسی شرابی
میخوار ۔ بادہ نوش (۳) فاحشہ عورتیں یا
قحبائیں ۔ مؤنث ۔ کہہ سکتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ
نے فاحشہ اور قحبہ کا ذکر فرمایا ہے ۔

این نہ اصطلاح ۔ بقول شمس و ہفت
(۱) اشارہ بفلک و (۲) نہ سوراخ و
نہ راہ کہ در قالب بشر است دو چشم و دو
گوش و دو پرۂ بینی و یک دہان و دو
فرود مؤلف گوید کہ بضم نون دوم استعارہ
باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
بخیال ما معنی نہ فلک باشد نہ مجرد فلک ۔
(اردو) (۱) دیکھو آسمان کے پہلے معنے ۔
(۲) وہ نو سوراخ جو آدمی کے جسم میں ہیں

این نہ صحیفہ اصطلاح بقول شمس کنایہ
باشد از افلاک۔ دیگر کسے از اہل لغت ذکر
این نکرد مؤلف گوید کہ بضم نون دوم
بمعنی نہ کتاب باشد و استعارہ از نہ طبقات
آسمان ۔ فارسیان کنایۃً اوراق فلک
ہم گویند کہ ہر طبقہ را بہ ورقے استعارہ کنند
(اردو) دیکھو افلاک ۔

این نہنگ اصطلاح ۔ بقول مؤید
(۱) کنایہ باشد از دنیا زیرا کہ ہمہ را فرو
می برد صاحب ہفت مذکر معنی مذکور فرمائد

کہ (۲) فلک راہم گفتہ اند مؤلف عرض کند
کہ استعارہ باشد نہ کنایہ و باعتبار تشبیہ
مناسب تر است بادنیا۔ (اردو)
(۱) دیکھو اچاک۔ (۲) دیکھو آسمان کے پہلے معنے

این و آن | بقول صاحب ضمیمۂ برہان
و بحر (۱) بمعنی حاضر و غائب و قریب و بعید۔
صاحب مؤید فرماید کہ اشارت بقریب و بعید
و نیز برائے تعمیم و صاحب ہفت گوید کہ اشارۂ
بقریب و بعید (انوری ؎) تزویر این
و آن نہ ہمانا بدل کند ٭ اقرار روزگار بہ
انکار روزگار ٭ (ظہوری ؎) با خیال
این و آن بیدار بختان را چہ کار ٭ خاطرم
در خواب بہ افسانۂ نسیان کجاست ٭ (ولہ ؎)
ظہوری از ثنائے این و آن قطع سخن اولیٰ
٭ روم کنجی بریدن در زبان لابہ گر چینم ٭
مؤلف گوید کہ ہر دو اسم اشارۂ قریب
و بعید بمعنی حقیقی خود است و بضرورت
برائے لف و نشر ہم مستعمل (اردو) یہ اور
وہ۔ اسم اشارۂ قریب و بعید۔
(۲) این و آن۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ
از دنیا و آخرت صاحبان مؤید و بحر و ہفت
ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دنیا و آخرت
(۳) این و آن۔ بقول مؤید در مرض بمعنی
شکر و نمک نیز بدین آمدہ صاحب بحر ہم
بدون تخصیص مرض ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ بدون سند استعمال۔ این معنی
را تسلیم نکنیم (اردو) شکر و نمک۔ اردو
مین شکر مؤنث ہے اور نمک مذکر۔
(۴) این و آن۔ بقول مؤید بحوالۂ مؤید الفوائد
کنایہ از جہان و روزگار۔ صاحب ہفت
بحوالۂ مؤید ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد
و ظاہر است تسامح محققین بالاست دیگر ہیچ کہ
جہان و روزگار ہر دو یکی است و جزین نباشد

ہ معنی دوم است وبس (اردو) دیکھو
این و آن کے دوسرے معنے ۔

این ویران | اصطلاح ۔ بقول شمس کہ بذیل (این زور) ذکر این کردہ اشارۂ بدبنیاست دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ کنایہ باشد (اردو) دیکھو اچاک ۔

اینہا | بقول چراغ (۱) جمع این باشد بہار و انند بذیل (این) ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ جمع اسم اشارہ قریب باشد برای ذوی العقول وغیر ذوی العقول ہر دو چنانکہ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ (محمد قلی سلیم ؎) چند
اغیار را نکوگوئی ؏ از تو اینہا نکونمی باشند ؏
(اردو) یہہ لوگ اسم اشارۂ قریب کی جمع ۔ ذوی العقول کے لئے اور یہہ غیر ذوی العقول اور ذوی العقول دونون کیلئے

(۲) اینہا ۔ بقول بہار گاہے بمعنی این قسم و این نوع ہم استعمال می یابد (باقر کاشی ؎)
باقر چرا بہرزہ کند ترک عشق کس ؏ اینہا مکن مکن مکن اے بے ہنر مکن ؏
صاحب چراغ ہم ذکر این کردہ و صاحب انند ہم بذیل (این) این را آوردہ **مؤلف** گوید کہ از سند باقر کاشی بمعنی چنین مستعمل ولیکن معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند (اردو) ایسا بقول امیر ۔ ہندی ۔ (ایداش سے بگڑ کر بنا ہے جو سنسکرت مین انھین معنون مین ہے) اسطرح ۔ یون ۔ یہہ ۔ فقرۂ امیر مین نے ایسا سنا ہے کہ آج دونون بھائیون مین چلگئی ۔

(۳) اینہا ۔ بقول بہار بمعنی وغیرہ و مانند آن (سید حسین خالص ؏) فرہاد و کوہ کندن و اینہا فسانہ است ؏ صاحب انند ہم بذیل (این) ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) بقول آصفیہ

عربی۔ اور سوا اس کے غیر ذالک۔ اور بھی علیٰ ہذا القیاس۔

اینہسہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن اینہمہ بمعنی اینسہ است و آن چیزی باشد کہ دیر واشود و دیر حل گردد۔ **مؤلف** گوید کہ مزید علیہ اینسہ بزیادت ہاے ہوز بر خلاف قیاس و تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار را نشاید کہ از محققین فارسی کسے با او نیست و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو اینسہ

این ہفت اوراق اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت کنایہ از سبع سموات ہست **مؤلف** گوید کہ از قبیل (این نہ صحیفہ) کہ گذشت۔ بخیال ما استعارہ باشد (اردو) سات آسمان مذکر۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین ورق لاجورد کا ذکر کیا ہے۔

این ہفت بنا اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ باشد از افلاک دیگر کسے ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ بخیال ما استعارہ از ہفت آسمان (اردو) دیکھو این ہفت اوراق

این ہفت جزیرہ اصطلاح۔ بقول مؤید اشارہ بسوے ہفت کشور صاحبان انند و ہفت ہمزبان مؤید **مؤلف** گوید کہ استعارہ باشد و بس (اردو) ہفت اقلیم۔ بقول آصفیہ فارسی۔ و عربی۔ اسم مؤنث۔ سات ولایت۔ کل دنیا فرماتے ہین کہ دنیا کی وہ تقسیم جو حکماے سابق نے سات مشہور ستارون یا اون خطوط سے کی ہے جس سے ربع سکون کا عرض معلوم کیا جاتا ہے کیونکہ انھون نے ربع سکون کے عرض کو خط استوا سے نوّے درجہ تخمینہ کیا ہے اور اس مین تیس درجے قطب شمالی کی سمت سے خارج کر کے اقالیم سبعہ کا ساٹھ درجے

عرض رکھا ہے اور اسی کے موافق زمین
کے سات حصے کر دئے گئے مین مگر اب
زمین کل پانچ برّ اعظمون پر تقسیم کی گئی ہے

این ہفت خُم | اصطلاح ۔ بقول مؤید و
ہفت کنایہ از ہفت آسمان **مؤلف**
گوید کہ استعارہ باشد کہ آسمان را تشبیہاً
خم گفتند و خم بقول برہان بالفتح طاق ایوان
و مانند آن و بالضم ظرفی باشد بزرگ کہ
درآن شراب و دوشاب و امثال آن
کنند و گنبد و عمارات را نیز گفتہ اند (اردو)
سات آسمان ۔ مذکر ۔ امیر نے تشبیہات
آسمان مین خم لاجورد کا ذکر فرمایا ہے ۔

این ہفت رواق | اصطلاح ۔ بقول انند
ہفت کنایہ از سبع سموات است صاحب
مؤید بذیل (این ہفت اوراق) ذکر این کرد
مؤلف گوید کہ رواق بقول منتخب لغت
عربی است بالکسر والضم بمعنی خانہ کہ بر
یک ستون ساختہ باشند و سقف خانہ و
پردہ کہ درکشیدہ باشند از سقف خانہ و
اول شب و ابر (انتہی) پس بخیال ما این
استعارہ باشد (اردو) سات آسمان
مذکر ۔ امیر نے تشبیہات آسمان مین (نیلی
رواق) کا ذکر کیا ہے ۔

این ہفت صحیفہ | اصطلاح ۔ بقول ہفت
اشارہ بسوی سبع سموات است صاحب
مؤید فرماید کہ اشارہ بسوی سموات سبعہ
و عرش و کرسی است ۔ کذا فی القنیہ و فی الآخرین
نظر (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ وجہ نظر
اینست کہ نزد حکما نہ آسمانست ہفت از ان
مخصوص برای سیارات سبعہ و ہشتم برای
ثوابت کہ آنرا فلک ثوابت و فلک ہشتم گویند و
نہم را فلک اطلس نامند زیرا کہ بروی ہیچ ستارہ
نیست و در اصطلاح شرع فلک ہشتم را کرسی ۔
و فلک نہم را عرش نامند پس (این ہفت صحیفہ

استعارہ باشد از سموات سبعہ عرش و کرسی و در آن داخل نیست مخفی مباد کہ صحیفہ لغت عرب است بقول منتخب بمعنی کتاب و از آنکہ فلک ہم مثل کتابے است باعتبار طبقات فارسیان استعارۃً ہفت افلاک را این ہفت صحیفہ گفتند (اردو) سات آسمان مذکر۔

این ہفت نقطہ اصطلاح۔ بقول مؤید و انند و ہفت اشارہ بسبعہ سیارہ باشد مؤلف عرض کند کہ بہ تشبیہ نقطہ با سیارہ استعارہ باشد (اردو) دیکھو انجم گردون کے پہلے۔

این ہم آثار پیری است مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و لیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این مقولہ بحق کبرسنان بر ہر موقع لغزش شان کنند یعنے بہر خطائیکہ از پیران سرزند گویند کہ این ہم آثار پیری است۔ و مرادف این است (پیری و صد عیب) کہ بجاے خودش می آید یعنے استعمالش ہم برچنین مواقع می شود (اردو) جب کسی بڈھے سے کوئی غلطی یا خطا ہوتی ہے تو دکن میں کہتے ہیں "بڈھاپے کا منہ کالا" پیری و صد عیب" کا بھی استعمال ہے۔ صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے" پیری و صد عیب چنین گفتہ اند" یعنے بڑھاپا سو عیب کے برابر ہے۔

این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر (مثل) صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی و احسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ چون کسے را مصیبتی بر مصیبت یا آفتی بر آفت پیش آید یا آنکہ صرف بر صرف لاحق شود فارسیان این مثل را بحق او زنند مقصود آنست کہ صبر بر این ہم باید کرد۔ (اردو) یہی فارسی

مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے بقول امیر
مصیبت پر مصیبت یا صرف مین صرف پیش
آنیکی جگہہ کہتے ہین کہ جہان بہت کچھہ
بھگت چکے وہان یہہ بھی سہی -

این ہمہ بقول بہار و انند (۱) بمعنی اینقدر
(میر خسرو ؎) خاک در روئے شدہ بر زعفران
بخندہ نہ با این ہمہ در ارغوان ؛ مؤلف
گوید کہ سندیکہ پیش کردہ بہار برائے (با این ہمہ)
بکار می خورد و بخیال ما معنی اینقدر درین
لفظ یافتہ نمی شود و بہ تحقیق ما معنیٔ است کہ
پیشان عرض می شود (اردو) اس قدر۔
امیر نے ایسا کے ذیل مین اس کا ذکر فرمایا
ہے (غالب ؎) اب جفا سے بھی ہین
محروم ہم اللہ اللہ ؛ اسقدر دشمن ارباب
وفا ہو جانا ؛
(۲) این ہمہ بمعنی این تمام چنانکہ انوری
فرماید ؎ ز روزگار خوش است اینہمہ
جز آنکہ ہمہ ؛ ز دستبوس نہاوند روزگار
جداست ؛ (مقولۂ مشہور) اینہمہ شکل از
برائے اکل ؛ (اردو) یہہ تمام
- یہہ سب -

این ہمہ آوردۂ تست مقولہ بقول
انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ یعنے باعث وقوع
اینہمہ توئی دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این
نکرد مؤلف گوید کہ این مقولہ جزویست
از مثل مشہور (اے باد صبا اینہمہ آوردۂ
تست) کہ بجایش گذشت و فارسیان جز
این مثل را بر زبان ندارند و مثل کامل را
می زنند تسامح صاحب انند و فرہنگ فرنگ
است کہ این را آورد (اردو) دیکھو اے
باد صبا اینہمہ آوردۂ تست ؛

این ہمہ از پے آن است کہ زر می خواہد مقولہ صاحبان خزینہ و محبوب الامثال
ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی و محل

استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ہے این ہمہ شکل از برای اکل" باشد فارسیان چون کسے را بینند کہ بہ طرق مختلفہ حاضرین را محظوظ می کند این ہردو مقولہ را بحق او استعمال کنند (اردو) این ہمہ شکل از برای اکل" اردو مین مستعمل ہے دکن مین کہتے ہین "بھروپ کرے پیٹ بھرنے" صاحب محبوب الامثال نے اس فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے "روپیہ سے سب کام نکل سکتے ہین" ہماری راے مین یہ ترجمہ قابل غور ہے۔

این ہمہ ترسیدہ است کہ ہندوانہ در کونش می غلطد مقولہ بقول بحر یعنی از بیم و ترس کونش آنقدر پارہ شدہ کہ ہندوانہ در آن می غلطد۔ مخفی مباد کہ ہندوانہ بقول بہار بمعنی تربز است و (ہندوانہ در کون غلطیدن) بقول بحر بمعنی بسیار ترسیدن و بقول بہار کنایہ از کمال پارہ شدن کون بود مؤلف گوید کہ فارسیان این مقولہ را بحق کسے استعمال کنند کہ بسیار ترساک شدہ باشد (اردو) گانڈ پھٹکر حوض ہو گئی ہے" یعنے نہایت ڈر گیا ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کے مصدر کا استعمال فرمایا ہے۔ بازاری زبان ہے۔

(۱۹۹۶) **این ہمہ شکل از برای اکل** مقولہ۔ مرادف (اینہمہ از پے آنست کہ زر می خواہد (اردو) دیکھو "اینہمہ از پے آنست کہ زر می خواہد"

این ہمہ نیست استعمال۔ بقول بہار اے چندان مہلک نیست (سید غلام نبی نسیم بخاری سے رباعی) اے چارہ گران لطف شما خواہد گشت ؛ گر در دامان داد و واخواہد گشت ؛ زخمی کہ رسید بر دلم اینہمہ نیست ؛ این دوختن زخم مرا خواہد کشت ؛ صاحبان بحر و انند ہمزبان بہار۔ مؤلف

گوید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و معنی
لفظی این چیزے نیست و چندان نیست باشد
و معنی مہلک نبودن پیدا می شود از قرینۂ
مصرع چہارم۔ (اردو) چندان مہلک
نہین ہے۔

این یتیم | اصطلاح۔ بقول شمس (۱)
کنایہ از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم و (۲) آفتاب نیز۔ صاحب ہفت
بر معنی دوم قانع **مؤلف** گوید کہ یتیم لغت
عربست بقول منتخب بمعنی طفل بے پدر از
آدمے و بچۂ بے مادر از حیوان و نفیس و یگانہ
از مروارید و چون پدر آنحضرت صلعم در
صغر سنی رحلت فرمود لہذا آنحضرت را فارسیان
باین نام خوانند و آفتاب را این یتیم گفتن
ہم استعارہ ایست نظر بر یکتائیش اما
مشتاق سند استعمال این می باشیم (اردو)
مذکر (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) آفتاب

اے وا | استعمال۔ بقول بہار کلمۂ تاسف
است و فرماید کہ واے وحیف و دریغ با
حرف ندا نیز استعمال کنند اعم از انکہ محل
ندبہ باشد یا غیر ندبہ۔ اول چنانکہ معز فطرت گوید
ع نالہ انگشتی زند گر بر لب خاموش من ٭
آسمان فریاد بردارد کہ اے واگوش من ٭
و ثانی چنانکہ درین مصرع کہ مادۂ تاریخ فوت ہمایون
پادشاہ است ع ایواے پادشاہ من از
بام او فتاد ٭ و نیز فرماید کہ گاہی بعد از وے
لفظ مصیبتاہ نیز آرند چنانچہ درین بیت میرزا
صائب ع ایوا مصیبتاہ کہ شد خرج مردگان
٭ چون حافظ مزار سراسر کلام من ٭ صاحب
بحر فرماید کہ مرادف اے حیف باشد صاحب
انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ
اشارۂ این بر کلمۂ آے گذشت کہ زائد باشد
(زیب النساء ع) صد غنچہ شگفت الاول من
٭ اے وادل من اے وادل من ٭ (اردو)

ایواے۔ دیکھو اے حیف۔ (میر ع) اے	واے یہ بلا زدہ دل مبتلا ہوا

ایوار بقول برہان با ثانی مجہول بر وزن دیوار وقت عصر باشد کہ نماز دیگرش نیز گویند چنانکہ شبگیر صبح را خوانند و فرماید کہ راہ رفتن وقت عصر را ایوار کردن و وقت صبح را شبگیر نمودن گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بفتح الف بمعنی وقت عصر است چنانکہ شبگیر وقت سحر۔ صاحب سروری بحوالۂ فرہنگ ذکر این کردہ فرماید کہ بر وزن دیوار بمعنی وقت عصر باشد و شبگیر بمعنی صبح۔ صاحب جہانگیری متفق با برہان فرماید کہ باول مکسور و یاے مجہول است۔ اتفاق صاحب جامع و ناصری برین است کہ وقت عصر قریب بغروب کہ نماز دیگرش گویند سفر و حرکت آن وقت را ایوار و صبح و سحر را شبگیر گویند (ناصری ع) آوخ نرسیدیم بہ شبگیر و بہ ایوار ٭ در سایۂ ہمسایۂ دیوار بدیوار ٭ و بقول وارستہ ایوار بہمزۂ مکسورہ وقت عصر و رفتن بر وقت مذکور نیز و نیز فرماید کہ مجدالدین علی قوسی نوشتہ کہ ایوار مقابل شبگیر است و این ہر دو لفظ مصطلح مسافران باشد چون قافلہ وقت پسین براہ افتد گویند ایوار کرد و اگر وقت سحر براہ افتد گویند شبگیر کرد پس ایوار داخل کردن پارۂ از روز است بشب و شب گیر عکس آن لیکن در محاورہ مطلق بر رفتن راہ در روز مستعمل است چنانکہ شرف الدین علی یزدی گوید (فقرہ) چاشتگاہ ایوار کردند (سالک یزدی ع) فلک با دیدۂ بیدار با ایوار و شبگیر است ٭ تو با این پاے خواب آلودہ خواہی قطع منزلہا ٭ بہار متفق با وارستہ (اشرف ع) بر و زار روزہ بیگیری بر طبیب زندہ داری کن ٭ مگو ایوار دار و راہ دین شبگیر ہم دارد ٭ (ولہ ع) براہش گرد بر آیم چو خوا

فی ہند بالین ؛ ظہور می کوشش شبگیر در ایوار می چینیم ؛ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایوار بہ وزن دیوار لیکن مشہور بفتح اول است و در کتب معتبرہ نیز بفتح وظاہر این تفاوت بنا بر لہجہ جاہاست از عالم چراکہ بکسر اول و فتح ہر دو آمدہ و آن در اکثر نسخ بمعنی وقت عصر است چنانکہ شبگیر سحر را گویند و تحقیق آنست کہ این اصطلاح مسافران است وایوار وشبگیر۔ رفتن پیش از شام و پیش از صبح باشد چنانکہ گویند فلانے ایوار کرد و فلانے شبگیر نمود (ہاتفی گوید ؎) شب قیرگون روز کافور رنگ ؛ ز ایوار و شبگیرش آمد بہ تنگ ؛ و در این بیت پندار رازی ؎ تو گر شبگیر بر توران نہی زین ؛ بآبان کے رسی کایوار رانند ؛ گنگو مجاز است پس معنی اوقات مذکورہ محل نظر است و اگر صحیح می بود طعام در ایوار خوردیم و آب در شبگیر خوردیم بمعنی ہر دو وقت درست می بود و آن ہرگز نیامدہ و غیر از رفتن مستعمل نمی شود مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی زبان باشد و جا دارد کہ مفرس گیریم کہ تیر بہ تحتانی مضموم و سکون رائے مہملہ بقول صاحب لغات ترکی بمعنی روان شو و یورتق بتفخیم ضمہ یا و سکون رائے مہملہ بقولش مصدر ترکی است بمعنی روانہ شدن و وآر بقول صاحب کنز محقق ترکی زبان است بمعنی برو ہم آمدہ پس آنے در اول این حرف ندا است و معنی لفظی ایوآر (روانہ شو اے فلان) باشد باقی حال وجود مصدر ترکی و صیغہ امرش بدین معنی تائید خیال ما می کند کہ فارسیان این را مفرس کردہ اند بمعنی اصطلاحی۔ پس مقصود فارسیان از ایوار رحیل سر شام است و بس کہ بعد عصر باشد (اردو) بعد عصر سر شام کوچ۔ مذکر۔ روانگی۔ مؤنث۔

ایوار کردن استعمال۔ صاحب برہان بذیل ایوار فرماید کہ راہ رفتن وقت عصر را (ایوار کردن) گویند صاحبان جامع وجہانگیری ہم بذیل ایوار ذکر این کردہ اند۔ وارستہ ذکر ماضی این کردہ چنانکہ فرماید چون قافلہ وقت پسین براہ افتد گویند ایوار کرد صاحب سراج ہم ماضی این را آوردہ فرماید کہ ایوار رفتن پیش از شام است چنانکہ گویند فلانی ایوار کرد بہار وانند ہمزبان وارستہ مؤلف گوید کہ صراحت ماخذ بر ایوار کردہ ایم (ظہوری ؎) کردم ایوار نالہ ہیچو اہم ✦ کہ بہ شبگیر آہ برخیزم ✦ (اردو) بعد عصر قریب شام کوچ کرنا روانہ ہونا۔ سفر پر جانا۔

ایواز بقول برہان بر وزن شیراز بمعنی آراستہ و پیراستہ باشد صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب جہانگیری فرماید کہ باول مکسور و یاے مجہول بمعنی آراستہ آمدہ واز حکیم سوزنی سند آرد و صاحب جامع ازہمین استناد کند ؎ بہارے یاسمن وچکریم فرست امروز ✦ کہ دو ستیم دو بطی شراب داد ایواز ✦ صاحب ناصری بذیل (ایورہ) فرماید کہ درجہانگیری ایواز و ایوازہ باول مکسور و یاے مجہول بمعنی آراستہ آوردہ صاحب سراج فرماید کہ بزاے تازی بر وزن شیراز بمعنی آراستہ و پیراستہ و ایوازہ بزیادت ہا نیز بہمان معنی و آیوزہ و آیوز مخفف آن و بعضے بہ راے مہملہ گفتہ اند پس صحیح ابراز است بیاے موحدہ کہ براز مخفف آنست بمعنی آراستہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ابراز بالکسر و سکون باے موحدہ بقول محققین عرب مصدریست بمعنی بازکشادن نامہ را و زر خالص گرفتن و بیرون کردن و بقول منتخب بیرون آوردن

(انتہی) پس حاصل بالمصدرش عیان و روشن توان گرفت عجبی نیست کہ فارسیان این را مجازاً بمعنی آراستہ و پیراستہ استعمال کردہ باشند درینصورت مفرس باشد۔ رامی مہملہ بہ واو بدل شود چنانکہ برمر و برہو وکلار وکلاو وتبدیل موحدہ بہ تحتانی غیر از تصحیف نباشد کہ کاتبان چابک دست این قسم تصرفہا کنند وجا دارد کہ آیواز را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) آراستہ پیراستہ یا آراستہ و پیراستہ بقول آمیر۔ استعمال مین دونوں ایک دوسرے کے مرادف بمعنی مزین ہین مگر نظر دقیق حکم کرتی ہے کہ آرایش کی چیزین بڑہانے سے جو تزئین ہو اوسکو آراستگی کہتے ہین اور ناخوش آیندہ چیزین دور کرنے سے جو زینت ہو اوس کو پیراستگی کہتے ہین۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم اس ترجمہ کی تکمیل ایوازہ پر کرین گے۔

ایوازہ بقول برہان بانانی مجہول بر وزن شیرازہ بمعنی ایواز است کہ آراستہ و پیراستہ باشد صاحب جامع ہمزبان برہان صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ و صاحب ناصری بحوالۂ جہانگیری این را آوردہ۔ خان آرزو در سراج بذیل ایواز مرادفش قرار دادہ مؤلف گوید کہ صراحت ماخذ بر آیواز گذشت وجز این نیست کہ ہاے ہوز در آخر آیواز زیادہ کردہ اند ہمچون ستمگار و ستمگارہ (اردو) دیکھو آیواز۔ لیکن شراب وغیرہ کی صفت مین عمدہ یا دو آتشہ وغیرہ کا استعمال ہوگا نہ آراستہ و پیراستہ

ایوان بقول برہان وجامع وہفت و ناصری بروزن کیوان (۱) صفہ وطاق باشد صاحب ناصری باتفاق برہان صراحت مزید کند کہ بالفتح لغت فارسی و بالکسر معرب است وبقول شمس طاق ونشست گاہ پارسی است بہار گوید کہ بالفتح صفۂ بزرگ و بالکسر

عربی است یا معرب و فرماید کہ بالفظ فرو افتادن بصلۂ بر مستعمل (نظامی سے) رو بدرگاہ نیاز آر کہ ایوان غرور ٭ عاقبت بر سر مغرور فرو می آید ٭ صاحب غیاث بحوالۂ شروح لغات آوردہ کہ ایوان بالکسر و یاے معروف نشستگاہ بلند کہ بران سقف باشد و بحوالۂ منتخب گوید کہ بالکسر صفۂ بزرگ کہ ظاہراً معرب ایوان است کہ در فارسی بفتح مستعمل میشود۔ صاحب رہنماے سہولت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ فرماید کہ صفّہ و پیش نشین را گویند کہ بہندی چبوترہ باشد مؤلف گوید کہ اگرچہ بعضے از اہل لغت ایوان را بمعنی عام گرفتہ اند چنانکہ بر معنی سوم ذکرش می آید و بعضے این را مخصوص کردہ اند بہ سائبان در چنانکہ بر معنی دوم ولیکن فی الحقیقت ایوان در فارسی زبان حصۂ منزل است کہ داخل خانہ بہ تخصیص می سازند کہ کرسی آن از کرسی مکان بلند و سائبانے با او مخصوص کہ مقام نشست صاحب خانہ باشد و چون بر منزل اوّلین ساختہ شود شہ نشین نام دارد و چون بر منازل بالاخانہ تعمیرش کنند ایوانش گویند کہ از حدّ دیوار خانہ بالاے شارع عام بر می آید و ایوان نشین بوسیلۂ آن از ہر دو طرفش تا دور تماشا می کند بشکل ہر دو محرابی۔ اسم جامد فارسی زبان است بالفتح (اردو) شاہ نشین و شہ نشین بقول آصفیہ اسم مؤنث وہ برآمدہ جو آگے نکلا ہوا ہو جس پر اکثر پادشاہ بیٹھکر لوگون کو درشن دیا کرتے تھے۔ اور دالان کے اندر کا وہ اونچا دالان جس کے چھوٹے چھوٹے در ہوتے ہین۔

(۲) ایوان۔ بقول ناصری بمعنی طاقِ در نیز آمدہ صاحبان برہان و جامع فرمایند کہ

بمعنی مطلق طاق باشد چنانکہ گذشت۔ صاحبان انند وہفت ہم ذکر این کردہ اند۔
مؤلف عرض کند کہ طاق بقول منتخب بنائے راگویند کہ خمیدہ و کج سازند چون محراب
پس طاقِ در بمعنی بنائے باشد کہ پیشِ در سازند تا از بارش و امثال آن محفوظ ماند
(اردو) چھجا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ آگے بڑھا ہوا چھت کا حصہ جو
کڑیون یا سلون کا ہوتا اور بارش کی حفاظت کے واسطے یا دھوپ کے بچاو کے لئے
لگایا جاتا ہے۔ پس طاقِ در سے دروازے کا چھجا مراد ہے۔
(۳) ایوان۔ بقول ناصری عمارتی راگویند کہ شکل آن محرابی وہلالی بودہ باشد و فرماید کہ
این معنی ازین بیت حکیم فرخی استنباط می شود کہ گفتہ ؎ ہمی بصورت ایوان توفرود آید
ہمہ نو د عرض آن تا از وکنی ایوان ؛ صاحب شمس بحوالۂ تاج آرد کہ بمعنی خانۂ پیش کشادہ
و بلند است و بحوالۂ دستور گوید کہ بمعنی کوشک و سراپردہ باشد صاحب غیاث بحوالۂ شرح
نصاب وغیرہ گوید کہ بمعنی کوشک و دالان بزرگ آید۔ صاحب انند ہم بحوالۂ ناصری ذکر
این کردہ (ظہوری ؎) فتاد کنگر ایوان کبرو ناز بلند ؛ گذشتہ آہ و فغان کسے کمند اینجا ؛
(ولہ ؎) گرچہ نذارد کمند کنگر ایوان وصل ؛ نالۂ شبگیر را تا رسیدن وہم ؛ (صائب
؎) ہست زندانی پر از وحشت بچشم عارفان ؛ پیش طاق آن دو ابرو قصر و ایوان
بہشت ؛ (انوری ؎) ہر کہ سر بر خاک ایوانت نہد از روے قدر ؛ پایش از
تحت الثریٰ بر اوج کیوان آمدہ است ؛ مؤلف عرض کند کہ درینجا معنی عام است
سطلقاً یعنی منزل بلند و معنی اول و دوم خاص باشد چنانکہ بجایش مذکور شد (اردو)

ایوان۔ بقول امیر فارسی۔ اسم مذکر۔ محل۔ مکان (کیف ؎) حباب بحر ہستی تھے ہوئے نابود ہستی سے ؛ کہاں اب طاق کسریٰ ہے کہاں ایوان فریدون کا ؛

(۴) ایوان۔ بقول ناصری کنایہ از آسمان ہم ہست و از استادے سند آرد ؎ جور ازین برکشیدہ ایوانست ؛ کہ در و مشتری و کیوانست ؛ (انوری ؎) چون شمع روز روشن از ایوان آسمان ؛ ناگہ در اوفتاد بدریاے قیروان ؛

صاحب انند ہمزبان ناصری۔ مؤلف عرض کند کہ در شعر اول (این برکشیدہ ایوان) و در شعر دوم (ایوان آسمان) مستعمل است اگر مجرد ایوان را آسمان گیریم استعارہ باشد نہ کنایہ (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔

ایوان را طرح کردن استعمال بمعنی بنیاد ایوان افگندن باشد (عرفی ؎) این مزاریست کہ صد چون تو درو مدفون است ؛ کہ تو امروز بر و طرح کنی ایوان را ؛ مخفی مباد کہ درینجا ایوان بمعنی سوم است۔ (اردو) مکان کی بنیاد ڈالنا۔

ایوان زرکاری اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از آسمان باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ فارسیان فلک را ایوان گفتہ اند و (زرکاری) صفت اوست نظر بر ستارگان فلک (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے امیر نے تشبیہات آسمان میں ایوان سیمابی اور گنبد زرنگار کا ذکر کیا ہے۔

ایوان زنگاری اصطلاح۔ بقول بحر آسمان را گویند صاحب مؤید فرماید کہ اشارہ بفلک قمر است صاحب ہفت ہمزبان مؤید مؤلف عرض کند کہ زنگاری بہ تحتانی نسبت است فارسیان فلک را زنگاری گفتہ اند و این کنایہ باشد (اردو) دیکھو آسمان کے

پہلے معنے۔ آمیر نے تشبیہات آسمان میں	خیمۂ زنگاری۔ سپر زنگاری کا ذکر کیا ہے۔

ایوانس بقول برہان بفتح اول وسکون ثانی وثالث بالف کشیدہ ونون مکسور بسین بے نقطہ زدہ نام شہرے باشد از فرنگ ودر آن شہر کلیسائی است کہ ہر سال در وقت تحویل آفتاب بہ برج جدی سار بسیار می آیند وہر یک را از یتونی در منقار بود ومجموع زیتونہا را در ان کلیسا می ریزند گویند آنقدر زیتون جمع می شود کہ ساکنان آنجا را تمام سال کافی است ونیز گویند کہ در صد فرسنگی آنجا درخت زیتون نیست۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ وصاحبان انند وہفت ہم این را آوردہ اند (اردو) ایک شہر کا نام ایوانس ہے۔

(۱۹۱) **ایوان ساختن** استعمال۔ تعمیر ایوان کردن چنانکہ عرفی گوید (ص) خدا را خانقاہ کہنۂ صوفی بر ندان دہ ؛ کہ ایوانہا بسازند وبیارایند محفلہا ؛ (اردو) ایوان بنانا۔

ایوان سیمابی اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از آسمان است صاحبان بحر وہفت ہمزبان او وصاحب مؤید فرماید کہ اشارہ است بفلک قمر مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است نظر بہ رنگ فلک (اردو) دیکھو آسمان کے پہلے معنے۔ آمیر نے تشبیہات آسمان میں ایوان سیمابی کا ذکر فرمایا ہے۔

ایوان طراز استعمال۔ بقول بہار از عالم انجمن طراز (طالب آملی ص) اسے شاہد خیال تو ایوان طراز چشم ؛ وقف حریم ناز تو فرش نیاز چشم ؛ صاحب انند ہمزبان او وصاحب بحر فرماید کہ از عالم انجمن آرا باشد مؤلف گوید کہ طراز

بفتح اول بقول برہان بروزن نماز بمعنی نقش و نگار و زیب و زینت آمدہ و بخیال ما اسم مصدر طرازیدن است و طرازیدن بقول ش بفتح اول پیراستن و آراستن و نقش و نگار کردن و ساختن چیزہا باشد پس (ایوان طراز چشم) درین شعر بمعنی قایم کنندہ و زیب و زینت دہندۂ ایوان چشم است بالجملہ (ایوان طراز) اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ایوان کو زینت دینے والا۔ ایوان بنانے والا۔ ایوان قائم کرنے والا

ایوان کیف | اصطلاح۔ بقول چراغ بفتح و سکون تحتانی و نون و فتح کاف و سکون تحتانی و فا نام جائیست از ایران چنانچہ از کتب تواریخ و اہل زبان بتحقیق پیوستہ و آرستہ بحوالۂ عالم آرای عباسی نواب وحید الزمانی فرماید کہ معمورہ ایست نزدیک بلدۂ طہران بہار ہم بحوالۂ عالم آرای عباسی ذکر این کردہ فرماید کہ نام جائی است در ایران و از زکی ندیم سند آوردہ ؎ چو می در منزل ایوان کیف آسایشے داری ؛ اگر زاد رہے با خود ز برگ تاک برداری ؛ صاحب بحر ہم بحوالۂ چراغ و وارستہ این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این کیفیت ایوان دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی است و عجبی نیست کہ این معمورہ خاص بالای کوہ یا زمین بلند واقع باشد کہ بدین نام موسوم شد (اردو) ایوان کیف ایک آبادی کا نام ہے جو طہران کے قریب واقع ہے۔

ایوان ماہ | اصطلاح۔ بقول بحر و ضمیمۂ برہان و ہفت کنایہ از فلک قمر باشد کہ آسمان دنیاست صاحب انندگوید کہ (ایواہ ماہ) بالکسر لغت فارسی است بمعنی آسمان دنیا **مؤلف** عرض کند کہ

جز این نباشد کہ بر زبان عجم (ایوا ماہ) باشد بحذف نون چنانکہ در بسیاری از لغات فارسی این قسم حذف بنظر آمدہ چنانکہ ایشان را ایشا و این را آی کردہ اند یا ناو اقفان ماخذ بہ تصحیف کتابت نون را بہ ہا بدل کردند کہ بر خلاف قیاس است باقی حالِ مجرّد بیان صاحب انند اعتبار را نشاید و دیگر کسے از محققین فارسی (ایواہ ماہ) را نہ نوشت بہ خیال ما (ایوان ماہ) مرکّب اضافی است کنایہ از فلک اوّل کہ مقام قمر است (اردو) پہلا آسمان مذکر

ایواے بقول بہار کلمۂ تاسّف است مرادف آیوا کہ بجایش گذشت و بخیال ما مزید علیہ آیوا بزیادت تحتانی در آخر ہمچون جاو جاے پاو پاے و صراحت معنی ہمہ را انجا مذکور۔ (میرزا صائب ؎) قالب تہی ز دیدن ویرانہ کردہٗ ٭ ایواے اگر نگاہ تو افتد بروے گنج ٭ (ظہوری ؎) از ہیچ دلی رم نکند مہر غزالان ٭ ایواے اگر رام تو آرام برآید (ولہ ؎) صاحب جمال راہ نیابد بہیچ دل ٭ ایواے اگر ز خاطر صاحب نظر رود ٭ (اردو) دیکھو اے وا۔

ایّوب بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) نام پیغمبرے است کہ بصفت صبر معروف است صاحب منتہی الارب گفتہ کہ نام پیغمبریست و آن معرّب است بر وزن دیجور زیراکہ در اصل آیوب بودہ و بحقیقت لفظ عجمی است مؤلّف گوید کہ فارسیان ہمین معرّب را استعمال کنند و اصل لفظ عجمی را بر زبان ندارند (اردو) ایّوب بقول امیر۔ ایک پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے۔ جو مصیبتوں اور بلاؤں پر نہایت صابر و شاکر تھے (امیر ؎) روز خلقت صبر کے خالق نے دو حصے کئے ٭ ایک مجھکو ایک

بخشا حضرت ایوب کو ۔

(۲) ایّوب ۔ فارسیان استعمال این استعارۃً بمعنی دل کردہ اند چنانکہ عرفی گوید ؎ ناصبوری گر کند عرفی دلم عیبش مکن ۔ ناصبوری شرط اصلاحست ایوب مرا ۔ (اردو) دل ۔ دیکھو آئینۂ خاکیان کے تیسرے معنے ۔ (۱۴۷۴)

ایوره | بقول رشیدی بحوالۂ ادات بفتح الف وضم وفتح یا و رائے مہملہ بمعنی آراستہ باشد صاحب سروری ہم بحوالۂ ادات الفضلا این را آوردہ فرماید کہ بفتح ہمزہ و واو وضمے مہملہ بمعنی آراستہ باشد و صاحب ناصری بحوالۂ رشیدی فرماید کہ بفتح اوّل وضم یا وفتح رائے مہملہ آمدہ صاحب شمس در بیان اعراب متفق با ناصری ۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ و صاحب برہان بذیل ایوزہ این را آوردہ مرادفش قرار دادہ مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و ما صراحت کامل بر (ایواز) کردہ ایم (اردو) دیکھو ایواز ۔

ایوز | بقول برہان و جہانگیری و ہفت بکسر اوّل وسکون ثانی و واو مفتوح بزائے نقطہ دار زدہ بمعنی ایواز است کہ آراستہ و پیراستہ باشد صاحب سراج بذیل ایواز ذکر این کردہ فرماید کہ مخفف ایواز باشد و ما از صراحت ماخذ ہمہ در آنجا بحثے کردہ ایم (اردو) دیکھو ایواز ۔

ایوزه | بقول برہان و جہانگیری و ہفت بروزن ہیزہ بمعنی ایوازہ کہ آراستہ و پیراستہ باشد و فرماید کہ باین معنی با رائے بے نقطہ ہم آمدہ است مؤلف گوید کہ صراحت ماخذ این بر ایواز کردہ ایم ۔ (اردو) دیکھو ایواز ۔

ای وقت توخوش کہ | مقولہ ۔ صاحبان

وقت ماخوش کردی خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند فارسیان بحق کسے استعمال این مقولہ کنند کہ از کلامش	یا از تحریرش لطفے حاصل کردہ باشند (اردو) یہی فارسی مقولہ اردو مین بھی مستعمل ہے۔ بقول امیر۔ جب کوئی شخص کسیکو اچھی خبر سناتا یا اور کسی بات سے خوش کرتا ہے تو اوسے دعا دینے کے طور پر کہتے ہین۔

ایومن بقول برہان بفتح اول وضم ثانی وسکون ثالث ومیم مکسور بنون زدہ بلغت ژند وپاژند چشم را گویند کہ بعربی عین خوانند۔ صاحب جہانگیری درخاتمۂ کتاب بذیل لغات ژند وپاژند ذکر این کردہ فرماید کہ باوّل مفتوح وواو معروف چشم باشد۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ وصاحبان انندو ہفت ہم **مؤلف** گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم است وحالا بزبان معاصرین عجم متروک (اردو) آنکہ۔ بقول امیر۔ ہندی۔ آکش۔ سنسکرت چشم۔ (فارسی) عین (عربی) آئی (انگریزی) دیکھنے کا عضو۔ (مؤنث) (آتش ۵) شعر سے نے

میرے یار کی جادو سے بھری آنکہ ؎ دیوانہ ہوا جس نے کہ دیکھی وہ پری آنکہ ؎

ایہام لغت عربی است بالکسر بروزن اکرام بقول منتخب درغلط وگمان انداختن وباصطلاح ارباب معانی آوردن کلمہ ایست کہ دو معنی داشتہ باشد یکے قریب ویکے بعید وارادہ کردن معنی بعید ازآن کلمۂ ایہام است صاحب مؤید بذیل لغات عربی ذکر این کردہ فرماید کہ بمعنی بگمان افگندن ونام صنعتے از بدائع کہ

آن را ذوالمعنیین خوانند۔ صاحب غیاث بحوالۂ کشف و مجمع الصنایع آرد کہ بالکسر در
غلط انداختن و در شک افگندن و نام صنعت شعری و آن چنان باشد کہ در شعر
لفظ ذومعنیین آرند یعنے لفظے ذکر کنند کہ دو معنی داشتہ باشد و معنی بعید مراد
باشد۔ صاحب انند بحوالۂ مطلع السعدین وارستہ گوید کہ ایہام بالکسر لغت عربست
بمعنی در غلطی انداختن و در شک افگندن۔ و نام صنعت شعری و آن چنان باشد
کہ در شعر لفظ ذومعنیین آرند یکے قریب و دوم بعید کہ ذہن سامع بمعنی قریب انتقال
کند و معنی بعید مراد متکلم باشد و ہمین ما بہ التمیز است میان ذوالمعنیین و ایہام
(قاضی سیستانی ؎) تیغی کشیدہ بر سرم آن سیمبر رسید ٭ گفتم کہ چیست گفت کہ عمرت
بسر رسید ٭ (میر شمس الدین فقیر گوید ؎) گم کردۂ بتے را در کوچۂ خرابات ٭ اے
خضر راہ ستان بنما بمن خدا را ٭ (انتہی) صاحب حدائق البلاغہ بذیل ادماج
فرماید کہ فرق در ایہام و ادماج آنست کہ در آنجا لفظی می آرند کہ دو معنی یا بیشتر
داشتہ باشد و اینجا مجموع کلام مفید ہر دو معنی می شود ولیکن ذکر ایہام علیحدہ نکرد
مؤلف عرض کند کہ معنی اصطلاحی این در موضوع ما داخل است کہ برای آن
اصطلاحی خاص در فارسی زبان نیست از اینجاست کہ ما ذکر این کردہ ایم (اردو)
ایہام۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ لغوی معنی وہم مین ڈالنا۔ اصطلاح شاعری مین اس
صنعت کو کہتے ہین کہ۔ شعر مین ایک ایسا لفظ لائے جسکے دو معنی ہون ایک
معنی اس مقام سے قریب ہون دوسرے بعید مگر شاعر کی مراد معنی بعید ہون

اور معنی قریب صرف حسن کلام اور رعایت شاعرانہ کا فائدہ دیتے ہون یعنی قریب
اسی اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ اس لفظ کو شعر کے بعض اور لفظ سے مناسبت ہوتی
جیسا اس شعر مین (آباد ۵) ہے رنگ کب گلون مین جو ہے بوے یار مین ہو اک
عندلیب کیا ہے مین کہدون ہزار مین ہ ہزار کے دو معنی ہین ایک تو بلبل کو کہتے ہین
اور دوسرے شمار کا عدد ہے ہرچند اس جگہ معنی اول کو بسبب رعایت گل و
عندلیب کے قربت ہے مگر شاعر کو مقصود معنی ثانی ہین جس کو رعایت معنوی کے اعتبار
سے کوئی لگاو کسی لفظ سے نہین ہے۔

ایہقان بقول برہان بایا و قاف بروزن پہلوان خردل صحرائی است وآن
رستنی باشد کہ بعربی جرجر خوانند گویند اگر آب آن را بگیرند و در پایے درخت انار
ترش ریزند انار آن درخت شیرین گردد۔ صاحب مؤید این را بذیل لغات عربی
آوردہ بحوالۂ قنیہ فرماید کہ بالضم و بالفتح و ضم ہا جرجیر بیابانی کہ آنرا بہندی ترمرا
گویند و بحوالۂ تاج گوید کہ مندلو دشتی باشد صاحب جامع فرماید کہ بروزن احمقان
خردل صحرائی را گویند۔ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط فرماید
کہ بفتح اول جرجیر بری است و برجرجیر گوید کہ بکسر اول و سکون ثانی و کسر جیم و سکون
یاے تحتانی و راے مہملہ اسم عربی است بیونانی اوذمین و سریانی کرکیرا و بفارسی
گیکر و گلج و کہرک و بہندی ترمرا نامند وآن صحرائی و بستانی می باشد صحرائی آنرا
عرشاو ایہقان نامند و بستانی را بقلۂ عائشہ و بشیرازی کہرک گویند مؤلف عرض کند

کہ ہمان آنداو است کہ بجایش گذشت۔ صاحب آنند این را لغت فارسی نوشتہ و صاحب مخزن الادویہ کہ پابند لغات عرب است ذکر این نکردہ و بہ تحقیق ما ہم لغت فارسی است (اردو) دیکھو انداو۔

ردیف بائے موحدہ

ب یعنی بائے مکتوبہ بر خلاف بائے ملفوظہ بقول آنند حرف دوم حروف تہجی است و بحساب ابجد عدد این دو باشد بہار گوید کہ بائے تازی بحذف الف ہرگاہ با لفظ دیگر ملحق گردد بے اعتبار حرکت لفظ ما بعد خود دائما مفتوح باشد خواہ آن لفظ اسم باشد خواہ فعل الا بائے تازی در امر کہ عند الفتح والکسر لفظ ما بعد مکسور می باشد و عند الضم آن مضموم مؤلف عرض کند کہ در عربی و فارسی و اردو دومین حرف باشد از حروف تہجی و این را بائے ابجد و بائے موحدہ و بائے تازی ہم گویند و بقول غیاث بہ بائے مسمی موسوم است و این ہمہ اسما از برائے آنست کہ با بائے فارسی و مکتوبی ملتبس نشود و در رسم الخط گاہے این را متصل لفظ ما بعد می نویسند چنانکہ (برائے) و گاہے منفصل و اندرینصورت در کتابت با ہائے مختفی آوردن ضرور است چنانکہ (بہ یعقوب) و ما ہر قدر کہ جستیم کلیۂ این بدست نیامد کہ در رسم الخط اتصال موحدہ با لفظ ما بعد بکدام حالت لازم است و اینقدر متحقق شد کہ در فن جمل موحدہ را جدا نوشتن ممنوع است مطلقاً و این بر چند قسم آمدہ (۱) بمعنی مع و این بیشتر افادۂ معنی مصاحبت کند (مظہر ۵) چو کم عمرے بہم عمرے بگلشن شادمی آید ؏ مرا بے اختیار ایام طفلی یاد می آید ؏ و گاہے افادۂ معنی الصاق ہم و بعضے این را بائے

اتصال ہم گویند (جامی ؎) می نالم از جدائی تو دمبدم چو نے ؛ وین طرفہ تر کہ از تو نیم یکنفس جدا ؛ پس دمبدم درینجا بمعنی دم متصل دم است۔ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ (اردو) مع دیکھو (با) کے پانچوین معنی۔

(۲) بقول غیاث بمعنی باوجود (شیخ شیراز ع) بعصیان در رزق بر کس نہ بست ؛ صاحب تحقیق القوانین بذیل قسم اول ذکر این کردہ چنانچہ فرماید کہ گاہے آن با بمعنی (با بمعنی مع) متضمن معنی باوجود ہم باشد چنانکہ درین قول حزین ؎ سرت گردم باین بے التفاتی ؛ چرا بسیار می خواہد ترا دل ؛ (اردو) دیکھو (با) کے ساتوین معنے۔

(۳) بقول غیاث بمعنی طرف وجانب چنانکہ (ع) بکوی او ندہم طفل اشک را رخصت ؛ یعنے بسوے کوی او (ع) بملک عجم رغبت شاہ خاست ؛ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ واز عرفی شیرازی سند آوردہ (؎) زہے صفاے عمارت کہ در تماشایش ؛ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار ؛ یعنے بسوے دیدہ۔ (اردو) دیکھو (با) کے نوین معنے

(۴) بقول غیاث بمعنی مقدار چنانکہ بجو یعنے بمقدار جو۔ شیخ شیراز (؎) بجو می ستاند ز دہقان پسر ؛ بمن می فروشد بدیوان سیر ؛ (شیخ شیراز ؎) اگر بر رفیقان نباشی شفیق ؛ بفرسنگ بگریزد از تو رفیق ؛ یعنے بمقدار فرسنگ۔ صاحب تحقیق القوانین ذکر این کردہ (اردو) مقدار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ شمار۔

(۵) بقول غیاث بمعنی برای (عراقی ؎) بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ؛ کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ؛ بطواف درین شعر بمعنی براے طواف است (حافظ شیراز

ص) اگر بسیر چمن پیروی قدم بردار ٭ کہ ہمچو رنگ حنامی رود بہار از دست ٭ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ (اردو) واسطے۔ بقول آصفیہ۔ لئے۔ برائے۔ دیکھو ازبرائے

(۶) بقول غیاث برائے تقابل باشد چنانکہ (ص) آبداری لعلت یکے بخواہد بود ٭ اگر ہزار عقیق از یمن شود پیدا ٭ (بآبداری) دراینجا بمعنی (مقابل آبداری) باشد (اردو) دیکھو (با) کے گیارہویں معنے۔

(۷) بقول غیاث برائے توافق باشد و بقول تحقیق القوانین بمعنی موافق (دانش ص) شاید بمُدّعائے تو گویم حکایتے ٭ یکبار عرض حال مرامی توان شنید ٭ پس (بمُدّعا) درین شعر بمعنی موافق مُدّعاست (اردو) موافق۔ بقول آصفیہ۔ عربی (تابع فعل) حسب۔ بر حسکم۔

(۸) بقول غیاث برائے قرب باشد و بقول صاحب تحقیق القوانین بمعنی نزدیک چنانکہ درین قول (نوعی ص) یکروز صبا بوئے گلے بردہ بیعقوب ٭ بگریست کہ این نکہت پیراہن مانیست ٭ پس بیعقوب درین شعر بمعنی نزد یعقوب و پیش یعقوب باشد (اردو) نزدیک بقول آصفیہ۔ فارسی (تابع فعل) قریب۔ پاس۔ نیرے۔ دہورے۔

(۹) بقول غیاث برائے سبب باشد چنانکہ (ص) بجرم عشق توام می کشند و غوغائیست ٭ تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست ٭ پس (بجرم) درین شعر بمعنی (بسبب جرم) است۔ صاحب تحقیق القوانین بذیل (ب بمعنی از) فرماید کہ این با جائے متضمن معنی سبب بود و درین صورت ببائے تعلیل موسوم گردد چنانکہ امید گوید (ص) آب دیدہ

زبس پاے در گل است مرا ؎ سفر زکوے تو بسیار مشکل است مرا ؎ یعنے بسبب آب دیدہ (انتہیٰ) (اردو) سبب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکّر ۔ موجب ۔ باعث ۔ وجہ ۔ واسطہ ۔ کارن ۔ خاطر ۔ لئے ۔ واسطے ۔ علت ۔

(۱۰) بقول غیاث ۔ براے تشبیہہ باشد چنانکہ (ص) لطفش بہار شادمانیست ؎ قہرش بسموم مہرگانیست ؎ پس (بہ بہار) درین شعر بمعنی (مثل بہار) باشد صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ بمعنی مانند باشد کہ ببائے تشبیہہ موسوم گردد چنانکہ درین قول صائب (ص) بوے سر زلف تو بشیدائی من نیست ؎ آوازۂ حسن تو برسوائی من نیست ؎ (اردو) دیکھو ارد کے تیسرے معنے ۔

(۱۱) بقول غیاث بمعنی عوض و بقول تحقیق القوانین بمعنی مقابل و عوض باشد چنانکہ درین قول حافظ (ص) پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ؎ ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم ؎ پس (بجوے) درین شعر بمعنی (مقابل جوے) است (اردو) دیکھو با کے بارہوین معنے ۔

(۱۲) بقول غیاث براے قسم باشد و صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ باے قسم کہ متضمن بمعنی قسم بود چنانکہ درین قول ہلالی (ص) منم و زعشق دردی کہ اگر بکوہ گویم ؎ بخدا کہ نرم گردد دل سخت سنگ خارا ؎ پس (بخدا) درینجا بمعنی قسم بنام خدا باشد (اردو) بقول آصفیہ (ب) اردو مین بھی قسم کے لئے آتی ۔ جیسے بخدا ۔ واللہ باللہ وغیرہ ۔

(۱۳) بقول غیاث براے تیمن و توسل چنانکہ (رباعی) یارب برسالت رسول الثقلین

یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین ؎ عصیان مرا و حصۂ کن در عرصات ؎ نمی بحسن بخش و نمے بحسین ؎ پس (برسالت) و (بغزا کنندہ) بمعنی (بہ تیمن و توسل رسالت و غزا کنندہ) باشم (اردو) وسیلہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ذریعہ۔ واسطہ۔

(۱۴) بقول غیاث۔ براے استعانت صاحب تحقیق القوانین بذیل (بمعنی از) فرماید کہ این با جائے مفید معنی استعانت بودہ و درین صورت بباے استعانت موسوم گردد سعدی فرماید (ﮐ) پیرے کہ زجاے خویش نتوان برخاست ؎ الا بعصا کیش عصا برخیزد ؎ (یعنے بمدد عصا) (انتہی) (اردو) دیکھو با کے تیرھوین معنے۔

(۱۵) بقول غیاث بمعنی زیر چنانکہ بہ تیغ بمعنی زیر تیغ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ چنانکہ درین قول نظامی (ﮐ) چنین تا بمقدار ہفتاد مرد ؎ بہ تیغ آمد از رومیان نبرد ؎ یعنی تا باندازۂ ہفتاد مرد از رومیان تہ تیغ شدند و فرماید کہ ممکن است کہ درینجا مدخول بالفظ ضرب مقدر باشد پس برین تقدیر آن با بمعنی در بود (انتہی کلامہ) مؤلف گوید کہ ہیچ ضرورت ندارد کہ ضرب را مقدر گیریم۔ (اردو) نیچے۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ (تابع فعل) تلے۔ تحت۔ زیر۔

(۱۶) بقول غیاث براے آغاز۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ باے ابتدا کہ مفید معنی ابتدا باشد چنانکہ درین قول باذل (ﮐ) بنام خداوند بسیار بخش ؎ خرد بخش و دین بخش و دینار بخش ؎ یعنے ابتدا میکنم این کتاب را بہ نام خداوند بسیار بخشندہ و فرماید کہ ازین تفسیر اشارت است برین معنی کہ باے ابتدا در حقیقت باے استعانت است و بسبب متعلق

بودنش بفعل مقدر شتمل بر معنی ابتدا مجاز آبدان اسم موسوم گردید (ار دو) دیکھو
بآ کے تیرہوین معنے ۔
(۱۷) بقول غیاث بمعنی رخ وسمت چنانکہ ع بگردن فتد سرکش تند خود ب
انند بزبان او (اردو) بَل بقول آصفیہ ۔ہندی ۔مذکر ۔رخ ۔سمت ۔پہلو جیسے
۔ ہاتھہ کے بَل ۔سر کے بَل ؎
(۱۸) بقول غیاث باے اضافی وآن معانی اضافی دہد وصاحب تحقیق القوانین بذیل
(ب معنی براے) فرماید کہ این نوع بآ بعضے جا افادۂ معنی اضافت دہد چنانکہ درین
قول رفیع (ع) کسے بزادۂ خود خصم نیست حیرانم ؎ کہ سنگ بہرچہ گردید دشمن مینا گر
یعنے ہیچکس خصم زادۂ خود نیست ۔ (اردو) کا ۔بقول آصفیہ حرف اضافت یہہ لفظ
اردو مین تعلق نسبت ۔لگاؤ ۔ملکیت ۔قبضہ وغیرہ ظاہر کرنے کے واسطے آتا اور حرف
اضافت کا کام دیتا ہے ۔بشرطیکہ مضاف مذکر ہو کیونکہ اردو مین تذکیر و تانیث بلحاظ
مضاف ہوا کرتی ہے اور مضاف الیہ کے مذکر یا مؤنث ہونے سے کچھہ واسطہ نہین
ہوا کرتا ۔الخ ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اگر مضاف مؤنث ہو تو حرف کی سے کام لیا
جاتا ہے ۔جیسے مضاف مذکر کی مثال (زید کا گھر) اور مضاف مؤنث کی تمثیل (زید
کی ٹوپی)
(۱۹) بقول غیاث و اننداست بمعنی لائق چنانکہ صائب گوید (ع) صائب کنون کہ در دو بدر بار
نماندہ است ؎ آن بہ کہ راہ چارہ و تدبیر نسپریم ؎ یعنے درد کار بہلاکت رسانیدہ

لائق درمان نمانده (اردو) لائق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ (تابع فعل) واجب۔ سزاوار۔ قابل۔ شایان۔ زیبا۔ مناسب۔ جوگ۔ موزون۔

(۲۰) بقول غیاث بمعنی آن چنانکه (س) بتن بو یا کند گلہاے تصویر نہالی را ؛ بپا بدار ساز خستگان نقش قالی را ؛ یعنے از تن واز پا (حافظ فرماید س) حافظ بخود نپوشید این خرقۂ می آلود ؛ اے شیخ پاکدامن معذور دار مارا ؛ اے از خود نپوشید صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ واز صائب سند آوردہ (س) نماند نالہ دل در دو بتیۂ مارا ؛ بسنگ سرمہ شکستند شیشہ مارا ؛ مؤلف گوید کہ جادارد کہ این را بمعنی چہاردہم متعلق کنیم ولیکن در کلام حافظ شیراز معنی آن بہتر از استعانت است (اردو) دیکھو با کے پندرہوین معنے۔

(۲۱) بقول غیاث و انند بمعنی در چنانکہ ع دشنام بمن دادی۔ شکر بدہان تو ؛ یعنے شکر در دہان تو۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ باے موحدہ بمعنی در کہ بباے ظرفیت موسوم گردد چنانکہ درین قول غنی (س) فراغتی بہ نیستان بوریا دارم ؛ مباد راہ درین بیشہ شیر قالی را ؛ و فرماید کہ ہرجا کہ باے استعلا بر لفظ بر و باے ظرفیت بر لفظ در مقدم شود باید کہ از ہر دو با معنی گیرند و بر و در را براے تزئین کلام یا بضرورت شعر زائد شمارند و بعضے ذکر بر و در را بر سبیل تفسیر دانستہ ہر یک با را باے مفسرہ نامند چنانکہ درین قول جامی (س) بتن درویش عنبر بوی جامہ ؛ بسر بربند کافوری عمامہ ؛ (اردو) دیکھو با کے چودہوین معنے۔

(۲۲) بقول غیاث بمعنی بر۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ بائی کہ بمعنی بر می آید بباے استعلا نامیدہ شود چنانکہ درین قول صائب (س) ہیچ ہمدردی نبی یا بم سزاے خویشتن ؛ می نہم چون بید مجنون سر بپاے خویشتن ؛ (اردو) اوپر۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ حرف ظرف۔ اونچا۔ بالا۔ فوق۔ بلند۔ نیچے کے خلاف۔

(۲۳) بقول غیاث بمعنی را۔ صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ واز واعظ سند آوردہ کہ درحمد گوید (س) عطا کردہ از گنج انعام خویش ؛ بدل یاد خویش و بلب نام خویش ؛ (اردو) دیکھو با کے دسوین معنے۔

(۲۴) بقول غیاث زائدہ باشد و فرماید کہ آن[1] در اول اسماے حروف بمفتوح می آید[2] و در ابتداے افعال اکثر جا مکسور و بعض جا مضموم چنانکہ (مصرع) بہ تنہا ندانست روے رہی ؛ (مصرع) بجز این نکتہ کہ حافظ ز تو ناخوشنود است ؛ (مصرع) و ربتختی بمیرد اندر غار ؛ مؤلف گوید کہ بہار در آغاز بیان کلیۂ این بیان کردہ و محققین فارسی متفق با او کہ باے موحدہ کجا مکسور می باشد و کجا مضموم و مفتوح۔ (اردو) اردو مین باے زائد مستعمل نہین ہے۔

(۲۵) صاحب قانون دستگیری گوید کہ با براے تعدیہ ہم آید یعنی فعل لازم را متعدی گرداند چنانکہ (گذشتم بزید) یعنے بردم آنرا و (فلانے بمن رفت) یعنے مراہم برد۔ و فرماید کہ صاحب تحفہ و جامع نوشتہ کہ بائیکہ بمعنی را آید آنرا باے تعدیہ گویند (الخ) مؤلف عرض کند کہ ما بر معنی بست و سوم ذکر این کردہ ایم ولیکن مثالی کہ صاحب

قانون دستگیری برائے بائے تعدیہ پیش کردہ کہ بالا مذکور شد تسامح اوست زیراکہ (گذشتم بزید) بمعنی گذشتم بر زید۔ باشد نہ بمعنی (بر دم آنرا) ومعنی بیان کردہ اش پیدا میشود از (گذشتم بازید) فقاتل حیف است کہ از محاورۂ زبان کارنگرفت (اردو) دیکھو با کے دسوین معنے۔

(تبدیل ب) باید دانست کہ بائے موحدہ بدیگر حروف تبدیل ہم می یابد (۱) بباے فارسی چنانکہ تب وتپ و (۲) بدال مہملہ چنانکہ باآان وداآان و (۳) بفا چون زبان وزفان و (۴) بکاف عربی چون بوشاسب وکوشاسب و (۵) بقول غیاث واننداکاف فارسی نیز چون باله وگاله و (۶) بمیم چون غژب و غژم و (۷) بواو چنانکہ آب وآو ونبشتن ونوشتن (۸) بہاے ہوز چنانکہ بوش وہوش وبیدخ وہیدخ۔

ردیف بائے موحدہ باالف ممدودہ

باآب افتادن استعمال بقول بہار بمعنی در آب فرو افتادن باشد صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف گوید کہ متعلق است بمعنی اول افتادن کہ بجایش گذشت۔ وموحدہ بمعنی بست وتکیش کہ ہمدرانجا مذکور شد وبہمین معنی باشد (افتادن آب ودرآب) (اردو) پانی مین گرنا۔

باآب انداختن مصدر اصطلاحی دور کردن وبدور انداختن مؤلف گوید بقول صاحب ضمیمۂ برہان وبحر کنایہ از کہ بمعنی فراموش کردن وبر زبان نیاوردن

که حاصل معنی مذکور است فارسیان گویند که "نیکی کن و بآب انداز" یعنے ذکرش بزبان میار و فراموش کن وخواہان عوض مشو۔ ازہمین مقولہ عجم مصدر سے بجاے خودش می آید۔ واین مرادف (درآب انداختن) است و موحدہ دراینجا بمعنی بست وکمیش که گذشت و انداختن بمعنی دوّمش که مذکور شد حاصل اینست که چیزیکه درآب انداز ند ضائع می شود وآبش می برد و باز بدست نیاید پس از ہمین معنی حقیقی کنایۃً معنی دور کردن پیدا می شود (اردو) دور کرنا بقول آصفیہ الگ کرنا۔ الگ کرنا۔ جدا کرنا۔ خارج کرنا۔ ہٹانا۔ (رشک ۵) خو شکوہ دل نالان حضور کرتے ہین ٭ ہم اس فساد کو پہلو سے دور کرتے ہین ٭ مولف عرض کرتا ہے کہ فارسیون کے استعمال کے لحاظ سے اسکا ترجمہ بھول جانا۔ زبان پر نہ لانا۔

بآب اندر شکر دارد مقولہ۔ صاحب فرہنگ رشیدی فرماید یعنے گداز ان است صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ نمبر با نش و فرماید که این بیان تعجب می کند بسبب اجتماع ضدین و آن آب و شکر آب است یعنے شکر کنایہ از لب است و از آب آب دہان خواستہ ومقصود آن است که در آب شکر دارد چہ شکر در آب نماند و بگدازد۔ صاحب انند نقل بردار مؤید۔ صاحب سروری در ضمیمہ فرماید یعنے گداز ان است وضعیف می شود (سراج الدین راجی ۵) میان لاغرچرا نبود که گوئی می کشد دائم ٭ لبش باریک چون نبود بآب اندر شکر دارد ٭ مؤلف گوید که (بآب اندر) بمعنی درآب باشد و (شکر دارد) بمعنی خودش۔ پس مقصود ازین مقولہ۔ شربت است و بس

شاعر گوید کہ لبش نازک چرا نبود کہ در لطافت
شربت پیدا و ہمہ تن شربت است یعنے
شکر لبش با آب دہنش صورت شربت
پیدا کردہ و جسم شکر باقی نماند کہ فی الجملہ
ورشتی داشت (اردو) شکر گھل گئی
ہے ۔ شربت بن گیا ہے ۔

باآب حمام ضیافت کردن مصدر
اصطلاحی ۔ بقول بہار و بحر و وارستہ
(۱) در ایران رسم است کہ چون کسے
در حمام باشد و آشنائے از قفا دار شود آب
گرم بر پایش ریزد و این را ضیافت
حمام گویند ۔ **مؤلف** گوید کہ اہل تمیز در
حمام با کسے ملاقات نمی کنند و دوستان
بے تکلف البتہ داخل حمام می روند پس
صاحب حمام بر سبیل تمسخر آب گرم بر پاے
شان می ریزد و این سزاے دخل در حمام
است و فارسیان این را ضیافت حمام
نام نہادند (شفیع اثر ؎) ہم اہل جہان
گرمی کنند از گریۂ مردم ؏ بیپاے یکدگر ریزند
گاہے آب حمامی ؏ (مسیح کاشی ؎) بیا کہ
گر نکنم تر دماغت از جامے ؏ کنم ضیافت
خشکی باآب حمامی ؏ (اردو) ایران مین
قاعدہ ہے کہ جب کوئی بے تکلف دوست
حمام مین بغرض ملاقات صاحب حمام جاتا ہے
تو وہ گرم پانی دل لگی کے طور پر اوس کے
پانون پر چھڑکتا ہے ۔

باآب دادن اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار
بمعنی (۱) در آب فرو بردن باشد مؤلف
گوید کہ بمعنی غرق کردن چیزے یعنے آن
چیز را حوالۂ آب کردن است و (۲)
بمعنی مطلق تباہ و برباد کردن و درہم
و برہم ساختن چیزے است و این مجاز
معنی اول باشد و سند این در ملحقات
می آید (ظہوری ؎) می توانم داد جیحون

بلکہ عمان را بآب ہ تند سیل گریہ را بآنکہ طوفان
کم شد است ہ صاحب انند ہمزبان شان -
(اردو) (۱) ڈبونا- بقول آصفیہ- غوطہ دینا
- غرق کرنا (۲) تباہ کرنا- برباد کرنا- برہم و درہم کرنا

بآب دادن امید | مصدر اصطلاحی بمعنی غرق آب
کردن امید و کنایہ از دل دور کردن امید
و نا امید شدن باشد (ظہوری ع) امید
آمدنت را بآب خواہم داد ہ اگر چنین برہ انتظار
می گریم ہ (اردو) امیدوں پر پانی پھیرنا-
ضایع کرنا- امید دل سے دور کرنا- ناامید ہونا

بآب دادن بنا | مصدر اصطلاحی- بمعنی
حوالہ آب کردن بنا- یعنے آب در بنا کردن
تباہ و برباد کردن و منہدم ساختن آن
باشد (میرزا بیدل ع) بیدل ز آبرو طلبی
دست شستہ ایم ہ کین آبرو بناے جہان را
بآب داد ہ (لا ادری ع) بہر کجا کہ خوری
بادہ تن بخواب مدہ ہ بناے خانہ ناموس را
بآب مدہ ہ (اردو) عمارت ڈہانا- عمارت
منہدم کرنا-

بآب راندن | مصدر اصطلاحی- بقول
خان آرزو در چراغ بمعنی فریب دادن است
(سلیم ع) خراب آنکہ مرا خواہد از شراب کند
ہ ز ابلہی است کہ راند بآب ماہی را ہ و فرماید
کہ ہرچند درین بیت معنی حقیقی نیز درست
می شود اما ہنوز اشارتے بمعنی مجازی است
و طرف لطف ہمانست و امثلہ این در اشعار
متاخرین بسیار است (انتہی) صاحبان
بہار و انند و بحر ہمزبانش- مؤلف گوید کہ
بخیال ما (راندن بآب) و (بآب راندن)
ہر دو بمعنی فریب دادن نیامدہ و معنی حقیقی
این غرق کردن است و بس مقصود شاعر
اینست کہ کسے کہ مارا از شراب خراب کردن
میخواہد- مثال آنست کہ ماہی را خواہد کہ در
آب غرق کند و این محال است زیرا کہ

(۱۶۷)

مسکن او آب باشد و او در آب شل
ابل برغرق نمی شود پس آنچه خان آرزو
معنی فریب دادن بمجاز پیدا کرده تسامح اوست
فتامل (اردو) دیکھو آب دادن۔

آب رساندن بنا مصدر اصطلاحی (۱۶۴۲)
(۱) مرادف (آب دادن بنا) باشد که گذشت۔
(ابوطالب کلیم ؎) بنای میکده را محتسب
آب رساندہ ہے بنای صومعۂ شید بهیان برپاست
ہے (۲) عمق بنیاد را تا آب رساندن و عمیق
کردن بنا (امیر خسرو ؎) آب کند گرچه بنا
را خراب ہے زود فتد گر نرساندی آب ہے (اردو)
(۱) دیکھو (آب دادن بنا) (۲) بنیاد مکان
کو زیادہ عمیق کرنا۔ پانی تک پہنچا دینا تا کہ
خوب مضبوط رہے۔

(الف) **آب رساندن بنیاد** مصادر
(ب) **آب رساندن بنیاد خانه** اصطلاحی
وارسته نسبت (ب) گوید که (۱) کنایه از
محکم و استوار کردن از جهت عمیق کردن بنا
و (۲) خراب کردن نیز۔ حاجی قدسی در حمد
الهی که در ضمن آن مدح شاهی گفته گوید (؎)
بگوش عطایش رساند این خطاب ہے که بنیاد
کان را رساند آب ہے مؤلف گوید که (الف)
مرادف (آب رساندن بنا) باشد ولیکن
این را مخصوص به خانه کردن درست نباشد
و از کلام قدسی (بنیاد کان) پیداست و این
اصطلاح مخصوص به بنیاد عمارت نیست از اینجاست
که (الف) را قائم کرده ایم (اردو) دیکھو
(آب رساندن بنا)۔

آب رساندن خانه مصدر اصطلاحی (۱۶۴۴)
یعنی خراب و ویران کردن خانه باشد یعنی
رساندن آب بخانه و غرق کردن خانه در
آب (صائب ؎) آب از اشک شادی
می رساندم خانهٔ زین را ہے اگر افتد بدست من
عنان شهسوار من ہے (وله ؎) میرساند

خانۂ چشم نظربازان بآب ٭ مردم چشمش بہ مژگان سیہ عمدا رواں ٭ (محسن تاثیر ؎) بود زگریہ پشیمانیم بجا تاثیر ٭ کہ زود خانۂ صبر مرا بآب رساند ٭ (ابوطالب کلیم ؎) سرشک خانۂ بینائیم رسانده بآب ٭ بجا کجا کیا ہے تو چشم امید ہا دارد ٭ (صائب ؎) بمہر دل بومین من چہ خواہد کرد ٭ رخی کہ خانۂ آئینہ را بآب رساند ٭ (ولہ ؎) نعرۂ در جوش آرد چون من دیوانہ را ٭ می رساند ناخن مطرب بآب این خانہ را ٭ (اردو) مکان کو ڈبو دینا۔ غرق کر دینا۔ ڈہا دینا۔ گرادینا۔

بآب رسانیدن بنا (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار (۱) محکم و استوار کردن از جہت عمیق کندن بنا و (۲) کنایہ از خراب و ویران کردن۔ (عبد اللہ وحدت قمی ؎) رسانی چون بنائی را بآب افزون شود محکم ٭ کسے باید کہ دل بر ربط صافی طینتان بندد ٭ (خان آرزو ؎) زبسکہ جوش بود بے تو گریۂ ما را ٭ بنا رساند بآب آشیان عنقا را ٭ خان آرزو در چراغ بر معنی دوم قانع۔ صاحب بحر بذیل (آب رسیدن بنیاد) ذکر این کردہ فرماید کہ متعدی (آب رسیدن بنا) باشد و بذیل (آب رسیدن بنا) ذکر ہر دو معنی لازمش کردہ صاحب آنند ہمزبانش **مؤلف** گوید کہ ہمان است کہ ذکرش بر (بآب رساندن بنا) گذشت و سند خان آرزو ہم متعلق بدوست (اردو) دیکھو بآب رساندن بنا۔

بآب رسانیدن بنیاد (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف (بآب رسانیدن بنا) بہر دو معنی صاحب آنند ہمزبان بہار و خان آرزو در چراغ بر معنی دوم قانع (ابوطالب کلیم ؎) بدل کردم بمستی عاقبت زہد ریائی را ٭ رسانیدم

تاب از زمین می بنیاد تقوی را ہا و سند معنی اول پیش نشد مؤلف گوید عیبی ندارد۔ شک نیست کہ این مرادف (آب رساندن بنیاد) است کہ گذشت (اردو) دیکھو (آب رساندن بنیاد)۔

آب رسیدن بنا مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند (۱) محکم و استوار شدن از جہت عمیق کردن بنا و (۲) بمعنی خراب شدن تیز آمدہ (صائب ۵۲) بناے عمر مسیح و خضر آب رسید ہا ہنوز تشنہ خونست تیغ مژگانش ؎ مؤلف گوید کہ لازم (آب رساندن بنا) است بہر دو معنیش۔ (اردو) (۱) عمارت کا استوار ہونا۔ (۲) عمارت کا خراب ہونا۔

آب رسیدن بنیاد مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند مرادف آب رسیدن بنا بہر دو معنیش (نعمت خان عالی ۵۱) نیست محکم گر رسد بنیاد دنیا تا بہ آب ہا چون حباب این خانہ بے بنیاد می دانیم ما ؎ مؤلف عرض کند کہ لازم (آب رساندن بنیاد) باشد بہر دو معنی۔ (اردو) دیکھو آب رسیدن بنا۔

آب رسیدن بنیاد خانہ مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ کنایہ از محکم و استوار شدن از جہت عمیق کندن و بستن بنا۔ ہمان مثال آوردہ کہ بذیل آب رسیدن بنا گذشت مؤلف گوید کہ لازم (آب رساندن بنیاد خانہ) باشد و مرادف (آب رسیدن بنا) ترک معنی دوم محل نظر (اردو) دیکھو آب رسیدن بنا۔

آب رسیدن خانہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خراب و ویران شدن خانہ باشد (صائب ۵) مرا آب رسد خانۂ شکیب و قرار ہا ز درد دیدۂ ہر کس بر آب می گردد (ولہ ۵) چندین ہزار خانۂ دل می رسد بآب ہا تا از میان گرد بر آید سوار ما ؎ (اردو) مکان گرنا۔

(۱۶۷۱)

(۱۹۶۶) **بآب رسیدن کوزہ** مصدر اصطلاحی
بمعنی لائق آب شدن کوزہ و این مخصوص بآب
و کوزہ نیست بلکہ برائے ہر چیز از مصدر (رسیدن)
ایمعنی پیدا می شود کہ بقول صاحب موارد
رسیدن بمعنی لائق و سزاوار بودن آمدہ
(صائب ۵) بے تب و تاب بخور شرابی
نرسد ٭ تا بآتش نرود کوزہ بآبی نرسد ٭
(اردو) کوزہ کا پانی کے لائق ہونا۔

بآب روان انداز منقولہ۔ صاحب
مؤید فرماید یعنے دور نکنن کذا قیل۔ صاحب
ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ
منقولہ فارسیان (بآب انداز) است و این
از مصدریست کہ گذشت (اردو)
دور کر۔ پھینکدے۔

(۱۹۶۷) **باآبرو ساختن** استعمال۔ بمعنی موافقت
کردن باآبرو چنانکہ صائب فرماید (۵)
ز جیب بحر سبک سر برآورد چو حباب ٭ صدف
ز آب گہر گر بآبرو نسازد ٭ مخفی مباد کہ ساختن
بمعنی موافقت کردن آمدہ (اردو) آبرو
سے موافقت کرنا۔

بآب زدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دست
و پا زدن در آب و مراد از (۱) شناوری
کردن باشد و (۲) فرود آمدن بآب۔ و
خود را بآب زدن و افگندن بآب۔ صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر
ماضی این کردہ گوید کہ "بآب زدہ بود" یعنے
در آب شنا کردہ بود و "باید باین آب زد"
یعنے درین آب فرود آمدن ضروری است
" و باین رودخانہ باید زد" یعنے درین
رود فرود آمدن لازمی است (اردو)
(۱) تیرنا۔ بقول آصفیہ۔ شناوری کرنا۔
پیرنا۔ (۲) پانی مین اترنا۔ پانی مین کودنا۔

بآب کشیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار۔ در آب غوطہ دادن مؤلف

گوید کہ مراد از شستن است آب و پاک و
صاف کردن (طالب آملی سہ) خرقۂ
زاہد نگردد پاک از نیل ریا ؀ جبرئیلش گر
بآب زمزم و کوثر کشد ؀ (محمد قلی سلیم سہ)
خوش آن حریف کہ ہمچون حباب می دائم ؀
بنبادہ دامن آلودہ را بآب کشد ؀ (اردو)
پانی مین غوطہ دینا۔ پانی مین دہونا۔

بآب و دانۂ خویش ساختن مصدر اصطلاحی

بقول انند بحوالۂ بہار عجم لغت فارسی است بمعنی
قناعت و توکل نمودن (قلندر سہ) بچشم
ژرف نگاہان عزیز تر باشد ؀ ہر آنکہ ساخت
چوگوہر بآب و دانۂ خویش ؀ مؤلف گوید
کہ معنی لفظی این موافقت کردن بآب و دانہ
حیف است کہ در نسخ موجودۂ بہار عجم
نیافتیم و بقاعدۂ فارسی خلاف
قیاس نیست و سند پیش کردہ اش
معنی لطیفی دارد۔ (اردو) قناعت
کرنا۔ توکل کرنا۔

بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را مقولہ صاحب محبوب الامثال

ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی و محل استعمال
ساکت مؤلف عرض کند کہ این مصرعی
است از شعر خواجہ حافظ شیراز (سہ) ز عشق
ناتمام ما جمال یار مستغنیست ؀ بآب و رنگ
و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را ؀ فارسیان
این مقولہ را براے خوبرویان استعمال کنند
۔مرادف (حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را)
باشد (اردو) نہین محتاج زیور کا جسے خوبی
خدا نے دی ؀ صاحب محبوب الامثال نے اسکا
ذکر کیا ہے "حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
" دکن مین مستعمل ہے۔ خوبصورتون کے لیے
صاحب محاورات ہند نے بھی اس کا ذکر کیا ہے

بآتش پارہ گیراندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بدنبال کسے متصل شدن

وعنید برگاشتن۔ سعید اشرف گوید (ﮯ) شاطرے شوخی فرستادہ است و ما را خواندہ است ؎ یار چون شمعم بہ آتشپارۂ گیراندہ است ؎ (ولہ ﮯ) بایدم چون شمع استادن بیکپا تا بصبح ؎ کو بآتشپارۂ گیراندہ ما را ہمچو شمع ؎ و بقول بحر و وارستہ تعیین کردن محصل است و سزاول شدید بدنبال کسے و فرماید کہ ملے آتشپارہ یعنی شوخ و شنگ بسیار است۔ صاحب انند ہم ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ آتشپارہ درینجا بمعنی اول اوست کہ بجایش گذشت و گیراندن متعدی بدو مفعول است پس معنی لفظی این گرفتار کنانیدن ذریعۂ شوخ و شنگ باشد و کنایہ از تعیین سزاول و محصل (اردو) کسی چلتے پرزے کو کسی پر سزاول متعین کرنا۔

بآتش گرفتن آمدہ بود مقولہ۔ بقول بحر یعنی جا گرم ناکردہ رفت مبالغہ است از زود برگشتن۔ بہار از طالب آملی سند آرد (ﮯ) برفت جان بشتابی کہ در تن آمدہ بود ؎ گمان بری کہ بہ آتش گرفتن آمدہ بود ؎ صاحب انند بذکر این فرماید کہ ازین قبیل آمد و آتش گرفت و رفت **مؤلف** گوید کہ مقولۂ آخرین را در ممدودہ ذکر کردہ ایم و این بمعنی (زود برگشت) باشد کہ ہر کہ براے آتش گرفتن می آید زود بر می گردد تا بکار و بار خود مشغول شود۔ در زمانۂ سلف مطبخیان چون می خواستند کہ مطبخ را گرم کنند زحمت چقماق برنمی داشتند و بخانۂ دہقان از و بلندمی دیدند میرفتند و پارۂ از آتش می گرفتند و زود بر می گشتند تا اوائل عمر ما ہمین طریقہ را مرعی دیدہ ایم کہ صبح پیرزنان براے آتش پارۂ بخانۂ ما میرسیدند ذریعۂ آتش افروختن انیقدر وسیع نبود چنانکہ درین

روزہا کہ الآن حاجت بچقماق ہم باقی نماندہ است (اردو) آگ لینے آیا تھا۔ اردو میں (آگ لینے آنا) بمعنی آتے ہی پلٹ جانا۔

بآخر آمدن استعمال۔ بقول بہار مرادف بسر آمدن باشد (حافظ ؎) نغمہ بآخر آمد نظرم ندید سیرش ٭ بجز این نماند مارا ہوسی و آرزوئی ٭ صاحب انند ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی انجام پذیرفتن است و ختم شدن بمعنی لفظی (اردو) آخر ہونا۔ بقول امیر ختم ہونا۔ پورا ہونا (ناسخ ؎) کرون نالے ہوئی آخر شب وصل ٭ طلوع صبح ہے وقت اذان ہے ٭

بآرام دل بودن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی آسودہ حال بودن است دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مرادف آسودہ حال بودن باشد کہ بجایش گذشت۔ بمعنی حقیقی است (اردو) دیکھو آسودہ حال بودن۔

بآزار مکش مقولہ۔ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ فرماید اے خرافات گوی و لاف مزن دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و مؤلف گوید کہ طالب سند باشیم زیرا کہ خلاف قیاس است (اردو) گپ مت مار۔ فضول مت بک۔ شیخی مت بگھار۔

بآستانۂ رکاب محمد عنان در آر مقولہ۔ بقول مؤید یعنے متابع محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باش و فرماید کہ در اصطلاح الشعرا در فصل زاے معجمہ آوردہ است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم

(اردو) تاپے سنت رہ۔

باآستین نم ازجبین گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف آستین برجبین کشیدن کہ بجا یش گذشت صاحب انند بحوالۂ بہار ذکر این کند و فرماید کہ بمعنی دلاسا و التفات دادن باشد مرادف (آستین برجبین کشیدن) کہ بجایش گذشت **مؤلف گوید** کہ بہار این را (باآستین نم ازجبین گرفتن) آوردہ چنانکہ بجاے خود می آید و از شفیعاے اثر سند آوردہ کہ ہم در آنجا مذکور خواہد شد (اردو) دیکھو آستین برجبین کشیدن۔

(۱۵۵۹) **باآماج دادن** مصدر اصطلاحی بمعنی نشانہ قرار دادن باشد چنانکہ ظہوری فرماید (ع) ہر جا خدنگ نازکان ابروان جہد٭ صندوق ہاے سینہ باآماج می دہند٭ (اردو) نشانہ بنانا۔ بقول آصفیہ۔ نشانہ کرنا۔ مشق گاہ بنانا۔ مقام زد باشت قرار دینا۔ (آتش ع) ہشیاری ربخ دیتی ہے قید فرنگ کا٭ دیوانگی نشانہ بناتی ہے سنگ کا٭

(۱۵۶۰) **باآواز خندہ کردن** استعمال۔ بمعنی قہقہہ زدن باشد چنانکہ صائب فرماید (ع) خندہ چون کبک باآواز نمی باید کرد٭ خویش را طعمۂ شہباز نمی باید کرد٭ (اردو) کھل کھلا کر ہنسنا۔ بقول آصفیہ زور سے آواز کے ساتھ ہنسنا۔ قہقہہ مار کر ہنسنا۔ قہقہہ مارنا بھی لکھا ہے۔

(۱۵۶۱) **باآوازہ بودن چیزی** استعمال۔ بمعنی علانیہ بودن و بشہرت بودن چیزے چنانکہ صائب فرماید (ع) بخل بہتر ز سخائی کہ باآوازہ بود٭ تیرگی بہ ز چراغیست کہ فریاد کند٭ (اردو) کسی چیز کا مشہور ہونا۔

باآہن فشردہ اصطلاح۔ بقول شمس کنایہ از (۱) بے ہنری و (۲) بے دردی وسنگدلی و (۳) مردہ دلی و فرماید کہ معنی ترکیبی باآہن ہمچو کہ زخم در رواثر نکند و نرمی ندارد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ سند استعمالی باید و بدون آن اعتبار رانشاید (**اردو**) (۱) بے ہنری کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے بے ہنر کا ذکر کیا ہے فارسی۔ وہ شخص جس کے ہاتھ مین کوئی کام نہو۔ پھوہڑ۔ (۲) بے دردی۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بے رحمی۔ سنگدلی۔ (۳) مردہ دلی۔ کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے مردہ دل کا ذکر کیا ہے۔ افسردہ دل۔ اداس۔ آزردہ۔ رنجیدہ۔ مغموم۔ دل شکستہ۔

باآہن کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب شمس ذکر ماضی این کردہ فرماید کہ (۱) یعنی در سلک کشید و (۲) بقول ہفت بمعنی در زنجیر وسلاسل بست **مؤلف** گوید کہ معنی بیان کردہٴ صاحب ہفت موافق قیاس است ومعنی شمس خلاف قیاس غیر ازین نباشد کہ کاتبش سلاسل را سلک نوشت غیر از سند استعمال اعتبار رانشاید۔ محققین فارسی ذکر این نکردہ اند (**اردو**) (۱) پرونا۔ (۲) مقید کرنا۔

باآہو سوار بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بسیار دویدن وجلد رفتن ۔ وارستہ فرماید کہ کنایہ از شتاب وجلد رفتن باشد **مؤلف** گوید کہ تیز رفتاری آہو مشہور است وازہمین است این کنایہ (طاہر وحید سہ) زدست آن نگہ چون جان توان بردن؎ باآہو آن شکار افگن سوار است ؎ صاحب انند ہمزبان وارستہ (**اردو**) دوڑنا۔ جلد جانا۔ ہوا پر سوار ہونا۔ بقول آصفیہ۔ جلد جانے پر آمادہ ہونا۔

باآہو سوار شدن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو (در چراغ) کنایہ از کمال دویدن (سلیم ؎) چو نسبت من سوار بعزم شکار شد ؁ شیر از پیے گریز باآہو سوار شد ؁ صاحب بحر فرماید کہ مرادف (باآہو سوار بودن) باشد کہ گذشت و مؤلف را با او اتفاق است (اردو) دیکھو باآہو سوار بودن ۔

باے مُوحّدہ با الف مقصورہ

با بقول برہان (۱) مضاف بآسامی آشہا مانند (ماست با) و (زیرہ با) و (کدو با) و امثال آن ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی آش باشد مانند سکبا و زیرہ با و شوربا صاحب رشیدی گوید کہ مخفف آبا یعنے آش مرادف وا چنانکہ گویند (زیرہ با) و (ماست با) و مانند آن صاحب مؤیّد آوردہ کہ نانخورشی کہ در آن شوربا بود چنانچہ (زیرہ با) و (دوغ با) و امثال آن صاحب شمس از حکیم سنائی سند آوردہ (؎) کے شود سفرائے تو ساکن زخون ما کہ ہست ؁ مطبخ ما را بجاے (زیرہ با) قصیبا ؁ خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف آبا بمعنی آش است و وا مبدل آن چنانکہ (زیرہ با) و (غورہ با) ۔ صاحب جامع گوید کہ بمعنی آش باشد در حال ترکیب مؤلف گوید کہ ما بر (ابا) اشارۂ این کردہ ایم کہ آن اصل است و این مخففش (اردو) دیکھو (ابا) کے دوسرے معنے ۔

(۲) با ۔ بقول برہان مخفف باد و باشد ہم ہست ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ مخفف باد است و از مولوی معنوی سند آرد (؎) مہمان شاہم ہر شبی بر خوان اخوان الصفا

جہان صاحب دولتی کش دولتش پائندہ باد۔خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف باد کہ براے
دعا است۔صاحبان ناصری وشمس وجامع وہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف
گوید کہ حقیقت باد و بجایش مذکور شود بر معنی چہاردہمش (اردو) دیکھو باد کے چودہویں معنے
۳) با۔بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی مرد بسیار شہوت۔صاحب انند فرماید کہ در
عربی مرد کثیر الجماع باشد۔صاحب غیاث ہمزبان انند۔دیگر کسے از محققین فارسی ذکر
این نکرد مؤلف گوید کہ جز این نیست کہ صاحب ضمیمۂ برہان ہمان لغت عرب را
گرفتہ است کہ ذکرش صاحب انند کرد وبدین معنی لغت فارسی نیست (اردو)
وہ شخص جو زیادہ شہوت پرست ہو۔
۴) با۔بقول غیاث در فارسی مخفف باز کہ طائر شکاری باشد۔صاحب انند
ہمزبان غیاث۔دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ موافق قیاس
است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو ادلہ کے پہلے معنے۔
۵) با۔بقول برہان بمعنی مع است کہ بجہت مصاحبت باشد۔صاحبان مؤید وناصری
وسراج وہفت وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب غیاث گوید کہ لفظ با کہ حرفیست
مرکب از باے مستی والف مستی در فارسی براے چند معنی آید اول بمعنی مع۔چنانکہ گوئی
(اسپے بازین مکمل خریدم) صاحب تحقیق القوانین گوید کہ لفظ با بیشتر براے افادۂ صحبت
بمعنی مع آید چنانکہ درین قول وحید (ع) دمے باخی نبودی چون زنی لاف شناسائی
و تمامی عمر باخود بودی و نشناختی خود را ہ (اردو) مع۔بقول آصفیہ۔عربی۔تابع فعل

ساتھہ۔ ہمراہ۔ سنگ۔

(۶) با۔ بقول برہان وجامع بمعنی بہ کہ بفتح باے ابجد باشد۔ صاحب رشیدی وسراج فرماید کہ بطریق ندرت بمعنی (ب) نیز آید چنانکہ (با یاد آمد) یعنی بیاد آمد۔ صاحب مؤ گوید کہ بمعنی بہ بفتح موحدہ تحتانی باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم استعمال این بدین معنی ترک کردہ اند وغیر فصیح دانند ودر مثال مذکورہ بالا جز این نیست کہ بمعنی دگر باشد یا بدون ہیچ معنی بطور زائد (اردو) اردو مین اس کا ترجمہ نہین ہوسکا

(۷) با۔ بقول صاحب غیاث حرفیست مرکب از باے مسمّی والف مسمّی ومعنی با چنانکہ (باآنکہ او را بسیار فہمانیدم مگر نہ فہمید) (اردو) باوجود۔ جیسے ”باوجود ممانعت کے وہ اس کام کو کر رہے ہین“

(۸) با۔ بقول غیاث براے عطف آید بہار ہم ذکر این کردہ واز علی قلی بیگ علی خراسانی سند آوردہ (ع) می دود چون باد برشیب وفراز این جہان ٭ پیش عاشق در طریقت کوہ با صحرا یکیست ٭ مؤلف گوید این را متعلق بمعنی پنجم ہم توانیم کرد (ار اور۔ بقول امیر۔ (سنسکرت مین اپر ہے اپر سے اَوَر۔ اَوَر سے اَور ہوگیا حرف عطف (قلق ع) وہ تناسب اور وہ انداز اور وہ موزونی کہان ٭ راستی سے سرو تا اوس قد کے برابر ہوگیا ٭

(۹) با۔ بقول غیاث وانند بمعنی طرف وجانب (استادی ع) بردازوے پیا چند با او ٭ زلیخا را دہد پیوند با او ٭ (اردو) طرف۔ بقول آصفیہ عربی۔ جانب سمت

(۱۰) با۔ بقول غیاث و انند بمعنی را صاحب تحقیق القوانین ہم ذکر این کردہ (علی حزین ؎) جان راسپند سازو بر آتش نثار شو ٭ بادل قرار عشق دہ و بیقرار شو ٭
(اردو) کو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ علامت مفعول۔ را۔ تئین۔ جیسے ٭ اوسکو مارا۔ گھر کو گیا۔ شام کو جائیگا۔ مین تو اپنے کو حقیر سمجھتا ہون ٭

(۱۱) با۔ بقول غیاث و انند برائے تقابل۔ صاحب تحقیق القوانین فرماید کہ گاہے متضمن بمعنی مقابل نیز باشد چنانکہ درین قول صائب (؎) با اختیار حق نبود اختیار ما ٭ با نور آفتاب چہ باشد شرار ما ٭ (اردو) مقابل بقول آصفیہ۔ عربی۔ صفت روبرو

(۱۲) با۔ بقول غیاث و انند برائے معاوضہ باشد چنانکہ (ع) فرہاد کوہ غم را با جان نمی فروشد ٭ صاحب انند ہمزبان غیاث (اردو) عوض۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ کسی چیز کا بدل۔ بدلہ۔ معاوضہ۔

(۱۳) با۔ بقول غیاث و انند برائے استعانت باشد (عرفی ؎) با صیقل ضمیر تو چون عکس آینہ ٭ مرئی شود ز ظلّ بدن صورت حواس ٭ (حکیم سنائی ؎) یکے با چشم دل بنگر درین زندان خاموشان ٭ کہ اینجا صد ہزاران کس ندیمان ندم بینی ٭
(اردو) دیکھو استعانت۔

(۱۴) با۔ بقول انند بمعنی (فی) چنانکہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) جان بیمارم باستقبال آمد تا ملب ٭ قوتی از تو مگر با جان بیمار آمدہ است ٭ صاحب مؤید فرماید کہ در قنیہ مذکور است کہ در اصطلاحات بمعنی در کہ ترجمہ فی است بسیار آمدہ است

مؤلف گوید کہ در سند پیش شدہ معنی دہم ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آئندہ کے پہلے معنے۔
(۱۵) با۔ بقول انند بمعنی من صلہ باشد (محمد قلی سلیم ؏) حسن با مہر و وفا بیگانہ است گو
ہر کہ عاشق می شود دیوانہ است ✤ صاحب مؤید فرماید کہ بمعنی الصاق نیز آمدہ چنانچہ سعدی
گوید (؏) رایت از رنج راہ و گرد رکاب ✤ گفت با پردہ از طریق عتاب ✤ مؤلف
گوید کہ از سند مؤید ہم تائید بیان صاحب انند می شود (اردو) سے۔ بقول آصفیہ۔
ساتھ۔ دیکھو آز تیرہوین معنے۔
(۱۶) با۔ بقول انند بمعنی من تفضیلیہ باشد چنانکہ باقر کاشی گوید (؏) بیچان ترا ست
زلف تو با گفتہاے من ✤ شیرین ترا ست لعل تو با قند عسکری ✤ دیگر کسے ذکر این نکرد
مؤلف گوید کہ درین شعر با بمعنی آز باشد چنانکہ ذکرش بر معنی پانزدہمش گذشت
پس عیبی ندارد کہ این را بمعنی من تفضیلیہ گوئیم و جا دارد کہ متعلق کنیم بمعنی یا نزدہمش
کہ بائے مقابلہ باشد (اردو) سے۔ اردو مین بھی تفضیل کے معنی مین مستعمل ہے۔
جیسے "اس وقت فلان شخص سے بہتر کوئی عالم نہین"
(۱۷) با۔ بقول صاحب تحقیق القوانین گاہے باسمے مرکب گشتہ فائدہ معنی اسم فاعل
دہد چنانکہ بلفظ باخبر و باہوش (اردو) با۔ انھین معنون مین اردو مین بھی مستعمل
ہے جیسے باایمان۔ باتمیز۔ باحیا وغیرہ مین۔ صاحب آصفیہ نے لفظ با پر اس کا ذکر ترک
فرمایا ہے۔ اور مفرد (ب) پر اس کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتے ہین کہ یہہ حرف اردو مین فارسی
اور عربی کے الفاظ کے ساتھہ کبھی صاحب و والا کے معنون مین بالفتح آتا ہے لیکن جہان

والا کے معنی دیتا ہے وہان الف کے ساتھ لکھتے ہین۔

باآب و رنگ استعمال۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیہ۔ فربہی و سرخروئی و بحوالۂ ادات بمعنی بشاشت و سرخروئی باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف گوید** کہ با درین استعمال بمعنی ہمدہم اوست کہ بجایش گذشت و آب و رنگ بمعنی خوبست کہ در مدہ مذکور شد (اردو) آب و رنگ رکھنے والا۔ سرخرو۔ تروتازہ۔

باآدم بہوا بر رود استعمال۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی آدمی را گرفتہ بر ہوا میرود **مؤلف گوید** کہ کلمۂ بر محذوف است قبل ہوا و با درینجا بمعنی ہمچو اوست کہ گذشت حاصل اینست کہ بمعنی حقیقی است (اردو) آدمی کو لیکر ہوا پر جاتا ہے۔

باآستین نم ازجبین گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ مرادف آستین برجبین کشیدن باشد کہ بجایش گذشت (شفیع اثر ؏) باآستین گرفت نم اشکم ازجبین؛ باآب دیدہ شست ز رخسارہ ام غبار؛ بہار و آنند ہمزبان وارستہ **مؤلف گوید** کہ ہمان است کہ (باآستین نم ازجبین گرفتن) گذشت (اردو) دیکھو آستین برجبین کشیدن۔

(۱۵۸۲) **باآفتاب ازیک گریبان سرزدن** مصدر اصطلاحی بمعنی نورانی بودن مانند آفتاب باشد مخفی مباد کہ با درینجا بمعنی ہمچو اوست کہ گذشت و (ازیک گریبان سرزدن) مرادف (ازیک گریبان سر برآوردن) کہ بجایش گذشت حاصل معنی این مثل آفتاب روشن و با آب و تاب بودن است چنانکہ صائب فرماید (؏) در دل شب ہر کجا می ازمی احمر زند؛ صبحدم باآفتاب ازیک

گریبان سر زند؛ (اردو) مثل آفتاب کے چمکنا۔ نورانی ہونا۔ روشن ہونا۔

باآہن فسردہ اصطلاح۔ بقول مؤید کہ بحوالۂ قنیہ آوردہ اے باآہن بے ہنری وبیدردی وسنگدلی وفرماید کہ معنی ترکیبی آن باآہن منجمد شدہ کہ در وزخم اثر نکند ونرمی ندارد۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مقصود جز این نباشد کہ بمعنی کسے کہ ہمچون آہن سرد است حیف است مکند استعمال پیش نشد تا تصفیۂ معنی می کردیم بظاہر معنی این صفت آہن سرد دارندہ یعنی ناقابل کار وبا در اینجا غیر از معنی ہمدہمش نباشد (اردو) بے ہنر ناقابل کار۔

باابر آئے خودش اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین قاچار آوردہ بمعنی باہمراہیان خود یا باتحتین خود

مؤلف گوید کہ با در اینجا بمعنی ہم خود است کہ گذشت وشین معجمہ آخر زائد (اردو) اپنے ہمراہیون یا اپنے ماتحتون کے ساتھ

باادب باش تا بزرگ شوے مقولہ۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند وازبیان معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان بطور پند وموعظت این مقولہ را استعمال کنند یعنی اگر کسے ادب نگہدارد بمرتبۂ اعلیٰ رسد۔ مخفی مباد کہ با در اینجا بمعنی ہمدہم است کہ گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین "باادب بانصیب بے ادب بے نصیب" یہہ قریب قریب اسی فارسی مقولہ کا ترجمہ ہے۔

باادب باش گر توزادۂ ناس مقولہ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ وصاحب امثال فارسی این را

(با ادب باش گر توئی زادۂ ناس) آوردہ ولیکن ہردو از بیان معنی ومحل استعمال سکوت ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مقولہ را بطور پند ونصیحت استعمال کنند یعنی اگر تو انسان ہستی با ادب باش ۔ ما این مقولہ را از زبان معاصرین عجم نشنیدہ ایم ۔ بخیال ما مرادف (با ادب باش تا بزرگ شوی) باشد کہ گذشت باختلاف خفیف در لفظ ومعنی و با درینجا بمعنی ہمقدم اوست کہ بجایش گذشت (اردو) دکن مین کہتے ہین ” انسان کو ادب بڑی نعمت ہے “

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب مقولہ ۔ صاحب احسن ذکر این کردہ ولیکن از بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ مرادف (با ادب باش تا بزرگ شوی) وفارسیان این مقولہ را بطور پند وموعظت استعمال می کنند یعنی ہرکہ ادب کند بخت ور شود وہرکہ ادب نکند بدبختی او لازم است مخفی مباد کہ با درین مقولہ بمعنی ہمقدم آمدہ است کہ گذشت (اردو) دیکھو (با ادب باش تا بزرگ شوی)

با اسب بآب زد استعمال ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ یعنی (مع اسب در آب انداخت) آمدہ است **مؤلف** عرض کند کہ بآب زدن بمعنی فرود آمدن بآب و با اسب بمعنی مع اسپ و با درینجا بمعنی ہمقدم خود است کہ بجایش گذشت مقصود آنست کہ بحالتی کہ بر اسپ سوار بود خود را بآب انداخت (اردو) گھوڑے سمیت پانی مین کودا ۔ گھوڑے پر سوار پانی مین کود پڑا

با انبر باقرار آوردن مصدر اصطلاحی بقول بحر کسے را بزور شکنجہ باقرار آوردن باشد (محسن تاثیر ؎) روی او گلزار از بے قدری ببازار آوردہ خوی او با انبر آتش را باقرار آوردہ ؎ وفرماید کہ انبر

بفتح اول وضم ثالث آلہ باشد از آہن کہ زرگران
ومس گران۔ طلا ومس تفتہ را بدان گیرند
خان آرزو در چراغ گوید کہ این کنایہ است
از حالتی کہ کسے را بزور شکنجہ باقرار آوردن
بہار ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ اقرار
گرفتن بزور شکنجہ بظاہر جبر وظلم معلوم می شود
وہمین خیال لطف معنی را برطرف سازد
ولیکن حقیقت نہ چنین است مفتشین عجم
استعمال آنبر برلے مجرمین محض از برلے
انکشاف حقیقت می کنند و بدین وجہ کہ
اہل عجم بسیار سخت جان اند بدون این قسم
عمل اعتراف جرم نمی کنند و بوسیلۂ آنبر حقیقت
واقعات را باشہادت مادی ناچار
ظاہر می کنند مقصود شاعر آنست کہ اگرچہ آتش
بہ سخت جانی خود اقرار آتش مزاجی یار نمی کند
ولیکن چون او را بہ آنبر گیرند اصل حقیقت
را بیان می کند وعادت است کہ زرگران
برائے حفاظت دست خود آتش و اشیاے آتشین
را با آنبر گیرند۔ پس معنی این مصدر اصطلاحی۔
(از سخت جانی انکشاف حقیقت حال بسختی
کنانیدن) فتامل۔ (اردو) کسی سخت جان
سے بسختی حقیقت حال کا انکشاف کرانا۔

با انگشت گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول ہفت
کنایہ از شمردن وحساب کردن باشد دیگرے
از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند کہ مشتاق سند باشیم اگرچہ خلاف قیاس
نیست (اردو) گننا۔ بقول آصفیہ ہندی
۔ شمار کرنا۔ حساب کرنا۔ گنتی کرنا۔ حساب
لگانا۔ (ظفر ۵) آج جو وعدۂ دیدار کیا
ہے تو نے ۞ بیٹھے گھڑیان ترے مشتاق لقا
گنتے ہین ۞

الف	با او چہ داری	مقولہ۔ صاحبان
ب	با او دارد	بحر و چراغ بذیل

(با من دارد) فرمایند کہ بمعنی آنکہ روی سخنش

بامن است وکنایہ بامن می کند وکینہ از
من دارد وفرمایند کہ (با او دارد) نیز بدین
معنی آمدہ (میرزا عزت ناصح ے) زلف تو
کہ فتنہ در سر اوست ؛ جز با دل زار
ما ندارد ؛ (ظہوری ے) جز با پرویز را
آوردہ درشور ؛ اگر با کوہ کن شیرین ندارد
؛ مؤلف عرض کند کہ فارسیان گویند با
فلان چہ داری یعنی با او چہ خصوصیت داری
چنانکہ طغرا گوید (ے) می داریش چو دشمن
در چاہ سخت ہاون ؛ اے دوستدار گلشن
با زعفران چہ داری ؛ پس ازین ہر سہ
اسناد می کشاید کہ (با کسے داشتن) مصطلح
است اصطلاحی کہ مفعولش محذوف باشد کہ
آنرا بمقتضاے موقع وقرینہ پیدا کنند چنانکہ
در کلام میرزا عزت ناصح وظہوری لفظ تعلق
محذوف است ودر کلام طغرا لفظ عداوت
را محذوف گیریم وبخیال ما الف وب را
بصورت مقولہ قائم کردن ۔ عام را خاص کردن
است وبس (اردو) الف تجھ کو اس کے
ساتھ کیا ہوگیا ہے ۔ (ب) اس کے ساتھ تعلق
رکھتا ہے ۔

باوش اصطلاح ۔ بقول برہان با ہمزہ
بواو رسیدہ بروزن پاپوش (۱) خیار بزرگی
باشد کہ بجہت تخم نگاہدارند ۔ صاحب سروری
بحوالۂ شرفنامہ فرماید کہ بضم ہمزہ بروزن
جاموش خیار بزرگ باشد کہ بجہت تخم بگذارند
۔ صاحبان ناصری وجامع وجہانگیری ومؤید
وسراج وانند وشمس ہم ذکر این کردہ اند
مؤلف گوید کہ این مرکب است از
با کہ بمعنی ہند ہم بجایش مذکور شد واوش
مبدل افش است کہ واو بفا بدل شدہ چون
فرنج و ورنج و افش مزید علیہ فش باشد
بزیادت الف وصلی وفش بمعنی پریشان
چنانکہ ذکرش بر افشان کردہ ایم پس معنی تحقیقی

باآوش لائق افشان۔ فارسیان خیارے را
باآوش نام کردند کہ تخمش در خودکاروکشت
باشد (اردو) وہ بڑا کھیرا یا ککڑی جس کو
بیج لینے کے لئے محفوظ رکھتے ہین۔

(۲) باآوش۔ بقول برہان و جامع و ناصری
خوشۂ کوچک انگور را نیز گویند۔ صاحب
سروری بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ مطلق خوشۂ
انگور باشد۔ صاحبان جہانگیری و سراج
وشمس ہمزبان برہان و صاحب ناصری ہمزبان
سروری۔ صاحب انند بذکر ہر دو معنی فرماید
کہ باآوش ہم ہست مؤلف عرض کند کہ محققین
معاصرین عجم گویند کہ خوشۂ را باآوش نام است
کہ دانہ ہاے بسیار کوچک و باریک دارد۔
عجب است از محققین بالا کہ خوشۂ کوچک
راگفتند و بعض معاصرین عجم برانند کہ تحقیق
اول الذکر درست است یعنی خوشۂ کوچکی
کہ دو چار دانہ در و باشد ہر یک دانۂ آن
زبر دست و پختہ می شود و انتخاب چنین خوشہ
براے کاشت انگور می کنند پس اندرین صورت
وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد کہ بر معنی اول مذکور
شد (اردو) انگور کا چھوٹا خوشہ یا باریک
دانون کا خوشہ۔ مذکر۔

(۳) باآوش۔ بقول شمس بواو فارسی نام شہر
دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف
گوید کہ برین قسم اجمال ترک اہمیت تفوق
داشت عجبے نیست کہ ہمان شہر باشد کہ ذکرش
بر(آوش) گذشت یا شہرے دیگر وراے
آن۔ از تحقیق مزید قاصریم۔ (اردو)
فارسی مین باآوش ایک شہر کا نام ہے۔

باَاہلبیت استعمال۔ بقول بول چال
بمعنی مع اہل و عیال باشد مؤلف گوید کہ
کاتب بول چال (اہل بیت) را بہ تحتانی مشدّد
(اہلبیّت) نوشتہ است تصرف بیش نیست
صاحب رہنما بسند این نقل فقرۂ کردہ از

سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (با اہل بیت بودند)
یعنی با اہل وعیال واہلخانہ بودند۔ پس درین
استعمال (با) بمعنی پنجم خود است کہ بجایش مذکور
شد (اردو) بال بچوں سمیت۔ اہل وعیال
سمیت۔

با اینکہ استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ
کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ
بمعنی اگرچہ باشد مؤلف عرض کند کہ معنی
لفظی این باوجود اینکہ باشد وحاصل آنست
ہمان اگرچہ کہ صاحب روزنامہ ذکرش کردہ
پس با درینجا بمعنی ہفتم اوست کہ بجایش گذشت
(اردو) اگرچہ۔ بقول امیر فارسی۔ کلمۂ شرط
۔ باوجودیکہ۔ ہرچند (ہجر ع) خدا نے چاہا تو اس
بت کو اب نہ چاہیں گے ٭ اگرچہ سانحہ گزرے گا
جان پر گزرے ٭ (مہوس ع) اگرچہ آج ہے بالیں
سنگ وبستر خاک ٭ کبھی تو سر مرا بالین یار میں ہوگا

باب بقول برہان وجامع بسکون بای ابجد (ا) بمعنی شایستہ ودرخور باشد چنانکہ گویند
فلانی باب فلانی است یعنی شایستۂ فلانی صاحب غیاث گوید کہ در ترکی وفارسی
بمعنی شایستہ ودرخور باشد۔ خان آرزو در چراغ ہدایت آوردہ کہ بمعنی لائق ودرخور
باشد چنانکہ گویند ‹‹ فلانی باب این کار است ›› وہم او در سراج ہم ذکر ہمین معنی کردہ
فرماید کہ اغلب آنست کہ بدین معنی عربی است چنانکہ در قاموس گفتہ وہذا بابتہ ای
یصلح لہ مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب غیاث این را ترکی قرار دادہ است حیف
است کہ محققین ترکی زبان ازین معنی ساکت اند وما با خان آرزو اتفاق داریم بدینا
صراحت مزید کہ فارسیان بابتہ را کہ بدین معنی لغت عربست بحذف فوقانی آخر وباب
کردند پس جا دارد کہ این را مفرس بدانیم۔ (طالب آملی ع) دل پر آبلہ داری بک

مژگان تازہ کہ این متاع تو باب گہر فروشان است (صائب ۵) بباد صرف کنی ہمگ
و آہ رابے وقت کہ این متاع گران مایہ باب صبحدم است (اردو) لائق بقول
آصفیہ۔ عربی۔ سزاوار۔ قابل۔ شایان۔ زیبا۔ مناسب۔ موزون۔

(۲) باب۔ بقول برہان و جامع بمعنی بارہ و حق نیز ہست چنانکہ گویند" درباب فلانی" یعنی درحق فلانی و دربارۂ فلانی۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی بارہ و حق چنانکہ گویند" درباب فلانی چنین گفتند" صاحبان مؤید و انند و ہفت و غیاث ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ فارسیان این لفظ را بدین معنی از زبان عرب گرفتہ اند (اردو) حق۔ بقول آصفیہ۔ شان۔ نسبت۔ بابت۔ لئے۔ واسطہ جیسے" تمہارے حق مین۔ ہمارے حق مین۔ وغیرہ"

(۳) باب۔ بقول برہان بمعنی پدر ہم آمدہ است کہ بعربی والد گویند و فرماید کہ باین معنی بلغت ژند و پاژند با باے فارسی باشد۔ صاحب رشیدی فرماید کہ بمعنی پدر و نیز فرماید کہ در فرہنگ باے ثانی را باے عجمی گفتہ و سہو کردہ زیراکہ بباے فارسی ہندی است۔ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ کہ بباے ثانی فارسی بمعنی پدر است و آن لفظ مشترک است در فارسی و ہندی و نیز در فارسی بباے تازی آمدہ و بہار ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بباے تازی پدر را گویند و جہانگیری باے دوم را فارسی گوید سہو است بلکہ این ہندی است و فرماید کہ تحقیق آنست کہ بباے فارسی از لغات ژند نقل کردہ شدہ چنانکہ در برہان

است و با این ہمہ توافق لغات ہندی و فارسی غیر محصور است (انتہی) صاحب سخندان
نوشتہ کہ در فارسی باب پدر را گویند و دران الف ترحم زیادہ کردہ بابا گویند و در سنسکرت
وژند باپ گویند صاحبان سروری و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ صاحب سفرنگ دساتیر صراحت کردہ است کہ باب بباے ابجد و
با الف کشیدہ و باے ابجد ساکن بمعنی پدر است و در ہندی بباے فارسی (انتہی)
پس آنانکہ باب را بباے فارسی لغت ژند و پاژند بیان کردہ اند از تحقیق کار نگرفتہ اند
جا دارد کہ فارسیان قدیم لغت سنسکرت را کہ بباے فارسی بود بہ تبدیل آن با
باے عربی استعمال کردہ باشند چنانکہ تپ را تب کردند یا بالعکس این پس بصورت
اول مفرس باشد و بصورت ثانی اسم جامد و اینقدر متحقق است کہ در فارسی قدیم
بموحدۂ عربی آمدہ (خاقانی ؎) مراگریز زخانہ بخانقاہ بود ۞ چو کودکی کہ بمادر گریزد
از بر باب ۞ خواجہ جمال الدین سلمان در مرثیۂ امام حسین علیہ الرضوان گوید (؎)
در حق باب شما آمد علی بابہا ۞ ہر کجا فصلی درین باب است در باب شما ۞
(ولہ ؎) باب بزرگوارت اجداد نامدارت ۞ دانستہ اند برخود انفاس من ہمانا
۞ اوحد الدین انوری فرماید (؎) در شان داد آیت حق بود میر دادہ ۞ او باب نیست
زندگی نام باب خواہ ۞ (افضل الدین خاقانی ؎) عطسۂ او آدم است عطسۂ آدم
مسیح ۞ اینت خلف کز شرف عطسۂ او بود باب ۞ (اردو) باپ - بقول آصفیہ
ہندی - اسم مذکر - پتا - پدر - والد - باوا - ابّا -

(۴) باب - بقول صاحب چراغ بمعنی رائج شدہ کساد باشد بہار گوید کہ این معنی راجع بست بسوے معنی درخور و لائق کہ گذشت صاحب انند ہم زبان بہار مؤلف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ مجاز معنی اول است و بس - (صائب ؎) در مملکت وسیع رحمت ؛ ہر جنس کہ می برند باب است ؛ (حکیم زلالی ؎) ببازاری کہ دلال است دلدار ؛ متاع نالہ ہم بابست بسیار ؛ (اردو) رائج - بقول آصفیہ - عربی - صفت - جاری - مروج - روان - چلتا -

(۵) باب - بقول سراج در دفاتر بادشاہ ہندوستان بمعنی جنس مستعمل شدہ چنانکہ گویند " باب گجرات و باب برہان پور " و فرماید کہ معلوم نیست کہ بدین معنی فارسی است یا نیست و می تواند کہ باقاف مبدل آن باشد درین صورت معنی آن ظاہر است و دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این معنی نکرد مؤلف عرض کند کہ نمیدانیم مقصود خان آرزو چیست و چہ باشد سند پیش کردہ اش اینقدر مبہم است کہ مقصودش را نمی کشاید و نظر ما متعلق بمعنی دوم است و جا دارد کہ مشتاق سند دیگر باشیم و (باب قصاب) کہ در ملحقات این می آید من وجہ متعلق باین معنی یافتہ می شود (اردو) باب بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - نوع - قسم -

(۶) باب - بقول انند بلغت ژند و پاژند کنایہ از آتش است کہ آتش پرستان از روے تعظیم آتش را اکرم ترین ہمہ اشیا پندارند و لہذا بنام پدر موسوم سازند و برای این معنی از حکیم سنائی سند آوردہ (؎) ہر دو را در جہان عشق طلب ؛ پارسی باب دان و تازی اب ؛ مؤلف عرض کند کہ سند پیش کردۂ صاحب انند

تحقیق بمعنی سوم است اگر سند این بمعنی آتش پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مجاز معنی سوم باشد بر سبیل استعارہ۔ ما اینمعنی را در فرہنگ وساتیر و سفرنگ نیافتیم (اردو) دیکھو آتش کے پہلے معنے (۷) باب۔ صاحب شمس بذیل بابا فرماید کہ متاخرین عجم بابا بمعنی بزرگ و سرآمدہ درکارے را نیز گویند و باب بحذف الف نیز درین لغت است دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از معنی سوم بابا نباشد مشتاق سند باشیم (اردو) دیکھو بابا کے تیسرے معنے۔

(۸) باب۔ بقول صاحب محیط المحیط در زبان عربی بمعنی حصۂ کلام کہ بر مسائل دلالت کند کہ آن مسائل از جنس واحد باشد مؤلف گوید کہ فارسیان بہمین معنی استعمال این کنند چنانکہ ظہوری فرماید و براے این لفظے خاص در فارسی زبان از نظر ما نگذشت (۵) از عشق مپرس صد کتاب است ❊ ہر فصلے از ان ہزار باب است ❊ (اردو) باب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ کتاب کا حصہ۔ فصل۔ عنوان۔ (مذکر)

بابا بقول برہان و ناصری و انند و رشیدی و سراج بثالث بالف کشیدہ (۱) پدر را گویند (شیخ اوحدی ۵) پسرے با پدر بزاری گفت ❊ کہ مرا یار شو بہ ہمسر و جفت گفت بابا زنا کن و زن نہ ❊ پند گیر از خلائق از من نہ ❊ صاحب سواء السبیل گوید کہ لغت لاطینی است بمعنی پدر و بقول صاحب کنز لغت ترکی است مؤلف عرض کند کہ بہ انگلیسی زبان پاپا بہ ہردو باے فارسی مرادف بابا بمعنی پدر است (اردو) بابا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی و ہندی۔ اسم مذکر۔ باپ۔ پتا۔ پدر۔ والد۔

(۲) بابا۔ بقول برہان و جامع جدّ راگویند کہ پدرِ پدر و پدرِ مادر باشد۔ صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہراً مجاز معنی اول باشد۔ صاحب مؤید ہمزبان برہان۔ مؤلف عرض کند کہ بعضے از معاصرین عجم گویند کہ براے پدر در فارسیِ قدیم (باب) مخصوص بود و (بابا) براے جد مخصوص بزیادت الف و آنچہ پدر مادر را (بابا) گویند بمجاز است و آنچہ پدر را ہم بابا گویند نیز مجاز باشد چنانکہ بر معنی اوّل گذشت اندرینصورت بابا بمعنی جدِّ اصل باشد و معنی اوّل مجاز آن۔ (اردو) دادا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ باپ کا باپ۔ پدرِ پدر۔ جد۔ نانا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مان کا باپ۔ نیا۔ پدر مادر۔ فقرۂ آصفیہ "کھائینگے نانا کی روٹی کھلائینگے دادا کے پوتے" صاحب آصفیہ نے لفظ بابا پر بھی دادا کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنے بابا اردو مین دادا کے معنون مین مستعمل ہے۔

(۳) بابا۔ بقول برہان و جامع سرگروہ و ریش سفید۔ طائفۂ قلندران۔ صاحب رشیدی فرماید کہ متاخرین عجم بابا بمعنی بزرگ و سرآمد ہر کارے را نیز گویند۔ صاحب سراج بحوالہ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ ظاہراً این ہم مجاز معنی اول باشد۔ صاحب ناصری فرماید کہ این لفظ را بر پیران کامل اطلاق کنند کہ بمنزلۂ پدر باشند چنانکہ (بابا افضل کاشی) (بابا طاہر ہمدانی) و امثال ایشان چنانکہ اتراک آتا گویند مانند (زنگی آتا) و (ادون آتا) کہ ہر دو نفر از مشائخ خوارزم بودہ و قبر ایشان زیارتگاہ است و مردم اولاد خود را بنام ایشان تبرک کنند و مبارک دانند و آتا نیاز خوانند و در بلاد روم پیران و مرشدان خود را

دہ گویند و ہرکس راکہ درکارے بزرگ باشد تعظیمًا بابا خوانند (انتہی) صاحب مؤید فرماید کہ سرگروہ و ریش سفید قلندران را (ریش بابا) گویند صاحبان شمس وانند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ہمبرین طریق در انگلیسی زبان ہم فادر کہ بمعنی پدر است براے پیشوایان مذہب مستعمل و بخیال ما لفظ بابا بدین معنی ترجمۂ جدّ باشد تعظیمًا (اردو) بابا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ درویش۔ فقیر۔ قلندر۔ مہنت۔ مہنتون کا سردار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین (باباشرف الدین قدس سرہٗ) گزرے ہین جن کے نام کے ساتھ لفظ بابا انھین معنون مین ہے۔ اور ہماری اس تحقیق کے لحاظ سے جو معنی دوم پر گزری بابا اس موقع پر دادا کے معنی مین تعظیمًا ہے

(۴) بابا بہ تحقیق ما بمعنی اے پسر مستعمل کہ پدر بہ محبت خطاب بہ پسر کند و اندرین صورت (۱۸۸۴)
باب مجازًا بمعنی پسر باشد و الف ندا در آخرش۔ چنانکہ پدر بہ پسر گوید " بابا این کار مکن کہ خوب نیست " معاصرین عجم تصدیق این احتمال کنند و بخیال ما بابا در کلام شیخ اوحدی کہ بر معنی اول گذشت بہمین معنی باشد یعنے اے بابا و آنانکہ دران شعر بابا را فاعل گرفتہ بہ معنی اول آوردہ اند بخیال ما از ذوق محاورہ کار نگرفتہ اند و این انتہاے محبت پدر است کہ پسر خود را پدر ہمی خواند و ہمچنین است در ہندی۔ (اردو) بیٹا۔ جیسے " بیٹا یہ کام خوفناک ہے اس سے بچو " صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر کیا ہے بمعنی لڑکا۔ پسر۔ پوت۔ پتر۔ دکن مین ایسے مواقع پر باپ یا مان اپنے بیٹے سے کہتے ہین " باوا یہ کام مت کرو " یہان لفظ باوا بیٹے کے معنے مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے لفظ بابا لیا ہے کہ

بابا انگریزی مین شیرخوار بچے کو کہتے ہین ۔

باباباش مقولہ ۔ بقول شمس یعنے استاد باش دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ خلاف قیاس نیست (۱) معنی لفظی این (جان پدر باش اینجا) یعنے از اینجا مرو (۲) ومعنی دیگر (جان پدر بشنو) حیف است کہ صاحب شمس ذکر معنی دوم نکرد ومحاورۂ فارسی زیادہ تر مؤید معنی دوم است نہ اول ۔ (اردو) (۱) کہڑا رہ ۔ (۲) سن بیٹا ۔ باوا سنو ۔ یہہ مقولہ ہے مان باپ کا اپنے بیٹے کے لئے بکمال محبت کی حالت مین ۔

باباخمس اصطلاح ۔ بقول غیاث وانند بجاے سجمہ نام مسخرہ است وہیچ تصریح حلیہ نکرد **مؤلف** گوید کہ شک نیست کہ وجہ تسمیہ متعلق بحکایتی باشد کہ چرا این را بدین لقب ملقب کردند ۔ مخفی مباد کہ ہمین مسخرہ روز پنجم آب می خورد و بدین لقب ملقب شد ۔ خمس بالفتح بعربی زبان وحشی است کہ آب شن چنان دور بود کہ آب یافتن ستوران روز چہارم باشد سواے روزے کہ دران آب نوشیدہ اند وہم او بر لفظ خمس فرماید کہ نام مردے بود در یمن وجا دارد کہ ہم او را باباخمس می گفتند بہر حال حقیقت تسمیۂ این معلوم نشد ۔ مرکب اضافی است ۔ بہ فک اضافت ۔ وبابا در اینجا بمعنی اول یا سومش (اردو) فارسی مین باباخمس ایک مسخرہ کا نام ہے ۔

باباخندان اصطلاح ۔ بقول بحر نام کوہی است در حوالی یزد صاحب چراغ فرماید کہ نام کوہی است در حوالی ہوز کہ آن نیز در حوالی یزد است ۔ بہار گوید کہ بجاے سجمہ نام کوہے وریزد در حوالی کوہ تنور ۔ صاحب انند ہمزبان بہار **مؤلف** گوید کہ گل ولالہ بدین کوہ بسیار باشد وہر کہ بالاے کوہ رسد ۔ بکمال خوشدل شود پس نظر بر فضاے او وجہ

سیرش باباخندان نامش نہادہ باشند و باباخندان
بلحاظ بزرگی کوہ متعلق بمعنی سوم ش باشد کہ بجالیش
گذشت۔ محسن تاثیر در تعریف یزد فرماید (ع)
از لالہ وگل چو طفل بے غم ٭ باباخندان ہمیشہ
خرم ٭ (اردو) باباخندان فارسی مین ایک
پہاڑ کا نام جو یزد کے اطراف مین واقع ہے۔

بابادم اصطلاح ۔ بقول ہفت بفتح اول
والف کشیدہ وموحدۂ تحتانی بالف کشیدہ
ودال مہملۂ زدہ وفتح دال ابجد ومیم زدہ یعنی
باغرور وتکبر دیگر کسے از محققین فارسی ذکر
این نکرد صاحبان مؤید وانند واو عطف
درمیان باد و دم آوردہ اند ومعنی بامناسب
ہفت متفق **مؤلف** گوید کہ باد درینجا بمعنی
ہمہ ہم خود است کہ بجالیش مذکور شد ومعنی
لفظی این باد و دم دارندہ وکنایہ از مغرور
ومتکبر (اردو) مغرور۔ متکبر۔

بابادشاہ دست زدن مصدر
اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری کہ در خاتمۂ کتاب
بذیل اصطلاحات واستعارات وکنایات
آوردہ (۱) کنایہ از برابری کردن با پادشاہ باشد
وفرماید کہ آن را (دست با بادشہ زدن)
نیز خوانند ۔ صاحب شمس (با بادشہ دست زدن)
نوشتہ فرماید یعنی برابری با بادشہ کردن صاحب
برہان این را با (پادشاہ دست زدن)
بباے فارسی آوردہ فرماید کہ کنایہ از برابری
با پادشاہ کردن باشد در ہمہ چیز **مؤلف**
عرض کند کہ (دست زدن با کسے) بمعنی برابری
کردن با وے ۔ بجالیش می آید واین مصدر
خاص متعلق بدوست وتخصیص با دشاہ درینجا
ہیچ است ودر غلط انداز ۔ صاحب مؤید
بذکر ماضی این (با بادشہ دست زد) گوید کہ
(۲) بعدل وداد ودر عمارت ملک کوشید۔
حیف است کہ سندے پیش نکرد وصاحب
شمس درینجا فرقے نازک در معنی اول ودوم

پیدا کردہ فرماید کہ بمد الف معنی دوم پیدا شود و بتغیر مد معنی اول ۔ مقصود ش جز این نباشد کہ براے معنی اول (با پادشاہ دست زدن) خوانیم و براے معنی دوم (با پادشاہ دست زدن) بہ تحقیق ما در ہر دو فرقے نیست و حقیقت ہمین قدر است کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) پادشاہ کے ساتھہ برابری کرنا (۲) عدل و داد اور آبادی ملک مین کوشش کرنا

با باد و دم اصطلاح ۔ بقول مؤید برہان باجام و جم یعنی با غرور و تکبر و فرماید کہ ۔ باد و دم یعنے تکبر و عجب و خود ستائی و خود نمائی باشد صاحب انند ہمزبان مؤید صاحب ہفت این را بدون واو عطف با باد دم آوردہ کہ گذشت ۔ عجیبے نہ از و حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و بیان حقیقت ہم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو با باد دم ۔

با باری بقول برہان باراے قرشت بروزن تاہاری بلغت یونانی فلفل سیاہ را گویند کہ در آتش وطعام کنند و اگر زن بعد از مجامعت بخود برگیرد ہرگز آبستن نگردد صاحبان انند و ہفت ہمزبان برہان ۔ صاحب محیط بر باباری فرماید کہ اسم یونانی است و بفارسی فلفل سیاہ ۔ و ہم او بر فلفل فرماید کہ بکسر دو فا و سکون دو لام و بضم ہر دو فا نیز آمدہ معرب پلپل فارسی است و بیونانی باباری و بسریانی پلپلے و بیونانی فاماری و فاقورقی و آرنیفس نیز و بترکی استراودو در انگریزی بلاک پیپر و بہندی گول مرچ یعنے فلفل گرد نامند بالجملہ فلفل ثمر ہندی است کہ در بعض بلاد ہند و بنگالہ و جزائر ملک دکن بہم میرسد و گویند فلفل ۔ تری و بستانی می باشد بری آن قوی تر

از بستانی و بہترین آن تند طعم و تیز بوے و مدت پوست آن کمتر از مغز آنست نوع سیاہ آن گرم و خشک در سوم و شیخ الرئیس گفتہ گرم و خشک در سوم تا چہارم یعنی در آخر سوم - بالجملہ بقول شیخ در ان جذب و تحلیل و جلا است و آن مستاصل بلغم لزج واز اوویہ مسکنہ اوجاع باردہ و مسخن عصب و عضلات و آن موافق صحیح مزاجانست و منافع بے شمار دارد (اردو) کالی مرچ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مؤنث - گول مرچ - سیاہ مرچ - فلفل گرد -

باباسخی اصطلاح - بقول ہفت بہر دو موحدہ تحتانی بہر دو الف کشیدہ و فتح سین سعفص وکسر خاے منقوطہ بمثناۃ تحتانی رسیدہ (۱) نوعے از خربزہ است و با فتح سین مہملہ (۲) نام جزیرہ بدیدن آمدہ کہ در انجا کان زر ونقرہ می باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ معنی اول متعلق است بلغت (باباشیخی) کہ شین معجمہ و تحتانی ساکن می آید و تسامح اہل لغت است کہ این معنی را متعلق بہ (باباسخی) نکردند اگر سند استعمال معنی دوم بدست آید توانیم عرض کرد کہ فارسیان این جزیرہ را نظر بہ معادن او بدین نام موسوم کردند کہ این جزیرہ بزر و نقرہ سخاوت می کند (اردو) (۱) دیکھو باباشیخی (۲) ایک جزیرہ کا نام جہان سونے اور چاندی کی کان ہے

باباشیخی اصطلاح - بقول سروری نام یکے از اقسام خربزہ باشد و فرماید کہ مثالش در الف مع الباء براے لغت آبدالی مرقوم شد - صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ فرماید کہ بفتح شین معجمہ و سکون تحتانی وکسر خاے معجمہ لغت عربی است بمعنی نوعے از ترنج مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب انند

این را لغت عربی گفتہ غیر از غلطی نساخ نباشد
کہ بجاے (ف) (ع) نوشتہ بخیال ما وجہ تسمیۂ
این جز این نباشد کہ فارسیان نظر بر بزرگی
این میوہ با باشیخی نامش نہادند۔ از قبیل
(بابا خندان) کہ نام کوہے گذشت و بقول
منتہی الارب شیخ در عربی زبان نام درختے
ہم آمدہ و جا دارد کہ در وجہ تسمیۂ این آنرا
ہم دخلی باشد و تحتانی آخرہ براے نسبت
و نزد معاصرین عجم این بطیخ ہندی است کہ
تربز نام دارد چنانکہ صاحب انند نوشتہ صاحب
سروری این را قسمے از خربزہ گفتہ درست
است کہ فارسیان تربز را ہم قسمے از خربزہ
سید انند چنانکہ صاحب محیط صراحت کردہ
باہمی حال تربز را باباشیخی نام کردن قطع نظر
از بزرگی و کلانی این میوہ نظر بر خطوط سیدش
ہم درست است کہ بالاے پوست می باشد
صاحب محیط بر ہندوانہ فرماید کہ بکسر ہا و سکون
نون و ضم دال مہملہ و فتح واو و الف و نون
و ہا اسم فارسی معروف و بیاے تحتانی عوض
واو (ہندیانہ) نیز گویند و بترکی قاربوزہ و
بعربی بطیخ ہندی و بطیخ رقی و شامی و بطیخ
اخضر و بطیخ نبطی و بطیخ مشرقی و اہل مکہ معظمہ
جحب و لاع و ابوق و ابوقہ نیز نامند و بہ
فارسی خربزہ ہندی و خیار کدو و تربزو
بہندی تربوز و کلنیدہ خوانند و آن از فواکہ
معروفہ در اکثر بلاد می شود و انواع می باشد
و بہترین آن رسیدۂ شیرین و شاداب و
بے ریشۂ آنست و تخم آن سیاہ یا سرخ یا
ابلق۔ سرد و تر در دوم و گویند سرد در اول
دوم و تر در آخر آن و مسکن حدت
صفرا و خون و تشنگی و مدر بول۔ قوی التریب
و منافع بسیار دارد (اردو) تربوز بقول
آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا
پھل جس کے اندر سے میٹھا اور سرخ گودا

نکلتا ہے ۔ مزاجاً پہلے دوسرے اور آخر درجہ
مین سرد ہے ۔

بابا کپور | بقول انند بحوالۂ غیاث بفتح
کاف تازی وضم باے پارسی لغت فارسی
است و آن نام شخصے است کہ فقیر بنگ نوش بود
صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض
کند کہ وجہ تسمیۂ این ہیچ معلوم نشد (اردو)
باباکپور ایک فقیر کا نام ہے جو بنگ پیتا تھا ۔

باب السما | اصطلاح ۔ بقول بحر کہکشان را گویند صاحب غیاث ہم بحوالۂ لطائف ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ کہکشان بقول برہان بروزن مہوشان مخفف کاہ کشان
است و آن سفیدی باشد کہ شبہا بطریق راہ در آسمان نماید و آن از بسیاری ستارہ ہاے
کوچک نزدیک بہم است و عربان مجرّہ می گویند (انتہی) پس کہکشان را باب السما ازان
گویند کہ شکل راہے دارد و مجازاً آن را دروازۂ آسمان قرار دادہ اند و بقول
صاحب انند ہمین نام در عربی زبان است و بخیال ما فارسیان استعمالش کردہ اند
و بقاعدۂ خود الف و لام را حذف نکردند (اردو) کہکشان اسم مؤنث) دیکھو اژدہاے فلک

بابال و پر آمدنِ مرغ | مصدر اصطلاحی
بمعنی بال و پر پیدا کردن و پریدن و پرواز
کردن مرغ باشد چنانکہ عرفی در تعریف کشمیر
گوید (ع) ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر درآید
گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید
یعنی ہر محزون و غمگین کہ بملک کشمیر آید اگر
مرغ بریان ہم باشد بسبب تاثیر خوش آب
و ہواے کشمیر بال و پر پیدا کند و بہ پرواز
درآید ۔ انتہاے مبالغۂ شاعریست دیگر
ہیچ (اردو) پرندے کا بال و پر پیدا
کرنا ۔ اُڑنا ۔ پرواز کرنا ۔

بابالون بہوا رفتن | مصدر اصطلاحی ۔

بواسطۂ سفینۂ ہوائی پرواز کردن۔ صاحب
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر
این کردہ فرماید کہ (بالون زیاد بہوا رفتہ
است) یعنے در بالون نشستہ بسیار بلند بہوا
پرواز کردہ است مؤلف گوید کہ معاصرین
عجم بالون آلہ را نام نہادہ اند کہ از اختراعات
زمانۂ حال است کہ در آن نشستہ بہوا پرواز
کنند پس با در اینجا بمعنی بسیر دوہم اوست کہ
بجایش گذشت وتحقیقش بجاے خودش می آید
بہ تحقیق ما بالون مفرس است کہ معاصرین عجم
از لغت جرمنی (بلون) بہ تبدیل تحتانی با الف
گرفتہ اند (اردو) غبارے مین بیٹھکر
اڑنا۔ پرواز کرنا۔

باباے شیخی اصطلاح۔ بقول مؤید نام
جزیرۂ باشد وبدین آمدہ کہ در آنجا
کان زر وجواہر است **مؤلف** عرض کند
کہ ما حقیقت این بر (باباشیخی) عرض کردہ ایم
جز این نیست کہ در اینجا تحتانی اول بعد لفظ
باباست وزائد باشد و(باباشیخی) بحذف فش
مخفف این۔ نسبت معنی بیان کردہ صاحب
مؤید عرض می شود کہ تسامح اوست کہ معنی
(باباسیخی) را کہ بسین مہملہ بجایش گذشت
در اینجا ذکر کرد (اردو) دیکھو باباشیخی۔

باباے کوہی اصطلاح۔ بقول مؤید نام
مردے است کہ بسیار صالح ونکوکار بود
۔ صاحبان ہفت وشمس ہمزبان او **مؤلف**
عرض کند کہ ہیچ نکشود کہ باباکوہی کجا بود ودر
کدام زمان بخیال ما ترک این بر اجمال بیان
تفوق داشت وجہ تسمیۂ این جز این نباشد
کہ در کوہے بسر می برد۔ تحتانی دوم براے
نسبت باشد۔ تحتانی اول خلاف محاورۂ
عجم می نماید (اردو) باباے کوہی ایک
شخص کا نام ہے جو نہایت صالح اور نیک بخت تھا

بابائی بقول خان آرزو در چراغ بہر دو

بارموحدہ دعوی کمال و خودنمائی را گویند بہار ہم ذکراین کردہ و صاحب انندگوید کہ بکسر ہمزہ لغت فارسی است بمعنی دعوی خودنمائی و کمال نمودن (محسن تاثیر سہ) بسکہ موزونی بیا بائی مسلم داردت ٭ از مضامین خوش بابا فغانی خوشتری ٭ (محمد سعید اشرف سہ)	مباش ایمن ز انداز حریف پرفن شیطان ٭ کہ آدم روی دستش خورد با آن قدر و بابائی ٭ مؤلف عرض کند کہ از ہر دو سند بالا و معنی لفظی این می کشاید کہ بمعنی برتری و بزرگی باشد و بس (اردو) بزرگی ۔ مؤنث ۔

بابت بقول بہار و انند و غیاث (۱) بمعنی لائق و سزاوار (میرخسرو سہ) ناخن از انگشت چو برتر شود ٭ بابت انداختن سر شود ٭ (وجمال الدین عبد الرزاق گوید سہ) تخت نبازدہی و بابت اینست ٭ تاج نبخشدہی و لائق آنست ٭ (اوحدالدین انوری سہ) فرزانگہ بابت گاہ است و بالش است ٭ آزادہ کہ درخور صدر است و مسند است ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ بمعنی درخور و لائق باشد و بحوالہ قاموس گوید کہ ہذا بابتہ ای یصلح لہ ۔ صاحب محیط المحیط ہم ذکر این کردہ ” ولیس ہذا من بابتی اے لا یصلح لی “ فارسیان استعمال این کردہ اند (اردو) دیکھو باب کے پہلے معنی (۲) بابت ۔ بقول بہار و انند باصطلاح اہل دفاتر افادۂ معنی منسوب کند چنانکہ ” فلان اسپ یا فلان خواجہ سرا بابت فلانی است “ مؤلف عرض کند کہ سند بہار ما را وست و بخیال ما درست استعمال نکرد فارسیان گویند ” این رقم متعلق بفلان بابت است “ یعنے تعلق دارد بفلان حساب و مد و امثال آن (اردو) بابت

بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ حساب۔ مد۔

(۴۳) بابت۔ بقول غیاث بحوالۂ بہار عجم بمعنی لائق و سزاواری و فرماید کہ این مصدر جعلی است صاحب انند ہمزبان او۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما در بہار عجم این معنی را نیافتیم و ندانیم کہ صاحب غیاث از کجا این معنی پیدا کرد و مصدر جعلی نام نہاد مجرد بیانش کہ خلاف قیاس ہم باشد اعتبار را نشاید (اردو) قابل شائستہ

بابتی بقول رہنما کہ بحوالۂ سفر نامۂ امیر الدین شاہ قاجار آوردہ و زیر علوم را گویند بہار بذیل بابت فرماید کہ بمعنی حسابی است چنانکہ گویند "این ہم بابتی است" یعنے این ہم حسابی است مؤلف گوید کہ معاصرین عجم با بہار اختلاف دارند (اردو) وزیر علوم جسکو حیدر آباد مین معین المہام تعلیمات کہتے ہین

باید اندیش ہم نکوئی کن
دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ — مقولہ صاحب گلدستہ

ذکر این کردہ و از بیان معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ این شعر مال سعدی است و معنیش ظاہر فارسیان این را بطور ضرب المثل و پند استعمال کنند مصرع ثانی حکم مثل دارد و بجائیکہ می آید و در ینجا بطور تمثیل مصرع اول است (اردو) "دشمن سے بھی بھلائی کرو" احسان دشمن کو دوست بنا تا ہے" دشمن جان بندۂ احسان" یہہ تینون جملے دکن مین مستعمل ہین۔

بابر بقول غیاث بضم باے موحدۂ دوم نام پادشاہے کہ جد اکبر بود و بچہار واسطہ نبیرۂ شاہ تیمور۔ صاحب قران باشد۔ صاحب انند ہم بحوالۂ غیاث ذکر این کردہ نسبت اعراب فرماید کہ بفتح موحدہ و سکون راے مہملہ باشد۔ مؤلف عرض کند کہ

معرّس می نماید و وجہ تسمیۂ این معلوم نشد و جا دارد کہ ببر را فارسیان بابر کردہ باشند بزیادت الف ہمچون مہار را ماہار و ببر در عربی قسمیست از شیر و ببور جمع آن (کما فی المنتخب) پس جا دارد کہ نظر بر معنی حقیقی آن جدّ اکبر را بابر نام باشند و معاصرین ترک گویند کہ اسم ترکی زبان است و از وجہ تسمیہ ساکت۔ (اردو) بابر۔ بقول آصفیہ بضمّ باے ثانی خاندان مغلیہ کے ایک پادشاہ کا نام جو شاہ جلال الدین محمد اکبر کا دادا تھا

بابرگ گندنا بستن مصدر اصطلاحی بقول بہار کہ بحوالۂ لمعات آوردہ کنایہ از بستن۔ صاحب انند ہم بانش مؤلف عرض کند کہ گندنا معروف است کہ ذکرش بر آخر لیلا گذشت و ظاہر است کہ اگر کسے چیزیرا ببرگ گندنا ببندد البتہ محکم نمی ماند لہٰذا فارسیان از سست بستن کنایہ کنند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و ما درینجا بمعنی پانزدہم اوست کہ بجایش گذشت (اردو) ڈھیلا باندھنا۔ کس کر نہ باندھنا۔

با بروفراخی اصطلاح۔ بقول شمس یعنے باخوشی و تازہ روئی صاحب ہفت فرماید اے بخوشی باطن و تازہ روئی مؤلف عرض کند کہ موحدہ درینجا بمعنی اول اوست کہ بجایش گذشت (ابروفراخی بجایش مذکور شد فارسیان گویند کہ "او این کار را با بروفراخی میکند" (اردو) خوشی سے۔ کشادہ پیشانی سے

بابزن اصطلاح بقول جہان و رشیدی و مؤید و ناصری و جامع و بحر و سراج و بہار برو زن بادبان سیخ کباب را گویند مطلقاً خواہ آہنی باشد خواہ چوبی۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ آن را بتازی سفّود خوانند۔ صاحب سروری گوید کہ آن را چلوچوب و جلوچوب اول بجیم فارسی و تازی نیز گویند۔ (حکیم سنائی ؎) شاد باش اے عندلیبی کز پے وصفت ہمی با مرغ بریان

طوطی گویا شود بر بابزن ۞ (حکیم خاقانی ؎) چو در بیشه روزگار آتش افتد ۞ چو من مرغی از باب زن در نماند ۞ (استاد معزی ؎) معلق است وگرفتار و عاجز و گردان ۞ دل عدوست زبس کاندرو فریب و فن است ۞ گہے چو مرغ ہوا و گہے چو مرغ بدام ۞ گہے چو مرغ قفس گہ چو مرغ بابزن است ۞ (حکیم زلالی خوانساری ؎) مرغ کباب خواند اگر آفتاب را ۞ دستان زنان لشاخچۂ باب زن رسد ۞ (میرزا صائب ؎) چون پر و بال واکند چنگل شاہباز تو ۞ از سر شاخ باب زن مرغ کباب می پرد ۞ **مؤلف** گوید که مخفف (آب زن) است اسم مفعول ترکیبی باے موحدہ بمعنی بست و نکش کہ بجاے خودش گذشت ۔ معنی این در آب زده فارسیان سیخ کباب را بار بار در آب زنند و غوطہ دہند تا گرمی سیخ آہنین دست را زیان نکند و سیخ چوبین نسوزد ۔ و جا دارد که (کباب زن) اصل این باشد (اردو) کباب کی سیخ خواہ وہ لوہے کی ہو یا لکڑی کی ۔ صاحب آصفیہ نے سیخ کا ذکر فرمایا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ سلاخ ۔ لوہے کی وہ گول اور لمبی سینک جس پر کباب لگاتے ہین ۔ کباب زن ۔

باب سعادت اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی درِ دولت یعنی بارگاہ سلاطین باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بہر دو لغت عربی و باب درینجا بمعنی در باشد معنی حقیقی این درِ سعادت و کنایہ از بارگاہ سلاطین (اردو) بادشاہون کی بارگاہ ۔

باب سنجاب (اصطلاح) بقول ضمیمہ برہان گیا ہے است آفتاب پرست و آنرا بعربی

ختبازی و شکاعی خوانند۔ صاحب شمس گوید که بتازی ختباز و بهندی بهل نام است۔ صاحب محیط بر آفتاب پرست ذکر این نکرده و بر ختبازی فرماید که بضم اول و فتح باے شدده و الف و کسر زاے معجمه و یاے تحتانی بفارسی نان کلاغ و قوله و پنیرک و خوبر گویند و به هندی چکیر و پاپڑا و بترکی ایم کاجی و در ماژندران گیاه آنرا انجیلک و بشیرازی خطمی کوچک نامند و بقول شیخ نوعے از ملوخیا ست که آنرا ملوکیا نیز نام است سرد و تر در اول و گویند در دوم معتدل الہضم و ملین طبع و منضج و مفتح سده و جگر و مدر بول و زیاده کننده شیر و منافع بسیار دارد۔ مؤلف عرض کند که (باب سنجاب) هم لغت فارسی زبانست و جا دارد که اصل این (آب سنجاب) به ممدوده باشد و سنجاب نام ولایتی است و جا دارد که این گیاه همد رانجا می روید و بدین نام موسوم شده باشد (اردو) صاحب آصفیه اور جامع الادویه نے چکیر اور پاپڑا کو ترک فرمایا ہے لیکن جامع الادویه نے ختبازی کا ذکر کیا ہے۔ نان کلاغ۔ ایک گھاس ہے خطمی کے مشابه۔ سرد و تر۔ طبیعت کو نرم کرتی ہے۔ سدہ و جگر کو کھولتی ہے۔

باب شدن استعمال۔ بمعنی حصۂ کلام قرار یافتن از جنس واحد و این متعلق بمعنی هشتم باب باشد که گذشت چنانکه ظهوری گوید (ص) فریب مشتری از باب اضطرار خرد ؎ کجاست جنس کساد و فاکه باب شدہ (اردو) باب قرار پانا۔ یعنے کسی کتاب کی فصل کا ذیلی باب ہونا۔

بابِ عالی اصطلاح بقول رہنما که بحوالۂ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار آورده وزیر اعظم سلطنت عثمانیه را گویند صاحب بول چال هم ذکر این کرده مؤلف گوید که

مرکّب توصیفی است بہر دو لغت عربی۔ و باب دریںجا بمعنی در و آستان بلند و استعارہ باشد از دولت عالیۂ عثمانیہ و استعمال این مرکّب بہمین معنی در محاورۂ حال عرب ہم یافتہ می شود عجب است از صاحب رہنما کہ در باب وزیر اعظم سلطنت عثمانیہ نوشت (اردو) سلطنت عثمانیہ۔ مؤنث۔

باب عسکریہ اصطلاح۔ بقول رہنما و بوبل چال بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار آوردہ دربار وزیر جنگ سلطنت عثمانیہ را گویند **مؤلف** گوید کہ مرکّب توصیفی۔ صیغۂ جنگ دولت عثمانیہ را نام است و باب در اینجا بمعنی ہشتمش کہ گذشت۔ طرز بیان معنی محققین بالا درست نباشد (اردو) سلطنت عثمانیہ کا صیغۂ جنگ۔ مذکر

باب قصّاب اصطلاح۔ بقول بحر فنی است از کشتی و آن یکبارگی نبرد و کلّہ و گردن حریف را کج کردہ بر زمین زدن است صاحب غیاث گوید داویست از کشتی و آن یکبارگی نبرد و کلّہ و گردن حریف را کج کردہ بر زمین زدن باشد چنانکہ قصّاب چارپا را بر زمین می زند صاحب انند ہمزبان غیاث **مؤلف** گوید کہ مرکّب اضافی است و باب در اینجا بمعنی پنجم اوست یا چارم سند این بر (باب قصّاب شکن) می آید (اردو) باب قصّاب فارسی میں کشتی کے ایک داؤ کا نام ہے جس میں حریف کے کلّہ اور گردن کو زور سے مروڑ کر زمین پر دے مارتے ہیں۔

باب قصّاب شکن اصطلاح۔ بقول بحر مرادف باب قصّاب کہ گذشت خان آرزو در چراغ فرمایند فنّے است از کشتی و از میر نجات سند آرد (۵) مدعی گرچہ کہ آزار مراقی دارد باب قصّاب شکن گردن چاقی دارد

و فرماید کہ می تواند کہ (قصاب شکن) نام فنی بود ولفظ باب بمعنی درخور ولائق باشد و این بہتر می نماید واللہ اعلم (انتہی کلامہ) **مؤلف** عرض کند کہ شاعر گوید کہ مدعی با وجودیکہ از آزار مراقی بسیار است ولیکن گردن چاقش

دارد کہ (باب قصاب) رامی شکند یعنی باب قصاب برگردن چاقش کارگرنمی شود پس (باب قصاب شکن) اسم فاعل ترکیبی است نہ مرادف (باب قصاب) حیف است از محققین بالا کہ بہ معنی شعر غور نفرمودند (اردو) دیکھو باب قصاب

بابک بقول برہان وجامع بروزن ناوک (۱) بمعنی امین واستوار باشد۔ صاحب سراج فرماید کہ بعض بمعنی آئین و استوار نیز گفتہ اند۔ صاحبان انند وغیاث بحوالہ برہان ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ آنانکہ این را بمعنی آئین آوردہ اند غیراز تصحیف نیست زیراکہ آئین را با استوار ہیچ مناسبت نیست وبقول صاحب منتخب آئین بمعنی امانت دار وقوی و بے ترس شدہ وامین است۔ بالجملہ این مرکب است از اسم جامد باب وکاف تعظیم بمعنی پدر بزرگ وبمجاز امین را گفتہ اند۔ کہ درجۂ امین بپایہ بلنداست (اردو) دیکھو امین۔

(۲) بابک۔ بقول برہان پادشاہ عظیم الشانی کہ اردشیر دخترزادۂ او بود واورا بدان سبب اردشیر بابکان گفتندے۔ صاحب رشیدی فرماید کہ جد مادری اردشیر بن ساسان کہ اردشیر بابد ونسبت دادہ بابکان گویند والف ونون برائے نسبت است وبعض گویند معبرے بودہ کہ ساسان را بشارت باردشیر دادہ بنابرخوابی کہ ساسان یافتہ بود ودرکتب تواریخ بتفصیل مذکور است واوپسر را بنابرالتماس معبر بدونسبت

اور اوسکو بابک خرم دین کہتے تھے۔ (مذکر)

(۷) بابک۔ بقول شمس کہ بحوالۂ حل اللغات آوردہ بمعنی شکنجہ کردن باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ بیان بے سروپایش در اہل لغت اظہرین شمس اعتبار را نشاید تا آنکہ سند استعمال فارسیان بنظر نیاید۔ (اردو) شکنجہ کرنا۔ بقول آصفیہ۔ دکھ دینا۔ تکلیف دینا۔ تنگ کرنا۔

(۸) بابک۔ بقول ہفت بمعنی آئین و دستور ہم آمدہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف گوید کہ اغلب آنست کہ تحریف ایین و استوار باشد چنانکہ بر معنی اوّل گذشت کہ ایین صورت آئین گرفتہ است و استوار صورت دستور دیگر ہیچ۔ آنانکہ از تحقیق و ماخذ کار نگیرند بدست کاتبین چابکدست در اینچنین مغالطہ مبتلا می شوند (اردو) دیکھو بابک کے پہلے معنے

بابکان بقول غیاث کہ بحوالۂ رشیدی آوردہ بفتح باے موحدہ دوم و کاف عربی منسوب بہ بابک کہ نام جد مادری اردشیر بن ساسان است چون اردشیر از بابک پرورش یافتہ بود باو منسوب شد الف و نون براے نسبت است و بعض گویند کہ بابک نام معبری کہ ساسان را بشارت تولد اردشیر دادہ بود لہذا باو نسبت کردند۔ صاحب انند ہمزبان غیاث مؤلف گوید کہ صاحب رشیدی و سروری و سراج و غیرہم بذیل بابک ذکر این کردہ اند چنانکہ تحقیقش بذیل معنی دوم بابک گذشت (اردو) بابکان۔ بمعنی منسوب بہ بابک۔ اردشیر بن ساسان کا لقب۔

بابکانہ بقول غیاث کہ بحوالۂ شرح خاقانی

آوردہ بکاف عربی بمعنی دریچہ باشد وفرماید کہ
کاف بہاے تصغیر و (انہ) کہ حرف نسبت است
زائد ونیز فرماید کہ در برہان نوشتہ کہ پالگانہ
بباے فارسی ولام وکاف فارسی بمعنی بالم بلند
ودریچۂ خانہ باشد (انتہی) دیگر کسے از محققین
فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ حیف
است کہ نسبت حرف سوم صراحت نکرد کہ
موحدہ باشد یا لام و ردیف لغت ہم تصفیہ
این نمی کند اگر سند استعمال بدست آید توانیم
قیاس کرد کہ اصل این (بابک خانہ) بود
کثرت استعمال خاے معجمہ را بہ کاف عربی بدل
کرد واز دو کاف یکی را حذف ومعنی لفظی
این کوچک در خانہ وصراحت ماخذ پالگانہ
بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو اغرہ
کے تیسرے معنے ۔

بابک برابلق زند مقولہ بقول انندکہ
بحوالۂ کشف اللغات آوردہ یعنی زمانہ زجر کند
ومحو سازد مؤلف عرض کند کہ دیگر کسے
از محققین فارسی ذکر این نکرد و سند استعمال
پیش نشد ومحققین اہل زبان ساکت ومعاصرین
عجم بر زبان ندارند وموافق قیاس ہم نیست
اعتبار را نشاید (اردو) زمانہ زجر وملامت
کرتا ہے اور مٹاتا ہے ۔

بابکی ذکر این بر معنی چہارم بابک
گذشت (اردو) دیکھو بابک کے
چوتھے معنے ۔

بابل بقول برہان بکسر ثالث بروزن قابل (۱) بلغت یونانی نام ستارۂ مشتری باشد
صاحب سروری بحوالۂ عجائب البلدان فرماید کہ یونانیان مشتری را بابل گویند صاحب مؤید
وشمس ہمزبان سروری۔ صاحب سراج ہم بذیل (باول) بحوالۂ عجائب البلدان ذکر این
کردہ مؤلف عرض کند کہ مشتری بقول صاحب منتہی الارب نام ستارۂ کہ سعد اکبر است

بر فلک ششم اہل تنجیم آنرا سعد اکبر دانند و آن را قاضی فلک نیز گویند بفارسی برجیس و بہندی برسپت نامند خانہ او قوس و حوت و شرف او در سرطان است فارسیان قدیم استعمال ہمین لغت یونانی کردہ باشند ازینجاست کہ محققین فارسی این را در لغات فارسی جا دادہ الہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو ارفر کے تیسرے معنے ۔

(۲) بابل - بقول برہان و ہفت بعضے مشرق را نیز گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکردہ مؤلف عرض کند کہ محققین زبان دان این را بدین معنی ترک کردہ اند و معاصرین عجم برزبان ندارند و سند استعمال پیش نشد - مشرق را در فارسی زبان باختر گویند و خاور مغرب را و متقدمین برعکس این استعمال کردہ اند صراحت کامل بر باختر کنیم ان شاء اللہ (اردو) مشرق - بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - جاے شرق یعنے روشنی نکلنے کی جگہ - طلوع ہونیکا مقام - سورج نکلنے کی جگہ - پورب - سورج کے اودے ہونے کی جگہ - مغرب کا نقیض - حضرت ناسخ لکھنوی نے اسکو مذکر بھی باندھا ہے (سہ) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجران کا ؎ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا ؎

(۳) بابل - بقول برہان بکسر ثالث بر وزن قابل نام شہرے است مشہور در وسط عراق و عراق وسط عالم است پس باین اعتبار بابل مرکز دائرۂ عالم باشد و از مدائن سبعۂ عراق عرب است و در کنار فرات بر جانب شرقی واقع شدہ و از اقلیم سوم باشد و آن را قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بنا نمودہ بود و طہمورث دیو بند و جمشید آنجا تجدید عمارتش کردہ و بعد از آن نمرود و ضحاک علوانی آن را دار الملک خود ساخت

وضحاک در آنجا قلعهٔ ساخته بود وآن را گنگ دژ وبهشت گنگ نام نهاده وبعد از
ضحاک ملوک کنعان آن را دار الملک خود کردند وبعد از آن خراب شد۔ سکندر ذو القرنین
تجدید عمارتش کرد واکنون باز خراب است واز توابع شهر حله است وبر سر تلے
که قلعهٔ آن شهر بوده چاہے است عمیق گویند ہاروت وماروت در آن چاه محبوس
اند وبضم ثالث هم آمده است۔ صاحب مؤید فرماید که بکسر سوم وقیل بضم سوم نام موضعے
است درمیان عراق وعراق وسط عالم است پس باین اعتبار بابل مرکز دائرهٔ
عالم باشد وشراب را بدان نسبت کنند ودر بابل چاهیست که ہاروت وماروت
در آن معذب اند گویند که اگر کسے بر ہاروت رود ومزاحم می شود ہاروت از آن
چاه جادو وسحر می آموزاند۔ صاحب ناصری فرماید که بوزن قابل شهرے بوده بر
کنار فرات وآن را قینان بن انوش بن شیث بن آدم بنا نهاده بود وتهمورث
دیوبند آباد ومعمور داشته چندے نیز دار الملک ضحاک شده ونیز در آنجا عمارت
کرده کهن دژ وبهشت گنگ نام نهاد وسالها پس از و دار الملک نمارده وکلدانیون
بوده باز خراب شده وآن را بابل نیز گفته اند ودر آنجا وقتے جامه ہاے ابریشمینه
خوب می بافتند منوچهری گوید (ع) برآمد آفتاب از کوه بابل وبابل نیز بهمین
معنی است چنانکه زابل وزاول۔ صاحب سروری بحوالهٔ عجائب البلدان فرماید
که بکسر با وبضم نیز خوانده اند میان عراق است وعراق وسط عالم است پس بابل
بمنزلهٔ مرکز باشد دائرهٔ عالم را وبحوالهٔ نزهة القلوب آرد که بابل از اقلیم سوم است

بود و از مدائن سبعۂ عراق و از توابع شہر حلہ باشد صاحب رشیدی با (بادل) ذکر
این کند و فرماید کہ شہرے قدیم در سواد عراق عرب نزدیک کوفہ کہ پاے تخت نمرود
و سائر جبابرہ بود و الحال خراب است و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامدہ
مکسور می خوانند چنانکہ در کلام مجید واقع است و صاحب فرہنگ جہانگیری بادل
غیر بابل پنداشتہ و خطا کردہ و بحوالۂ سامانی گوید کہ بادل لغتی است در بابل یا
معربش بابل است و صحیح ہمین باشد چہ لفظ بابل در کلام مجید واقع است و لفظ عجمی
بے تعریب در کلام فصحا خاصۃً قرآن واقع نشود۔ خان آرزو در سراج بذیل بادل
فرماید کہ نام موضعی است کہ جامۂ ابریشمی در آنجا بغایت خوب بافند و بذکر قول رشیدی
کہ مذکور شد فرماید کہ درین بچند وجہ بحث است اول آنکہ در اصطلاح شعرای نسیج بادلی
مطلقاً نیست من ادعی فعلیہ السند بلکہ اگر نام بابل بمیان می آید سحر و جادو گفتہ می شود دوم
آنکہ در کلام مجید عجمیہ بدون تعریب نیز آمدہ چنانکہ لفظ آزر و نیز بتعریب وقتی حاجت افتد
کہ حرفے کہ در زبان عرب نبود در آن لفظ بودہ باشد درین صورت ضرورت است
والا ضرورت نیست پس گاہے تعریب کنند و گاہے نکنند چنانکہ لفظ آزر و بحوالۂ لطائف اللغات
آرد کہ بضم سوم چاہے است و نام موضعی است میان عراق عجم و عرب و بعضے گویند
نام ولایتے است کہ آن چاہ در آن واقع است و قیل بکسر صحیح است اما بر و آمدہ
کہ ہم قافیۂ مقابل است و ہم قافیۂ بلبل (انتہی کلامہ) وارستہ گوید کہ بکسر سوم شہریست
از عراق و در آنجا چاہے است کہ ہاروت و ماروت در آن معذب اند۔ قال عزوجل

بابل ہاروت و ماروت و بضم سوم نیز اہل لغت نوشتہ اند و شعرا ہم آوردہ (ظہوری سہ) دردکن کین چشم پیدا می شود ؎ باج خواہ ساحران بابُل است ؎ (سلیم سہ) در رہ عشق اے دل از سحر و فسون ایمن مباش ؎ خانۂ ہر مو درین صحراست چاہ بابلی ؎ و فرماید کہ بائے قافیہ ہر دو غزل برضمہ است (مولانا مظہر سہ) چو خورشید تابندہ بر کوہ بابل ؎ فرو رفت در قعر دریاے بابل ؎ (شیخ شیراز سہ) بدین کمال ندارند حسن در کشمیر ؎ چنین بلیغ ندارند سحر در بابل ؎ بہار گوید کہ در بعض اشعار کہ بابُل و بُل و مانند آن قافیہ کردہ اند از عیوب غیر متعلق قافیہ است و تواند بود کہ بضم ہم لغتی باشد چنانچہ درین بیت ملا شیداے ہندی (سہ) من بحسرت حرف آن خال و زنخدان چون کنم ؎ ساحرے چون وصف ہاروت و چہ بابل کند ؎ و بذکر ابیات ظہوری و سلیم کہ بالا مذکور شد فرماید و گوید کہ بائے قافیۂ این غزلہا برضمہ است و ہمچنین در غزل علی قلی بیگ علی خراسانی کہ بائے قافیہ بر گُل و بُلبُل گذاشتہ (سہ) خوبان چو ساحر اند زچشمان پرفسون ؎ صد خط ز دل بجادو بابل کشیدہ اند ؎ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ لغت عربیست و بقول منتہی الارب موضعی است در عراق از مضافات شہر حلہ۔ سحر و خمر را بآن نسبت دہند و بر سر تلّے کہ قلعۂ آن شہر بودہ چاہے است عمیق گویند ہاروت و ماروت در آن محبوس اند (اردو) بابل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک پرانے مشہور شہر کا نام جو کوفہ کے قریب فرات کے کنارے پر نمرود بن کوش بن حام بن نوح کا آباد کیا ہوا ہے۔ اصل مین نمرود کا نام بال یا بیل یا بلیس تھا۔ یہہ شہر ہاروت و ماروت دو فرشتون کے قید۔ جادو۔ سکندریہ

روسی کے مرنے اور دیگر تاریخی واقعات کے سبب زبانزد خلائق ہے۔

(۴۳) ابن۔ بقول شمس در بعضے اشعار بمعنی اعراف کہ میان بہشت و دوزخ است خان آرزو

ہم در سراج بذیل باول ذکر این کردہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکردحیف است کہ

سند استعمال پیش نشد (اردو) اعراف۔ بقول امیر عربی۔ اسم مذکر۔ دوزخ اور بہشت

کے بیچ مین ایک مقام ہے جہان کے بسنے والے دوزخیون اور جنتیون کو بہی دیکھینگے۔

باب لاینصرف خواندن

مصدر اصطلاحی۔ بقول اننداع بجوالۂ بہار کنایہ از امساک و بخل نمودن است و از شیخ شیراز سند آوردہ (ص) ندانستہ از دفتر دین الف ÷ نخواندہ بجز باب لاینصرف ÷ مؤلف گوید کہ در بہار عجم این را نیافتیم ولیکن خیال ما اینست کہ محقق فاضل انصراف را بمعنی خرچ کردن گرفتہ است و از اینجاست کہ از (لاینصرف) معنی امساک و بخل پیدا کردہ و در حقیقت نہ چنین باشد بلکہ انصراف ہم بقولش لغت عرب است بمعنی بازگشتن و مراجعت و دیگر محققین لغت عرب ہم ہمین معنی نوشتہ اند و قرینۂ حکایتی کہ شیخ شیراز این شعر را در ان آوردہ متقاضی معنی بازگشتن و مراجعت نکردن است نہ بخل نمودن پس (باب لاینصرف خواندن) کنایہ باشد از ابرام و استادگی و قصد مراجعت نکردن قتائل (اردو) اڑنا۔ بقول امیر۔ جمنا۔ جگہ سے نہ سرکنا (اسیر ص) لگا کے سر پہ عبث تیشہ مرگیا فرہاد ÷ یہ منہ چڑا در شیرین پہ اڑ گیا ہوتا ÷

بابل خانہ

اصطلاح۔ بقول اننداع بجوالۂ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است (۱) بمعنی لولی خانہ و (۲) خرابات را نیز گویند دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکردہ

مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود کنایہ گیریم۔ صاحب کنز اللغات کہ محقق زبان ترکی است ذکر این کردہ فرماید کہ لغت فارسی است (اردو) (۱) کسبیون کا گھر۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے کسبی کا ذکر فرمایا ہے۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ فاحشہ۔ بازاری عورت۔ رنڈی۔ پیشہ کمانیوالی۔ پاتر۔ پتریا۔ بیسوا۔ قحبہ الزادی۔ روسپی۔ لولی (۲) شرابخانہ (مذکر)

بابلی بقول بہار بابلی و باولی و بولی و ہمچنین باولی دادن و بولی دادن (۱) بمعنی سر کردن جانور شکاری بر جانور دیگر (سیفی ؎) زبہر بابلی چرغ خویش شاہ این راہا نگاہ دار چو مرغ دلم شود شنقار ؎ صاحب انند بجوالۂ بہار و وارستہ ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ما این را در مصطلحات الشعراے وارستہ نیافتیم و درین شعر بابلی بمعنی شکار است و بس۔ صاحب لغات ترکی بر باولی نوشتہ کہ در ترکی زبان طیاری جانور را گویند و صاحب غیاث بر طیار فرماید کہ در اصطلاح قوشچیان یعنی میر شکاران چون جانور شکاری از گریز بر آمدہ مستعد و آمادۂ پرواز و شکار اندازی می شود گویند کہ این جانور طیار شد (الخ) پس یاے مصدریست در طیاری۔ وہم در بابلی۔ پس ممکن است نباشد کہ لغت ترکی (باولی) را کہ می آید فارسیان بہ تبدیل واو با موحدہ بابلی کردند۔ چنانکہ آو و آب و اورنجن و ابرنجن۔ و بولی مخفف باولی باشد دیگر ہیچ (اردو) طیور کے شکاری جانور کا شکار۔ مذکر۔

(۲) بابلی۔ منسوب بہ بابل یعنی کسے کہ بشہر بابل نسبت دارد چون ہاروت بابلی و ماروت بابلی وغیرہ حافظ گوید (؎) در باید مشدن چو ہاروت بابلی ؎ صد گونہ ساحری بکنم (۱۷۸۲)

آب یا دمت ؎ (اردو) بابلی - یعنی منسوب بہ بابل - اردو مین کہہ سکتے ہین - صاحب آصفیہ نے اسکو ترک فرمایا ہے -

بابلیان یعنی اہل بابل است و این جمع بابلی است - بزیادت الف و نون جمع و استعارہ از چشمان یار (ظہوری ؎) بود دست رواج علی بابلیان را ؎ جادوے ترا تا سر نیرنگ نبود است ؎ (ولہ ؎) زسحر بابلیان ماندہ نسخہاے سقیم ؎ زنرگس تو صحیح کتاب نیرنگ است (ولہ ؎) سحر از بابلیان تو ظہوری آموخت ؎ شوق فتراک عنان کش شدہ و نخچیر شدیم ؎ (اردو) بابل کے رہنے والے یعنی معشوق کی آنکھین -

بابندن بقول صاحب ضمیمۂ برہان بروزن آگندن بمعنی بخشیدن باشد - صاحب بحر ذکر این فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ صاحب بحر عجم صراحت حرف سوم نکرد و سلسلۂ ردیفش اگرچہ مستحکم است ولیکن غلطی کتابت را ظاہر نمی کند بخیال ما این ہمان باتندن است کہ بہمین معنی بہ فوقانی سوم می آید و این تصحیف آنست کہ کاتب بحر عجم بعوض فوقانی سوم موحدہ نقل کرد و اگر محقق محترم خود ہم در مسودۂ کتاب بہ موحدۂ سوم نوشتہ باشد تسامح اوست کہ صاحبان نوادر و مؤید و موارد صراحت فوقانی سوم کردہ اند و ما بوسیلۂ تحقیق ماخذ این می گوئیم کہ بفوقانی سوم صحیح است نہ بہ موحدۂ سوم کہ در فارسی قدیم باتندن مرادف بخشیدن ست و بخشیدن مبدل آن - باے موحدہ در ہر دو موجود و الف بدل شد بخاے معجمہ چنانکہ استہ و ختہ و تاے فوقانی بہ شین معجمہ چنانکہ

زخت و زخش و نون بہ تحتانی ہچون اونج و اویج و دال مہملہ و نون آخر علامت مصدر
است کہ ہر دو بحال خود است پس چنانکہ در بخشیدن۔ بخش بمعنی حصہ و بہرہ اسم مصدر
و تحتانی زائد قبل علامت مصدر است ہمچنان در باتندن بات اسم مصدر و نون
زائد قبل علامت مصدر است۔ فارسیان قدیم در بعض الفاظ نون زائد می آوردند
چنانکہ گذارش مخفف گذارشن۔ بنون آخر آمدہ و اہل تحقیق گذارشن را مزید علیہ گذارش
گفتہ اند و بعضے از زردشتان معاصر گویند کہ نون باتن اصلی است و باتن در
فارسی قدیم بمعنی بخش و بخشش باشد و برخی از آنہا مجرد بات را مرادف بخش می دانند
و نون آخر را زائد گیرند۔ بہر دو صورت تبدیل باتندن با بخشیدن موافق قیاس
و مطابق قاعدۂ تبدیل است حالا تحقیق این امر باقی است کہ بات یا باتن در فارسی
قدیم بمعنی بخش و بخشش آمدہ یا نہ۔ نسبت این عرض می شود کہ نقص کتب لغات قدیم
از تصفیۂ این قاصر کہ ازین ہر دو لغت وجود یکے ہم یافتہ نمی شود ولیکن وجود این مصدر
تائید قول زردشتان معاصر می کند و نقص کتب لغات فارسی قدیم مسلّم (اردو)
عطا کرنا۔ بقول آصفیہ۔ دینا۔ بخشنا۔ مرحمت کرنا۔

بابو بقول شمس لغت فارسی است بمعنی بزرگ قلندران و زبدہ و پیشواے ایشان
صاحب مؤید فرماید کہ پدر بزرگ قلندران و رند و پیشوا را گویند و بحوالہ کشف الاسرار فرماید
کہ از شاہ عادل نبیرۂ شاہ نعمت اللہ ولی سمیع دارم کہ محمد قلندر و بابو قلندر این ہر دو
خلیفۂ شاہ نعمت اللہ ولی اند۔ صاحب انند ہمزبان مؤید مؤلف گوید کہ جز این نیست کہ

واو نسبت بر لفظ باب زیادہ کردہ اند کہ بمعنی ہفتم گذشت چنانکہ ہندو یا الف دوم بابا بدل شدہ بہ واو چنانکہ تاغ و توغ اندرینصورت مرادف معنی سوم بابا باشد (اردو) بابو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ تعظیمی خطاب جو بنگالیون سے زیادہ مخصوص ہے۔ حضرت۔ جناب۔ میان۔ صاحب ساطع نے فرمایا ہے کہ ہندی مین شاہ اور آقا کو بھی بابو کہتے ہین۔ مؤلف کی راے مین اِس کا ترجمہ اردو مین بلحاظ معنی فارسی بابا ہے دیکھو بابا کے تیسرے معنے۔

بابوتہ بقول برہان و ناصری و جامع و ہفت باتاے قرشت بروزن پالودہ کوزۂ پر آب را گویند و فرماید کہ باین معنی بجاے حرف ثالث تاے قرشت ہم آمدہ است صاحب انند فرماید کہ بابوجہ نیز بہمین معنی آمدہ خان آرزو در سراج گوید کہ بباے موحدہ بواو رسیدہ و فوقانی مفتوح و بعضے ہر دو فوقانی گفتہ اند بمعنی کوزۂ آب کہ زنبر و تالا خوانند و قول دوم صحیح است (انتہی) مؤلف عرض کند کہ بعض محققین فارسی بہ باتوتہ (بہر دو فوقانی) گویند کہ بالاور مرادف این است بہ واو پنجم و بقول بعض (بالاوزیر) خیال ما این است کہ آنچہ خان آرزو در سراج بصحت (باتوتہ بہر دو فوقانی) قائل است و لیلے ندارد و بقولش (زنبر و تالا) ہم تصحیف ہمان (بالاوزیر) باشد کہ بالا مذکور شد کہ بعض آن را (زیر و بالا) ہم نوشتہ اند و کاتبان نقل نگار (زیر و بالا) را (زنبر و تالا) کردند و جا دارد کہ بعض ازینہا (بالاوزیر) را (بالاور) دانستند حالا نسبت ماخذ این عرض می شود کہ بخیال ما بابوتہ بہ موحدۂ سوم و باتوتہ بہ فوقانی ثالث ہم تصحیف است

اصلش (بالاوتہ) بود مرادف (بالاوزیر) و (کوزہ) بزبان ترکی ظرف گردن دراز
را گویند واز اینکہ کوزہ قد و گردن دراز دارد و متعدمے ہم فارسیان قدیم (بالاوزیر)
نامش کردند و (بالاوتہ) ہم ہمین معنی دارد پس (بالاوزیر) بتصحیف کتابت (زبرو تالا)
(بالاور) شد و (بالاوتہ) بہ حذف الف چارم و بہ تبدیل فتحہ بہ ضمہ) (بالوتہ) قرار یافت
بعضے از نقل نگاران بے عقل آن را بیک نقطۂ زیرین باتوتہ کروند وبعضے از آنہا
دو نقطۂ بالا (باتوتہ) نوشتند الحاصل لام مرکب بصورت موحدہ و فوقانی پیدا کرد واگر (بالاور)
را تصحیف (بالاوزیر) خیال نکنیم توانیم گفت کہ معنی لفظی این صاحب۔ بآلا و بآلا قدو
قامت را گویند پس کوزہ را صاحب قد و قامت ۔ نام کردن غیر از کنایہ نباشد و (باتوجہ)
بجیم عربی مبدل (باتوتہ) یا (بابوتہ) کہ فوقانی نجم بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ لت و لج
بعضے از معاصرین باتوتہ بہرد و فوقانی را اسم جامد گیرند چنانکہ خان آرزو گفتہ اندر نصوص
بادارد کہ باتوجہ را مبدلش گیریم چنانکہ بالا گذشت و باتوتہ را ہم ولیکن تبدیل موحدہ
بفوقانی یا بالعکس آن خلاف قاعدۂ فارسیان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ و ما در
معنی بالتخصیص پر از آب ہم اتفاق نداریم و متفق با خان آرزو باشیم کہ مطلق کوزہ
آب است وبس۔ معاصرین عجم صراحی آب را (کوزۂ آب) گویند (اردو) پانی
بھری ہوئی صراحی یا پانی کی صراحی۔ صاحب آصفیہ نے صراحی پر لکھا ہے کہ (عربی) اسم
مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ کوزہ۔

بابوش | صاحب مؤید فرماید کہ مرادف باتوس کہ بجاے خود می آید و بر باتوس گوید

(۱) کافور مغشوش و بالفتح (۲) آمیختہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد صاحب محیط
(کافور موتی) فرماید کہ نوعی از کافور کہ در رکمد غیر شفاف مغشوش است و بر کافور فرماید کہ
لغت عرب است مشتق از کفر و کفر بمعنی پوشیدن چون کافور رپوشیدہ کردن روائح سائر
عطریات بدرجۂ غایت است لہذا باین اسم مسمی گشتہ و آن را بعربی آکل نفسہ و بہ
انگریزی کیمفر و بہندی کپور نیز گویند صمغ درختی است کہ چوب آن سفید رنگ و سست
و نرم و سبک و آبیکہ از ان درخت ہنگام قطع آن می چکد مسمی بہ ماء الکافور و دہن الکافور
باشد۔ سرد و خشک در آخر سوم و اہل ہند بالعکس در آخر سوم و چہارم گرم و خشک
دانستہ اند۔ دافع تشنگی و التہاب جگر و گردہ و حرقۃ البول است شرباً و طلاءً و سعوطاً
و نافع اورام حارہ و صداع حار و منافع بے شمار دارد (الخ) صاحب برہان بر بالوس
بہ لام۔ عوض موحدہ و سین مہملہ بجاے شین معجمہ بمعنی کافور مغشوش نوشتہ و بالوش بہ شین
و لام ہم بہمین معنی آوردہ کہ بجایش می آید۔ بخیال ما (بابوش) اصل است کہ اسم جامد
فارسی زبان باشد و فارسیان این را از لغت عرب (کافور) بقاعدۂ تبدیل درست
کردہ اند کہ کاف عربی موحدہ بدل شود ہمچون کوشاسپ و بوشاسب و فا بیاے موحدہ
چنانکہ زفان و زبان و راے مہملہ بہ شین معجمہ چنانکہ در امبار دن و امباشتن و
آغاردن و آغاشتن و آنچہ بالوس بہ سین مہملہ ہم آمدہ تبدیل تبدیل باشد کہ شین معجمہ
بہ سین مہملہ بدل می شود چنانکہ کشتی و کستی و آنانکہ این را بہ لام عوض سین مہملہ کالوس آوردہ اند
غیر از تصحیف نباشد کہ کاتبین نقطۂ موحدہ حذف کردند و موحدہ صورت لام پیدا کردہ

بالکل بمعنی کافور حقیقی است و آنچہ فارسیان این را براے کافور مغشوش استعمال کردہ اند مجاز باشد و معنی دوم مجاز مجاز (اردو) (۱) وہ کافور جس مین آمیزش ہو (مذکر) (۲) ہر چیز جس مین آمیزش ہو (مؤنث)

بابونہ بقول برہان بانون بروزن وارونہ گیاہے است معروف کہ آن را اقحوان گویند و بابونج معرب آنست بوئیدن آن خواب آورد اگر آب آن را بگیرند و بر دو خصیہ و ذکر بمالند قوت تمامی در مجامعت دہد و اگر در خانہ بگسترند جمیع گزندگان بگریزند و آن را بعربی تفاح الارض خوانند۔ صاحب جامع فرماید کہ گیاہ معروف کہ عرب اقحوان و بابونج گویند۔ صاحب ناصری گوید گیاہے است معروف و بابونج معرب آنست و آنرا بعربی اقحوان خوانند۔ صاحب مؤید فرماید کہ سبزہ ایست کہ بتازیش اقحوان نام است و نیز شگوفہ کہ بتازیش بابونج و ہند آیرم سار و سوپھل و کوپیل نامند۔ صاحب محیط فرماید کہ اسم فارسی است و معرب آن بابونج و در مغرب بابونق و بعربی زہر الملک و حبق البقر و خبز الغراب و بیونانی انثامیس و بافریقیہ رجل الدجاج و بفارسی گرہانک و بہندی سونبہل و سوناموتی و مرہتی وگل آنزا در انگریزی کیمومیل فلوور گویند و آن نزد عرب اقحوان است و نزد اطبا اقحوان نوعے دیگر آنست مؤلف عرض کند کہ خواص و مزاجش بر اسامیس مذکور شد (اردو) دیکھو اسامیس۔

بابونہ گاو اصطلاح۔ بقول برہان باکاف فارسی بالف کشیدہ بواو زدہ گلے است بیرونش سفید و اندرونش زردی باشد و آن را بعربی حبق البقر و احداق المرضی گویند

خطاجیان بحر و سراج و ہفت ہم زبان برہان صاحبان جامع و ناصری واانند ہم بذیل بابونۂ گاو ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط فرماید کہ بابونۂ گاو و بابونۂ گاو چشم اسم اقحوان است مؤلف گوید کہ ذکر اقحوان بجایش گذشت (اردو) دیکھو اقحوان۔

بابونۂ گاو چشم اصطلاح۔ بقول محیط کہ بذیل بابونۂ گاو آوردہ مرادف بابونۂ گاو کہ گذشت (اردو) دیکھو اقحوان۔ واسامیس۔

بابہ بقول سراج بحوالۂ قاموس بائے دوم نیز موحدہ مفتوح بلدہ ایست از بخارا۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ این لغت عربی است چنانکہ از حوالۂ قاموس ہویدا است۔ صحیح بتاے قرشت باشد کہ بحالت وقف بہا مبدل گردد چنانکہ قاعدۂ عربی است۔ صاحب منتہی الارب گوید کہ (بابۃ) دہی است بہ بخارا وازان دہ است ابراہیم بن محمد بن اسحٰق (اردو) بابہ فارس مین ایک قریہ کا نام ہے جو بخارا کے مضافات مین واقع ہے۔

بابیزان بقول برہان و مؤید و جامع و ناصری بروزن آویزان (۱) کفیل و ضامن و (۲) میانجی و میانجی بقول بہار بمعنی مصلح میان دوکس و بقول صاحب سراج واسطۂ کار چو پیغمبر و بقول غیاث قاصد و (۳) بمعنی باوزن کہ مخفف بادبیزن باشد۔ خان آرزو در سراج بذیل بابیزن بذکر معنی اول و سوم فرماید کہ در برہان بابیزان بروزن آویزان بہر دو معنی گفتہ و آن خطاست زیراچہ در بادبیزن الف نیست و در ہیچ کتابی یافتہ نشد و حالانکہ بابیزن نیز بدون الف بہر دو معنی مذکور آوردہ و این از عجائب است

ومعنی دوم ظاهرا بانیدان است چنانکه باید (انتهی) کلام مؤلف عرض کند که
بمعنی اول اگر بانیدان را بقول خان آرزو اصل گیریم بابیزان را مبدلش توان گرفت
که دال مهمله بزاے هوز بدل شود چنانکه سرخ مرد وسرخ مرز ولیکن تبدیل تحتانی بباے
موحده خلاف قیاس است اندرینصورت جا دارد که بابیزان را هم مثل بانیدان اسم
جامد گیریم وچون محققین زباندان بالاتفاق تصدیق اینمعنی کنند هندیان را نمیرسد
که در اسم جامد شبهی کنند ومعنی دوم مجاز معنی اول باشد که میانجی وقاصد هم معنی
کفیل وضامن است. نسبت معنی سوم عرض می شود که بیز امر است از مصدر بیختن
پس (بادبیز) اسم فاعل ترکیبی است و(بادبیزان) مزید علیه آن و (بابیزان) بحذف دال
مهمله مخففش. پس تعجب است که خان آرزو بچه دلیل این را از عجائبات خیال می کند اگر
معنی سوم را حقیقی گیریم و دیگر معانی را مجاز آن. عیبی نیست که بادزن هم کفیل هوا است
وقاصدی هم می کند که هواے یکجا را بجاے دیگر میرساند ونقل هوا خصوصیت (بادبیزان) را
که امراے سلف استعمالش می کردند یعنے صندوقے سربند و مدور از چوب می ساختند ومنفذ
متعدده حوالی آن می بود ویک سوے آن منفذ وسیعی. با انبوبه کوچکی پس این صندوق
مدور را خارج از مکان ومتصل بادریچه می گذاشتند و داخل این صندوق چرخی قائم
می بود بر محورے که متصل آن بیرون صندوق دستهٔ آهنی. پس خدام آن دسته را بدست
خود می گردانیدند که بوسیلهٔ آن چرخ حرکت می کرد و دور می زد پس هواے گرم از
منافذ مذکوره داخل صندوق می شد و بوسیلهٔ انبوبه اش که بالا مذکور شد توے حجره

لی رفت و رفتہ رفتہ در ہمۂ مکان ساری می شد لہذا درین زمان بادبیزے کہ بقوت برقی یا گرمی چراغی حرکت می کند کہ ما این را صنعت جدید خیال می کنیم در حقیقت نمونۂ ہمان بادبیزن قدیم است کہ ذکرش بالا گذشت (انتہی) پس معنی اول و دوم را مجاز معنی سوم گرفتن عیبی ندارد (اردو) (۱) کفیل بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ضامن۔ ذمہ دار۔ مؤاخذہ دار (۲) دیکھو اسک کے دوسرے معنی (۳) پنکھا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بادکش۔ بادزن

بابیزبان ساز مقولہ) بقول شمس یعنی از بیفائدہ خاموش کن۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ ہمان مقولہ) ایست کہ بعد ازین می آید کاتب شمس تحتانی را بعد نون حذف کردہ است و محقق بے تحقیق در معنی ہم تصرفے کردہ۔ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو بابیزبانی بساز

بابیزبانی بساز مقولہ۔ بقول مؤید بحوالہ مؤید الفوائد یعنی سکوت کن و خاموش باش و فرماید کہ اقول معناہ گنگ باش خواہ یعنی باشد یا مالایعنی۔ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ این مقولہ ماخوذ است

از مصدر (بابیزبانی ساختن) کہ می آید فارسیان استعمال این مقولہ بیشتر کنند از اینجاست کہ محققین مصدر را نیز گذاشتہ اند و بر مشتق آن اکتفا کردہ (اردو) خاموش رہ۔ چپ رہ سکوت اختیار کر۔ بے زبان بنجا۔

بابیزبانی ساختن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از سکوت و رزیدن و حرف نزدن باشد۔ صاحب بحر ہمزبان ضمیمۂ برہان۔ بہار گوید۔ یعنے خاموشی گزیدن۔ صاحب انند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ مقولۂ گذشتہ مشتق است از ہمین مصدر یعنی امر حاضر این

اردو) خاموشی اختیار کرنا۔ بیزبان بنجانا۔

بابیزن بقول برہان و رشیدی و سروری بروزن تابیدن بمعنی بابیزان است که ضامن وکفیل ود ۲ بادزن باشد وبقول صاحبان رشیدی و سروری وجہانگیری و سراج مخفف (بادبیزن) یعنے بادزن وبمعنی کفیل و ضامن نیز۔ صاحبان ناصری وجامع انند وہفت گویند که مرادف بابیزان است بہرسہ معنیش مؤلف عرض کند که حقیقت ماخذ این بر (بابیزان) بیان کردہ ایم ومعنی دوم (بابیزان) یعنے میانجی قاصد که درانیجا مذکور نشد جز این نباشد که محققین بالا استعمالش با این لغت نیافتند اردو) دیکھو بابیزان کے پہلے اور تیسرے معنے۔

باپ بقول جہانگیری بابائے ثانی عجمی پدر را گویند وازحکیم سنائی سند آرد (ص) ہر دو را در جان عشق طلب ہا پارسی باپ دان وتازی اب ہا مؤلف گوید که حیف است که صاحبان ناصری و بہار وغیرہ ہمین سند را برائے (باب که بموحدۂ عربی در خر گذشت) نقل کردہ اند بخیال ما این لغت سنسکرت است که صاحب ساطع ذکرش کردہ عجبی نیست که فارسیان این را از سنسکرت گرفتند و رفتہ رفتہ بائے فارسی را عربی بدل کردند ہمچون تپ وتب (اردو) دیکھو باب کے تیسرے معنے۔

باپادشاہ دست زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از برابری کردن با پادشاہ باشد در ہمہ چیز۔ صاحب بحر عجم با برہان۔ صاحب شمس (با پادشاہ دست زدن) راکہ ماضی این باشد ذکر کند و فرماید که بمد الف و بادال موقوف یعنے بعدل و داد

وعمارت ملک کوشید وبغیر مد یعنے برابری با پادشاہ کرد مؤلف گوید کہ ماصراحت کامل این مصدر اصطلاحی بر (باپادشاہ دست زدن) کردہ ایم کہ بائے موحدۂ سوم گذشت۔ (اردو) دیکھو باپادشاہ دست زدن۔

باپاروی اسپ آمدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی جست کردہ برپشت اسپ سوار شدن باشد۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر ماضی استمراری این کردہ یعنی (باپاروی اسپ می آمد) ودر بیان معنی فرماید کہ بمعنی بالاے اسپ فرود می آمد۔ مقصودش جز این نباشد کہ بدون اعانت رکاب براسپ سواری شد (اردو) اچک کر گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہونا۔ یعنے رکاب سے کام نہ لیکر سوار ہونا۔

باپاروی اسپ پائین آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر ماضی این کردہ یعنے (باپاروے اسپ پائین آمد) و بر معنی این فرماید کہ برجست وبالاے اسپ استوار نشست۔ مؤلف گوید کہ مرادف مصدر گذشتہ (اردو) اُچک کر گھوڑے پر جم جانا۔ اُچک کر گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہونا۔

باپیلی اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بہ معنی بابیلچہ۔ مؤلف عرض کند کہ با در اینجا بمعنی بہم اوست کہ گذشت وبیلچہ بہ باے عربی وتحتانی ولام وجیم فارسی بالاے ہوز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کلند خورد باشد وکلند بقول برہان دست افزار نقب زنان وگلکاران وسنگ تراشان کہ بدان زمین بکاوند وبیل بقول برہان بائے موحدہ آلتے است آہنی باغبانان را کہ بوسیلۂ آن زمین صاف کنند

پس جز این نیست کہ معاصرین عجم مصغر این بزیادت تحتانی در آخرش وتبدیل موحدہ بیاے فارسی استعمال کروند چنانکہ تب وتپ و یاے تصغیر خلاف متقدمین ومتقنین فارسی است (اردو) بیلچہ کے ساتھہ۔ صاحب آصفیہ نے بیلچہ کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک اوزار کا نام ہے جس سے باغبان روشین اور کیاریان بناتے ہین اس کی ڈنڈی بڑی ہوتی ہے اور پھل پھاوڑے کا سا ہوتا ہے۔

بات بقول ہفت بفتح اول بہ الف کشیدہ ومثناہ فوقانی زدہ (۱) بمعنی با تو بمد یدن آمدہ وفرماید کہ مثناۃ فوقانی کہ درینجا ساکن است در اصل مضموم بود۔ واو را حذف کردند مثناۃ فوقانی مضموم ماند در آخر کلمہ و آخر کلمہ فارسی ساکن می باشد۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ امیر خسرو استعمال این بدین معنی کردہ است (ﷺ) واریم آرزو کہ حکایت کنیم بات ٭ لالہ غلام روے تو صد برگ زیر پات ٭ ہر برہمن کہ دید رخ خوبت اے صنم ٭ زنار را شکست وکلہ زد بروے لات ٭ مخفی مباد کہ بات درینجا بمعنی بجم اوست کہ گذشت (اردو) تیرے ساتھہ۔ تجھہ سے۔

(۲) بات۔ بقول شمس لغت فارسی است بمعنی در دل گرفتن۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد۔ محقق بے تحقیق خدایش بیامرزد ہرچہ در دلش می آید می نویسد نہ از سند کار گیرد و نہ از قیاس ومصدر باتندن کہ بجایش می آید ہیچ تعلق ازین ندارد تا اسم مصدر ہم نتوان گرفت (اردو) دل مین رکھنا۔

باترا بقول برہان وسراج وہفت بکسر تاے قرشت بروزن شاطر (۱) کلنگ را گویند

و آن پرندہ ایست معروف و بفتح تاے قرشت ہم گفتہ اند و از عبارت صاحب مؤید و
شمس چنان مفہوم می شود کہ باین معنی بفتح تا باشد۔ صاحبان ناصری و جہانگیری و جامع
فرمایند کہ بکسر تا است۔ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است صاحب
محیط ذکر باتر نکردہ و بر کلنگ فرماید کہ بضم کاف و فتح لام و سکون نون و کاف فارسی
اسم فارسی نوعے از خروس بزرگ است و نیز بفارسی طائرے را گویند کہ بعربی کرکی
و بترکی قرنا و بہند کنج نامند و آن از جملۂ طیور بری است۔ بلند پرواز و در کنار آبہا
بیشتر می باشد و آن را طاقت گرمی نیست و دو نوع است سفید و خاکستری رنگ و سفید
در الوجود۔ گوشت آن گرم و خشک در دوم و خشکی آن قوی تر است و گویند
سرد و خشک۔ جالی۔ مفتح سدد و مقوی بدن و محلل قولنج و دیر ہضم و مولد خلط غلیظ
آن رودی برلے گرم مزاجان است و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) کلنگ
قول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک مٹیالے رنگ کے آبی پرند کا نام جسکی گردن
اور لنگ لک سے بڑا ہوتا ہے۔ قاز۔ کونج۔

۱) باتر۔ بقول برہان و سراج و ہفت بکسر تاے قرشت نام مردے بودہ مجہول و بفتح
تاے قرشت ہم۔ صاحبان جامع و جہانگیری و ناصری ہم ذکر این بکسر فوقانی
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ترک این بر بنایش توثق داشت۔ (اردو)
فارسی مین باتر ایک شخص مجہول الاحوال کا نام تھا۔

۲) باتر۔ بقول مؤید بکسر تا خون سرخ خالص را گویند۔ صاحب شمس ہم بزبان مؤید

دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بتر بقول منتخب لغت عرب
است بالفتح بمعنی بریدن و باتر بقولش بمعنی شمشیر بُرّندہ۔ ندانیم کہ صاحب مؤید این معنی
از کجا پیدا کرد محققین لغات فارسی و ترکی و سنسکرت ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی است۔(ار دو) سرخ اور خالص خون۔ مذکر۔
(۴) باتر۔ بقول مؤید بکسر تا احمق را گویند صاحب شمس ہمزبان مؤید۔ دیگرے از محققین
فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم
جامد فارسی قدیم باشد (اردو) احمق۔ بقول امیر۔ عربی۔ بیوقوف۔ نادان۔ بے عقل
(کیف ۵) ایکدم آپ مین آئین تو بڑے احمق ہین ہاکس پرستان مین رہا کرتے ہین دیوانہ عشق
باترد بقول برہان و جامع بفتح تا و راے قرشت دف و دائرہ را گویند صاحب
رشیدی از حکیم ناصر خسرو سند آرد (۵) خوابت ہمی ببرد من آتش از ان زدم ہا
پیش تو برگذارم خوش بانگ باترہ ہا صاحبان ناصری و سراج و شمس و انند ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد و معاصرین عجم دف و دائرہ
برزبان دارند (اردو) دف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ڈف۔ ڈفلی۔ بڑی
ڈہپڑی۔ دائرہ۔ ایک چوبی حلقہ جس کا منہ ایک طرف کہال سے منڈہا ہو۔ ڈفلا۔
باتش بقول برہان بضم ثالث و سکون سین بے نقطہ بلغت اہل شبانکارہ ترنج
باشد و آن میوہ ایست معروف کہ پوست آنرا مربا کنند و فرماید کہ باشین نقطہ دار
ہم آمدہ صاحب سراج فرماید کہ بضم فوقانی و سین مہملہ ترنج را گویند۔ صاحبان جامع

وجہانگیری وناصری واند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر باتس نکرد و بر ترنج فرماید بضم تاے فوقانی و فتح راے مہملہ وسکون نون وجیم بعربی اترج و متکہ و ریحان الملوک وبلغت مصر ریحان التفنع و بیونانی قنطروما : بسریانی اطروغا و بہندی بجورا گویند و ترنج اسم فارسی است و بعض گویند کہ بفارسی نوع کوچک آنرا ترنج و قسم بزرگ آن را بالنگ نامند و گویند ترنج معرب لغت اہواز است و آن ثمر شجر بستانی است بقول شیخ پوست آن گرم در اول وخشک در آخر دوم وہمچنین برگ و گل آن و تخم آن کہ در زیر پوست آن است بقول شیخ گرم وتر در اول و گویند در دوم و تخم آن آنچہ مغز آن شیرین است سرد وتر در دوم ولیکن برودت آن زیادہ است از رطوبت آن۔ و آنچہ ترش است سرد وخشک در سوم مطفی حرارت جگر ومقوی معدہ ومشہی طعام وقاطع حدت صفرا مسکن تشنگی وقاطع اسہال کہنہ وقی کہنہ است ومنافع بسیار دارد (الخ) **مولف** عرض کند کہ جز این نیست کہ اسم جامد فارسی زبان است۔

(اردو) ترنج ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ چکوترا ۔ کدر پھل ۔ بجورا ۔ ایک قسم کا بڑا لیمو جسکو کھٹے اور رنگترے مین پیوند لگا کر پیدا کیا ہے ۔

باتش بقول شمس باتاے فوقانی مضموم ترنج را گویند ۔ صاحبان جامع و رشیدی وہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان وسراج بذیل باتس کہ بسین مہملہ آخر گذشت این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدل است کہ سین مہملہ بہ معجمہ بدل شود چنانکہ گستی وگشتی وجا دارد کہ بالعکس این گیریم چنانکہ شارک وسارک و ما ذکر خواص و مزاج این بہ باتس

کردہ ایم (اردو) دیکھو باتش

باتشریفات اصطلاح۔ بقول رہنماکہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی مع جلوس باشد صاحب بول چال ہم ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود صاحب رہنما (باخدم وحشم وشان وشوکت) باشد و با دراینجا بمعنی بحیثیت۔ مخفی مباد کہ تشریفات بلغت عرب جمع تشریف است و تشریف بقول منتخب بمعنی بزرگ گردانیدن و بزرگ داشتن پس معنی اول الذکر مجاز باشد (اردو) جلوس کے ساتھ۔ صاحب آصفیہ نے جلوس کا ذکر فرمایا ہے۔ جلوہ شاہانہ حشم۔ بھیڑ بھڑکا کر و فر تجمل۔ شان و شوکت۔ تزک۔ امیروں اور بادشاہوں کی سواری۔

باتفنگ در روے ہوا زدن استعمال بمعنی سر کردن بندوق باشد در ہوا۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر ماضی این کردہ یعنی (باتفنگ در روے ہوا زدم) و بادر ینجا بمعنی سیر وہمش باشد (اردو) بندوق چھوڑنا۔ بندوق سر کرنا۔

باتلاق بقول رہنماکہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی گل ولاے باشد۔ صاحب بول چال ہم ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ باتقاق بہر دو قاف بقول صاحب لغات ترکی بمعنی دلدل است و باتماق بہ میم چارم بقول صاحب کنز بزبان ترکی گل ولاے را گویند پس جا دارد کہ معاصرین عجم میم را برخلاف قیاس بہ لام بدل کردہ باشند پس این را مفرس توان گرفت (اردو) کیچڑ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ گارا۔ گل چہلا۔ دلدل۔ لاے۔ خلاب۔ وحل۔ گیلی مٹی۔ غلیظ مٹی۔ سڑی مٹی۔ (اختر ؎) یہہ تیرا میکدہ خمخانۂ عالم بنا ساقی ؛ ارے خمار کیچڑ

بھی یہاں تلچھٹ کی بھرتی ہے ۔

باتمن بقول شمس لغت فارسی است بمعنی سنگ بوزن **مؤلف** عرض کند کہ باتمان بزیادت الف بعد میم لغت ترکی است و بقول صاحب لغات ترکی بمعنی کیل مقرری پس صاحب شمس غلط کردہ کہ بحذف الف دوم این را لغت فارسی گفتہ ۔ دیگر کسے از محققین فارسی با او نیست و سند استعمال ہم پیش نکرد مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیمانہ ۔ مذکر ۔ دیکھو لفظ اندازہ ۔

باتندن بقول نوادر کہ بحوالۂ ملحقات آوردہ بفتح فوقانی و سکون نون بمعنی بخشیدن باشد ۔ صاحب مؤید بحوالۂ ادات این را آوردہ فرماید کہ بروزن پائیدن بمعنی بخشیدن باشد ۔ صاحب موارد ہمزبان شان **مؤلف** گوید کہ این مرکب است از اسم مصدر باتن و علامت مصدر ردن وحقیقت باتن بر باتنیدن ذکر کردہ ایم کہ بہ موحدہ سوم گذشت (اردو) دیکھو بابندن ۔

باتنکان بقول جہانگیری وشمس وجامع بروزن ومعنی بادنجان باشد ۔ وہیچ تصریح نکردند کہ کاف فارسی است یا تازی ۔ صاحبان برہان وسراج صراحت کردہ اند کہ باکاف فارسی است وبحث کامل ہمدر انجام آید (اردو) دیکھو باتنگان ۔

باتنگ ظرفان نشستن عمر ضائع کردن است مقولہ حکما ۔ خزینۃ الامثال وامثال فارسی واحسن ذکر این کردہ اند واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ مصرعی است ونداتیم کہ مال کیست فارسیان استعمال این بطور موعظت وپند

کمند و (تنک ظرف) بہ ضم فوقانی و فتح نون بقول بہار بمعنی تنگ حوصلہ باشد و مطلق تنک بمعنی کم و اندک مقصود آن است کہ	صحبت کم ظرفان عمر را ضائع می کند (اردو) کم ظرفوں سے بچو۔ دکن مین مستعمل ہے۔

باتنکل بقول ہفت۔ اول بالف کشیدہ و فتح مثناۃ فوقانی و سکون نون و فتح کاف و لام زدہ نام کتاب معتبر کفرۂ ہند است۔ و ہیچ تصریح نکرد کہ کاف فارسی است یا عربی و از طرز تحریر صاحب جامع کاف عربی مستفاد می شود زیراکہ زیر آن سہ نقطہ کہ علامت کاف فارسی است نہ نگاشتہ صاحب برہان تصریح کردہ کہ بکاف فارسی است بحث کامل بجایش می آید (اردو) دیکھو باتنگل۔

باتنگان بقول برہان باکاف فارسی بروزن و معنی بادنجان است۔ صاحب سراج فرماید کہ بفوقانی و کاف فارسی و بادنگان بادال بروزن و معنی بادنجان است و فرماید کہ ظاہرا بادنجان معرب است و لہذا در عربی آمدہ و مشہور ہمین معرب است صاحب ناصری فرماید کہ باکاف فارسی بروزن و معنی بادنگان است و بادنجان معرب او است۔ صاحبان مؤید و انند و ہفت ہم تصریح نمودہ اند	کہ بکاف فارسی است۔ صاحبان رشیدی و سروری ہم بدون تصریح مذکور ذکر این کردہ (حکیم سوزنی سہ) حبیب کاسنی اے کاسۂ سرت نبگان ٭ کہ عاشق کلۂ تو شدی چو باتنگان ٭ صاحب محیط بذیل بادنجان ذکر این کردہ فرماید کہ اسم فارسی بادنجان است مؤلف عرض کند کہ اسم جامد است وبس۔ ذکر افعال و خواصش بذیل آنب گذشت (اردو) دیکھو انب کے پہلے معنے۔

باتنگل بقول برہان بفتح ثالث وکاف فارسی وسکون نون و لام نام کتاب معتبر کفرۂ ہند است صاحب سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ فرماید کہ تحقیق آنست کہ این لفظ ہندی است و غالب کہ صاحب برہان سہو کردہ وبتصحیف خواندہ وآن باتنجل بباے فارسی است وجیم تازی کہ علمی است متقرر ہنود و دران علم بیان جوگ است و آن نوعی است از ریاضت اہل ہندو نام کتاب نیست چنانکہ اوگمان بردہ (انتہی) صاحب انند ہم بحوالۂ برہان ذکر این کردہ و ہیچ تصریح نکردہ کہ کاف فارسی است یا عربی۔ مؤلف عرض کند کہ اندرین حالت بایدکہ باتنگل را مبدل باتنجل و مفرس خیال کنیم ولیکن تبدیل باے فارسی بافوقانی خلاف قیاس است و تبدیل جیم باکاف فارسی موافق قیاس چنانکہ آخشیج و آخشیگ سند استعمال این بافوقانی پیش نشد عجبی نیست کہ تصحیف کتابت باے فارسی را بہ فوقانی بدل کردہ وعیبی ندارد اگر فارسیان کتابے را باتنگل گفتہ باشند کہ درو علم خاص است در بیان جوگ (اردو) باتنگل فارسیون نے اس کتاب کو کہا ہے جسمین علم جوگ کا بیان ہے جوگ بقول آصفیہ ستارون کا ملاپ قران ۔ سنجوگ ۔ لگن ۔ سمبند ۔

باتو بقول برہان وجامع وناصری و رشیدی وجہانگیری وانند وہفت با ثالث بواو رسیدہ (۱) بمعنی باتس باشد کہ ترنج را گویند خان آرزو در سراج فرماید کہ بفوقانی بواو رسیدہ ترنج کہ میوہ ایست و فرماید کہ ظاہرا باتس کہ بدین معنی گذشتہ باتوس بواو بودہ باشد کہ باتو و باتس مخفف آنست مؤلف عرض کند کہ درست گویند

فوقانی باتس دلیل قیاس او ست (اردو) دیکھو باتس۔

(۲) باتو۔ بقول برہان حب السلاطین را نیز گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی حب السلاطین کہ او را دند نیز نامند۔ صاحبان جامع وجہانگیری و رشیدی و سراج و انندہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط گوید کہ بفتح باے موحدہ و الف وضم تاے فوقانی وسکون واو اسم فارسی حب السلاطین و برحب السلاطین فرماید کہ آن را دند و بیونانی فنیموس و بفارسی تخم بید انجیر خطائی و بشیرازی باتو و در انگریزی۔ کروتن سید و بہندی جمال گوٹہ و جیپال گوٹہ و اجیپال نیز گویند و غلط کردہ کسے کہ آن را ماہودانہ گفتہ بلکہ نزد محققین حب الملوک ماہودانہ را گویند و آن غیر حب السلاطین است وحب السلاطین ثمری است مشہور و اکثر در یک غلاف سہ عددمی باشد بقدر پستہ کوچک و در طول از آن کمتر و بلندی درخت آن تا بہ ذرع و گویند در بنگالہ تا بدو قامت انسان و برگ آن شبیہہ بہ برگ بادنجان و از ان باریکتر و گل آن زرد مائل بسفیدی و منبت آن خطا و چین و ہند و سنجرستان۔ مغز آن گرم و خشک در اول چہارم و در نہایت حدت و پردۂ آن در آخر چہارم و با سمیت و آن مقطع و جالی۔ و مسہل بلغم وسودا و اخلاط غلیظہ و سوختہ و جاذب رطوبات خام و رقیق از دماغ و لاسیما از مفاصل بافراط و نافع استرخاے عصب و حافظ دندان و نافع قروح خبیثۂ دہان و منافع بسیار دارد (اردو) جمال گوٹا۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک نہایت دست آور پھل کا نام ہے۔ گرم و خشک درجۂ چہارم میں۔

(۴۴) باتو ۔ بقول برہان و جامع نام یکے از پادشاہان چنگیزیہ ہم ہست ۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام یکے از خوانین مغل کہ اورا باتوخان گفتندے و شہر سرائے را کہ یکے از بلاد ترکستان است سرائے باتو خوانند صاحب سراج گوید نام یکے از سلاطین چنگیزیہ صاحبان رشیدی و جہانگیری و انند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) سلاطین چنگیزیہ مین سے ایک پادشاہ کا نام باتوخان تھا۔

باتوتہ بقول برہان و رشیدی و سروری و جہانگیری و شمس با فوقانی بروزن ماسوچہ کوزۂ پرآب را گویند مؤلف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر باتوتہ کردہ ایم کہ بموحدۂ سوم گذشت (اردو) دیکھو باتو۔

باتیرکانچہ کش استعمال بقول رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ با یائے معیت است و تیر در اینجا بمعنی گزے کہ بوسیلۂ آن مزمارے می نوازند کہ در ہندی سارنگی نام دارد و معاصرین عجم (کانچہ کش) ہمین سارنگی را نامند (اردو) سارنگی گگز یا کمان کے ساتھہ ۔

باتیغ بی محلی استعمال ۔ بقول مؤید بحوالۂ علمی ۔ باچشم بیروئی و بے التفاتی ۔ دیگرے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ مشتاق سند استعمال باشیم معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) بے التفاتی اور کم توجہی کے ساتھہ ۔

باتیغ و کفن آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر معذرتی است کہ پیش سلاطین کبار کنند و آن عبارت از اظہار کمال عجز باشد و این گونہ معذرت در زمان سابق رواج داشت ۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ کنایہ از آمدن با کمال عجز در معذرت خواہی

وابن در اصل عذرخواہی است کہ پیش سلاطین می کردند **مؤلف** گوید کہ بزمانۂ سلف معتوب سلطان باتیغے وکفنے پیش او می رفت ومقصودش این بود کہ شاہ اختیار دارد کہ بہ تیغ قتل وبکفن دفن کند تا شاہ را برحالش رحم می آمد وقصور عفو می کرد وہمین طرزعمل این مصدر اصطلاحی پیدا کرد (اردو) نہایت عجز وانکسار سے عذرخواہی کرنا ۔

باتیغ وکفن بزیرعلم رفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار کنایہ از تن بمرگ دادن (میرخسرو ؎) جان دید چو خونریزی سلطان خیالش ٭ بستہ کفن وتیغ وبزیر علمش رفت ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (بزیرعلم) را درین مصدر داخل کنیم ۔ سند میرخسرو متعلق است بہ مصدر گذشتہ ومعنی این ہم ہمان است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن ۔

باتیغ وکفن پیش کسی رفتن ۔ مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف باتیغ وکفن آمدن بہار وانند ہم ذکر این کردہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) غلام خواجہ بودم گریزان گشتہ ازخواجہ ٭ در آخر پیش او شرمندہ باتیغ وکفن رفتم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل بر (باتیغ وکفن آمدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو ۔ باتیغ وکفن آمدن ۔

باتیغ وکفن چیزی کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن وباتیغ وکفن پیش کسے رفتن ۔ وسندے پیش نکرد ودیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گنجیدہ (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن ۔

باتیغ وکفن درعذرخواہی آمدن مصدر

اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن کہ گذشت (محمد سعید اشرف ؎) این زمان کز حد شد است آسیب دست انداز وے ؛ برف نبود آنچہ می بینی بہ تیغ کوہسار ؛ کوہ باتیغ وکفن در عذر خواہی آمدہ ؛ بر در شاہ خراسان جنت پروردگار ؛ صاحب انند ہمزبان بہار مؤلف گوید کہ ضرورت نداشت کہ مصدرے دیگر قائم کنیم الفاظ (در عذر خواہی) را در این مصدر داخل کردن عبث است بیچارہ بہار از اصول لغات کار نمی گیرد۔ (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن۔

باتیغ وکفن عرض کردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار مرادف باتیغ وکفن آمدن باشد کہ بجایش گذشت (میرزا صائب ؎) از روئی کہ گرہ در دل گستاخ من است ؛ بہتر آنست کہ باتیغ وکفن عرض کنم ؛ صاحب انند ہمزبان شان (اردو) دیکھو باتیغ وکفن آمدن

باثبات رساندن استعمال۔ بقول بہار بمعنی ثابت گردانیدن و از سراج المحققین سند آرد (؎) رساندہ شمع باثبات گرم خونی خویش ؛ بہ دستش از پر پروانہ محضر دعوی
(اردو) ثابت کرنا۔

باثر پرداختن دعا مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مؤثر شدن دعا باشد چنانکہ ظہوری فرماید (؎) خیرہ چشمی است حیا گر بنظر پردازد ؛ مدعائیست دعا چون باثر پردازد ؛
(اردو) دعا کا مؤثر ہونا۔ دعا کا اثر پذیر ہونا۔

باج بقول برہان بروزن عاج (۱) مال واسبابی باشد کہ پادشاہان بزرگ از پادشاہان زیر دست گیرند۔ صاحب جامع فرماید کہ مال و دینار و زرے کہ پادشاہ قوی دست از پادشاہ زیر دست گیرد۔ صاحب رشیدی بر لغت (باژ) با (باژ) ذکر این ہم کردہ

فرماید کہ بمعنی مالی کہ پادشاہان قوی از پادشاہان زیر دست گیرند و بتحقیق این بحوالۂ سامانی آرزو
کہ باج لغتی نیست علیحدہ و در باژ بجمیع معانی بلکہ باج مغیّر باژ است و باژ اصل اینست و باج
مولدہ بجیم تازی در اصل فرس نیامدہ خان آرزو در سراج گوید کہ باج بجیم مبدّل باز است
بزاے تازی بمعنی زرے کہ سلاطین از سلاطین کم از خود ستانند و بحوالۂ قوسی آرزو کہ
بمعنی خراج باشد و بقول جہانگیری مال و اسپان و اشیاء و زر امانی کہ پادشاہ قوی از
پادشاہِ زیر دست بگیرد (حکیم فردوسی سہ) سلیح و ہیونان و اسپان و باج ۝ بایران
فرستاد با تخت عاج ۝ صاحب ناصری فرماید کہ در ہمہ معانی با باژ کہ بزاے فارسی است
موافق است بہار بذکر این فرماید کہ با لفظ خوردن و ستاندن و ستدن و گرفتن مستعمل
صاحبان سروری و شمس و انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (خواجۂ شیراز سہ) سزد کہ
از ہمہ دلبران ستانی باج ۝ از انکہ بر سر خوبان عالمی چون تاج ۝ مؤلف عرض کند کہ بقول
صاحب کنز باژ بزاے فارسی لغت ترکی است و ہم او بباج فرماید کہ باج مرادفش لغت
فارسی است ولیکن خیال ما اینست کہ زاے فارسی دلالت کند بر اسم جامد فارسی
زبان بودن باژ و باج مبدّل آنست و بس ہمچون کژک و کجک و ہمین است در
عربی خراج (اردو) خراج ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ باج ۔ آپ ہی نے لفظ باج
پر بھی خراج کا ذکر کیا ہے ۔ مذکر ۔

(۲) باج ۔ بقول برہان مال و اسبابے کہ سلاطین از رعایا ستانند و زرے کہ راہداران
از سوداگران بگیرند ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ زرے کہ راہداران و گذربانان از مردم

رہگذر و مترددین گیرند. صاحب سروری گوید کہ آن را باژ و ساؤ نیز گویند و بقول مؤید آنچہ زبردستی از ابناے سبیل زیر دست بستانند و آنچہ از تجار بر سر کالا بستانند خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی آرد کہ اکثر استعمال این بمعنی زریست کہ راہداران از بازرگانان بسبب بارگذرانیدن از راہ گیرند صاحبان ناصری و جامع و جہانگیری وانند و بہار و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (شیخ شیراز س) چو دشمن خر روستائی برد؛ ملک باج دہ یک چرا می خورد؛ (حکیم خاقانی س) غم زلب باج نفس می گیرد؛ لب بفریاد نفس ران حکیمم؛ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است کہ گذشت (اردو) باج. بقول آصفیہ. فارسی. اسم مذکر. خراج. زمین کا محصول جو بادشاہ کو دیا جاتا ہے. زر مالگزاری. لگان. مؤلف عرض کرتا ہے کہ جو روپیہ راہداروں اور سوداگرون سے اون کے قیمت مال پر بحساب فیصد لیا جاتا ہے اوسکو محصول کہتے ہین. مذکر. اور جو سڑک پر لیا جاتا ہے اوسکو ٹول ٹکس.

(۴۳) باج. بقول برہان خاموشی باشد کہ مغان و آتش پرستان در وقت بدن شستن و چیزی خوردن و پرستش و عبادتی کہ معمول ایشان است بجا آورند. صاحب رشیدی فرماید کہ خاموشی و سکوت کہ مغان وقت بدن شستن و طعام خوردن و ژند خواندن بعد از زمزمہ می گزینند صاحب جہانگیری گوید کہ خاموشی را گویند کہ مغان وقت بدن شستن و خوردن بعد از زمزمہ بکنند و فرماید کہ شرح این اجمال در ذیل لغت برسم بتفصیل مرقوم خواہد شد. صاحبان جامع و ناصری و

وسروری و مؤید و سراج و شمس و بہار و انند ہم ذکر این کردہ اند (شیخ نظامی ؒ) بدان وقتی کہ خسرو دستگہ داشت ؛ رسوم باج و برسم را نگہہ داشت ؛ چو آمد وقت خواندار عالم ؛ زمو بدخواست رسم باج و برسم ؛ رسوم باج و برسم آنچنان شد ؛ کہ او بر جا شنی گیری نشان شد ؛ مؤلف گوید کہ بدین معنی ہم مبدل باژ است کہ می آید و باژ ہم جامد فارسی زبان باشد (اردو) آتش پرستون کی ایک خاص عبادت کا نام باج ہے جو بدن وغیرہ دہونے کے وقت کچھ دعائین پڑہکر خاموش ہو جاتے ہین اور اسی خاموشی کو باج کہتے ہین ۔

(۴) باج ۔ بقول صاحب سراج کہ بحوالۂ مجد الدین علی قوسی آوردہ بمعنی جزیہ نیز باشد بہار ہمزبان سراج ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد ولیکن صاحب برہان بر لغت باژ کہ بزاے فارسی عوض جیم عربی است ذکر این معنی ہم کردہ ۔ ہرگاہ باج را مبدلش گیریم وجہے نیست کہ تصدیق این معنی ہم نکنیم باجمہ جزیہ بقول صاحب منتخب بعربی زبان آنچہ بر کفار ذمی در سالی مقرر دارند معرب گزیۂ فارسی و کزیہ ۔ بخیال ما اینہم مجاز معنی اول است (اردو) جزیہ ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ وہ ٹکس جو غیر مذہب والون پر لگایا جاتا ہے

(۵) باج ۔ بقول خان آرزو در سراج کہ بحوالۂ مجد الدین علی قوسی آوردہ بمعنی تمغا باشد ۔ بہار ہمزبان سراج دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و این معنی بر باژ کہ اصل این لغت است مذکور نیست وخیال ما اینست کہ ہرگاہ محصولے و زرے را باج نام کردہ اند کہ از راہداران وسوداگران بگیرند چنانکہ ذکرش بر معنی دوم این گذشت

پس جا دارد کہ بر سبیل مجاز مُہرے را کہ بعد وصول باج بر اسباب باجگرفتہ شدہ یا بر رسید زر باج زنند بدین نام موسوم کردند۔ باقی حال طالب سند استعمال باشیم۔ باید دانست کہ تمغا بالفتح وغین معجمہ بقول غیاث در ترکی بمعنی نشان ومُہر وداغیست کہ بر ران اسپ وغیرہ نہند۔ (اردو) تمغا۔ بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ وہ مُہر جو سوداگری مال پر سرکار کی طرف سے لگائی جاتی ہے۔

(۲) باج۔ بقول سراج نام دہے است از مضافات طوس کہ مولد فردوسی است۔ صاحب رشیدی ہمین معنی را بر لفظ باژ آوردہ وبحوالۂ سامانی آوردہ کہ باج لغتی نیست علٰحدہ در باژ بجمیع معانی بلکہ باج مغیّر باژ است چنانکہ بذیل معنی اول گذشت۔ صاحب ناصری فرماید کہ با باژ در ہمہ معانی موافق است چنانکہ قولش ہم بذیل معنی اول گذشت پس بخیال ما بدین معنی ہم مبدّل باژ باشد کہ بہ زاے فارسی می آید ووجہ تسمیہ متعلق بہ یکے از معانی گذشتہ کہ قصۂ باشد وما از آن خبرے نیافتیم مثلاً جا دارد کہ این دِہ را در باج مملکتی گرفتہ باشند وبدین نام موسوم کردند واللہ اعلم۔ (اردو) ایک قریہ کا نام فارسی مین باج ہے جو طوس کے مضافات مین سے اور فردوسی کا مولد ہے۔

باج آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ومحل استعمال ساکت واز سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی پیش کردن خراج است (قاسمی مشہدی) ؎ گذشت آنکہ گیری زشاہان خراج ؛ کنون سوی ما باید آورد باج ؛ (اردو) خراج پیش کرنا۔

باجان بقول بہار کہ بحوالۂ مدار الافاضل

آوردہ بمعنی باج گیرندہ کہ عبارت از صاحب باج باشد۔ صاحب انند ہمزبان بہار۔ مؤلف عرض کند کہ از قبیل مہربان کہ کلمہ بان بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند و بزرگ مستعمل (اردو) خراج وصول کرنے والا۔

باج پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ و از سند پیش کردہ اش مفہوم می شود کہ بمعنی قبول نمودن خراج باشد (اسدی طوسی ؎) بہ بیچارگی ساو باج گران ؛ پذیرفت با بدیۂ بیکران ؛ (اردو) خراج قبول کرنا۔

باج جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کشیدہ اش معلوم می شود کہ بمعنی طلب کردن و خواستن خراج باشد (ظہوری ترشیزی ؎) چنان بود جنس شہی بے رواج ؛ کہ دستار از تاج می جست باج ؛ (اردو) خراج طلب کرنا۔ خراج چاہنا۔

(الف) باج خواستن استعمال۔ صاحب
(ب) باج خواہ آصفی ذکر الف کردہ از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش می کشاید کہ بمعنی طلب نمودن و خواستن خراج است (ظہوری ؎) از چہ برگردن نہی بار خراج زندگی ؛ باوجودت باج خواہد از عدم برخویش زن ؛ سند پیش کردۂ صاحب آصفی متعلق بہ (ب) باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی باج خواہندہ۔ بہار گوید کہ (باج خواہ) آنکہ باج را از بازرگانان گرفتہ بسرکار رساند (نظامی ؎) اگر ترسی از رہزن و باج خواہ ؛ کہ غارت کند آنچہ بینند براہ ؛ صاحب بحر این را بمعنی خراج گیر آوردہ (اردو) (الف) خراج چاہنا (ب) محصولدار محصول وصول کرنے والا۔

باج خوردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکراین کردہ و از بیان معنی سکوت ورزیدہ
و از سند پیش کردہ اش می کشاید کہ بمعنی
حاصل کردن خراج مرادف باج گرفتن کہ
می آید (طالب آملی سہ) صف در دہر
ستارہ صفدارست ؛ باج شاہان خورد
طرفدارست ؛ (اردو) خراج حاصل
کرنا۔ خراج لینا ۔

باج دادن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکراین کردہ ولیکن از بیان معنی ساکت
و از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ
بمعنی ادا کردن خراج باشد و کنایہ باشد
از مطیع و منقاد شدن (اشرف مازندرانی
سہ) شب از مہتاب باش باج میداد
؛ بہر منزل اقامت می فرستاد ؛ (ظہوری
سہ) شاہان بسالکان رہت باج میدہند
و نعلین اگر کنند طلب تاج میدہند ؛
(ولہ سہ) بزم شوق چہ شیرین شدہ است
گریۂ تلخ ؛ بزہر خندہ دہد باج نوشخند آنجا ؛
مؤلف گوید کہ از ہمین مصدر است (باجگیر)
اسم فاعل ترکیبی۔ بمعنی باجگذار چنانکہ ظہوری
گوید (سہ) اکلیل من بافسر من گشتہ باجدہ
؛ داغ دلم تبارک من تاج نہ شدہ است
؛ (اردو) خراج ادا کرنا۔ خراج گزار ہونا
مطیع ہونا۔ فرمان بردار ہونا ۔

باجدار | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بدال مہملہ لغت فارسی است بمعنی
جمع کنندۂ باج مرادف باجبان و باجخواہ
کہ بجایش گذشت دیگر کسے از محققین فارسی
ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ از مصدر
باج داشتن۔ اسم فاعل ترکیبی است و
بخیال ما از قبیل تاجدار حیف است کہ
سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو باجبان

باجدان | استعمال۔ بقول بحر و بہار ظرفے کہ
دران زر باج گذارند و آن را در ہندوستان

غولک گویند صاحب انند ہمزبان شان۔
(اردو) غلک یا غولک۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مؤنث۔ وہ ظرف جس میں
بکری۔ محصول یا سائر و نذر وغیرہ کی
آمدنی ڈالتے رہتے ہیں غلّہ۔ گلہ۔ نقدی
رکھنے کا چمڑے سے منڈھا ہوا ظرف جس
کا سوراخ چھوٹا ہوتا ہے۔

باج دنبالہ اصطلاح۔ بقول خان آرزو
در چراغ بجیم تازی و دال مہملہ مضموم نوشتہ
از باجہاے ایران و از بعضے بتحقیق رسیدہ
کہ بمعنی خراج زیادت باشد پس مجاز آبمعنی
کمال زیادت آمدہ و از محسن تاثیر سند آرد
(ع) باج دنبالہ ما از روز قیامت گیرد ❊
سرمۂ دیدہ کند گر شب کوتاہ مرا ❊ بہار گوید
باضافت نوعی از باجہاے مرسوم ایران
و از بعضے بتحقیق رسیدہ کہ بمعنی خراج زیادت
پس مجاز بمعنی کمال زیادت آمدہ۔ صاحبان
بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض
کند کہ باج دنبالہ زر مالگذاری را گویند
کہ بوقت درو دنبالہ وصول کنند و ہمین را
درو دنبالہ ہم نامند یعنے ہرگاہ کشت تیار
شود و نوبت بہ درو رسد محصولداران
مال بعد از درو باج گیرند و معنی لفظی این
محصول درو باشد یعنے آنچہ بعد درو از آن
کشت باقی ماند ہمان است (دنبالہ)
و بدین وجہ کہ حساب مالگذاری بر ہمین
آثار کنند این محصول را باج دنبالہ گویند
(اردو) زر مالگزاری۔ لگان۔ مذکر۔

باجِ دہ یک استعمال۔ بقول بہار نوعی
از باج کہ آن را باج عشر گویند (شیخ شیراز
ع) چو دشمن خر روستائی برد ❊ ملک
باج دہ یک چرا می خورد ❊ صاحب انند نقل
بر دار بہار مؤلف عرض کند کہ (باج دہ
یک) باجے باشد کہ بر سر دہ۔ یک گیرند یعنے سر یک دہ

(اردو) فیصدی دس کا خراج یعنے سو روپیہ کے قیمتی مال پر دس روپیہ محصول لیا جاے ۔

باج رساندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ واز بیان معنی ساکت (قاسمی مشہدی ؎) گران کردہ گردن ز بار خراج ٭ رسانند باج و گرفتند تاج ٭ مؤلف گوید کہ بخیال ما ادا کردن باج باشد (اردو) خراج ادا کرنا ۔ خراج دینا

باج رعنائی گرفتن از کسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار در رعنائی غالب آمدن بروے (دانش ؎) سایہ رنگین جابجا افتد ز حسن جلوہ اش ٭ باج رعنائی ز سرو آن قامت رعنا گرفت ٭ و فرماید کہ این تخصیص بیجاست بلکہ مطلق باج گرفتن از لوازم غلبۂ خود است ۔ صاحب اننند ہمزبان بہار مؤلف گوید کہ بیچارہ بہار خود معترف قصور خود است و لمی دانیم کہ چرا این مصدر را اصطلاحی را قائم کرد (اردو) رعنائی مین غالب آنا ۔

(الف) **باج ستان** استعمال ۔ (الف) بقول ملل
(ب) **باج ستاندن** بحر بمعنی خراج گیر باشد مرادف باج خواہ و باجبان کہ بجایش گذشت دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر (ب) یعنے ستانندۂ باج و خراج از مصدر ستاندن صاحب آصفی ذکر ب کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش مفہوم می شود کہ بمعنی خراج حاصل کردن و خراج گرفتن باشد و کنایہ از غالب آمدن (ظہوری ؎) شعاعش ستاند ز خورشید باج ٭ حبابش رساند بہ جمشید تاج ٭ (ولہ ؎) ز رخ باج ستاند شب شراب کشان ٭ چو صبح باش بخورشیدی نوالہ شود ٭ (اردو) (الف) خراج

لینے والا (ب) خراج لینا۔

باج طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از بیان معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی طلب کردن خراج باشد (فغانی شیرازی ؎) بتان شہر کہ ترکانہ باج می طلبند ٭ مراد سر بود از ہر کہ تاج می طلبند ٭ (اردو) خراج مانگنا۔ خراج طلب کرنا۔

(الف) **باج گذار** استعمال (الف) بقول
(ب) **باج گذاشتن** انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم کاف عجمی و ذال معجمہ بالف کشیدہ و رائے مہملہ لغت فارسی است بمعنی باج دہندہ۔ صاحب بحر فرماید آنکہ بجا کم خراج دہد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و مصدر آن (ب) (اردو) (الف) باجگذار بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خراج ادا کرنے والا۔ (ب) خراج ادا کرنا۔

(الف) **باج گرفتن** استعمال۔ صاحب
(ب) **باج گیر** آصفی ذکر (الف) کردہ و از بیان معنی ساکت و از سندیکہ پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بمعنی خراج گرفتن و کنایہ باشد از غالب آمدن چنانکہ بہار بذیل (باج رعنائی گرفتن از کسے) تصریح نمودہ آ مرادف باج ستاندن کہ گذشت (حسن مشہدی ؎) روی تو باج حسن ز گلشن گرفتہ است ٭ از گل خراج پاکی دامن گرفتہ است ٭ (ظہوری ؎) زہرت چرا ظہوری باج از شکر نگیرد ٭ رشک ہمائے گردد از عشق زاغ مردم ٭ (عرفی ؎) زعشوہ باج گرفتی ز بوستان امروز ٭ اگرچہ چشم تو بودی کرشمہ دان نرگس ٭ (ب) بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف باجدار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر گرفتن (اردو) (الف) دیکھو باج ستاندن۔

(ب) دیکھو باجدار۔

باجلوہ استعمال۔ بقول صاحب رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی صاحب رونق و رونق دار باشد مؤلف عرض کند کہ باآدلی بجالمعنی سعندہمش باشد کہ بجاے خودش گذشت۔ تسامح صاحب رہنما است کہ بمعنی رونق ہم نوشت (اردو) رونق دار۔ بقول آصفیہ۔ چمکیلا۔ خوبصورت پرلطف۔ پربہار۔ مزین۔ آراستہ۔ آبدار۔

باجنامہ استعمال۔ بقول مؤید بحوالۂ آصفیہ بایم مح (۱) کاغذیکہ درو باج وخراج نویسند ونیز (۲) لقب۔ دیگرکسے از محققین فارسی ذکراین نکرد نمیدانیم کہ مقصود صاحب مؤید از مجرد لقب چہ باشد مشتاق سند استعمال باشیم براے معنی دوم (اردو) (۱) وہ کاغذ یا دفتر جس میں خراج یا محصول کا حساب لکھا جاتا ہو (۲) لقب۔ مذکر۔

باجنگ بقول برہان بروزن آہنگت روزنہ و دریچۂ کوچک را گویند و فرماید کہ ظاہرا این لغت باجمک است کہ مصغر باجہ باشد و باجہ مخفف بادجہ و بادجہ بمعنی بادگیر و بادگیر جائے و روزنئے بزرگت را گویند کہ باد ازان آمد و شد نماید صاحب انند بحوالۂ برہان ذکراین کند و فرماید کہ بفتح جیم و سکون نون و کاف فارسی است۔ صاحب ہفت گوید کہ اول بالف کشیدہ و فتح جیم و نون و کاف ساکن است و در بیان معنی ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ تسامح محققینے کہ کاف را فارسی گرفتہ اند زیراکہ کاف تصغیر۔ عربی است نہ فارسی۔ پس اگر باجنک را مخفف و مبدل باجمک گیریم باید کہ نون را مبدل ہاے ہوز قرار دہیم و این خلاف قیاس است کہ اینچنین تبدیل در فارسی زبان نیامدہ بخیال ما باجنک مخفف

بادجنبک باشد کہ بحذف دال مہملہ و موحدہ دوم باجنگ شد و این موافق قیاس است
مخفی مباد کہ جنب امر حاضر باشد از مصدر جنبیدن و (بادجنب) اسم فاعل ترکیبی و کاف
آخر براے تصغیر و این دریچہ مختصری است کہ برسے مرور ہوا قریب سقف سازند کہ خانہ
را از ہواے گرم صاف کند و روشن ہم (اردو) روشندان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مذکر۔ تابدان۔ دہوان نکلنے یا ہوا آنے کا موکہا۔

(۱۹۹۰) **باج نہادن** استعمال۔ (۱) بمعنی خراج
قائم کردن است چنانکہ ظہوری گوید (ص)
روے تو از ماہ ستاند خراج ٭ موے تو بر
مشک نہاد ست باج ٭ و (۲) بمعنی مغلوب
ساختن و گمراہ ساختن چنانکہ حکیم سوزنی
فرماید (ص) تا بدرقہ دوستی آل
علی نیست ٭ بر قافلہ دین ہدی دیو نہد
باج ٭ (اردو) (۱) خراج قائم
کرنا (۲) مغلوب کرنا۔ بقول آصفیہ۔ زیر کرنا
مطیع کرنا۔ تابع کرنا۔ بس میں کرنا۔ فتح کرنا۔

باجور بقول شمس لغت فارسی است (۱) سختی گرما در تابستان و بخاریست کہ
از زمین خیزد و فرماید کہ این معنی آخر متحقق است از خدمت امیر شہاب الدین حکیم
کرمانی۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ آن را واَبور نیز گویند و برو ابور فرماید کہ بہ ایلی
واپورہ آلہ بخاریہ را گویند۔ صاحب برہان وغیرہ ذکر این بجاے فہملہ کردہ اند پس
اغلب آنست کہ باجور تصحیف کاتب شمس باشد (اردو) دیکھو باحور۔

باجوزا بقول شمس لغت فارسی است یعنی پانزدہ روز کہ در تمام سال سخت
گرم باشد دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد و محققین فارسی زبان ہمین معنی را

بر باحورا کہ بجاے حطی و راے مہملہ می آید ذکر کردہ اند پس اغلب آنست کہ از تصرف کاتبین جا بجا بدست باحورا صورت باجوزا گرفتہ است (اردو) دیکھو باحورا۔

باجہ بقول برہان بفتح جیم بروزن راجہ دریچہ و روزنۂ بزرگ را گویند۔ صاحب جامع فرماید کہ بروزن خواجہ دریچہ و روزنہ بزرگ و فرماید کہ گویا ترکی است صاحب انند ہمزبان برہان مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این کردہ و بمعنی مدخنہ و شرافۃ المدخنہ نوشتہ ولیکن بہ تحقیق ما اصل این (بادجہ) باشد اسم فاعل ترکیبی کہ باد مرکب شد با جہہ و جہہ امر حاضر است از مصدر جہیدن۔ جا دارد کہ ترکیان این را از لغت فارسی گرفتہ باشند (اردو) دیکھو اغرہ کے تیسرے معنے۔

باجی بقول وارستہ (۱) باجگذار را گویند و از محمد سعید اشرف سند آرد (ص) بر تو زیبد کہ خراج از ہمہ خوبان گیری٭ شاہ حسنی و ترا لیلی و شیرین باجی٭ و فرماید کہ ایہام بمعنی ثانی است کہ می آید و سند دیگر از کلام خود می آرد و فرماید کہ بطریق ایہام در ہجو گفتہ ام (ص) نواب کہ باشد بجہان تاراجی٭ چسپان شدہ اختلاط او با باجی٭ زرہا گیرد ز وجہ فرج لولی٭ ہستند این قوم از برایش باجی٭ صاحب بہار و انند ہمزبان وارستہ مؤلف گوید کہ جز این نیست کہ یاے نسبت در آخر باج زیادہ کردہ اند (اردو) دیکھو باجگذار (۲) باجی۔ بقول وارستہ کنایہ از خواہر نیز و فرماید کہ از ثقات ایران مسموع شد کہ این لفظ مخصوص بخطاب خواہر است و الّا

مرادف آن نیست ۔ بہار وانند ہمزبانش صاحب غیاث گوید کہ بمعنی خواہر و ہمشیرہ لغت ترکی است مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است ذکر این بمعنی اخت کردہ و صاحب لغات ترکی ہم این را بمعنی خواہر آوردہ غلط کردہ اند محققینی کہ این را لغت فارسی دانستہ اند و آنچہ وارستہ این را کنایہ گیرد تعجب است (اردو) باجی ۔ بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مؤنث بہن ۔ بڑی بہن ۔

باجیان | بقول شمس لغت فارسی است بمعنی صاحب باج وستانندۂ آن ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد اغلب آنست کہ تصحیف باجبان باشد کہ بجایش گذشت کاتب جابکدست نقطۂ زیادہ کرد و بس ۔ (اردو) دیکھو باجبان ۔

باچشم بستہ خوابیدن | مصدر اصطلاحی بقول صاحب بول چال بمعنی درازکشیدن باچشم بستہ باشد ۔ صاحب رہنما بحوالۂ شعر قاآنی میرزا ناصرالدین شاہ قاچار (باچشم بستہ می خوابید) را ذکر کردہ است کہ مشتق ازین مصدر است و در بیان معنی ہمزبانِ بول چال مؤلف عرض کند کہ مقصود ازین خواب حقیقی نیست (اردو) آنکھیں بند کرکے لیٹنا ۔

باچشم خوردن | مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) چشم زخم رسانیدن و (۲) تند و تیز نگریستن (محسن تاثیر ع) چون جوابیر سرمہ در ہرکس کمال جوہری است از حسد باچشم اہل روزگار ۔ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ مبالغہ ایست از تندی نظر ۔ کہ گویا می خورد از چشم و گزند می رساند از چشم ۔ بخیال ما استعمال محسن تاثیر بہرد و معنی صادق می آید (اردو) (۱) نظر لگانا ۔ جیسے " کیون نظر لگاتے ہو ماشاء اللہ کہو " صاحب آصفیہ

نے (نظر لگانا) پر فرمایا ہے۔ بری نظر سے دیکھنا۔ چشم زخم پہنچانا۔ (۲) گھورنا بقول آصفیہ تیز نگاہ دیکھنا

باچو بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم جیم فارسی و سکون واو لغت فارسی است و آن لقبی است مر شاہان تاتار را دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد **مؤلف** گوید کہ جا دارد کہ این را اسم جامد گیریم و باشد کہ مرکب باشد از لفظ باچ و واو نسبت بمعنی منسوب بہ باج از قبیل ہندو و کنایہ از کسے کہ باج گیرد تبدیل جیم عربی با فارسی موافق قیاس است ہمچون کاج و کاچ۔ یکے از معاصرین ما کہ از اہل چین است گوید کہ این لغت کاشغری است کہ مخلوط بزبان ترکی است و عجبی نیست کہ زبان تاتاری باشد (اردو) باچو فارسی میں تاتاری پادشاہوں کا لقب ہے۔

باچیزے خوش بودن کسے را مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فوائد معنی سخن پسند کردن آنچیز را (خواجۂ شیراز ۵) مرغ شب خوان را بشارت باد کاندر راہ عشق ٭ دوست را با نالۂ شبہائے بیداران خوش است ٭ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد۔ **مؤلف** گوید کہ از سند پیش کردہ اش این مصدر پیدا نیست و ہمین قدر متحقق است کہ در مصرع دوم کلمۂ را زائد باشد یا لفظ خوش را بمعنی خوشی گیریم۔ (اردو) کسی شخص کا کسی چیز کو پسند کرنا۔ کسی شخص کو کوئی چیز بھلی معلوم ہونا۔

باچیزے خوش داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند ذیل با کسے خوش داشتن از باقر کاشی سند آوردہ کہ در آن استعمال این مصدر است و فرماید کہ در امثال این مواقع لفظ خوش بحذف موصوف لفظ حال

است (باقر کاشی ؎) در سینہ عجب دلی
مشوش دارم ؛ وین طرفہ کہ با صحبت او
خوش دارم ؛ سرتا پایم بسوخت زاشک
گرمم ؛ آبی عجبی برنگ آتش دارم ؛ دیگر
کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد مولف
گوید کہ از سند باقر کاشی (خوش داشتن
باچیزے) پیداست کہ درین ہم خوش بمعنی
مسرت مستعمل وجا دارد کہ لفظ حال را محذوف
گیریم وبحث کامل این بر لفظ خوش می آید۔
(اردو) کسی چیز سے خوش رہنا۔ کسی
چیز سے راضی رہنا۔

باحال کسے افتادن

مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار واقند بحال وے متوجہ شدن
(خواجہ جمال الدین سلمان ؎) خدایگانہ
یکبارگی بیفتادم ؛ زضعف حال وتو با
حال من نیفتادی ؛ (ولہ ؎) کہ چشم
تو باحال من افتد کہ شب و روز ؛ او خفتہ
وست است و مرا کار خراب است مولف
گوید کہ (افتادن بحال کسے) بہمین معنی بجای
گذشت (اردو) دیکھو افتادن بحال کسے

(۱۵۱)

باحتساب درآمدن

استعمال آمدن برای احتساب باید دانست کہ احتساب بقول منتخب
بمعنی نہی کردن از چیزہائی کہ در شرع ممنوع
و بشمار آوردن باشد (ظہوری ؎) زرا
آید وگرد تو گردد و بہ نشیند ؛ بمجلس تو وعظ
گر باحتساب در آید ؛ (اردو) احتساب
کے لئے آنا۔ آمادہ احتساب ہونا۔

باحفصان

اصطلاح۔ بقول صاحب ضمیمہ برہان و مؤید و بحر و بہار و شمس معلم
طفلان را گویند چہ ام حفص مادہ مرغ باشد
کہ بچگان خود را در زیر بال آورد و دانہ
بخوراند **مؤلف** عرض کند کہ ام حفصہ
بقول منتہی الارب بزبان عرب مادہ مرغ
را گویند وحفص بقول منتخب بمعنی جمع کردن

است و زنبیل چرمی را نیز گویند بخیال ما درین لغت مرکب کلمۂ با بمعنی معیّت و مصاحبت والف و نون در آخر زائد باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد وجز این نیست کہ این کنایہ ایست (اردو) دیکھو استاد کے پہلے معنے ۔

باحفصانہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان کنایہ از سخن کردن مبتدیانہ و طفلانہ باشد ۔ صاحب مؤیّد فرماید کہ سخن مبتدیان و بچگان کہ معلّمان ۔ صبیان و بچگان را گویند ۔ بہار بحوالۂ ملحقات آرد کہ کنایہ از سخن طفلانہ و مبتدیانہ کردن صاحب شمس گوید کہ بمعنی سخنی بچگان باشد ۔ صاحب انند نقل بردار بہار ۔ مؤلّف عرض کند کہ چیزے نیست جز این کہ بر لغت مرکب (باحفصان) کہ گذشت ہاے نسبت زیادہ کردہ کنایۂ سخنانی را نام کردہ باشند کہ معلّمان با بچگان کنند بزبانی کہ قریب الفہم شان باشد ۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) استادون کی وہ باتین جو بچّون کے ساتھ اون کی قریب الفہم زبان مین کی جائین ۔

باحمائل استعمال ۔ بقول صاحب جہانگیر بمعنی مع عقد باشد مؤلّف عرض کند کہ این لفظ مرکب است از (با) کہ بمعنی مع گذشت بمعنی حمائل دارندہ و حمائل لغت عرب است بقول منتخب دوال شمشیر و آنچہ در بر اندازند ۔ صاحب غیاث گوید کہ حمائل بمعنی ہار نیز آید و بحوالۂ صاحب صراح آرد کہ حمائل جمع حمالہ است کہ بکسر اول باشد بمعنی دوال شمشیر و فرماید کہ در فارسی بمعنی واحد مستعمل می شود (اردو) حمائل ڈالا ہوا ۔ حمائل پوش ۔ صاحب آصفیہ نے حمائل پر لکھا ہے کہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث گلے مین ترچھا پرتلا ڈالنا ۔ دوال شمشیر ۔ پرتلا

باحمائل زدہ استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی چیزدر گردن انداختہ مؤلف گوید کہ معاصرین عجم بدون اضافت حمائل استعمال کنند ولیکن بقاعدۂ فارسی باضافت است و درین جا فک اضافت توان گرفت یعنے کسے کہ حمائل بہ گردن اوست (اردو) گلے مین حمائل ڈالا ہوا۔

باحور بقول برہان باحاے حطی بروزن کافور بخارے را گویند کہ درہواے گرم از زمین برخیزد و فرماید کہ در عربی بمعنی بسیاری وسختی گرما باشد۔ صاحب رشیدی وناصری فرماید کہ بمعنی سختی گرما و آن بست روزاست از تموز و این عربی است بزیادت الف در آخر یعنے باحورا فارسیان حذف الف نمودہ استعمال کنند چون عاشور و عاشورا۔ صاحب سروری گوید کہ بجاے مہملہ بروزن ساطور در نسخۂ میرزا بخارے است کہ بہنگام گرما از زمین خیزد و باحورا نیز گویند وبحوالۂ ادات الفضلا فرماید کہ بمعنی سختی گرما باشد۔ صاحب مؤید بہ (باخور) بجاے معجمہ نوشتہ کہ آن پانزدہ روز کہ در سال سخت گرم است و نیز فرماید کہ ہرچند این منقول از زفانگویاست لیکن نزد صاحب تاج وغیرہ باخور باخا خطاست صحیح باحور است بجاے حطی۔ صاحب انند بحوالۂ صاحب غیاث آرد کہ بضم حاے مہملہ و واو معروف و راے مہملہ لغت عربی است بمعنی سختی گرما در ماہ تموز و ایام مقرری و آن ہشت روز است از نوزدہم تموز تا بست وششم ماہ مذکور و این ہشت روز اگر بغایت گرمی بگذرند علامت ارزانی است و اگر بسردی بگذرند علامت قحط باشد

دبعض این لفظ ماخوذ از بحران است کہ بمعنی حکم باشد یعنے ہشت روز مذکور حاکم است
وال ہشت ماہ از اول مرداد تا آخر اسفندار مذ و گوید کہ اکثر اہل لغت و بعض شارحین
اندعرفی را در تحقیق این لفظ خطا واقع شدہ ۔ صاحب جہانگیری در ضمیمۂ خود ذکر این
ہ فرماید کہ با حاے مہملہ مضموم و واو معروف بخارے باشد کہ در ہواے گرم از زمین
خیزد و آن را باحور اہم خوانند و ایام آن ہفت روز است و بعضے گفتہ اند کہ ہشت
روز باشد و ابتدا از نوزدہم ماہ تموز می شود و در آن ایام آغاز شکستن گرما بود و
بعضے گویند کہ معنی این لفظ شدت و زیادتی گرما باشد و بعضے گویند کہ این لفظ ماخوذ
است از بحران کہ بمعنی حکم است و درین روزہا حکم کنند بر احوال ماہ ہاے خزان
و زمستان و روز اول آن دلیل تشرین الاول و روز دوم آن دلیل تشرین الآخر و
ہمچنین در آن روزہا واقع شود از گرما و سرما و باران و میغ در ان ماہ ہا نیز چنان بود
و بعضے گویند روز اول آن دلیل ماہے است کہ آفتاب در برج اسد باشد و روز دوم
دلیل سنبلہ و ہمچنین تا بحوت کہ ہشتم است خان آرزو در سراج مذکر قول رشیدی کہ
مذکور شد فرماید کہ عاشور و عاشورا ہر دو عربی است چنانکہ در قاموس آوردہ و
صاحب برہان باحور را لفظ یونانی گفتہ بہر کیف فارسیان بمعنی بخارے کہ از ہواے
گرم از زمین خیزد استعمال کنند و عربیان بمعنی شدت گرما و لہذا طوسی نیز ہمین معنی
را نوشتہ (حکیم انوری ؎) باغ دولت را کہ آب آن لعاب کلک تست ٭ بادنا ے
ملبیان حاصل باحور باد ٭ صاحبان جامع و شمس و ہفت ہم ذکر این کردہ اند

صاحب منتخب فرماید کہ باحور - بمعنی شدت گرماے تموز باشد - صاحب منتہی الارب ذکر باحور و باحورا ہر دو کردہ گوید کہ ہر دو لغت مولّد است مؤلف عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را بہ تغییر خفیف در معنی استعمال کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) وہ بخارات جو موسم گرما مین زمین سے اوٹھتے ہین -

باحورا بقول برہان بازیادتی الف لفظی است یونانی بمعنی روزگار آزمودہ و ایام آن ہفت روز است و بعضے گویند ہشت روز ابتداے آن از نوزدہم تموز باشد و در آن ایام آغاز شکستن گرما بود و بعضے گویند کہ معنی این لفظ شدت و زیادتی گرما باشد و بعضے گویند این لفظ ماخوذ است از بحران بمعنی حکم یعنے از این روزہا حکم کنند بر احوال ماہ ہاے خزان و زمستان و روز اوّلِ آن دلیل تشرین الاوّل و روز دوم آن دلیل تشرین الآخر تا بآخر ہر چہ در آن روزہا واقع شود از گرما و سرما و باران و میغ دران ماہ ہا نیز چنان بود و جمعی گویند روز اول آن دلیل ماہیے است کہ آفتاب در برج اسد باشد و روز دوم در سنبلہ و ہمچنین تا بحوت کہ ہشتم است بر حکم مذکور از باد و باران و امثال آن - صاحب ہفت ہزبان برہان مؤلف عرض کند کہ بحث کامل بر لغت باحور گذشت و این ہم لغت عربی است (اردو) دیکھو باحور -

باخ بقول برہان و جامع و سراج و ہفت با خاے نقطہ دار بر وزن شاخ بمعنی راہ باشد کہ عربان طریق گویند و ازان است باخ زن بمعنی راہزن و سندش ہم ذیل باخزن می آید مؤلف گوید کہ اسم جامد فارسی باشد و بس (اردو) راستہ - بقول آصفیہ

اردو۔ اسم مذکر۔ سبیل۔ راہ۔ طریق۔ سڑک۔ گزر۔ باٹ۔

(۱۱۹۱) **باخاک برابر کردن** استعمال۔ بمعنی پایمال کردن باشد (انوری سہ) چون کنی خاکش ہمی بوس انوری ٭ گرچہ با خاکش برابر می کند (اردو) پامال کرنا۔ بقول آصفیہ۔ روندنا۔ تباہ و برباد کرنا۔ خاک مین ملانا۔

باخانہ اصطلاح۔ بقول صاحب شمس بحوالۂ تجزمی لغت فارسی است نام منفذ بادرس و بادگذار و فرماید کہ آنرا بادخان نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف باشد و بادخان ہم مخفف آن بحذف ہاے ہوز۔ بمعنی مقام باد و کنایہ از باد گذرگاہ بادکہ در دیوار خانہ کنند (اردو) روشن دان۔ دریچہ۔ مذکر جس کے ذریعہ سے ہوا مکان مین داخل ہوتی ہے۔

باخبر بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح خا و باے موحدہ و سکون راے مہملہ فارسی است بمعنی ہوشیار و دانا و از سعدی سند آرد (نثر) ''دوران باخبر حضور و نزدیکان بے بصر دور'' **مؤلف** عرض کند کہ با در اینجا بمعنی ہمذمہ (اردو) باخبر۔ بقول آصفیہ معلومات رکھنے والا۔ واقف۔ بھیدیا۔ ماہر

(۱۱۹۳) **باخبر بودن** استعمال۔ بمعنی واقف و آگاہ و خبردار بودن باشد (صائب سہ) باخبر باش دلی از خم زلفت نبرد ٭ دزد گوشہ تو یتیمی ست کہ در عالم نیست ٭ (اردو) باخبر رہنا۔ خبردار رہنا۔

(الف) **باخبر ساختن** استعمال

(ب) **باخبر ساختن برق** بقول بہار تفنگ و فرماید کہ ایرہ را سلام تفنگ

گویند (سلیم ؎) برق آہ از حال ماسائر بتان را باخبر ٭ نامۂ آشفتگان ہم چون نگہبان آتش است ٭ صاحب انند نقل بردار بہار مؤلف عرض کند کہ این مصدر درین معنی ایجاد بہار است و فی الحقیقت غیر از الف چیزے نیست کہ بمعنی خبر و کردن باشد و سندش سند ادعاے (اردو) (الف) باخبر کرنا۔ خبردار کرنا کرنا۔ (ب) بندوق چلانا۔ بقول آصف بندوق سر کرنا۔ بندوق چھوڑنا۔

باختت بقول شمس لغت فارسی است بمعنی میان سرائے دیگرے کسے از محققین ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند و حصۂ میان سرائے را (لغمت خانہ) است۔ نمی کشاید کہ صاحب شمس از کجا این لغت را پیدا کرد حیف است کہ سند استعمال پیش نہ (اردو) مکان کا درمیانی حصہ۔ ہال۔

باختر بقول برہان باتاے قرشت بر وزن کاشغر (۱) مغرب را گویند و (۲) بمعنی مشرق ہم آمدہ است۔ صاحب رشیدی فرماید کہ مشرق را گویند و خاور مغرب را چنانکہ از اشعار متقدمین معلوم می شود چنانکہ فردوسی گوید (؎) چو مہر آورد سوے خاور گ ہا ہم از باختر بر زند باز تیغ ٭ وگاہے عکس این نیز استعمال کنند چنانکہ الوری فرماید وی زخاک خاوران چون ذرہ مجہول آمدہ ٭ گشتہ امروز اندرو چون آفتاب خاو ٭ و تحقیق آنست کہ باختر مخفف با آختر است و آختر ماہ و آفتاب ہر دو را گویند باختر مشرق و مغرب را توان گفت و ہمچنین خاور مخفف خاور است و خار وآفتاب باشد پس خاور نیز مشرق و مغرب را توان گفت و ازین جہت ق

در ہر دو معنی ہر دو لفظ را استعمال کردہ اند لیکن خاور مرادف خور بیشتر آمدہ ازین جہت خاور بیشتر بمعنی مشرق استعمال کنند (انتہی کلامہ) صاحب مؤید بحوالۂ ادات آرد کہ باختر موقوف بمعنی مغرب است و بمعنی مشرق نیز آید و فرماید کہ اما صحیح معنی اول است صاحب سروری بحوالۂ تحفہ فرماید کہ بمعنی مشرق باشد و از استاد لامعی سند آرد (ع) خورشید را چون پست شد در جانب خاور علم ٭ پیدا شد اندر باختر در آستین شب علم ٭ و فرماید کہ لفظ خاور و باختر را متاخرین برعکس تصور کردہ اند و خاور را مشرق می دانند و باختر را مغرب و حال آنکہ متقدمین باختر مشرق را می دانند و خاور مغرب را و بنقل قول تحفہ فرماید کہ اما آنچہ بصحت پیوستہ آنست کہ باختر بمعنی مشرق و مغرب ہر دو آمدہ و ہمچنین خاور نیز بہر دو معنی و فرماید کہ امیر معزی باختر را بمعنی مشرق و خاور را بمعنی مغرب استعمال کردہ (ع) تا زمین از نور گیرد روشنی از باختر ٭ ہمچو اندر شب فلک تاریکی از خاور گرفت ٭ و شیخ نظامی نیز مؤید این معنی فرماید (ع) سپیدہ چو بر زد سر از باختر ٭ سیاہی بخاور فرو برد سر ٭ صاحب جامع فرماید کہ بروزن آستر مغرب را گویند و بمعنی مشرق نیز آمدہ۔ صاحب ناصری فرماید کہ بمعنی مغرب و خاور بمعنی مشرق و بخلاف نیز گفتہ اند و خاور بیشتر بمعنی مشرق استعمال می شود و بنا برین آفتاب را عروس خاوری گفتہ اند چنانکہ خاقانی گوید (ع) دردہ از ان چکیدہ خون ز آبلۂ تن رزان ٭ کابلۂ رخ فلک بردہ عروس خاوری ٭ و بحوالۂ فرہنگ دساتیر آرد کہ معنی باختر بمشرق کردن خطاے بزرگ و غلط محض است و فرماید کہ ہمین اصح است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی مشرق است و مقابل آن خاور

است بمعنی مغرب لیکن قوسی گفتہ کہ لفظ باختر و خاور بمعنی مشرق و مغرب مشترک اند
و خاور بمعنی مغرب در کلام قدما بیشتر آمدہ و در کلام متاخرین بیشتر بمعنی مشرق صاحب
قاطع بذکر قول برہان فرماید کہ باختر را از اضداد شمردن و بمعنی مشرق نیز گمان بردن علت
غائی وضع لفظ را کہ حصول علم و یقین است از میان بردو فرماید کہ نے نے خاور
بمعنی مشرق است و باختر بمعنی مغرب **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سفرنگ دساتیر
در (نامۂ شت حی افرام) گفتہ کہ خاور بخاے معجمہ با الف و فتحہ واو و سکون راے
مہملہ مشرق را گویند و باختر بباے ابجد با الف کشیدہ و سکون خاے معجمہ و فتحۂ تاے فوقانی
و سکون را مغرب است و بس ۔ پس بخیال ما آنانکہ استعمال این ہردو لفظ بر عکس
ہم کردہ اند خلاف حقیقت رفتہ اند و بر استناد استعمال شان این ہردو لفظ از لغات
اضداد قرار یافت و حقیقت ہمین است کہ خاور مشرق است و باختر مغرب و معاصرین
عجم ہم ہمین معنی بر زبان دارند و قیاس ما اینست کہ خور در فارسی زبان بمعنی روشنی
بسیار است و مجازاً آفتاب را ہم گویند پس (خورور) بمعنی صاحب آفتاب و
آفتاب دارندہ کنایہ باشد از مشرق و واو اول بدل شد بالف چنانکہ ورج و اوج
و وریب و اریب ۔ توغ و تاغ و زاے مہملۂ اصل از کثرت استعمال حذف شدہ
خاور باقی ماند و ہمچنین اختر نام یکے از منازل قمر است کہ تحقیقش بجاے خودش
گذشت و بر سبیل مجاز قمر را ہم توان گفت پس باختر بمعنی صاحب ماہ و دارندۂ
قمر کہ کلمۂ با در اینجا بمعنی ہند ہم است کہ گذشت د و الف جمع شد و یکے از آن

حذف کردند باختر شد و مغرب را بدین وجہ باختر گفتند کہ من وجہ ظہور ماہ از مغرب
می شود یعنے صورت ہلال در مغرب بنظر می آید پس چنانکہ مشرق صاحب شمس است
ہمچنان مغرب صاحب قمر است از ینجاست کہ محققین اہل زبان استعمال این را
برعکس تحقیق بالا غلط دانستہ اند و صاحب سفرنگ دساتیر ہم بر بیان معنی حقیقی قناعت کرد
و از استعمال متضاد اہل زبان کاری نگرفتہ و اعتنائی بران نکردہ پس معاصرین عجم را
باید کہ در کلام خود استعمال لفظ صحیح کنند و بر استناد متقدمین و متاخرین صحت لفظ را
از دست ندہند (اردو) (۱) مغرب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ سورج
کے چھپنے کی جگہہ ۔ پچھم ۔ غرب ۔ (۲) مشرق ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث جائے شرق
یعنے روشنی نکلنے کی جگہہ ۔ طلوع ہونے کا مقام ۔ پورب ۔ مغرب کا نقیض ۔ آپ ہی فرماتے
ہیں کہ حضرت ناسخ نے اسکو مذکر بھی باندہا ہے (سہ) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ
ہجران کا ۞ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا ۞
(۳) باختر ۔ بقول غیاث بمعنی ملک خراسان و نواحی قندہار را گویند ۔ صاحب
انند ہم بحوالۂ غیاث ذکر این کردہ ۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف
عرض کند کہ جا دارد کہ بلحاظ جغرافیاے سلف فارسیان ملک خراسان را از ممالک
مغربی خود می دانستند ہمین وجہ باشد کہ آنرا موسوم بہ باختر کردند (اردو) فارسی
مین باختر ملک خراسان اور مضافات قندہار کو کہتے ہین ۔

باختن بقول نوادر (۱) بمعنی اشتغال کردن ببازی نرد و شطرنج و گوے و تسکار

و مانند آن و بقول بحر و مؤید و ضمیمۂ برہان بمعنی بازی کردن (زلالی خوانساری سے)
بہ پیشاپیش رخش فتنہ می تاخت ؛ بر بیچ موی لعبۂ عشوہ می باخت ؛ (اردو) کھیلنا
بقول آصفیہ۔ بازی کرنا۔ دل بہلانا۔ بازیدن کا ترجمہ۔ شطرنج یا گنجفہ یا چوسر وغیرہ کا شغل کرنا
(۲) باختن۔ بقول بحر بمعنی خرچ کردن و بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی خرج دادن صاحب
مؤید بحوالۂ قنیہ و صاحب شمس ہم ذکر این کردہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
(اردو) خرچ کرنا۔ بقول آصفیہ۔ صرف کرنا۔
(۳) باختن۔ بقول صاحب بحر و مؤید بمعنی دادن و بخشیدن باشد۔ صاحبان ضمیمۂ
برہان و شمس ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو)
دینا۔ بقول آصفیہ۔ دادن کا ترجمہ بخشنا عطا کرنا۔ مرحمت کرنا۔
(۴) باختن۔ بقول بحر نقد خود را در قمار بحریف دادہ عاجز ماندن کہ بہندی ہارنا گویند
صاحب موارد ہم ذکر این کردہ (ظہوری سے) بروایدل کہ حریف دگر اندوزکہ من
؛ باختم ہرچہ بجز یار قمار آخر شد ؛ (حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ فرماید ع)
با حریف غم او ہر دو جہان باخت معین ؛ (اردو) ہارنا۔ بقول آصفیہ۔ در باختن کا
ترجمہ۔ بازی میں دینا۔ داؤں میں یا شرط میں دینا۔ قمار میں نقصان اوٹھانا چیتنے کا نقیض
(۵) باختن۔ بقول موارد برباد و ضائع کردن چنانکہ صائب گوید (سے) رنگ خواہش
لذت عمر ابد را می بردے آبرو و توان براے آب حیوان باختن ؛ دیگر کسے از محققین
مصادر ذکر این نکرد۔ صاحب نوادر ہمین معنی را بہ ذیل (در باختن) ذکر کردہ است

(اردو) ضائع کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کھونا۔ برباد کرنا۔ تلف کرنا۔

(۶) باختن۔ بقول موارد بمعنی گذاشتن و ترک کردن (صائب ع) سبز کن چون مور در ملک قناعت گوشۂ ؛ تا شود آسان ترا ملک سلیمان باختن ؛ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔ تیاگنا۔ رد کرنا۔

(۷) باختن۔ بقول موارد بمعنی پریدن و دور شدن۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ باختن گاہے لازمی نیز می آید چنانکہ باختن رنگ بمعنی رفتن رنگ مؤلف عرض کند کہ صراحت باختن رنگ بجاے خودش می آید (اردو) اُڑنا۔ بقول امیر۔ فق ہونا۔ پھیکا پڑنا۔ جاتا رہنا (رنگ کے ساتھ) (وزیر ع) یاد قاتل مین فقط آنکھین لہو روتین نہین ؛ جب اُڑا چہرے سے اپنے رنگ سیل خون ہوا ؛

(۸) باختن۔ بقول موارد بمعنی نظر کردن بمحبت باشد چون نظر باختن (خواجہ جمال الدین سلمان ع) مردم چشم من ار با تو نظر باخت چہ شد ؛ عشق بازی صفت مردم صاحب نظر است ؛ دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ باختن درین شعر بمعنی چہارم اوست کہ گذشت و از مجرد باختن بمعنی نظر کردن بہ محبت ہرگز پیدا نمی شود و مصدر اصطلاحی (باختن نظر) بجاے خودش می آید (اردو) نظر کو ہار دینا۔ باعتبار تلز مغلوب ہونا۔

(۹) باختن۔ بقول موارد بحوالۂ ملحقات بمعنی چرخ دادن۔ صاحب ضمیمۂ برہان ہم ذکر این کردہ و مقصود صاحب موارد از ہمین باشد کہ صاحب ملحقات ذکرش کردہ سند استعالش پیش نشد و دیگر کسے از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف گوید کہ تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید اعتبار را

نشاید (اردو) گھمانا۔ بقول آصفیہ۔ پھرانا۔ چکر دینا۔

باختن آبرو مصدر اصطلاحی۔ یعنی برباد وضائع کردن آبرو وعزت وبے آبرو شدن باشد واین متعلق باشد بمعنی پنجم باختن کہ گذشت وسند این ہمدرانجا مذکور و (آبرو باختن) ہم در مصدر وہ مذکور شد (اردو) عزت برباد کرنا۔ بے آبرو ہونا۔ دیکھو آبرو باختن۔

باختن جان مصدر اصطلاحی۔ یعنی گذاشتن جان وترک کردن آن باشد واین متعلق باشد بمعنی ششم باختن کہ گذشت (صائب ۵) چیست جان تازیر تیغ یار نتوان باختن ؛ سہل باشد پیش آب زندگی جان باختن ؛ (اردو) جان دینا۔ بقول آصفیہ۔ جان تسلیم کرنا۔ مرنا (غالب ۵) جان دی۔ دی ہوئی اوسی کی تھی ؛ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہوا ؛

باختن جہان مصدر اصطلاحی۔ در باختن جہان باشد واین متعلق است بمعنی چہارم باختن کہ گذشت وسند این از (خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ ع) باحریف غم اوسر دو جہان باخت معین ؛ (اردو) دنیا کو ہار دینا ؛

باختن چشم مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کہ بذیل باختن آوردہ بمعنی نابینا شدن۔ صاحب موارد ہم برحاشیۂ کتاب بحوالۂ مصطلحات ذکر این کردہ (صائب ۵) نیست کار ہر کسے دل را مصفا ساختن ؛ کو باخت چشم آنکس کہ این آئینہ را پرداز کردہ ؛ **مؤلف** گوید کہ معنی لفظی این متعلق بمعنی پنجم باختن باشد کہ بجایش گذشت وکنایہ از نابینا شدن توان کرد۔ (اردو) اندھا ہونا۔ بقول امیر۔ اندھا کرنا کا لازم (داغ ۵) ہائے کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ ؛ آنکھ پھر

ہمیں دیکھے تو بس اندھا ہو جائے ۔

باختن رنگ | مصدر اصطلاحی۔ بقول نوادر کہ بذیل باختن آوردہ بمعنی شکستن رنگ و شکستہ شدن آن۔ خان آرزو در چراغ بذیل باختن فرماید کہ بمعنی رفتن رنگ باشد و بقول صاحب موارد دور شدن و پریدن رنگ (اشرف ؎) بسکہ رنگ خون ز بیمت باخت در اندام من ۔ کارستان می نماید شیشۂ حجام من ۔ (حزین ؎) شود ز باختن رنگم آتشین لعلت ۔ چہ تازگیست عتاب بہانہ جوے ترا ۔ **مؤلف** عرض کند کہ باختن درینجا بمعنی ہفتم اوست کہ گذشت (اردو) رنگ اڑنا۔ رنگ اڑ جانا۔ بقول آصفیہ رنگ جاتا رہنا۔ رنگ متغیر ہو جانا۔

باختن سر | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گذاشتن و ترک کردن سر و کنایہ از فدا کردن سر باشد و این متعلق است بمعنی ششم باختن کہ گذشت و بخیال ما تخصیص با سر دارد چنانکہ از ملحقات لطف ہر۔ (صائب ؎) قطرہ گوہر گہر از بحر عمان کردن است ۔ سر چو شبنم در رہ خورشید تابان باختن ۔ (اردو) سر کھونا۔

باختن عمر | مصدر اصطلاحی بمعنی برباد و ضائع کردن عمر باشد و این متعلق باشد بمعنی پنجم باختن کہ گذشت (حزین ؎) عمر گر باختہ ام نیست حزین افسوسم ۔ در دیارے کہ منم سود و زیان ہر دو یکیست ۔ (اردو) عمر برباد کرنا۔ عمر ضائع کرنا۔

باختن لعب | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مشغول شدن بہ لعب و این متعلق باشد بمعنی اوّل باختن کہ گذشت و سند اینجا بہم این مذکور (اردو) کھیلنا دیکھو باختن کے پہلے معنی۔

باختن ملک | مصدر اصطلاحی بمعنی گذاشتن و ترک کردن ملک باشد و این متعلق است بمعنی ششم باختن کہ گذشت

وسند این ہم در انجا مذکور (اردو) ملک چھوڑنا۔ ملک کو ترک کرنا۔

باختن نظر مصدر اصطلاحی۔ بخیال ما این مصدر متعدی است بمعنی چہارم باختن کہ بجایش گذشت و درینجا کنایہ باشد از مغلوب و عاجز شدن نظر (صائب سے) چون زحال دل صاحب نظرانی غافل ٭ توکہ در آئینہ با خویش نظر باختۂ ٭ وسند دیگر ہم انجا مذکور شد (اردو) نظر کو ہارنا۔ لفظی ترجمہ ہے۔ نظر مغلوب ہونا۔ مرادی معنے۔

باختو بقول شمس لغت فارسی است معرب باخر بمعنی نشستگاہ و از استادے سند آرد (سے) چرخ رانشرۂ نون و القلم است از مہ نو ٭ کان ہمہ سرخی در باختو آمیختہ اند ٭ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مولف عرض کند کہ نہ باختو معرب است و نہ باخر در فارسی زبان بمعنی نشستگاہ آمدہ وسندے کہ از استاد گم نام پیش کردہ است در مصرع ثانی آن جادارد کہ باختر را کہ بمعنی مغرب است باختو نقل کردہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ہیچ بفہم ما نمی آید و نمیدانیم کہ در تحریف کتابت چہ کارسازی ہاست (اردو) نشستگاہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بیٹھنے کی جگہ۔ بیٹھک۔ دیوانخانہ۔

باختہ بقول مؤید بحوالۂ شرفنامہ باخاے موقوف (۱) راہے کہ غیر در پیرامے آمدن بخانہ بود و فرماید کہ بعضے بابائے فارسی آوردہ اند و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ بروزن تاختہ و نیز فرماید کہ در ادات معنی آن مطلق راہ نوشتہ۔ صاحب برہان و رشیدی و غیرہ ہمین معنی بلفظ باخسہ ذکر نمودہ اند کہ می آید طالب سند استعمال باشیم اگر تصدیق فوقانی چہارم شود توانیم عرض کرد کہ مبدل باخسہ کہ بسین مہملہ عوض فوقانی می آید۔ سین مہملہ بہ فوقانی بدل

شود چنانکہ سیر و تیز (اردو) دیکھو باختہ کے پہلے معنے ۔

(۲) باختہ۔ بقول مؤید بحوالۂ شرفنامہ گذارۂ چہار پہلو را نیز گویند۔ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی راہ چہار گوشہ کہ از یک مقام بچار سو جاری باشد و بدین معنی ہم اسم جامد گیریم (اردو) چوراہہ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ جگہ جہان سے ہر چار طرف کو ایک راستہ جاتا ہو (بحر ۵) گرا ہے کوئی پتلا اوس بت کافر کے صدقے کا ۔ کہ چوراہے کو اکثر پوجتے ہندو نکلتے ہین ۔

(۳) باختہ۔ بقول مؤید بحوالۂ ادات بمعنی حجرہ و کمرہ نیز آمدہ دیگر کسے از محققین فارسی ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) حجرہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کوٹھڑی۔

(۴) باختہ۔ بقول مؤید بحوالۂ شرفنامہ بمعنی پروارہ و پرو آرہ بقول برہان بمعنی خانۂ تابستانی۔ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) سرداب۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ تہ خانہ ۔

(۵) باختہ۔ بقول رہنما کہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آوردہ بمعنی درباختہ ونقد خود را در قمار بحریف دادہ عاجز ماندہ باشد مؤلف گوید کہ از (مصدر باختن بمعنی چارش) اسم مفعولش (اردو) ہارا ہوا ۔

باخدا کار است ما را نا خدا در کار نیست مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی

تقریظ از خامهٔ خاکسار میرزا غلام حسن جواهر رقم تمیز تخلص عجمی الاصل

بندهٔ هیچمدان شکسته قلم میرزا غلام حسن المخاطب به جواهر رقم از رهگذریکه در کتابت این نسخهٔ بے نظیر دلپذیر که در فن لغت مجموعه ایست موصوف بجمیع صفات و موسوم به آصف اللغات حصهٔ وافی برداشتم خواستم تا به تقریظ چند سطری این نسخه بے بها پردازم مگر پیمادن چنین میدان بیکران مرکب خامه راجولان دادن از تحت الثری بکنگرهٔ عرش معلی کمند انداختن است ۔ تاهم چونکه مؤلف عالیجناب و محقق مستطاب در تالیف این نسخهٔ نایاب زحمتها کشید و تحمل بار مصارفها که گردید مرا نمی گذارد که قطعاً ازان قطع نظر کنم ۔ اگر بنظر غور و تعمق نگریسته شود میتوان دریافت که اگرچه اکثر تالیفات و تصنیفات از مؤلف ممدوح الشان و مصنف وحید الزمان مثلاً در فنون نحو و فلاحت و سیاق و تاریخ و غیره و غیره امثالهم که در دست مردمان هستند هر یکی بجاے خود چشمه ایست فیاض که ازان لب تشنگان علوم معقول و طالبان فنون منقول بحسب خواهش و ظرف خویش سیراب می شوند براے باقیات الصالحات سرمایهٔ بود بس کافی و بجهته بقاے نام نامی ایشان مایهٔ بود بس وافی و لیکن طبع غراے دقت پسند و خاطر همت بلند مؤلف رفیع مکان براین اکتفا نه نموده رجوع به تالیف لغت فارسی زبان آورد که پس از آن طلبا و فضلا را احتیاج رجوع بهیچ لغتی باقی نماند ۔ بنابراین مؤلف ممدوح الشان بنا کردند بتالیف بسیط

موسوم به آصف اللغات که کاری بود بس سترگ - اگرچه چنین کتابت مبتغیهٔ چاپ ظاهر قدر محسنات و نکات که در و مملو هستند از نظرم گذشت - امکان ندارم که یگان یگان هر یکی را جداگانه درین چند سطور برشمارم - همانا در تحقیق السنهٔ لغات و بدست آوری اسناد مستند و دریافت لغات اصلی و وضعی و تصحیح تصحیف صاحبان آن هر قدر سعی موفوره و جهد بلیغ که بکار برده بس شایان مؤلف ممدوح الشان است و بس بالخصوص در برآوردن ماخذ هاے لغات هر زبان چه تمثیلی و چه اصطلاحی و چه استعمالی از زبانهاے عربی و فارسی و ترکی و یونانی و سنسکرت وغیرهم زحمت ها که کشید از قوهٔ ادراکیه بیش از طاقت بشری که منجر بعلالت سخت گردید چون خواست خداے توانا مقتضی آن شد که این کار سنگین و سترگ که فوائد عجیبهٔ کثیره براے طالبان تحقیق پسند در دستتر است بدست خاص مؤلف عالیقدر انجام پذیرد - پس از آنکه حکماے انگلیسی و امریکانی وغیره وغیره که بصارت کامل در فن طبابت و حکمت داشتند از معالجه عاجز آمده جواب دادند - او حکیم علی الاطلاق شفاے مرض لا دواے شان را او بدست طبیب نابینا و از قدرت کامله و حکمت بالغهٔ خویش عطا فرمود که هفتمین جلدش بدست مؤلف ممدوح الشان زیور اختتام پوشیده شایع گردید و مؤلف عالی قدر بلالحاظ منافع و مصارف کثیرهٔ خویش چیزی را که باین مشقت و جانفشانی هاے سالها صورت تدوین پذیرفته مع حق تالیف براے مطابع و کتب خانه هاے عمومی وقف فرمود قابل قدر دانی است و بس - و حقیر خاتمهٔ این تقریظ را برهمین دعاے حضور قلبی

ختم می کنم کہ او قادر توانا عمر طبیعی با صحت کاملہ از عنایت خویش بمؤلف والا قدر عطا فرماید کہ جملہ مجلدات ضخیم این کتاب نایاب کہ بہ نسبت وہشت جلد اندازہ می کنند بدست مؤلف ممدوح الشان و بخطاطی این ہیچمدان انجام پذیرد کہ این دعا بحق او دعائی است بحق خود ما ہم ۔ آمین ثم آمین ۔

خاکسار غلام حسن جواہر رقم

قطعہ تاریخ

شکر خدا زین فن بسیط سال اشاعت گفت تمیز	مرحلۂ ہفتم شد طے بستم ذی حج پنجم دے ۱۳۳۲ ہجری